قسط اوّل

महज़बुललुग़ात

क़िस्त अव्वल

(الف مقصورہ)

مؤلفہ
ادیب علیم [illegible] مہذب لکھنوی
فاضل و ممتاز الافاضل و دبیر کامل
صدر انجمن محافظ اردو

باہتمام
سید حسن اکمال لکھنوی
سکریٹری انجمن محافظ اردو

دفتر انجمن محافظ اردو منصور نگر نیا محل لکھنؤ
سے شائع ہوا

قیمت دو روپے آٹھ آنہ

بھائی ہجر کی ہری آگ تو نے رشکِ پری
ہمیں ابھی دل کے جلانے کا حوصلا نہ رہا

جس غزل کا یہ شعر ہے اس کے مطلع میں ایک قافیہ "سدا" اور دوسرا قافیہ "رہا" ہے۔ پھر درمیان غزل میں "حوصلہ" کو قافیہ نظم کیا گیا ہے۔ اور "ہ" کو الف کر دیا۔ حقیقتاً یہ صحیح ہے۔ یہ شعر مہدی علی خاں ذکی کا ہے۔

قول فیصل۔ چونکہ شعرائے اردو کی قید ہے اور یہ طریقہ انھیں کا ایجاد کیا ہوا ہے اس لیے وہ لفظ جس کے آخر میں ہائے ہوز ہو اور ترکیب ہو جیسے لطف حوصلہ تو حوصلہ کی قافیے میں الف نہیں ہوگی۔ مزا کا قافیہ لطف حوصلہ جائز نہ ہوگا۔ کیونکہ فارسی ترکیب پر اردو زبان کے احکام جاری نہیں ہوتے۔

الفؔ۔ ہندی۔ واحد مذکر۔ غیر فصیح رائج۔ صرف لکھنؤ دہلی کے دیہاتی بولتے ہیں۔ جیسے پوتے سے پوتا۔ بیٹے سے بیٹا۔

عمل حرف۔ باپ بیٹے سے کہتا ہے۔ کیوں بیٹا ہم تم کا دوکن رہیں کہ دو اس کے اتنے نہ جاتا مگر تم پھرتے ہو پہلے نکس نکل گئے۔

الفؔ۔ ہندی۔ واحد۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ یہ الف لفظ کے اوّل میں آکے نفی کے معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے اَٹل۔ اَچل۔ اُدھر اس الف پر ہمیشہ زبر ہوتا ہے۔ ؎

اُس کی تیزی کا تو کیا ذکر ہو سبحان اللہ
نسبت اس کی قریں ایسا کہ جیسے کہے اَچل　　سودا دہلوی

قول فیصل۔ اَچل کے معنی نہ چلنے والا۔ لکھنؤ میں سوائے اَٹل کے اَچل۔ اَدھر وغیرہ کم بولے جاتے ہیں۔ بہ اعتبار لکھنؤ غیر فصیح۔ گویا الف اپنی اختصاری شکل میں بڑا کام انجام دیتا ہے۔ یعنی صیغہ مثبت کو منفی کر دیتا ہے۔ مگر کیا کیا جائے کہ فصحائے لکھنؤ اب تک غیر فصیح سمجھتے آتے ہیں اور اب بھی یہی سمجھتے ہیں۔ شعرائے لکھنؤ کے کلام میں استعمال مفقود۔ شاذ و نادر کسی کے کلام میں پایا جائے تو دلیل عدم ہے۔

الفؔ۔ عربی۔ واحد مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ حروف تہجی (ابجد۔ ہوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ) کا پہلا حرف جس کا بحساب جمل ایک عدد قرار دیا گیا ہے۔

"یوسف لقا نواب کا روشن اختر پیدا ہوا"

سنہ ۱۲ ۹۲ ھ

مصرع تاریخ ولادت ہز ہائنس نواب محمد حامد علی خاں بہادر مرحوم والی ریاست رامپور۔ مصرع بالا میں ہر الف کا ایک ایک عدد لیا گیا ہے۔ اس کا تعلق اور خصوصیت فن تاریخ گوئی سے ہے۔

الفؔ۔ دیکھیے تشریح ۔ یہ الف لفظ کے دو حرفوں کے بعد اضافہ کرنے سے جمع منتہی الجموع بنا دیتا ہے۔ جیسے تدبیر سے تدابیر۔ مسجد سے مساجد۔ محفل سے محافل۔ ؎

قول فیصل:۔ اردو زبان میں ایسی جمعوں کا صرف نثر یا نظم میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسے شعرا جو زبان کی ترقی اور نزاکت کا خیال رکھتے ہیں احتیاط سے کام لیتے ہیں جن پر عربیت غالب ہے وہ اکثر و بیشتر نظماً اور نثراً استعمال کیا کرتے ہیں۔

الفؔ۔ دیکھیے تشریح ۔ یہ الف لفظ کے اوّل میں اضافہ کر دینے سے جمع بناتا ہے۔ جیسے لطف سے الطاف۔ حکم سے احکام۔ ؎

احکام کے پابند ملازم جو دو کل تھے
تھے سر بپا وہ بھی اُنھوں پر لگے تھے　　مرزا دبیر لکھنوی

الفؔ۔ دیکھیے تشریح ۔ اوّل و آخر میں دو الفوں کے اضافہ کرنے سے جمع بن جاتی ہے جیسے تقی سے اتقیا۔ غنی سے اغنیا۔ ؎

اغنیا سے کیوں جھکیں ہم ہیں فقیر اللہ کے
ہاتھ پھیلانے کسی کے در پہ جاتے ہی نہیں　　مہذب لکھنوی

الفؔ۔ دیکھیے تشریح ۔ یہ الف ربطِ کلام کے لیے آخر لفظ میں اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے حق سے حقاً۔ یعنی و دعاً یقیناً۔ ؎

تھا یہ اس شوخ کی جسامت کا محال تھا
بے دو بوسے سفر میں سامنا محال تھا　　میر عشق لکھنوی

الفؔ۔ دیکھیے تشریح ۔ یہ الف عربی زبان کے سہ حرفی مصدر کے پہلے حرف کے بعد اضافہ کرنے سے اسم فاعل بنا دیتا ہے۔ جیسے قول سے قائل۔ قتل سے قاتل۔ ؎

بے طرح ابروئے قاتل کے اشارے ہیں ادھر
انگلی پڑتی ہے یہ تلوار خدا خیر کرے　　رند لکھنوی

الفؔ۔ دیکھیے تشریح ۔ یہ الف عربی سہ حرفی مادہ کے اوّل میں لانے سے اسم فاعل یا صفت مشبہ میں بہت زیادتی کے معنی پیدا کرتا ہے۔ جیسے فاضل اسم فاعل افضل مبالغہ۔ عالی اسم فاعل اعلیٰ مبالغہ۔ ؎

شان ارفع ہو تری مرتبہ اعلیٰ تیرا
تو ہو یکتا کوئی ثانی نہیں ہوتا تیرا　　رند لکھنوی

الفؔ۔ عربی۔ واحد مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔ یہ الف تنوینی شکل میں دو زبر کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے قہراً۔ جبراً۔ عموماً۔ جبر کا۔ ؎

اک قطرہ جوش کو بھی ملا یا [illegible]
باراں غم سے جب گل آدم [illegible]　　رند لکھنوی

قول فیصل۔ شعرائے زبان اردو میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک الف جو دو زبر ظاہر کرتا ہے ان کے نزدیک جو تنوینی شکل میں الف ہی ہو جس لفظ کے آخر میں نون ہو جیسے چمن قافیہ نہیں کرتے۔ بعض کا خیال ہے کہ نہیں صرف کتابت کی شکل بدلی ہوئی ہے۔ درحقیقت یہ قائم مقام حرف نون ہے۔ لہذا چمن کا قافیہ ہو سکتا ہے۔ اساتذہ لکھنؤ کا یہ حکم ہے کہ "دفعتاً" چمن کا قافیہ نہیں ہو سکتا۔ گو بعض شعرا نے قرار دے لیا ہے۔　　(مؤلف)

الفؔ۔ دیکھیے تشریح ۔ یہ الف عربی لفظ کے آخری حرف کے پہلے اضافہ سے فاعل کے فعل میں مبالغہ کرتا ہے۔ جیسے جبر سے جبار۔ قہر سے قہار۔ ؎

سے استعمال ہوا ہو یعنی اباحت کرنا۔

اَبادھا ۔ अबाधा ۔ آزاد۔ درست۔ جو شکل نہ ہو نہ روکنے والا سنسکرت۔ صفت۔

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں، پہلا الف نفی کا ہے۔

اَبادھیہ ۔ अबाध्य ۔ اصول۔ امر بدیہی موضح۔ ایسا امر جس کے لیے ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہ ہو سنسکرت مذکر۔

قول فیصل۔ پہلا الف نفی کا ہے۔

اَبار ۔ उबार رہائی۔ خلاصی۔ چھٹکارا۔ ہندی مذکر۔

قول فیصل۔ اسے اردو سے کوئی علاقہ نہیں، اس کا متعلق اُبارنا جس کے معنی رہائی دینا، باقی رکھنا، جمع رکھنا اس کا معنی ہی بھی اردو میں نہیں بولا جاتا۔

اَباقا خان अबाका खान ۔ اپنے باپ شاہ ایران ہلاکو خان کے بعد ۱۲۶۵ء میں تخت پر بیٹھا۔ اس کی شادی قیصر روم کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ اپنے وزیر کے ہاتھ سے بذریعہ زہر مارا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بھائی نکودار بادشاہ ایران ہوا جو آخر میں مسلمان ہو گیا اور اسلام ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔

اَباک ۔ अबाक ۔ گونگا۔ جو منہ سے بول سکے اور نہ کانوں سے سن سکے۔ ہندی صفت۔

قول فیصل۔ اردو نہیں۔

اُباکنا उबाकना ۔ قے کرنا۔ زمین دیکھنا۔ ہندی متعدی۔

قول فیصل۔ غالباً اُبکائی اُباک سے بنا ہو۔

اُبال ۔ اُب ال۔ उबाल ۔ وہ جوش جو آگ کی گرمی سے پک کر اوپر آ جائے۔ یا گرنے لگے۔ ہندی مذکر۔ فصیح رائج مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی عورت۔ مرد ؎

ساغر جذبات یا من میں جب آ جائے اُبال
دل کے سرچشمے میں جب پیدا ہو جوش انفعال عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ اب اردو بھی ہے۔ فارسی میں (سر جوش)، سنسکرت میں (اُپسیم)، ترکی میں (قیناق) کہتے ہیں۔

اُبال ۔ غصہ۔ جوش طبیعت۔ اردو مذکر فصیح۔ رائج مشترک خواص و عوام لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد۔

قول فیصل۔ اُبال ایک کیفیت کا نام ہے جو حرارت کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص غصہ کرتا ہے تو اس غصے کو اُبال سے تعبیر کرتے ہیں۔

اُبال اُٹھنا ۔ اُبال آنا، جوش آنا، اردو محاورہ فصیح رائج مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد۔

محل صرف۔ بیوی میاں سے کشتی ہو کر ابھی لڑکے پر غصہ کر چکے تھے۔ پھر اُبال اٹھا یعنی جوش آیا۔

اُبالا ۔ اُب ال آ۔ उबाला ۔ وہ پکی ہوئی چیز جس میں کسی قسم کی چکنائی نہ ڈالی گئی ہو۔ صرف پانی ڈال کر آگ پر چڑھا کے پکا لیا ہو۔ اردو صفت۔ مذکر فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد ؎

گرا ہاتھ گر لوا بھی ہو وہ گردی دوراں سے
اُبالے پر قناعت کرتے ہیں سب قطرہ زن ہیں آتش لکھنوی

قول فیصل۔ چونکہ بے روغن کے کھانے کو اُبالا کہتے ہیں اور اُبالے میں کوئی ذائقہ نہیں ہوتا، لہذا بدمزہ کھانے کو اور بالکل معمولی کھانے کو بھی اُبالا کہہ دیتے ہیں۔ گو اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

اُبالا سُبالا ۔ उबाला सुबाला ۔ بدمزہ۔ بے روغن کا، بے نمک مرچ کا۔ دیکھیے تشریح (اُبالا)

قول فیصل۔ اُبالا کا تابع مہمل سُبالا ہے۔ جو شے قاعدے اور اصول سے نہ پکی ہوئے اُبالا سُبالا کہتے ہیں۔ برائی کے محل پر استعمال ہوتا ہے۔

اُبال آنا ۔ جوش آنا۔ تیز آنچ کے سبب سے پکتی ہوئی چیز کا ظرف کے اوپر تک چھلک کے گرنے لگنا۔ دیکھیے تشریح اُبال اُٹھنا ؎

بڑھا ہے جوش جنوں دل میں سر مرا کاٹو
اُٹھا لو دیگ سے سرپوش اب اُبال آیا قمر دہلوی

اُبال لینا ۔ صرف پانی میں کسی چیز کو پکا لینا۔ یا بالکل معمولی طریقے کا قصری کھانا پکانا۔ دیکھیے (اُبال اُٹھنا)

اُبالی ۔ उबाली ۔ وہ شے جو گرم پانی میں بغیر چکنائی کے تیار کی گئی ہو۔ اردو مونث۔ دیکھیے (اُبالا)

محل صرف۔ کیوں، ہائے دال اُبالی سے دی۔ ہی حضور گھبرا نا بھول گئی۔ کچی گھی ڈالے دیتی ہوں۔

اُبالی سُبالی उबाली सुबाली ۔ معمولی درجہ کی پکی ہوئی کوئی شے۔ اردو مونث۔ دیکھیے اُبالا سُبالا۔

قول فیصل۔ اُبالی کا تابع مہمل سُبالی ہے۔

اَبا میاں ۔ अब्बा मियाँ ۔ اَب ا م ی اں باپ۔ اردو

قول فیصل۔ لکھنؤ کے بعض بچے اپنے باپ، چچا وغیرہ کو اَبا میاں کہنے لگے ہیں۔ میاں کا لفظ تعظیمی ہے۔

اَبان ۔ اَب ان۔ अबान ۔ ملک عرب کا بہت برجستہ شاعر۔ اس کے باپ کا نام عبد الحمید الاحقی (رض) تھا۔ اس شاعر نے زندگی تصنیف و تالیف میں بسر کی اس نے (کلیلہ و دمنہ) ایسی بیش بہا تصنیف دنیا میں چھوڑی۔ جتنے تصانیف جو زندگی میں جمع نہ ہو سکے بعد وفات تلف ہو گئے۔ خلیفہ ہارون رشید نے ایک قصیدہ پر خوش ہو کے تیس ہزار روپے بطور انعام دیے تھے۔

اَبان ۔ اب ان۔ अबान ۔ خلیفہ سوم کے صاحبزادے۔ انھوں نے جنگ جمل میں جو حضرت علیؑ اور جناب عائشہ میں ہوئی تھی۔ جناب عائشہ کی طرف سے کافی حصہ لیا تھا۔ حضرت علیؑ کے مقابل میں انتہائی کوشش اور جانفشانی سے لڑے تھے۔ خلیفہ عبد الملک نے ان کو مدینہ

اس کے معنوں بات کرنے لگے ہو گئے۔ الفاظ ابجد کے معنے جو
اوپر نقل کیے گئے۔ اردو کے مقتدر جریدہ زمانہ (دسمبر ۱۹۳۵ء)
کے مضمون (ابجد کی ایجاد) سے ماخوذ ہیں جس کے لکھنے والے
میر کرامت اللہ صاحب کوئی بنگ ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ کلام
ابجد ابو ادریس احمد بن کمنی جو حضرت علیؓ کے شاگرد تھے،
نے پہلی صدی ہجری میں ایجاد کیا۔ اس مضمون میں اس امر کا
انکشاف کیا ہے کہ ادریس کے لفظ نے بعض آدمیوں کو یہ
دھوکا دیا کہ حضرت ادریس نبی کو اس ابجد کا موجد قرار دینے
لگے۔ حالانکہ فلسفہ تاریخ سے استدلال کرنے سے صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ ابجد کے موجد یہی ابو ادریس کوفی تھے۔ نہ کہ
حضرت ادریس نبی۔ میر کرامت اللہ صاحب کے مضمون
کا ماخذ عربی کی کوئی پرانی غیر معتبر کتاب ہے۔

حقیقتاً ابجد یعنے حروف کی خاص ترتیب اور ان کے
اعداد کا انتساب حضرت عیسیٰ سے ہزاروں سال پہلے سے
ہے۔ میر صاحب موصوف نے خود یورپ کے اقوال و تحریرات
پر عمل کیا۔ ورنہ خیال کہ عرب غلط روایات کے اکثر موجد رہتے
ہیں۔ ہمارے ہندوستانی ہرگز ان کی روایات کو قبول
کرنے یا نقل کرنے میں احتیاط کرتے ہیں۔ مثلاً علامہ شبلی نعمانی
تاریخ ابتدائی ابو زید کے حوالہ سے تحریر کرتے ہیں کہ عرب
میں شعر و شاعری اور انساب کا چرچا نہایت قدیم زمانے
سے تھا۔ مگر تحریر کا مطلق رواج نہ تھا۔ سب سے پہلے جس نے
اس فن کی بنیاد ڈالی وہ قبیلہ طے کے تین شخص تھے۔ مرامر
اسلم، عامر ان لوگوں نے ایک جا جمع ہو کر حروف کی شکل
اور وضع قرار دی۔ (از رسائل شبلی)

مولانا سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:- اہل عرب کا
عام تاریخی بیان ہے کہ انہوں نے (۹ ۱۱) ہندسے حسابی رسم
ہندسہ لکھے۔ طریقہ ہندوؤں سے سیکھا۔ اسی لیے اہل عرب
اس کو حساب ہندی یا ارقام ہندی کہتے ہیں۔

(از عرب و ہند کے تعلقات ص ۱۳۱)

مختصر یہ کہ حروف و اعداد کی ایجاد کے بارے میں مؤرخین
نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ۹۹ فیصدی غلط ہو۔ ایسی حالت میں ادریس
کوفی کو ابجد کا موجد ٹھہرانا درست نہیں۔ فی الحقیقت ابجد
کے موجد حضرت ادریس علیہ السلام پیغمبر ہی تھے

چنانچہ مولوی سید احمد دہلوی لکھتے ہیں:- دو ابجدیں ہیں
ایک حضرت آدم علیہ السلام کی ترتیب دی ہوئی، دوسری حضرت
ادریس علیہ السلام کی۔ آج کل ادریسی ابجد جاری ہے۔

(از فرہنگ آصفیہ جلد اول ص ۰۰)

حرف کی صرفی و نحوی تعریف یہ ہے کہ وہ سادہ آواز کا
حامل نشان۔ گویا حرف کی ایجاد کے لیے دو چیزوں کی ضرورت
ہے۔ ایک تو ان ساری آوازوں کا پتہ لگانا جن سے زبان
انسانی مرکب ہے۔ دوسرے ان کے نشانات وضع کرنا۔

پہلے کارنامے کو ابو البشر حضرت آدمؑ نے انجام دیا اور دوسرے
کو حضرت ادریسؑ نے۔ حضرت ادریسؑ کا تذکرہ کلام مجید
میں ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ ان پر تیس صحیفے نازل ہوئے
اور یہی فن کتابت کے موجد تھے۔ اور علم نجوم و حساب کو بھی ان
کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کپڑے کا سینا بھی انہیں نے
ایجاد کیا۔ حضرت ادریسؑ جناب نوح علیہ السلام کے پردادا
تھے۔ ان کا اصلی نام (اخنوخ) ہے درس و تدریس کی وجہ
سے ادریس کہلانے لگے۔ جناب نوحؑ کا نسب ان تک اس
طرح پہنچتا ہے۔ (نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ)
یعنے ادریس۔ اب اگر یہ صحیح ہے تو اس کے معنے یہ ہوئے
کہ حروف و اعداد طوفان نوحؑ سے بہت پہلے کی ایجاد ہیں

(الانشراح الحمد الشباب)

ابجد خواں - ہندی۔ الف بے پڑھنے والا۔ فارسی
ترکیب۔ فصیح۔ مذکر مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

قول فیصل۔ ابجد عربی لغت جس کے معنے تشریح ہو چکی
ہے۔ خوان فارسی صیغہ اسم فاعل جس کے معنے پڑھنے
والا۔ خواندن کا اسم فاعل ہے۔ اردو زبان میں اس [illegible]

الف بے پڑھنے والا۔ [illegible] الف بے تے پڑھنے
پڑھنے والا کہتے ہیں۔ کسی کام میں مبتدی کو بھی کہتے ہیں۔

ابجد کا قفل - وہ قفل جو بغیر کنجی کے کھلے اور بند ہو۔
اردو۔ فصیح۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی [illegible]
[illegible]
[illegible] قفل ابجد کا
قول فیصل۔ [illegible]
[illegible] حرف خاص ترتیب [illegible]
یہ قفل کھل جاتا ہے [illegible] قفل بند
ہو جاتا ہے۔ [illegible] استعمال [illegible]
بولا جاتا ہے۔

ابجدی - [illegible]
[illegible]
[illegible]

ابجس - [illegible]
[illegible]

ابجم - [illegible]
[illegible]

ابجناکھ - [illegible]
[illegible]

ابجوابن - [illegible]
[illegible]

ابجو - [illegible]
[illegible] اردو فصیح [illegible] خاص و عام
لکھنؤ [illegible]

[illegible]

قول فیصل۔ [illegible]
[illegible] ہو چکا ہے۔ [illegible]
اس محل کی خصوصیت نہیں [illegible]

مزیدہ چکے ہیں۔ سید صاحب تعشق کا دیوان آپ کی
محنت و ادب دوستی کا ثبوت ہے۔

اَبْرا۔ اَبْ رَا۔ अबरा۔ استر کی ضد۔ رضائی
لحاف، وغیرہ کا وہ حصہ جو اوپر رہے۔ اردو۔ واحد
مذکر فصیح۔ ... مشترک عوام و خواص۔ لکھنؤ، دہلی
عورت، مرد سے

ہو گیا ہے کہ وہ پارے جانے میں آئیں گے
بڑا آپ ... کا ... ابرا رضائی کا   [illegible]

قول فیصل۔ ہندی میں ابرا کہتے ہیں۔ فارسی میں (ابرہ)

اَبرا اُٹھنا۔ گھٹا کا کسی طرف سے بلند ہونا۔ اردو۔ فصیح
... خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد سے

[illegible] ہو فضائے سبز ہے
... سے سیر ہو جائے گا   وزیر

قول فیصل۔ اٹھنے کے معنے کسی طرف سے آتی ہوئی
گھٹا کا دکھائی دینا۔

اَبرار۔ نیک۔ متقی۔ پرہیزگار لوگ۔ عربی۔ مثل ...

مثل ... سید ابرار   مؤلف

قول فیصل۔ بر معنے نیک واحد ابرار جمع۔ اس لفظ کو
مرثیہ گویوں نے بہت استعمال کیا ہے۔

ابرا کی جورو سب کی بھاوج۔ غریب کی
چیز ہر شخص بلا تکلف اپنا سمجھ کر استعمال کرتا ہے۔
قول فیصل۔ یہ مثل بہت کم بولی جاتی ہے۔ عوام سے
مخصوص ہے۔ اس مقام پر لکھنؤ کے عوام یہ کہتے ہیں (غریب
کی جورو سب کی سلہج) (سلہج، سالے کی بیوی کو کہتے ہیں۔)

ابر امنڈنا۔ گھٹا کا ہر طرف سے گھر کے آنا۔ زیادتی
کے ساتھ آنا۔ دیکھئے (ابر اٹھنا) سے

غم فرقت سے جی جو گھبرایا
ابر مژگاں تر و امنڈ آیا   قلق

قول فیصل۔ اُمنڈنا کثرت کے محل پر بولتے ہیں۔

ابراہیم۔ ایک پیغمبر خدا کا نام جو رسول اللہ کے اجداد
میں تھے۔ آپ کا لقب خلیل اللہ تھا یعنے خدا کے دوست۔

رنج راحت ہو اگر شامل ہو تائید خدا
پھول انگارے ہیں گلشن آگ ابراہیم کو   امیر

(صاحب امیر اللغات کی تحقیق)

سب سے پہلا نام دنیا میں آپ ہی کا تھا۔ اس کے معنے
رحم وال باپ۔ آپ کے باپ کا نام آزر تھا۔ آپ کے
جسم مبارک سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ حیا تو آپ سے
باتیں کرتے تھے۔ نمرود کے خوف سے آپ نے ایک مدت
تک غار میں پرورش پائی۔ آپ کی عمر شریف سولہ سال کی
تھی جب نمرود نے آپ کو منجنیق میں رکھ کر اس آگ میں
پھینکا جو برسوں لکڑی جمع کرکے روشن کی گئی تھی، جب
آپ منجنیق سے نکلے اور روشن ہوا پر آگ کی طرف چلے تو
فرشتوں پر ایک خاص اثر ہوا۔ حضرت جبرئیل نے بارگاہ ایزدی
میں عرض کی کہ مالک تیرا دوست تیرا خاص بندہ جلا جاتا ہے
حکم ہو تو مدد کروں۔ ارشاد باری ہوا جاؤ امداد کرو۔ جبرئیل
چلے۔ راہ میں حضرت ابراہیم سے عرض کی اے خلیل اللہ کیا
کوئی حاجت ہے۔ اگر حکم ہو تو ہوا ہی پر روک لوں۔ آپ نے
فرمایا ہاں حاجت ہے مگر تم سے نہیں، میں اس سے مدد کا
طالب ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ چنانچہ
جب آپ آگ میں پہنچے حکم باری ہوا (یا نار کونی بردا
وسلاما علی ابراہیم) یعنے اے آگ تو ٹھنڈی ہو جا اور
ابراہیم سلامت رہیں۔ آگ بحکم خدا سرد اور گلزار بن گئی۔ حضرت
ابراہیم بچ گئے۔ خانۂ کعبہ کی تعمیر بھی آپ کے دست مبارک
سے ہوئی تھی۔ آپ نے ایک عظیم امتحان بھی دیا ہے۔ یعنے
خواب دیکھنے کے بعد یہ خیال گزرا کہ خدا کی مرضی یہی ہے کہ اپنے
فرزند اسمٰعیل کو ذبح کروں، چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ آپ
اسمٰعیل کو ایک مقام پر لے گئے اور ذبح کا مصمم ارادہ کیا
چھری پھیری۔ مگر رحمت خدا جوش میں آئی اور جنت سے
دُنبہ آگیا۔ حضرت اسمٰعیل کی جان بچ گئی جس کی یادگار
میں مسلمان اب تک بقر عید کی عید مناتے ہیں۔ اور بھیڑ
بکری کی قربانی دسویں ذی الحجہ کو کرتے ہیں۔

(از مؤلف)

ابراہیم ادھم۔ بقول امیر مینائی۔ آپ ایک مشہور
ولی، درویش کامل تھے۔ بلخ کی بادشاہی چھوڑ کے فقیری
اختیار کر لی تھی۔ آپ کا نام ابراہیم تھا۔ اور ادھم آپ کے
باپ تھے سے

ترے در کی فقیری کو شرف ہو بادشاہی پر
گواہ اس قول کا ہو حال ابراہیم ادھم کا   جوش لکھنوی

(تحقیق امیر مینائی)

ایک رات آپ تخت پر آرام فرما رہے تھے کہ نصف
شب کو چھت پر کسی کی آواز سنی، پوچھا کون ہو اس نے
کہا کہ میرا اونٹ گم ہو گیا ہے اس کو ڈھونڈتا ہوں۔ فرمایا
چھت پر اونٹ کیونکر آیا۔ اس نے جواب دیا اے غافل تو
خدا کو تخت شاہی پر بیٹھ کے ڈھونڈتا ہے اور چھت پر
اونٹ ڈھونڈنے کا تعجب کرتا ہے۔ یہ بات آپ کے دل
پر اثر کر گئی اسی حالت میں تخت و تاج چھوڑ کے دشت
کی طرف متوجہ ہو گئے۔ علم ظاہری حضرت امام اعظم سے
اور خرقۂ خلافت حضرت فضیل ابن عیاض سے حاصل
کیا۔ حضرت امام اعظم کو آپ سے کمال الفت تھی ہمیشہ
آپ کو سیدنا کہا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی حضرت خضر علیہ السلام
سے بھی ملاقات ہوتی تھی۔ سید الطائفہ جنید بغدادی
فرماتے ہیں کہ ابراہیم ادھم علم طریقت کی کنجی ہیں تمام
عمر اپنا قوت، محنت اور کسب سے پیدا کیا۔ بہت سے
کرامات اور خوارق آپ سے ظہور میں آئے، سولہویں
جمادی الاولیٰ سنہ ۱۶۲ھ میں وفات پائی۔

(از امیر اللغات)

ابر آنا۔ بادل کا آنا۔ دیکھو (ابر اٹھنا) سے

خوشی کیا کھیت پر میرے اگر سو بار ابر آئے
سمجھتا ہوں کہ ڈھونڈے ہے ابھی سے برق خرمن کو — غالب

ابر باراں۔ برسنے والا بادل۔ دیکھئے (ابر اٹھنا) فارسی ترکیب ؎

میرے رونے پر وہ ہنستے ہیں تو کچھ بیجا نہیں
کوئی بھی روتا ہو سوئے ابر باراں دیکھ کر — اقبال لکھنوی

قول فیصل۔ باراں صفت ابر۔ باریدن کا اسم فاعل یعنی برسنے والا۔

ابر برسنا۔ گھٹا کا برسنا۔ پانی برسنا۔ ابر فارسی، برسنا اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت، مرد ؎

ہے مجھے ابر بہاری کا برس کر کھلنا
روتے روتے غم فرقت میں فنا ہو جانا — غالب

ابر بہار۔ موسم بہار میں آیا ہوا ابر۔ فارسی ترکیب دیکھئے (ابر اٹھنا) ؎

بال کھولے جو یار آتا ہے
گھر کے ابر بہار آتا ہے — [illegible] لکھنوی

ابر بہاراں۔ فصل بہار کی گھٹا۔ فارسی ترکیب ؎

سرد مہری ہے کسی کی آگے ہی دل سرد ہے
یاں سے ہٹ جا دھوپ لے ابر بہاراں چھوڑ کر — ذوق

قول فیصل۔ اس محل پر ابر بہار زیادہ کہتے ہیں اور یہی زیادہ فصیح بھی ہے۔

ابر بہاری۔ موسم بہار کی آئی ہوئی گھٹا۔ فارسی ترکیب ؎

ہے مجھے ابر بہاری کا برس کے کھلنا
روتے روتے غم فرقت میں فنا ہو جانا — غالب دہلوی

قول فیصل۔ استعمال کم ہے۔ لیکن صحیح و فصیح ہے اور ہماری زبانوں پر رائج ہے۔

ابر بہمن۔ ماہ بہمن میں آئی ہوئی گھٹا۔ فارسی ترکیب ؎

[illegible] قلیاں میں رکھا جو اس نے ابر [illegible] کو
ڈوب مرو کہ تو اب لے ابر بہمن آب میں — ذوق

قول فیصل۔ بہمن ماہ شمسی کا نام ہے۔ اس ماہ میں جو ابر آتا ہے اسے ابر بہمن کہتے ہیں۔

ابر پھٹنا۔ گھر کے برستے بادل کا متفرق ہو جانا۔ دیکھئے تشریح (ابر برسنا) ؎

پردہ جو ہٹ گیا رخ دلبر جھلک گیا
یا ابر پھٹ گیا مہ انور چمک گیا — جلال

ابر پھیلنا۔ ابر کا گھرنا یا چھا جانا۔ دیکھئے تشریح (ابر برسنا) ؎

کمی کرے گا اگر پھیلنے میں ابر سیاہ
ہم اپنی آہ کا اس میں دھواں ملا دیں گے — [illegible]

ابر تر۔ وہ گھٹا جو برسنے والی ہو۔ وہ ابر جس میں پانی ہو۔ فارسی ترکیب۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خاص لکھنؤ دہلی ؎

ہیں اگر رونق تو ہو سرسبز دانہ خال کا
ابر تر اک جنگ کرتا ہو مرے رومال کا — ناسخ

قول فیصل۔ ابر تر کی جگہ پانی میں بھرے ہوئے بادل بھی کہتے ہیں۔

ابر تصویر۔ وہ کاغذ جس پر ابر کی تصویر ہو۔ فارسی ترکیب ؎

اشک ریزی نہ ہوئی حیرت اندوہ سے کم
ابر تصویر بھی برساتا ہو کیا گوہر — تسلیم

قول فیصل۔ ایسی ترکیبیں۔ ایسے استعمالات کم پائے جاتے ہیں۔

ابر تنک۔ ہلکا ابر۔ ہلکی گھٹا۔ فارسی ترکیب ؎

کبھو اس دشت سے اٹھتا ہے اگر ابر تنک
گرد غمناک پریشان شدہ مجنوں ہے — میر تقی میر

قول فیصل۔ موجودہ دور میں کم بولتے ہیں۔

ابر تیرہ۔ بہت سیاہ بادل۔ کالی گھٹا ؎

چاند سا مکھڑا صاف ابر تیرہ سے اک بات میں — [illegible]

ابر تیغ۔ تلوار پر ابر۔ لکیریں، مسلسل نشانات، بے ترتیب جو شکل جوہروں کی ہوں ؎

[illegible]
ابر میں تیغ [illegible] ہونے لگا — [illegible] لکھنوی

ابر ٹوٹ کے برسنا۔ گھٹا کا زور اور تیزی کے ساتھ برسنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت، مرد ؎

کیا جھوم کے آیا تھا اور ٹوٹ کے برسا
حیرت نہ مجھے دیکھ کے چشم تر آئی — [illegible]

قول فیصل۔ زبان کا لطیف محاورہ زیادہ تر تکرار کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے ٹوٹ ٹوٹ کے ابر برسا۔ اسی لطیف محاورہ ہے۔ پانی ٹوٹ ٹوٹ کے برسا۔ کثرت کی جگہ پر بولتے ہیں۔

ابر جھما جھم برسنا۔ گھٹا کا ٹوٹ ٹوٹ کے برسنا۔ گھری ہوئی گھٹا کا جم کے برسنا۔ دیکھئے (ابر ٹوٹ کے برسنا) ؎

تو وہ قاتل ہے ترے کشتوں کی تربت پر مدام
تیغ کی صورت جھماجھم ابر برسا کھل گیا — شاہ لکھنوی

قول فیصل۔ یہ محاورہ کثرت کے موقع پر بولا جاتا ہے۔

ابر جھوم جھوم کے برسنا۔ گھٹا کا تیز ہوا کے ساتھ برسنا۔ گھٹا کا تیزی کے ساتھ دیر تک برسنا۔ دیکھئے (ابر ٹوٹ کے برسنا) ؎

آیا ہے جھوم جھوم کے ابر بہار آج
توبہ کرشت غم سے کرو دل سنگبار آج — داغ

قول فیصل۔ کثرت کے محل پر یہ محاورہ بولا جاتا ہے۔

ابر جھوم کے آنا۔ گھٹا کا کسی طرف سے پھیلاؤ کے ساتھ آنا۔ دیکھئے (ابر ٹوٹ کے برسنا) ؎

کیا جھوم کے ابر آیا تھا اور ٹوٹ کے برسا
حیرت نہ مجھے دیکھ کے چشم تر آئی — [illegible]

کے اندر ہے ؎

ابر نیساں کا کرم رہتا ہو ہر سال اس پر
تیرے دنداں سا صدف کو نہیں گوہر ملتا — ناسخ

قول فیصل۔ بہت مشہور ہے بلکہ حقیقت ہے کہ اسی ابر کی بوند سیپ میں پڑ کر موتی بن جاتی ہے لیکن یہ خصوصیت نیساں کے متعلق نہیں ہے

اور ہاتھی میں یہ قطرہ پڑنے سے فیل مست بن جاتا ہے۔

ابرو۔ فارسی مذکر۔ معنے بھوں۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ۔ دہلی۔ مؤنث۔ مرد ؎

دیکھ وہ سنگ دل کہتے ہیں تلوار ہی سے
زلف ہے کسی روز تو ابرو اپنا

قول فیصل۔ بعض شعراء دہلی نے مؤنث بھی نظم کیا ہے چنانچہ یہ غزل جس کا مطلع یہ ہے ؎

کیا کہوں ہمدم مزہ اس فتنہ گر کی بل گئی
رک سی گویا جگر میں خنجر کی ہل گئی

اسی غزل کا یہ شعر جس میں ابرو کو مؤنث نظم کیا ہے۔

دیکھنا محبوب کا خیال سے بل جائے گا سارا جہاں
الٹ ذرا ابرو اگر اس فتنہ گر کی ہل گئی

اسی طرح میر حسن نے اس غزل میں جس کا مطلع یہ ہو

رہے ہیں خون دل کی صحبت ہمارا دیکھیے
یہ مات میں عشق کی کیا کیا سب دیکھیے

یہ شعر کہا ہے

نظر کس ظالم کس پر ہو آئینہ لے
کنگھی پہ ہاتھ پھیرا ابرو سنوار دیکھی

لیکن سودا دہلوی نے مذکر نظم کیا ہے۔ ؎

کہتے ہیں لوگ یار کا ابرو پھڑک گیا
تیغا سا کچھ نظر میں ہماری سٹرک گیا — سودا

مگر شعراء لکھنؤ نے ہمیشہ مذکر ہی نظم کیا۔ چنانچہ آتش کا شعر ہے ؎

مار گیسو سے سوا تیکھی وہ ابرو ہو گئی
میری ایذا کو سراپا ڈنک بچھو ہو گیا — آتش

اور اب تک تمام شعراء لکھنؤ مذکر ہی بولتے اور نظم کرتے ہیں بلکہ تمام عوام و خواص مذکر بولتے ہیں۔

ابر و باد۔ آندھی پانی۔ یا تیز ہوا کے ساتھ بارش ہونا۔

قول فیصل۔ جب کبھی ہوا تیز چل رہی ہو اور گھٹا گھری ہوئی ہو تو خواص یعنے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے کہ ابر و باد میں گھر سے نکلنا مناسب نہیں۔

ابرو پر میل نہ آنا۔ کسی صدمے کی بات کا چہرے سے ظاہر نہ ہونا۔

ابرو پھڑکنا۔ ؎

کہتے ہیں لوگ یار کا ابرو پھڑک گیا
تیغا سا کچھ نظر میں ہماری سٹرک گیا — سودا

ابرو پہ بل آنا۔ بھوؤں کا کج ہونا۔

قول فیصل۔ اساتذہ لکھنؤ کا خیال ہے کہ ابرو پہ بل نہیں آتا بلکہ ابرو میں بل آتا ہے۔

ابرو پہ بل پڑنا۔ دیکھیے ابرو پہ بل آنا

ابرو تاننا۔ غصے کے محل پر بھوں چڑھانا ؎

مرنے سے دیوانے ہو گئے تان کے ابرو
ہم جان بچا کے نہیں گے جو ارشاد کر دیگے — برق

ابرو کمان۔ کج ابرو مثل کمان کے ہوتے ہیں لہٰذا ابرو کمان کہتے ہیں۔ ؎

جب ہو جنگ قائم ابرو کماں ہوئے — تعشق

ابرو ملانا۔ میل جول رکھنا۔ ؎

سب سے ملاؤ ابرو ہم سے نفاق رکھو
اس ابرو کی دوستی کو بالائے طاق رکھو — نصیر

قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے یہ محاورہ اور معنے لکھے ہیں۔ مثال میں نصیر کا شعر پیش کیا ہے۔ موجودہ دور میں کوئی نہیں بولتا۔ متروک ہے۔ غالباً لکھنؤ کے اساتذہ نے استعمال نہیں کیا۔

ابرو میں بل آنا۔ تیوری چڑھنا۔ غصہ آنا ؎

ذرا بھی بل جو ابروئے بت بے پیر میں آئے
کمر ٹوٹے کماں کی بل ابھی شمشیر میں آئے — امیر

قول فیصل۔ جناب تعشق کا مقولہ تھا کہ ابرو پہ بل نہیں آتا بلکہ ابرو میں بل آتا ہے چنانچہ ایک مرثیہ کا مصرع ہے۔

اشک بہ شہ دیں تھم گئے ابرو میں بل آیا — تعشق

یہی خیال حضرت عشق رحمۃ اللہ کا تھا

ابرو میں بل پڑنا۔ (دیکھیے ابرو میں بل آنا)

آغاز خط میں بھی نہ ہوا کم غرور حسن
نکلا جو نعت یار سے ابرو میں بل پڑا — کیف

قول فیصل۔ بہت عام ہے بکثرت استعمال اساتذہ پایا جاتا ہے۔

ابرو ہلانا۔ ابرو کو جنبش دینا۔ ابرو سے اشارہ کرنا ؎

سر آنکھوں سے کریں سجدہ اگر ابرو ہلائے وہ
جدا کچھ کفر اور اسلام سے مذہب ہمارا ہے — وزیر

ابرو ہلنا۔ لازم (دیکھیے ابرو ہلانا)

ابرو جدھر کو ہل گئے بجلی سی گر پڑی
رکھتا ہے وہ کمان میں تیر شہاب کو — ناسخ

ابروئے پیوستہ۔ جڑی دار بھویں، یعنے جو ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں ؎

کیا کہوں اس ابروئے پیوستہ کے دل بس میں ہے
ایک طغرہ مچھلیاں دو کہکشاں ایسا میں ہے — ذوق

قول فیصل۔ ہندوستان میں ملے ہوئے ابرو حسن میں داخل ہیں اس کو جڑی دار بھویں بھی کہتے ہیں۔

ابرہ۔ فارسی۔ مذکر۔ استر کی ضد لحاف یا رضائی

وحیرہ کا اور کا حصہ ہ

کیا خوب ہو جنوں میں قبائے برہنگی
ابرو نہ بارش ہو نہ استر و بال و دوش — تسلیم

قول فیصل۔ جب ہائے ہوز کے ساتھ لکھا جائے گا (ابرہ) تو فارسی زبان کا لفظ کہلائے گا۔ جب الف سے لکھا جائے گا (ابرا) تو اردو کہلائے گا۔

یہ اس لیے کہ جتنے فارسی یا عربی الفاظ زبان میں داخل ہیں، اگر کثرت استعمال ہو گئی ہو اور عوام و خواص بلاتکلف بولنے اور سمجھنے لگے ہیں تو لفظ پر اردو کا حکم جاری کیا جائے گا۔ ہاں اگر ترکیب سے عربی یا فارسی لفظ استعمال کیا جائے گا تو پابندی اسی زبان کی کی جائے گی جس کا لفظ ہو۔ یعنے ترکیب کے ساتھ ہائے ہوز سے لکھیں گے اور بغیر ترکیب الف لکھنا ہوگا۔

اسی لفظ ابرہ کے متعلق محققین نے دو خیال قائم کیے ہیں۔ ایک یہ کہ یہ لفظ سنسکرت کے ابرک अवरक से بگڑ کے بنا ہے۔ جس کے معنے ڈھانکنے والا ہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ لفظ فارسی زبان کے لفظ (ابر) سے بنا ہے۔ اس میں الف زائد اور ہائے نسبت ہے۔ ثقل کی وجہ سے حرف ثانی یعنے حرف (ب) ساکن ہو گیا ہے۔

از امیر اللغات

دونوں خیال بعید از قیاس معلوم ہوتے ہیں۔ غالباً اہل زبان نے اسی طرح وضع کیا ہے۔

ابرہ چڑھانا۔ دوسرا ابرہ لگانا۔
جب کسی رضائی یا لحاف کا ابرہ خراب ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ استر تو مضبوط ہے ابرہ نیا چڑھا دو۔

ابرہ لگانا۔ (دیکھیے ابرہ چڑھانا)

ابری۔ واحد مؤنث۔ فصیح، رائج، مشترک، خواص و عوام لکھنؤ دہلی۔ یعنی ایک قسم کا کاغذ جس پر مختلف رنگ اور بیل بوٹے ہوتے ہیں ؎

قتل پر ان کے کی جو بے صبری
بن گیا مصحف کا خط ابری (دکھیوں کی جوہری) — انشا

قول فیصل۔ اس کو ابر سے نسبت دیتے ہیں اور کناروں پر کپڑے یا چمڑے کی جگہ لگاتے ہیں۔ ممکن ہو کہ ابرے کی مناسبت سے اس کو ابری کہتے ہوں چونکہ اوپر ہی ہوتی ہے اور بہ نسبت استر کے خوشنما اور اچھا ہوتا ہو۔ — مؤلف

ابری تلوار۔ یعنی وہ تلوار جس کے جوہر مشل ابر کے ہوں ؎

دی جو کو ان سے نسبت ہے تو بنا جاہوں میں
ابری تلواریں چلیں بجلی گرانے کے لیے — [illegible]

قول فیصل۔ یہاں ابری ابر کی طرف منسوب ہے چونکہ مسلسل اور کثرت کی وجہ سے جوہر مثل ابر کے معلوم ہوتے ہیں۔

ابریشم۔ فارسی، مذکر، ایک قسم کے کیڑے سے پیدا ہوتا ہے جس کو فارسی میں پیلہ کہتے ہیں۔

قول فیصل۔ عربی میں اس کو (قز) کہتے ہیں اور خام اس کی صفت ہے۔ اطبائے لکھنؤ و دہلی ہمیشہ نسخے میں ابریشم خام ہی لکھتے ہیں۔ بلکہ مقرض بھی ضرور لکھتے ہیں۔ مقرض سے مطلب یہ کہ قینچی سے کاٹ کے اندر کا فضلہ نکال کے استعمال کرنا چاہیے۔ اگر کسی مریض کو مفرح اجزا دیتے ہیں جو خوشبو والی صورت میں استعمال ہوں کبھی ابریشم نہیں لکھتے۔ ابریشم ہمیشہ جو شاندہ صورت میں فائدہ بخشتا ہے۔ اس کا مزاج پہلے درجے میں گرم و خشک ہے، بعض حکماء کے نزدیک خشکی و تری میں معتدل ہے۔ روح قوت حافظہ، اعضائے رئیسہ، یعنے دل و دماغ و جگر کو قوت بخشتا ہے۔ جسم کو فربہ اور چہرے کے رنگ کو صاف کرتا ہے۔

امراض چشم اور خفقان کے لیے مفید اور مفرح ہے۔

تحقیق

یہ کیڑا گیلان، ایران، چین اور ہندوستان خاص کر بنگالے اور کشمیر میں بہت زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ جاب دانہ سے لیتے اور پھوٹی کھر کے برابر غلافی گھر بناتا ہے اور جب پورے طور سے اپنے اوپر تان لیتا ہے تو اس کو خشک کر دیتے ہیں۔ کیونکہ اندر مر جاتا ہے اور ابریشم کا جوش دے کر پیچ پر ریشم نکالتے ہیں۔ اگر عین وقت پر ایسا نہیں کیا جاتا ہے تو کیڑا سوراخ کر کے باہر نکل آتا ہے اور اس صورت میں ریشم بہت کم نکلتا ہے۔ یہ بڑھتے اور پھل پھول کے ایک چھوٹا سا پروانہ ہو کر انڈے دیتا ہے۔ ایک کیڑا چار سو تک انڈے دیتا ہے۔ یہ انڈے چھوٹے ماش کے برابر سفید رنگ اور سخت پوست کے اکثر تار میں چپکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کسی گرم جگہ میں رکھے جانے سے چند روز میں ان سے بچے نکل آتے ہیں۔ ان کی پرورش کا یہ طریقہ ہے کہ کسی نرم اور نازک کپڑے پر بچھا کر شہتوت کے پتے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کے آگے ڈال دیتے ہیں۔ یہی ان کی غذا ہے اور ہر تیسرے سم پتے اور پتلی پتلی شاخیں کاٹ کر دی جاتی ہیں۔

اِبْرِیق۔ (ا ب ر ی ق) عربی مذکر۔ معنے پانی پینے کا لوٹا۔ بدھنی۔ صراحی۔

قول فیصل۔ آبریز کا معرب ہے، اردو زبان کا لفظ نہیں ہے مستعمل ہے۔

اُبَس۔ (ا ب س) अबस ہندی صفت۔ نافرمان، سرکش۔ منہ زور۔

اَبَس۔ (ا ب س) अबस (ہندی صفت) کمزور۔ بیکس۔ بے چارہ۔ بے وسیلہ۔

اُبسانا۔ (ہندی متعدی) سڑانا، گلانا، خراب کرنا۔

اُبشا۔ (ا ب ش ا) अविसता فارسی مؤنث

کب لایا کیا ہی سندوں سے پی پی کے محتسب　مرزا داد
کم ظرفیٔ شیشہ سے جوش میں پی کر ابل گیا　عاشق

قول فیصل۔ دودھ اور انڈے کے لیے بھی بولتے ہیں۔ دودھ جب ظرف سے جوش کھا کر گرنے لگے۔ انڈا جب گرم پانی میں ڈالنے کے بعد سخت ہو جائے تو کہتے ہیں ابل گیا۔

اُبل چلنا۔ معنے کم ظرفی کی وجہ سے ابل پڑنا ؎

ساقی معاف رکھیے بادہ کشی سے تو
نے کیا پئے وہ دودھ جو پی کر ابل چلے　آتش

اِبلاغ۔ اِ ب ل اُ غ۔ ibla:gh۔ عربی مصدر، مذکر۔ معنے پہنچانا، بھیجنا۔

قول فیصل۔ اردو زبان کا لفظ نہیں، کبھی کبھی بہت پڑھے لکھے لوگ استعمال کر جاتے ہیں۔

اَبلق۔ اَ ب ل قْ۔ ablaq۔ عربی۔ دو رنگا۔ خصوصاً سیاہ و سفید ؎

سمجھا نہ جائے یہ کہ یہ ابلق ہو یا سرنگ
خارشت سے زبسکہ ہو مجروح بے شمار　سودا

قول فیصل۔ زیادہ تر اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کا رنگ سیاہ و سفید ہو۔ گھوڑے کے لیے خصوصیت ہے، ابلق کا معرب ابلق ہے۔

کٹے نہیں ہوتا زمانہ فرقت محبوب کا
ابلق ایام میں عالم ہوا اسپ سرنگ　ناسخ

فارسی میں معنے اسپ مستعمل ہے۔ اردو میں جس کو سفیدی کا یعنی برص کا عارضہ ہو، اس کو بھی ابلق کہتے ہیں۔ گر بجائے عوام ایسے انسان کو کبرا بھی کہتے ہیں۔

اَبلقا۔ اَ ب ل ق ا۔ ablaqa:۔ اردو۔ مذکر۔ معنے ایک خوش آواز جانور جس کا قد قمری اور مینا کے برابر ہوتا ہے۔ پر سیاہ اور پیٹ سفید ہوتا ہے ؎

کیا کبوتر کیا قمری کیا بزے
قمری اور بیسر لوے اور ابلقے　سودا

قول فیصل۔ یہ جانور پالا بھی جاتا ہے، نہایت خوش آواز جانور ہے۔ یو۔پی میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ وہ بیچے درختوں پر اپنا آشیانہ بناتا ہے۔ برسات کے زمانے میں اس کے بچے زیادہ تر پالے جاتے ہیں۔ عوام ابلقا بھی کہتے ہیں۔ فصحائے لکھنؤ ابلقا کہتے ہیں۔

ابلق ایام۔ دیکھیے ابلقا۔ مراد رات دن، لیل و نہار ؎

یہ بد عناں رہے کس کس کے اختیار تلے
کہ ایک ابلق ایام ہے سوار بہت　رشک

قول فیصل۔ صرف خواص استعمال کرتے ہیں۔

ابلق چشم۔ دیکھیے ابلق۔ آنکھ سے استعارہ کیا ہے ؎

ابلق چشم تمہیں کس ناز سے گردش میں ہو
خوب کاوے ہو نے ابلق ہوا آنکھیں ہو گئیں　خواجہ وزیر

ابلق روزگار۔ دیکھیے ابلقا۔ لیل و نہار سے استعارہ کیا ہے ؎

اڑا کر آئے بارہا سیر کی
نکلا کبھی ابلق روزگار　میر تقی میر

قول فیصل۔ گھوڑے کی تعریف میں یہ شعر کہا ہے جو عوام استعمال کرتے ہیں۔

اُبلنا۔ اردو لازم معنے جوش کھانا۔

محل صرف۔ تم نے آنچ تیز کر دی دیکھو سب دودھ ابل گیا۔

قول فیصل۔ زیادتی کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ لکھنؤ والے جب کہیں مجمع بہت زیادہ ہو تو کہتے ہیں آدمی ابل پڑے۔ انڈے کو گرم پانی میں جوش دینے کو بھی ابلنا کہتے ہیں۔

غرور و تکبر کی وجہ سے جب کوئی شخص اپنے آپے سے باہر ہو جائے تو کہتے ہیں ابل پڑے۔ (از نور اللغات)

لکھنؤ میں اس محل پر کم بولتے ہیں۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل معنے لکھے ہیں۔ (۱) ریکھنا، گلنا، ابل کر نرم ہو جانا، (۲) رفتار کی طرح پانی یا کسی رقیق چیز کا نکلن جوش کھا کر گرنا، ان معنوں میں بھی لکھنؤ میں بولا جاتا ہے۔ مثلاً پانی ابل گیا۔ دودھ ابل گیا۔ پانی اگر صرف جوش کھا جائے اور ظرف سے بھی نہ گرے تو ابلنا کہتے ہیں مثلاً پانی ابال کر پیا کرو، یعنے جوش دے کر پیا کرو۔ (۳) دولت یا اولاد پر مغرور ہونا، اس محل پر ابلنا نہیں بولتے۔ (۴) ڈھلکنا۔ گرنا۔ نکلنا۔ چھلک جانا۔ چھلک پڑنا۔ کناروں سے باہر نکل جانا، یہ معنے (۲) زائد لکھے، کیونکہ (۲) کے جو معنے ہیں وہی (۴) کے ہیں۔ (۵) ظاہر ہونا، عیاں ہونا، لکھنؤ میں ان معنے میں نہیں بولتے۔ ممکن ہے کہ دہلی کی زبان ہو۔

اَبلہ۔ اَ ب ل ہْ۔ ablah۔ فارسی، بیوقوف، بہت سیدھا سادہ، بھولا، سادہ آدمی، مشترک خواص لکھنؤ، دہلی۔

قول فیصل۔ یہ لفظ اس کثرت سے اردو زبان میں مستعمل نہیں ہو کہ اسے اردو بھی کہا جا سکے۔

ابلہ فریب۔ احمق کو دھوکا دینے والا ؎

تحفۂ مشق نطقۂ ابلہ فریب
سر خط اندیشۂ احباب نصیب　مومن

قول فیصل۔ درحقیقت کسی بیوقوف کے دھوکا دینے والے کو ابلہ فریب، جعلساز، مکار، وغیرہ کہتے تھے۔ اب مطلق دھوکا دینے والے کو کہتے ہیں۔ ابلہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ (از نور اللغات)

ابلہ فریبی۔ مؤنث معنے دغا، مکر۔ دیکھیے ابلہ فریب

اِبلیس۔ اِ ب لِ ی سْ۔ iblis۔ عربی معنے شیطان ؎

ہیں ازل سے ساتھ کبر و علم دونوں جلوہ گر
بن گیا ابلیس کوئی گوئی آدم بن گیا　ناسخ

قدرت ہو۔ آپ مرسلین میں سے تھے۔ آپ پر کتاب خدا نازل ہوئی تھی یعنی انجیل۔ اہل یورپ یعنے عیسائی آپ کو خدا کا فرزند کہتے ہیں۔ معاذ اللہ۔

ابن مظاہر۔ ان کا نام حبیب تھا۔ ؎

عاشر ساجوان یاور فرزند نبی ہے
اک شیر مرا ابن مظاہر سا ولی ہے — انیس

قول فیصل۔ امام حسین کے بچپنے کے دوست۔ خط لکھ کے بلایا۔ آئے اور عاشور کو شہید ہوئے۔

اُبنہ۔ اُبْ نَ ہْ अबना۔ عربی۔ بدفعلی کرانا۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال لفظ علّت کے ساتھ ہو۔ جیسے علّتِ اُبنہ۔ دوسرے کے پیشاب کے آلے کو اپنے پیخانہ نکلنے کے مقام میں داخل کرانا۔ مسرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

ابنیت۔ اَبْ نِ یَ تْ۔ अबनीयत صفت معنے نڈ بے حیا بے شرم۔ مٹ بدتمیز۔ گستاخ۔ مٹ بدچلن۔ زانی۔

اَبُو۔ اَبْ وُ۔ अबू۔ عربی۔ معنے باپ۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال ناموں کے ساتھ عرب میں بہت زیادہ ہے۔ جیسے ابوتراب وغیرہ۔ عربی قواعد کے اعتبار سے اگر حالت رفع (پیش) میں ہوگا تو اَبُو کہیں گے جیسے ابوحنیفہ۔ اگر حالت نصب (زبر) میں ہوگا تو واو کو زبا پڑھیں گے اور لکھیں گے۔ جیسے ریا با خیثہ چونکہ ریا اپنے منادیٰ مضاف کو حالت رفع میں کر دیتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ صورت رہے گی۔ اگر حالت جر (زیر) میں ہوگا تو واؤ کو حرف (یا) سے بدل دیں گے جیسے (یابی انتم) حرف جار ہے۔ اس لیے ابو سے ابی ہوگیا۔

اَبواب۔ اَبْ وَا بْ۔ अबवाब۔ عربی۔ مذکر معنے کئی دروازے۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خوش ہو کھلا دو دلی۔ ؎

فرا ابواب جناں جو ترے دروازے کا نام
کر بچے کے القاب میں لطف کرم ترے عرش — رشک

قول فیصل۔ باب واحد۔ ابواب جمع۔

ابواب۔ عربی۔ معنے کتاب کے حصے۔

قول فیصل۔ چونکہ مصنف مضامین میں ایک کو دوسرے سے علیحدہ دکھانا چاہتا ہو اس لیے اجزا علیحدہ علیحدہ کر دیتا ہے۔ اسی کو ابواب کہتے ہیں۔

ابواب۔ اُردو۔ معنے وہ روپیہ جو مالگذاری کے ساتھ مدارس اور سڑکوں وغیرہ کے لیے زمینداروں سے وصول کیا جاتا ہے۔

قول فیصل۔ یہ خاص زمینداروں اور اہلکاران تحصیل کی اصطلاح ہو۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ رقم ابواب جمع ہوئی یا نہیں۔

ابواب ملکی۔ صوبہ جاتی مالگذاری۔

(از فیروز اللغات)

اَبّو۔ اَبْ بُ وْ۔ अब्बू۔ بچے اپنے بزرگ کو کہتے ہیں

قول فیصل۔ غالباً لفظ اَب جس کے معنے باپ کے ہیں۔ اس سے اَبّو بنا ہو۔ بچپنے سے بچے اپنے باپ۔ چچا یا بزرگ کو ابّو کہنے لگتے ہیں جو ہمیشہ کہتے ہیں۔ بعض اپنے بچے کا نام ابّو رکھتے ہیں۔ جیسے ابو صاحب ابو جانی وغیرہ

ابوالبشر۔ عربی۔ معنے کل انسانوں کے باپ یعنے (آدمؑ)۔ ؎

خدا کا حکم کچھ آلات پہ نہیں موقوف
ابوالبشر ہوئے بے مادر و پدر پیدا — ناسخ

قول فیصل۔ نسل انسانی آپ سے قائم ہوئی دنیا کے سب سے پہلے انسان۔ جب حکم قدرت ہوا تو جبرئیلؑ نے مختلف مقامات کی مٹی تھوڑی تھوڑی لاکر یکجا جمع کی۔ اس کے بعد جب تک وہ مٹی پانی سے تر رہی۔ پھر جسم تیار کیا گیا۔ پھر خدا نے اپنی روح پھونکی یعنے حکم حیات دیا۔ آدمؑ انسانی شکل میں مع روح و جسد جنت کی ہوا کھانے لگے۔ آپ کا قیام جنت میں تھا۔ آپ نے گندم نوش فرمائے۔ حکم باری ہوا مصلحت یہی ہو کہ دنیا میں جاؤ۔ چنانچہ آپ دنیا میں آئے۔ حوا پیدا کی گئیں۔ نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

ابوالحارث۔ عربی مذکر۔ معنے شیر۔

ابوالحسن۔ عربی۔ حسن کے باپ۔

قول فیصل۔ علیؑ کے صاحبزادے۔ حسنؑ اور حسینؑ جو بطین جناب سیدہؑ سے تھے۔ چونکہ بڑے صاحبزادے حسنؑ تھے اس لیے آپ کی کنیت ابوالحسن مشہور خلق ہوگئی۔

ابوالحسنین۔ عربی۔ حسنؑ حسینؑ کے باپ۔

قول فیصل۔ علیؑ کے دونوں فرزند حسنؑ حسینؑ کے ناموں سے آپ کی کنیت مشہور ہو۔

ابوالفضل۔ اَبُ ل فَ ضْ لْ अबुल फ़ज़ल عربی ترکیب دہلی کے شاہنشاہ اکبر کا وزیر اعظم۔ زبردست عالم و فاضل ہستی تھی۔ ذہانت قدم چومتی تھی۔ مشہور ہے کہ تیرہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوگئے تھے۔ حافظہ اتنا زبردست تھا کہ شرح ملا فاضل اسفہانی کے ایک نسخے کو نصف سے زیادہ دیمک نے کھالیا تھا۔ چونکہ بچپن میں مطالعہ کر چکے تھے یاد پر کرم خوردہ حصہ لکھ دیا۔ اصل کتاب سے مقابلہ کرنے پر صرف دو مقاموں میں فرق نکلا۔ چوبیس سال کی عمر میں بھائی (فیضی) کی کوشش سے دربار اکبر میں رسائی ہوئی۔ بسبب ذہانت و لیاقت بہت جلد عہدۂ وزارت پر فائز ہوگئے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ مسلمانوں میں ابوالفضل سے پہلے ایسا کوئی وزیر نہیں ہوا۔ جو عہدۂ وزارت پر فائز ہوا ہو۔ فارسی

زبان کا بہترین منشی عربی کا ماہر کامل، بادشاہ کو ان کا قول مشہور ہے کہ مجھ کو اکبر کی تلوار کا اتنا خوف نہیں جتنا ابوالفضل کے قلم سے ڈرتا ہوں۔ فنون سپہ گری کے بہترین جاننے والے تھے۔ کل چھپن سال کی عمر پائی چونکہ شہزادہ سلیم دشمن ہو گئے تھے۔ لہٰذا عمر کا پیمانہ ۱۶۰۲ء میں لبریز ہو گیا۔ قاتل کا نام راجہ نرسنگھ دیو تھا، یوں تو بکثرت تالیفات ہیں لیکن (اکبر نامہ) اور (آئین اکبری) یادگار زمانہ ہیں۔ سنہ پیدائش ۹۵۸ ہجری ہے۔

ابوالکلام - محی الدین احمد تخلص آزاد ۱۸۸۸ء میں مکہ معظمہ میں ولادت ہوئی۔ آپ والدہ صاحبہ کی طرف سے عربی النسل ہیں ابتدائی عمر میں علم منقول و معقول فقہ قرآن، حدیث، فلسفہ کو بعد جبر اکمل تحصیل کیا۔ دیگر علوم میں بھی دستگاہ کامل حاصل کی ۱۹۱۲ء میں دہلی کے موقع پر جب تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان ہوا تو آپ نے ادبی خدمات کو خیرباد کہہ کر سیاسیات میں قدم رکھا مدت مدید تک اخبار (الہلال) نکالتے رہا۔ جو آپ ہی کے زور قلم کا نتیجہ تھا۔ آپ اردو کے زبردست ادیب عربی فارسی کے ماہر کامل اور محقق ہیں۔ آپ نے اپنا تذکرہ خود تحریر فرمایا ہے جو کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔

(از فیروز اللغات)

ابواہت - اَبْ وَاْ ہَتْ - अबवाहत (صفت) کنوارا۔

ابواہتا - اَبْ وَاْ ہَتْ اَ - अबवाहता (صفت مؤنث) کنواری۔

ابوبکر - حضرات اہل تسنن کے نزدیک اسلام کے پہلے خلیفہ۔

ابوتراب - علی۔ حضرات اہل تشیع کے نزدیک رسول کے خلیفہ اور امام اول۔ کنیت ابوتراب ؎

داغ کیا خوف ہے محشر میں عصیاں   خاک پائے ابو تراب ہوں میں
داغ

اَبُوجھ - اَبْ وُجْ ھ - अबूझ - (صفت) سمجھ سے خالی۔ ناداں۔ بے سمجھ۔

اَبُوجھ - بیہوش۔ مدہوش۔

اَبُوجھا - اَبْ وُجْ ھَا - अबूझा - بعید القیاس

ابوجہل - رسول خدا کا بلکہ اسلام کا زبردست دشمن۔ چونکہ رسول نے ابوجہل کہا تھا اسی لیے کنیت ابوجہل مشہور ہو گئی اس کا نام عمر ابن ہشام تھا۔

اَبُوحنیفہ - حضرات اہل سنت کے عقیدے کے مطابق آپ مشہور چاروں اماموں میں سے پہلے امام ہیں۔

آپ کا نام نعمان ابن ثابت، کنیت ابوحنیفہ لقب امام اعظم ۸۰ھ میں بمقام کوفہ پیدا ہوئے۔ آپ کا امام جعفر صادق سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ ۱۵۰ھ میں انتقال ہوا۔ بغداد میں دفن ہوئے۔ آپ کے علاوہ تین امام یہ ہیں امام شافعی، امام حنبلی، امام مالکی۔

ابودھ - اَبْ وُدْھ - अबोध - (سنسکرت۔ مذکر) جہالت، حماقت، بے وقوفی۔

ابودھ ² (صفت) بیوقوف، احمق۔

ابودھ ³ غافل۔ جاہل۔

ابودھ ⁴ حیران۔ پریشان۔

ابودھیا ابودھنیہ (صفت) بعید القیاس

ابور - اَبْ وُرْ - अबोर - ہند۔ آسام کی سرحد پر ایک چھوٹا سا علاقہ جس میں ایک آزاد قوم رہتی ہو۔

ابور ² (مذکر) ایک آزاد قوم جو وہاں رہتی ہے۔ انگریزوں کو انہیں سزا دینے کے لیے دو مرتبہ ۱۸۹۲ء سے ۱۹۱۰ء تک چڑھائی اور ناکہ بندی کرنی پڑی۔

ابوطالب - علی کے باپ کی کنیت۔

ابوعبداللہ الحسین - امام حسین کی کنیت

ابوعریش - (عرب) صدیدہ میں ایک قصبہ

ابول - اَبْ وُلْ - अबोल - (ہندی۔ مذکر) گونگا۔

اَبُول ² - چپ۔ خاموش۔

اَبُولا - اَبْ وُلْ اَ - अबोला - چپ رہنے کا عادی۔ کم گو، کم سخن۔

اَبُولا ² - خوردینہ۔ منحرف۔

ابولا ³ گنگا جو صاف نہ بول سکے۔

ابولا ⁴ بے زبان مخلوق۔

ابولا ⁵ بچہ، طفل، شیر خوار۔

ابولہب - رسول خدا کا زبردست دشمن و مخالف چچا جس کی شان میں کلام پاک ہے۔ تبت یدا ابی لہب

اب وہ نقشہ نہ رہا - اردو محاورہ۔ اب حالت بدل گئی۔

الوین - اَبْ وَیْ نْ - عربی مذکر صحیح۔ رائج مشترک خواص تحفظ ولی۔ معنے ماں باپ ؎

سایۂ دامن ابوین میں آباد ہو تو
با حکومت ہے دنیا میں زناکارا   اختر

قول فیصل شعر میں رہا ساکن غلط ہو بلکہ یاء کو زیر ہو۔ عربی قاعدے سے تثنیہ ہے۔

اَبھ - اَبْ ھ - अभ - (سنسکرت۔ کلمہ) الفاظ کے پہلے لگایا جاتا ہے اور گزشتہ پہلے گزرے ہوئے، رخ یا متعلق کے معنے دیتا ہے۔

اَبھ ² (سنسکرت۔ کلمہ) ایک کلمہ جو الفاظ اور اسمار کے پہلے کو۔ طرف۔ میں، پر، اوپر کے۔ افعال حرکت کے ساتھ کسی چیز کی طرف حرکت کرنے اور ان اسمار کے ساتھ جو افعال سے بنے ہوں تخصیص یا تیزی کے معنے دیتا ہے۔

اَبھ ³ - اب ھ - अभ - برعکس، کو۔ طرف۔ طرف کو۔ برخلاف۔

اَبھ ⁴ اس کی وجہ سے۔ لیے۔

اَبھ ⁵ پر۔ اوپر۔ متعلق۔

بے ساکھ۔

اَبھَرم ۔ بے عزت۔ غیر معتبر۔

اَبھَرم کرنا۔ (متعدی) بے عزت کرنا۔

اَبھَرم ہونا۔ (لازم) بے عزت ہونا۔ ہوا بگڑنا۔

اَبھَرَن: اَب ھ رَن۔ आभरण۔ (ہندی مذکر) زیور، جواہر، زینت۔

اُبھَرنا۔ उभरना۔ معنے پیدا ہونا۔ نمودار ہونا۔ ظاہر ہونا ؎

رکھے ظرف کیا کوئی کم مایہ ہوکر
حباب آب گوہر میں اُبھرتا نہیں ہو ۔۔۔ صبا

اُبھرنا۔ معنے اِترانا۔ کم ظرفی کی باتیں کرنا۔ تکبر کرنا ؎

فرصت یک دم ہے اس بحر جہاں میں اے حباب
کیا اُبھرتا ہے تو اتنا تیری ہستی ہے یہی ۔۔۔ ظفر

اُبھرنا۔ معنے تیرنا ؎

بیڑا عشق سے ساحل تلک اللہ پہنچائے
بتھائے دیتی ہے تو کو قضا جوں جوں ابھرتے ہیں ۔۔۔ ذوق

قول فیصل۔ یہ معنے امیر اللغات سے لئے گئے ہیں یعنی (تیرنا) شعر جو مثال میں پیش کیا ہے اس سے تیرنے کے معنے نہیں نکلتے۔ بلند ہونے کے معنے کی یہ مثال ہو سکتی ہے۔

اُبھرنا۔ معنے جگہ سے جنبش کرنا۔ نکلنا ؎

حضرت داغ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے
اور ہوں گے تری محفل سے اُبھرنے والے ۔۔۔ داغ

قول فیصل۔ اُبھرنے کے معنے نکلنے کے دہلی میں بولتے ہیں۔ لکھنؤ میں اس مقام پر ابھرنا نہیں بولتے

اُبھرنا۔ معنے اونچا ہونا، اٹھنا جیسے سینہ ابھرنا ؎

ابھرا ہوا نقاب میں ان کی ہے ایک تار
مرتا ہوں میں کہ یہ نہ کسی کی نگاہ ہو ۔۔۔ غالب

اُبھرنا۔ معنے راغب اور آمادہ ہونا۔
محل صرف۔ طبیعت اس قدر مضمحل ہو کہ ابھی نہیں اُبھرتی۔
قول فیصل۔ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے

اَبھِروپ۔ اَبھ رُوپ۔ अभिरूप (صفت) خوشگوار، مرغوب۔

اَبھِروپ۔ حسین۔ خوبصورت۔

اَبھِروپ۔ (مذکر) چاند۔

اَبھِروپ۔ شوجی

اَبھِروپ۔ دشن جی

اَبھِروپ۔ کامدیو

اَبھِسار: اَب ھِ سَار۔ अभिसार۔ (مذکر) عاشق سے ملاقات۔

اَبھِسار: مجمع۔ جلسہ۔

اَبھِسار: حملہ۔ دھاوا۔ وار

اَبھِسارکا: اَب ھِ سَار کا۔ अभिसारिका۔ (مؤنث) عورت جو عاشق سے ملنے جائے۔

اَبھِسارکا: بدکار عورت۔

اَبھِساری: اَب ھِ سَا رِی۔ अभिसारी۔ (صفت) ملنے کے لیے جانے والا۔

اَبھِساری: ملاقات کا اقرار پورا کرنے والا۔

اَبھِساری: ملنے والوں میں سے کوئی ایک۔

اَبھِساری: (مذکر) ایک شہر

اَبھِشک: اَب ھِ شَک۔ अभिषेक (مذکر) پانی چھڑکنا۔ پانی چھڑک کر پوتر کرنا۔

اَبھِشک: راجہ یا بادشاہ کی تخت نشینی۔

اَبھِشک: اشنان۔

اَبھِشک: بُت کا اشنان کرانا۔

اَبھِشک: ایک مذہبی رسم جس میں کنوارا بچے آگے رکھتے ہیں اور اشنان کراتے ہیں۔

اَبھکال۔ اَب ھ کَال۔ अभकाल۔ (مذکر) ایک گاؤں۔

اَبھکت: اَب ھ کَ ت۔ अभक्त (سنسکرت صفت)۔ بے ایمان۔ ادھرم۔ لاپروا۔

اَبھکت: بے ایمان آدمی۔ کافر

اَبھکتی: اَب ھ کَ تِی۔ अभक्ति۔ (مؤنث) عبادت سے غفلت۔

اَبھکت: بے ایمانی۔ کفر۔

اَبھکت: بے پروائی۔ غفلت۔

اَبھکتان: اَب ھ کَ تَان۔ [illegible] (صفت) بے ایمان۔ ادھرم۔

اَبھکتان: غافل۔

اَبھکھان: (مذکر) نام، منکر

اَبھکشیہ: اَب ھ کَ شِیَہ۔ अभक्ष्य (سنسکرت صفت) ممنوع، حرام، نہ کھانے کے قابل۔

اَبھکشیہ: حرام خبیث۔

اَبھمان: اَب ھ مَان۔ अभिमान۔ (مذکر) غرور، فخر، خود بینی۔

اَبھمان: ایک رشی کا نام (ہندی۔ کرنا، ہونا کے ساتھ)

اَبھمان پُتر۔ अभिमान पुत्र۔ (مذکر) بے بالک بیٹا

اَبھمانتا۔ اَب ھ مَان تَا۔ अभिमानता (مؤنث) غرور، فخر۔

اَبھمان گلانا: अभिमान गलाना (ہندی متعدی) غرور توڑنا۔

اَبھمان گلانا: اپنے دل سے غرور نکالنا۔

جیسے بالکل قریب زمانہ کے لیے (جیسے فلاں شخص ابھی گیا ہو۔ دوڑ کے بلا لو)

ابھی ابھی سانس لینا۔ گھبرا گھبرا کے سانس لینا۔

قول فیصل۔ عوام عورت مرد بولتے ہیں۔ خواص عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ مرد شاذ و نادر۔ موجودہ دور میں کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

ابھی تک ۔ اس وقت تک۔ اردو فصیح رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ، دہلی ؎

چارہ سازوں میں ابھی تک ہو مرض کی تشخیص
تم کو تم نے کچھ اس درد کا درماں سمجھا — لکھنوی

ابھی چھٹی کا دودھ نہیں سوکھا

قول فیصل۔ (لڑکپن۔ ناسمجھی۔ ناتجربہ کاری کی جگہ طعن سے بولتے ہیں۔ خاص زبان ہے۔

ابھی دلی دور ہے ۔ ابھی مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

مثال۔ ٹوٹی پھوٹی اردو بولتے بولتے اپنے کو اہل زبان سمجھنے لگے۔ میاں (ابھی دلی دور ہے)

قول فیصل۔ یہ مثل اسی جگہ بولتے ہیں جہاں کسی بات کا زمانہ بہت باقی ہو۔ ابھی کی جگہ ہنوز بھی بولتے ہیں

یوں ستاؤ تو آپ کو ہے حضور
وصل ابھی ہے ہنوز دلی دور — قلق

زیادہ تر (ہے) کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے ابھی دلی دور ہے۔ یا ہنوز دلی دور ہے۔ کبھی تنہا بھی بولتے ہیں جیسے (دلی دور ہے)

ابھی دودھ کے دانت نہیں ٹوٹے

قول فیصل۔ یہ فقرہ طنزاً کسی کے بچپنے کے افعال و حرکات کے لیے بولا جاتا ہے۔ جیسے (میاں کیا باتیں کر رہے ہو تمہیں بڑوں کی بات میں نہیں بولنا چاہیے (ابھی دودھ کے دانت نہیں ٹوٹے)

ابھی سویرا ہے ۔ ابھی کچھ نہیں گیا ہے۔ ابھی کام کا وقت باقی ہے۔ ابھی تلافی ممکن ہے ؎

غیر کا عشق ہے کم سیرا ہو
صاف کہہ دو ابھی سویرا ہو — ذوق

قول فیصل۔ زبان کا خاص اور نازک صرف ہے۔

ابھی سے ۔ پہلے سے۔ قبل از وقت۔

مثال۔ دوپہر کو کہتے ہیں کہ جلسہ مغرب کے وقت ہو تم ابھی سے جانے کی تیاری کر رہے ہو۔

ابھی کچا برتن ہے ۔ ابھی نا سمجھ ہے۔

قول فیصل عورتوں کی زبان ہے۔ کمسن اور ناتجربہ کار کے لیے بولتے ہیں۔

ابھی کچی لکڑی ہے ۔ ابھی ناتجربہ کار ہے۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔ کمسن اور ناتجربہ کار کے لیے بولتے ہیں۔

ابھی کل کی بات ہے ۔ بہت قریب زمانہ کا واقعہ ہے ؎

پھر ٹالتے ہیں وعدۂ فردا پہ آج آپ
اک حشر ہو چکا ہو ابھی کل کی بات ہو — تسخیر

قول فیصل۔ اہل زبان بکثرت بولتے ہیں۔

ابھی کی ۔ اس وقت کی۔ موجودہ حالت کی ؎

جا لال عہد جوانی ہے دو گے دل سو بار
ابھی کی توبہ نہیں اعتبار کے قابل — جلال

قول فیصل۔ موجودہ دور میں بھی فصیح و رائج ہو

ابھی کیا ہے ۔ معاملہ ختم نہیں ہوا ہے۔ ابھی یہ خاتمہ نہیں ہے۔

قول فیصل۔ اس کے بعد بھی اہل زبان (ابھی) کا اضافہ کر کے بولتے ہیں۔ مدح و ذم دونوں جگہ بولا جاتا ہے۔ جیسے ابھی کیا ہے ابھی تمہارا لڑکا اور ترقی کرے گا۔ یا ابھی کیا ہے۔ ابھی خدا جانے صاحبزادے کیا قیامت برپا کریں گے۔

ابھی کیا ہوا ابھی آپ اور ترقی کریں گے

قول فیصل۔ اہل زبان طنزاً ذم کے محل پر بولتے ہیں۔

ابھی منہ سے دودھ نکلتا ہے ۔ بچہ ہی ہے

قول فیصل۔ بالکل بچپنا اور ناسمجھی ثابت کرنے کے لیے بولتے ہیں۔

ابھی منہ سے دودھ کی بو آتی ہے ۔

(دیکھیے ابھی منہ سے دودھ نکلتا ہے)

ابھی منہ کی رال نہیں جھڑی ۔ دیکھیے (ابھی منہ سے دودھ نکلتا ہے)

ابھی منہ دابے تو چلو بھر چھٹی کا دودھ نکل پڑے ۔ دیکھیے (ابھی منہ سے دودھ نکلتا ہو)

ابھی ہونٹوں کا دودھ نہیں سوکھا ۔

(دیکھیے (ابھی منہ سے دودھ نکلتا ہے)

ابھیا ۔ (سنسکرت۔ مؤنث) ۱ بہادر عورت۔ ۲ ایک پودا۔

ابھیاس ۔ (سنسکرت۔ مذکر) ۱ مطالعہ کتب بینی۔ ۲ غور، استغراق، سوچ بچار۔ ۳ مشق۔ کثرت۔ باربار دہرانا، یاد کرنا۔ ۴ واقفیت بے تکلفی۔

ابھیاسی ۔ ۱ (صفت) مطالعہ کرنے والا، محقق، برہمچاری۔ ۲ (مذکر) طالب علم، متعلم، ودیارتھی

ابھیاگت ۔ (سنسکرت صفت) پہنچا ہوا، ۲ (مذکر) مہمان۔ ملاقاتی ۳ جوگی۔ فقیر۔

ابھیانا ۔ (ہندی۔ مصدر) ۱ اٹھنا۔ پھولنا سوجنا۔ ۲ سانس بند ہونا۔ ۳ تھکا ہوا ہونا۔ ۴ کراہت آنا۔

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنی طرف دیکھو۔ اپنے مرتبہ پر نظر کرو۔ ہ

آئینہ ٹوٹ گیا مجھ سے بڑا قہر ہوا
دیکھو تم اپنی طرف آؤ ادھر جانے دو — رشک

قول فیصل۔ جب دو شخصوں میں سخت گفتگو یا لڑائی ہو رہی ہو یا کسی پر کوئی غصہ کر رہا ہو تو ایسے محل پر کہتے ہیں جانے دو، اپنی طرف دیکھو۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ تمھارا مرتبہ زیادہ ہے اور مخاطب کا کم ہے اس لیے درگذر کرو۔ منہ نہ لگو۔

اپنی طرف رجوع کرنا۔ اپنی طرف متوجہ کرنا۔ ہ

کیونکر کروں میں اپنی طرف اس کا دل رجوع
جب اختیار اپنے ہی دل پر نہ چل سکے — ناسخ

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنی طرف سے۔ اپنی طبیعت سے۔
محل صرف۔ انھوں نے کبھی یہ نہ کہا ہوگا جو تم کہہ رہے ہو، حقیقتاً یہ تمام باتیں تم اپنی طرف سے کہہ رہے ہو۔

قول فیصل۔ اس کے بعد کوئی فعل مذکور ہوتا ہے جیسے کہتے ہو یا دیتے ہو، مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی نے یہ بات کہی نہیں اپنی طرف سے کہتے ہو۔

اپنی طرف کھینچنا۔ بلانا۔ متوجہ کرنا۔

زندگی میں سیر جنت کا جو ہوتا دل کو شوق
ہم تجھے اپنی طرف لے جو پکڑ کھینچتے — آتش

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنی عزت اپنے ہاتھ۔ انسان اگر چاہے تو اپنی عزت باقی رکھ سکتا ہے۔ ہ

رہتی ہے اپنی عزت اپنے ہاتھ
عیب بھی کیجے تو ہنر کے ساتھ — محقق

اپنی عمر سے مرنا۔ عمر طبعی کو پہونچ کر مرنا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں موجودہ دور میں کوئی نہیں بولتا۔

اپنی غرض کا آشنا ہونا۔ خود غرض مطلبیا۔ ہ

خوبرو جتنے زمانے کے ہیں سب عیار ہیں
آشنا اپنی غرض کے ہیں یہ کس کے یار ہیں — منیر

قول فیصل۔ اپنے مطلب کا آشنا اور اپنے مطلب کا یار ہونا بھی بولتے ہیں۔

اپنی غرض کو۔ اپنی ضرورت کے لیے۔ اپنے مطلب کے لیے۔ ہ

کیا کروں اپنی غرض کو میں رقیبوں سے ملا
تب کہیں اس کا پتہ آج نصیبوں سے ملا — تسلیم

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنی غرض کو گدھے چراتے ہیں۔ مثل۔ حاجت مند بدترین و ذلیل کام کرنے پر بھی آمادہ ہو جاتا ہے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ مثل نہیں بولی جاتی۔

اپنی غرض پر لوگ گدھے کو بھی باپ بناتے ہیں۔ مقولہ۔
غرض مند کو ذلیل سے ذلیل آدمی کی بھی خوشامد کرنی پڑتی ہے۔

قول فیصل۔ یہ مثل مؤلف نور اللغات نے لکھی ہے مگر لکھنؤ میں اس موقع پر (وقت پڑے گدھے کو بھی باپ بناتے ہیں) بولتے ہیں۔

اپنی فکر کرنا۔ اپنے نقصان پر غور کرنا۔ ہ

فکر کر اپنی ہی ناسخ کا نہ غم کھانا پڑا
شانع اس کا بادشاہ کربلا ہو جائے گا — ناسخ

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنی قدر آپ نہ جاننی۔ اپنی عزت آپ نہ کی۔ ہ

افسوس کہ ایسے بے تمیزوں سے ملا
قدر اپنی کچھ آپ ہی نہ جانی ہم نے — مومن

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنی قسمت کا سکندر ہونا۔ قسمت ور ہونا۔ نصیب کا اچھا ہونا۔ ہ

اپنی قسمت کا وہ سکندر ہے
جس کی بڑھیا محل کے اندر ہے — اسلم

اپنی قسمت کا لے اترنا۔ جو نصیب میں لکھا گیا ہے خدا کے یہاں سے دنیا میں اس کا ساتھ لے آنا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں استعمال نہیں ہوتا۔ مؤلف نور اللغات نے جو محاورہ لکھا ہے یہ محاورہ لکھنؤ کا محاورہ نہیں ہے بلکہ لے اترنا محاورہ ہے۔ جس طرح قسمت کا لے اترنا لکھا ہے، اسی طرح تقدیر کا لے اترنا بھی بولا جا سکتا ہے۔

اپنی قسمت کو رونا۔ دیکھیے۔ اپنی تقدیر کو رونا۔ ہ

کچھ مجھ کو گلا نہیں کسی سے
اپنی قسمت کو رو رہا ہوں — مسرور

قول فیصل۔ قسمت کی جگہ نصیب اور مقدر وغیرہ کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

کیا شکوہ تم سے روئیے اپنے نصیب کو — آغا

اپنی کر کے نہ رکھنا۔ مال کو حفاظت سے نہ رکھنا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ جو جیسا کرتا ہے ویسا پاتا ہے۔

قول فیصل۔ باعتبار دہلی فصیح، لکھنؤ میں اس محل پر (جیسی کرنی ویسی بھرنی) زیادہ تر بولتے تھے۔ عورتوں کی زبان ہے۔

اپنی کرنی پار اترنی۔ اپنے ہی اعمال کام آتے ہیں۔ اپنے ہی اعمال سے بیڑا پار ہوتا ہے۔

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اپنی کرنی پر واں کیا ہندو کیا مسلمان مثل۔ اپنے کیے کی سزا سب کو ملے گی کسی مذہب کی تخصیص نہیں۔

قول فیصل۔ فصحا بولتے ہیں۔

اپنی کرنی کرنا۔ اپنی ضد پر اڑا رہنا۔

رنج پر رنج دیے جاتے ہیں
اپنی کرنی وہ کیے جاتے ہیں — داغ

قول فیصل۔ دلی میں رائج ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

اپنی کملی میں مست ہونا۔ قناعت کرنا۔ زمانہ افلاس کو خوشی سے گزارنا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ مثل عوام زیادہ بولتے ہیں اور یہ مثل لفظ (فقیر) اول میں اضافہ کے ساتھ بھی بولی جاتی ہے۔

اپنی کھال میں مست ہیں۔ دیکھیے (اپنی کملی میں مست ہیں)

قول فیصل۔ مخصوص دہلی کی زبان۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اپنی کہنا اور کی نہ سننا۔ اپنی بات کہے جانا۔ دوسرے کی بات نہ سننا۔

اپنی کہتا ہو موذن اور کی سنتا نہیں
رکھ لے ہنگام اذاں کیونکر نہ انگلی کان میں — ناسخ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس موقع پر (اپنی کہنا دوسرے کی نہ سننا) بھی بولتے ہیں۔ مومن نے کہنا کی جگہ (بکنا) بھی کہا ہے۔

پند گوئے تو ہی فرما کس کو سودا ہو یہ کون
اور کی سنتا نہیں اپنی ہی بکتا جائے ہو — مومن

اپنی کہو اور کی سنو۔ اتنا گھبرا نہ جاؤ یا اس قدر برہم نہ ہو۔

فقرہ۔ آدمیت سے بات چیت کرو۔ اپنی کہو اور کی سنو۔

اپنی کہو نہ اور کی سنو۔ بیکار بک بک لگائی ہو یہ مطلب کی بات کہتے ہو نہ دوسرے کی سنتے ہو اور اس جگہ بھی بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ وقت نازک ہے نہ خود کچھ بات منہ سے نکالو نہ دوسرے کی بات غور سے سنو۔

اپنی کہی نہ اور کی سنی۔ بغیر کسی بیماری کے فوری موت پر کہتے ہیں۔

قول فیصل۔ جو شخص اچھا خاصا یکایک مر جاتا ہے یعنی دفعتاً فیل ہو جاتا ہے تو پسماندگان کہتے ہیں کہ فلاں کیا موت ہوئی۔ اپنی کہی نہ اور کی سنی۔

اپنی گانا۔ اپنی ہی کہے جانا۔ دوسرے کی نہ سننا۔

بہت ناصح وہی ہوگا جو کچھ قسمت میں ہوتا ہو
تو کچھ اپنی ہی گاتا ہو مجھے اپنا ہی رونا ہو — ناسخ

اپنی گانٹھ نہ ہو پیسا تو پرایا آسرا کیسا مقولہ۔ یعنی اپنی ہی روپے پیسے کے بھروسے پر کام کرنا چاہیے۔

اپنی گرہ کا۔ اپنے پاس کا۔ ذاتی۔

تیری آشنائی میں کیا ہم نے پایا
دیا نقد دل اور اپنی گرہ کا — ذوق

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنی گرہ کا کیا جاتا ہے۔ ہمارا کیا خرچ ہوتا ہے۔

قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل گرہ کے لفظ کا بہت زیادہ استعمال تھا۔ اور گرہ کے معنے اپنے پاس کے لیے جاتے تھے۔ اس دور میں فصیح تھا۔ موجودہ دور میں استعمال کم ہونے کی وجہ سے غیر فصیح ہو گیا۔

حقیقتاً گرہ کے ساتھ (اپنی) کے لفظ کی خصوصیت نہیں۔ میری۔ تمھاری۔ ان کی۔ ہماری۔ آپ کی۔ سب کے ساتھ یہ محاورہ بولا جا سکتا ہے۔

اپنی گڑیا سنوارنا۔ لڑکی کو حیثیت کے موافق آراستہ و پیراستہ کر کے بیاہ دینا۔

گڑیا سنوار دوں گی اپنی بھیک مانگ کے
مشاطہ کہہ ادھر تو سرا تب ام ہو گیا — جان صاحب

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے۔ یعنی بھی اپنے مقام پر یعنی اپنے محلہ میں بانکا اور بہادر ہوتا ہے جیسے فسانے میں بتوں کا زور دیکھئے داغ

اپنی گلی میں سچ تو ہے کتا بھی شیر ہے — ذوق

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ نظم نہیں کرتے۔

اپنی گور اپنی منزل۔ جیسے اعمال ویسی سزا و جزا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اپنی گور اپنی منزل کی جگہ (اپنی اپنی گور اپنی اپنی منزل) بولتے ہیں۔

اپنی گوں کا یار۔ مطلب آشنا۔ مطلب کی بات کرنے والا۔

اے دل اس سے مائل مطلب بہت بشوار ہو
غیر ہے نا آشنا ہے اپنی گوں کا یار ہے — حکمت

قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل ممکن ہو کہ فصیح ہو لیکن موجودہ دور میں بالکل غیر فصیح ہے۔

اپنی گوں گانٹھتے ہیں۔ خاطر داری کر کے اپنا مطلب نکالنا۔

اپنی گوں گانٹھتے ہیں ہم بھی میر
نکلا مطلب تو پھر ہے مطلب کیا — میر

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

اپنی مراد کو پہونچنا۔ اپنا مقصد پورا ہونا۔

قول فیصل۔ علاوہ مذکورہ بالا معنوں کے نصیحت کے لیے بھی اس محاورہ کا استعمال لکھنؤ میں مخصوص ہے۔

اپنی مصلحت ہر شخص خوب جانتا ہے مقولہ۔ اپنی اچھائی برائی ہر شخص سمجھتا ہے۔

قول فیصل۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی اختلافی شکل پیدا ہو۔ اس محل پر فارسی والے کہتے ہیں۔

ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند

اپنی ناک کٹی تو کٹی پرائی بدشگونی تو ہوگئی۔ دوسرے کو نقصان پہونچانے کے لیے اپنا نقصان کرنا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کسی کے نقصان سے خوش ہو جاتا ہے اس پر کہتے ہیں اپنی دیوار گری اور کیا ہی اپنا نقصان تو ہو۔

اپنی ناک چوٹی گرفتار۔ خود بین اور خشمناک جھگڑے کو کہتے ہیں۔

بے آئینہ میں اپنا محو دیدار آپ ہی آپ تو
وہ اپنی ناک چوٹی ہو گرفتار آپ ہی آپ تو — شوق قدوائی

قول فیصل۔ لکھنؤ کا خاص محاورہ، بدمزاج، بدخو، غصہ ور عورت کو کہتے ہیں۔ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

اپنی نظر میں۔ اپنی نگاہ میں۔

موجزن سینے میں یاں دیدۂ تر میں دریا
پانی سے پلتے ہوئے اپنی نظر میں دریا — ناسخ

قول فیصل۔ آجکل بھی سب بولتے ہیں۔

اپنی نظر میں ہو۔ ہم خوب پہچانتے ہیں ہم سے تمہارا حال پوشیدہ نہیں ہے۔

شب کو کدھر تھے ہاں دیکھو ادھر تو آنکھ پھیر
اپنی نظر میں ہو سنا ہم سے چھپاتے ہو عبث — انشا

قول فیصل۔ اب بھی رائج ہے۔

اپنی نیند سونا۔ اپنی بھوک کھانا۔ کسی سے کوئی حاجت نہ ہونا بے فکر و بے غم رہنا۔ آزادی سے بسر کرنا۔

نہ تھے عاشق تو بار عشق کیوں نکہت اٹھاتے تھے
ہم اپنی نیند سوتے تھے اور اپنی بھوک کھاتے تھے — نکہت

قول فیصل۔ اب بھی بولتے ہیں۔

اپنی نیند سونا۔ اپنی نیند اٹھنا۔ انتہائی بے فکری کے محل پر بولتے ہیں۔

عشق سے توبہ کر لی اب ظالم سے بے پروا ہوں
اپنی نیند میں سوتا ہوں اپنی نیند میں اٹھتا ہوں — تعشق

قول فیصل۔ اب بھی بولتے ہیں۔

اپنی والی۔ امکان بھر۔ حتی الوسع۔

مثال عبارت۔ آپ راجہ صاحب سے اپنی والی کر دیکھیے، آئندہ میرا مقدر۔

قول فیصل۔ خاص دہلی کی زبان۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اپنی والی پر آنا۔ کسی بات پر اڑ جانا۔ بات کی پچ کرنا۔

اگر ہم کبھی اپنی والی پہ آئیں
تمہارے فلک کو نہ خاطر میں لائیں — میر تقی

قول فیصل۔ دہلی کی خاص عورتوں کی زبان۔ لکھنؤ میں یہ صرف نہ کبھی تھا نہ اب ہے۔

اپنی والی پر آنا۔ اپنی اصالت پر آ جانا۔

پھر وہی شور وحشت و جوش جنوں
اپنی والی پہ آ گیا گردوں — مومن

قول فیصل۔ دہلی کی خاص زبان۔ ان معنے کے اعتبار سے بھی لکھنؤ میں نہیں بولا جاتا۔

اپنی ہائی اوروں پر گنوائی۔ اپنی برائی دوسرے کے سر تھوپ دینا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر اپنی ہائی دوسرے یا دوسروں پر گنوائی بولتے ہیں۔ خاص عورتوں کی زبان۔

اپنی ہی گانا۔ اپنی کہنا اپنے ہی مطلب کی سننا۔

مثال عبارت۔ عجیب آدمی ہو اپنی ہی گائے جاتے ہو دوسرے کی سنتے ہی نہیں۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محاورہ کا صرف اب بھی ہے، عوام زیادہ اور خواص کم بولتے ہیں۔

اپنی ہائی اوروں پر چھائی۔ دیکھیے۔ اپنی ہائی اوروں پر گنوائی۔

قول فیصل۔ دلی کی زبان۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اپنے۔ اپ ن ے۔ عزیز۔ یگانے۔

اب میں اپنوں میں بھی دکھاؤں گی کیا
کیسا اس نے مجھے کیا رسوا — قلق

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے معنے میرے کے لکھے ہیں یہ صحیح نہیں کیونکہ اپنے کا مقابل پرائے ہے، میرے کا لفظ بالمقابل نہیں۔ اگر اپنے کے ساتھ میرے کا صرف ہو تو شعرا اور فصحا زبان کی اصطلاح میں شترگربہ ہو جائے گا جو قاعدۃً صحیح نہیں۔

اپنے۔ کلام میں زائد بھی آتا ہے۔

کیوں اٹھاتا ہے بزم سے اے شوخ
بیٹھے ہیں ہم بھی اک غریب اپنے — جرأت

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب بھی اس کا استعمال ہے مگر کمی کے ساتھ۔

اپنے۔ ذاتی۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔

مثال عبارت۔ خریدنے والا کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے سے فلاں شے خریدی ہے، دوسرے کا مال نہیں۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اپنے کے ایک معنے مملوکہ خود و مقبوضہ خود اور خاص خود لکھے ہیں، یہ بالکل زائد ہیں۔ اس لیے کہ جہاں اپنے کا لفظ ذاتی کے معنے میں آتا ہے وہاں مراد مملوکہ خود و مقبوضہ خود ہی ہوتی ہے۔

اپنے۔ اپنا کی جمع۔ معنے ہمارے۔ میرے۔

مثال عبارت۔ اس میں کسی کا حصہ نہیں ہے۔ وہ چاروں مکان اپنے ہیں۔

قول فیصل۔ عوام و خواص سب بکثرت بولتے ہیں۔

اپنے اپنے

فرداً فرداً۔ ہر ایک۔

سب گریباں اپنے اپنے پھاڑیں اس خورشید پر
ہے یہی چاک گریباں سے اشارہ صبح کا   ناسخ

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے اپنے حال میں مست ہیں۔ جو جس حال میں ہے خوش ہے ؎

کون پوچھے بت کو کس سے پوچھئے یاد خدا
اپنے اپنے حال میں ہیں کافر و دیندار مست   ناسخ

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے اپنے گھر سب بادشاہ ہیں۔ جس طرح بادشاہ اپنے ملک کا حاکم ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنے گھر کا مالک خانہ حاکم ہوتا ہے ؎

یہ مثل ہے اپنے اپنے گھر میں ہیں سب بادشاہ
دیکھئے میں کو مکان گور میں بہرام ہے   برق

قول فیصل۔ اب یہ مثل لکھنؤ میں مختلف طریقوں سے بولی جاتی ہے۔ (اپنے اپنے گھر کے سب بادشاہ ہیں، رئیس ہیں، نواب ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

اپنے اپنے گھر سدھارنا۔ جہاں جس کا گھر ہے وہاں ہر ایک کا چلا جانا ؎

آہ ٹوٹی دل ہمارا مر گیا
اپنے اپنے گھر سدھارے ذوق و شوق   داغ

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس جملہ کو لغت میں جگہ دی ہے۔ درانحالیکہ یہ کوئی محاورہ نہیں۔ اس میں صرف اپنے اپنے وہی معنے دیے رہے ہیں جو قبل میں اپنے اپنے کے لکھے گئے ہیں۔ اگر اس کو محاورہ قرار دیا جائے گا۔ تو اپنے اپنے مکان۔ اپنے اپنے گاؤں۔ اپنے اپنے شہر سب کو محاورہ کہا جا سکتا ہو۔ لیکن یہ محاورہ کہے جانے کا مستحق نہیں۔ نہ لغت میں اندراج کے قابل۔

اپنے اختیار میں نہ ہونا۔ اپنے قابو میں نہ ہونا۔ اپنے بس میں نہ ہونا۔ مجبور ہونا ؎

جاتی مجبور ہیں خدا کی قسم
ہوتے گر اپنے اختیار میں ہم
بے بلائے ہم آپ سے کہتے
یا تمہیں کو وہاں سے بلواتے

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس محاورہ کے محل صرف میں فقرہ لکھا ہے۔ (فقرہ) میں اپنے اختیار میں نہیں اگر والا اجازت دیں گے تو ضرور حاضر ہوں گا) یہ زبان لکھنؤ کی نہیں، لکھنؤ میں اس محل پر یہ بولتے ہیں۔ میں خود مختار نہیں ہوں، اگر والا اجازت دیں گے تو ضرور آؤں گا۔

اپنے اختیار میں نہ ہونا۔ اپنے حواس میں نہ ہونا ؎

بس دیکھ کے اس گھڑی کا عالم
اپنے نہ تھے اختیار میں ہم   مومن

قول فیصل۔ مومن نے "اپنے اختیار میں نہ ہونا" محاورہ کو تعقید کے ساتھ نظم کیا ہے۔

اپنے اللہ سے پائے۔ خدا سمجھے ؎

مجھ پہ تہمت جو لگائے مومن
اپنے اللہ سے پائے مومن   جان صاحب

قول فیصل۔ یہ جملہ بد دعا کے محل پر بولا جاتا ہے۔ مگر اب غیر فصیح قریب بہ متروک۔ عورتوں کی زبان ہے تقریباً پچاس سال سے اس کا استعمال نہیں اور یہ محاورہ پہلے یوں بھی بولا جاتا تھا۔ قسم کے طور پر جیسے اگر میں نے تمہارے ساتھ کبھی برائی کی ہو تو اپنے اللہ سے پاؤں۔

اپنے اوپر لے لینا۔ دوسرے کو بچانے کے خیال سے اس کے جرم کا اقبال خود کر لینا۔

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ مرد کم۔

اپنے اوپر اوڑھ لینا۔ (دیکھئے اپنے اوپر لے لینا)

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) نے لکھا ہے کہ یہ عورتوں کی زبان ہے۔ درانحالیکہ یہ مشترک عورت مرد ہے۔ دونوں برابر استعمال کرتے ہیں۔

اپنے آپ۔ خود ہی۔

محل صرف۔ جیسے بیوی میاں کے متعلق کہتے ہیں اُن سے کبھی نہیں لڑتی۔ وہ تو اپنے آپ بگڑ جاتے ہیں۔ یعنے خود ہی۔

قول فیصل۔ فصحاء لکھنؤ نہیں بولتے۔ عورتوں کی خاص زبان۔

اپنے آپ۔ اپنی ذات۔

محل صرف۔ اپنے آپ کو بُرا جاننا بڑی انکساری کی بات ہے۔

قول فیصل۔ اس محل پر اس (آپ) سے جو ضمیر مخاطب ہو بچنے کے لیے اپنے کا لفظ ملا لیتے ہیں۔

اپنے آپ کو۔ اپنی ذات کو۔

محل صرف۔ اپنے آپ کو جان بوجھ کے ہلاکت میں ڈالنا انتہائی کم عقلی کی علامت ہے۔

اپنے آپ کو کھینچنا۔ غرور کرنا۔ تکبر کرنا ؎

نازک بہت ہے رشتۂ الفت نہ ٹوٹ جائے
اتنا نہ اپنے آپ کو اے مہ جمال کھینچ   داغ

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) نے دو مرکب محاوروں سے ایک محاورہ لکھا۔ ایک (اپنے آپ کو) جس کے معنے ذات۔ دوسرے (کھینچنا) جس کے معنے غرور و تکبر۔ حقیقتاً اس کے قبل کا محاورہ یعنے (اپنے آپ کو) کی تشریح کے بعد اپنے آپ کو کھینچنا یہ زائد ہے۔ بلکہ کھینچنا جو حقیقتاً خود مستقل محاورہ ہو اس کو حرف کاف میں لکھنا چاہیے تھا۔

اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو۔ اپنے آپ کو بڑا

آدمی اسے سمجھتے ہو سہ

کیا سمجھتے ہو تم اپنے آپ کو
خوبرویوں سے جہاں خالی نہیں — داغ

اپنے آپے سے گزر جانا۔ حواس میں نہ رہنا اپنی حد سے بڑھ جانا سہ

جب سماتا ہے تو اس میں غرور
اپنے آپے سے گزر جاتا ہے دل — داغ

قول فیصل۔ اس محاورہ کا صرف لکھنؤ میں بھی ہے لیکن عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اپنے آگے کسی کو نہیں گنتے۔ اپنے سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتے سہ

عشق کے باعث گنے جاتے ہیں نادانوں میں ہم ورنہ
گنتے اپنے آگے کس کو دانائی میں تھے

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) کو صرف (اپنے آگے) لکھنا چاہیے تھا جس کے معنے مقابل کے ہیں۔ کسی کو نہیں گنتے یہ زائد ہے۔ اس لیے کہ محاورہ کی تعریف یہ ہو کہ الفاظ میں تغیر نہ ہو سکے۔ یہاں کسی کو نہیں گنتے کی جگہ پر، کسی کی حقیقت نہیں سمجھتے، بولا جا سکتا ہو مؤلف کو شعر سے محاورہ نکالنے میں دھوکا ہوا۔

اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم ہوتے ہیں۔ اپنے عزیز کا پورا حال دوسرے عزیز کو ضرور معلوم ہوتا ہے سہ

معروف کا حال کیا کروں میں مرقوم
فاقہ کر کر کے وہ بنا ہے مخدوم
کہتا تو میں کچھ نہیں پر اے رنگیں ہیں
اپنے بچھڑے کے دانت سب کو معلوم — رنگین

قول فیصل: بچھڑا اور بچھیرا دونوں بولتے ہیں

اپنے بچے کو ایسا ماروں کہ پڑوسن کی چھاتی پھٹے۔ (عورتوں کی مثل)

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) نے اس عبارت کو (داخل لغت کیا ہے۔ اور اس مثل کو عورتوں کی مثل بتاتے ہوئے یہ عبارت لکھی ہے۔ (اس جگہ کہتے ہیں جہاں بیگم سے کوئی اپنے بچے کو مارے۔ عام طور پر اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی کسی کے دکھانے کو اپنا نقصان کرے۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ تو عجیب بیوقوف ہے، ہماری جلن سے اپنا نقصان کرتا ہے۔ تیرا ہی نقصان ہوگا ہمارا دل کیوں دُکھنے لگا)

اپنے بھاویں۔ اپنے نزدیک، اپنے حساب۔

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) نے عورتوں کی زبان لکھتے ہوئے یہ معنے لکھے ہیں (اپنے نزدیک، اپنے حساب)

تحقیق۔ لکھنؤ میں ان معنے کے اعتبار سے نہیں بولا جاتا۔ بلکہ جس صورت سے روزمرہ کو پیش کیا ہے اس صورت سے لکھنؤ میں نہیں بولتے یعنے اپنے بھاویں بجائے اس کے ان کے بھاویں نہیں۔ تمہارے بھاویں نہیں بولتے ہیں۔

بھاویں کا لفظ بھاون سے بنا ہے جس کے معنے پسند کے ہیں۔ موجودہ دور میں بھاویں کے معنے نظر میں نہ سمانے کے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ میں نے جب کوئی چیز ان کو دی ان کے بھاویں ہی نہیں ہوئی۔

اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا۔ اس قابل ہو جانا کہ بغیر دوسروں کی مدد کے اپنا پورا بار اٹھا لینا۔

محل صرف۔ ماشاءاللہ نعیم الدین بہت اچھا بچہ نکلا۔ ایک سال سے اپنے باپ سے بھی جو ماہانہ امداد لیا کرتا تھا نہیں لیتا۔ سچ ہے کہ غیور بچے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ اب بھی بولا جاتا ہے۔

اپنے پاؤں سے چلنا۔ پیدل چلنا۔

نیمواروں سے بھی آرام طلب بدتر ہے
اپنے پاؤں سے بھی چلتا جو سواری رکھتا — شعور

قول فیصل۔ شاعر نے جس طرح پاؤں کا لفظ استعمال کیا ہے ذرا کم استعمال ہوتا ہو لیکن صحیح ہو۔

پاؤں کا لفظ دونوں طرح استعمال ہوتا ہو۔ پہلے پاؤں حرف بائے فارسی متحرک بالفتح۔ ما بقی سب حروف ساکن۔ دوسرے پاؤں حرف بائے فارسی متحرک بالفتح اور ہمزہ متحرک بالفتح اور ما بقی سب حروف ساکن۔

اپنے پاؤں میں آپ کلہاڑی مارنا۔ جان بوجھ کے اپنے کو نقصان میں ڈالنا۔ اپنا نقصان خود چاہنا۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس مثل میں پاؤں کی جگہ پیر، پیروں۔ بھی بولتے ہیں۔

اپنے پہ۔ اپنی ذات پر سہ

ہاتھ سے میرے جو ہوا دل ہلاک
اپنے پہ خود خون کا دعوے کیا

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر (خود اپنے اوپر) بولتے ہیں۔

اپنے پرائے کی سمجھ۔ اپنے اور غیر کی تمیز سہ

لوگ اپنے پرائے کی کچھ سمجھ نہیں رکھتے
بیٹھو نہ مری جان جو جبر دل ہو ادھر تم شوق تو دلی

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) نے اس محاورہ کو اپنے لغت میں جگہ دے کے بتایا ہے کہ یہ خاص محاورہ ہو۔ ایسا نہیں بلکہ سمجھ نہ رکھنا یا سمجھ نہ کرنا۔ تمیز نہ رکھنے اور تمیز کرنے کے معنوں میں خاص دہلی میں بولا جاتا ہو۔ اس کو لکھنؤ سے کوئی تعلق نہیں۔

اپنے پوت کنوارے پھریں پڑوسن کے پھیرے۔ عزیز تو محتاج ہیں غیروں کے ساتھ سلوک ہوتا ہے۔

ہیں۔ جو اوپر لکھے گئے۔

اپنے ساتھ لے ڈوبنا۔ دوسرے کو اپنے ساتھ تباہی میں ڈالنا۔ اپنے نقصان میں دوسرے کو شریک کرنا ؎

خونِ ناحق سے وہ باریک کمر پاک رہے
ساتھ اپنے اسے ڈوبے نہ دامن ان کا — منیر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس موقع پر اپنے ساتھ دوسرے کو لے ڈوبنا، بھی بولتے ہیں۔

اپنے ساتھ ڈبونا۔ دیکھیے (اپنے ساتھ لے ڈوبنا)

اپنے ساتھ لپیٹنا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو شریک کر لینا۔

داغِ عشق آپ ہی کھا اس کو نہ کھلوا للّٰہ
ساتھ اپنے نہ جگر کو بھی دلِ زار لپیٹ — آتش

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے سائے سے وحشت کرنا۔ تنہائی پسند کرنا۔ سب سے الگ رہنا ؎

پوچھنے کس کو وحشی تیرا خوب طرارہ بھرتا ہو
ہم سے کیا وہ وحشت اپنے سائے سے بھی کرتا ہو — خواجہ وزیر

قول فیصل۔ وحشت ہونے کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے جیسے رند کا شعر ہے۔

ان دنوں کیا جنوں کی شدت ہو
اپنے سائے سے مجھ کو وحشت ہو — رند

اپنے سر اوڑھ لینا۔ دوسرے کی ذمہ داری کرنا۔ کسی کی غلطی اپنے ذمے لینا۔

مثل صرف۔ اب تم کو کس بات کا ڈر ہو۔ جاؤ اطمینان سے بیٹھو۔ تم نے جو کچھ کیا سب میں نے اپنے سر اوڑھ لیا۔ اب تم سے کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ میں جواب دے لوں گا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں استعمال ہو۔

اپنے سر آفت لینا۔ خود مصیبت میں گرفتار ہونا ؎

عشق گیسو میں یہ مصیبت لی
اپنے سر ہم نے آپ آفت لی — مسترد

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے سر بلا لینا۔ جان بوجھ کے مصیبت میں پڑنا ؎

لی ہم نے بلا اپنے ہی سر سب کو بچایا
اے جان ہوا اغیار پہ احسان ہمارا — ناسخ

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے سر پرائی بلا لینا۔ دوسروں کی مصیبت خود اپنے سر لینا۔

قول فیصل۔ اسی روزمرہ کو اس طرح بھی بولتے ہیں۔ جیسا کہ رند کا شعر ہے ؎

حق تو یہ ہو کہ عجب لوگ ہیں مردانِ خدا
اپنے سر غیر کی ناحق بلا لیتے ہیں — رند

اپنے سر لینا۔ (اپنے اوپر لے لینا) ؎

ہم اپنے ہی سر لیں گے مصیبت ہو کسی کی
آئے گی اسی جان پہ آفت ہو کسی کی — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھی بولا جاتا ہو۔

اپنے سر مصیبت لینا۔ آفت مول لینا ؎

ہم اپنے ہی سر لیں گے مصیبت ہو کسی کی
آئے گی اس جان پہ آفت ہو کسی کی — داغ

اپنے سوئی بھی نہ چبھونے دو دوسرے کے بھالے کو چبو۔ مثل۔ اپنے لیے تھوڑی تکلیف بھی ناگوار ہو اور دوسروں کو بڑی بڑی تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بہت کم بولا جاتا ہے۔ جہلا کی زبان ہے۔

اپنے سے بچے تو اور کو دے۔ مقولہ۔ پہلا اپنے عزیز کی حاجت روائی کرے تو غیر کو دینے میں مضائقہ نہیں۔ اسی محل کے لیے فارسی کا مقولہ ہو کہ اول خویش بعدہٗ درویش۔

اپنے سے بہتر خدا ہے۔

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) نے لکھا ہے کہ یہ مثل اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنے دم کو غنیمت سمجھے یا اپنے برابر کسی کو نہ سمجھے۔

لکھنؤ میں یہ مثل نہیں بولی جاتی۔

اپنے سے زیادہ جاننا۔

کیا کہیں اس سے کہ جو ہم سے زیادہ جانتا — ذوق

قول فیصل۔ یہ محاورہ نہیں ہو بلکہ اس میں روزمرہ کی شان ہو عموماً اس طرح بولتے ہیں۔

اپنے فرض سے ادا ہونا۔ وہ واجبی کام جس کا ادا کرنا ضروری ہو اس کو ادا کرنا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں لڑکی بیاہ جانے کے بعد کہتے ہیں کہ (فرض سے ادا ہو گئے) یا (اس کے فرض سے ادا ہو گئے)

حقیقتاً فرض سے ادا ہونا محاورہ ہو۔ اپنے کی خصوصیت نہیں۔

اپنے قدحے کی خیر منانا۔ اپنی بھلائی چاہنا اپنا نفع چاہنا۔ اپنے فائدہ سے غرض رکھنا۔

(فقرہ) ان کو کسی کے نقصان سے کیا سروکار وہ تو اپنے قدحے کی خیر مناتے ہیں۔ صحیح قدح بفتح اول و دوم ہے۔ لیکن اس جگہ میں زبانوں پر (قدحے) رائج ہے ؎

ساقیا جام کو اللہ سلامت رکھے
یہ قدح میرا ہو خیر اسکی مناتا ہوں میں — آتش

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) نے قدحے پیالے

بھول گیا ہے۔ قدح بفتح اول و دوم کو جو صحیح ہے
عوام نے اس کی مفتوح دال کو مکسور کر دیا۔

اپنے کام سے کام۔ اپنے مطلب سے غرض
محل صرف۔ جس کا جو دل چاہے کہے ہم کسی کی
نہیں سنتے ہمیں اپنے کام سے کام ہے۔
قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے کام سے کام رکھنا۔ دیکھئے (اپنے
کام سے کام)

اپنے کام سے کام رکھو۔ تم قصوں میں نہ پڑو
اپنے کام سے کام رکھو۔
قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے کام میں مصروف ہونا۔ اپنے شاغل
میں مبتلا رہنا۔

کیوں نہ یوں طول شب فرقت ہو قصیر روز وصل
رات دن ہو آسماں مصروف اپنے کام میں آتش

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے کام کا نہ ہونا۔ اپنے مطلب کا نہ ہونا۔

کتنا ہو سنگ دل دل عاشق کے حق میں یہ
پر لعل بے بہا تو نہیں اپنے کام کا شعور

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے کو۔ اپنی ذات کو۔ خود کو۔

ہم ان کی چال سے پہچان لیں گے ان کو برقع میں
ہزار اپنے کو وہ ہم سے چھپائیں سر سے پاؤں تک ذوق

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے (اپنے کو) کے
صرف کو محض دہلی کا بتایا ہے۔ اور ذوق کی مثال
پیش کی ہے۔ اور فیصلہ کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ
لکھنؤ میں اس موقع پر (آپ کو) بولتے ہیں ایسا
نہیں ہے بلکہ یہ صرف لکھنؤ میں بھی فصیح ہے۔ اگر دوسرے
کی ذات کے لیے بولا جائے جیسا کہ ذوق کے دوسرے
مصرع میں ہے۔ لیکن اگر ذات کے لیے متکلم استعمال
کرے جیسے (اپنے کو) یعنے مجکو تو باعتبار لکھنؤ غیر فصیح ہے،
ہاں لکھنؤ میں (اپنے کو) کی جگہ (آپ کو) بھی بولتے
ہیں۔

اپنے کو گھالم گھولا اور کی بار کو ٹالم ٹولا
اپنے مطلب کے وقت بڑی محبت اور چارے
فائدے کے موقع پر بے اعتنائی۔
قول فیصل۔ عورتیں بولتی ہیں مگر اب بہت کمی کے ساتھ

اپنے کے کا سے۔ ضد کا ہے۔
قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اپنے کیے پر پچھتانا۔ ایسا کوئی کام کر کے پشیمان
ہونا جس میں آخر میں نقصان ہو۔
قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے کیے کا علاج نہیں۔ جو غلطی ہو جاتی
ہے اس کی تلافی دشوار ہوتی ہے۔
محل صرف۔ میں نے ان کو ملازمت دلائی اور
میرے ہی ساتھ انھوں نے بے وفائی کی خیر کیا
مضائقہ ہے۔ اپنے کیے کا علاج نہیں۔
فارسی میں اس جگہ "خود کردہ را علاجے نیست"
بولتے ہیں۔
قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے کیے کا مزا چکھنا۔ اپنے برے فعل کا
نتیجہ پانا۔

یارو میرے دل کے قلق کا ذکر کرو مت جانے دو
اپنے کیے کا چکھے مزہ تو اس کو دو نہیں گھبرانے دو جرأت

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اپنے کیے کو پانا۔ اپنے اعمال کی سزا
پانا۔ برے افعال کا نتیجہ بھگتنا۔

تیری تلافی جفا جب نہ ہوتا بروز حشر
عاشق نامراد حق اپنے کیے کو پائے کیوں داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

اپنے کیے کو رونا۔ جس کا انجام برا ہو ایسا کوئی
کام کر کے پچھتانا۔

بے گنہ قتل کوئی ہوتا ہے
کوئی اپنے کیے کو روتا ہے قلق

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں عورتیں بھی بہت کمی کے
ساتھ بولتی ہیں۔

اپنے کیے کے پاس بیٹھنا۔ اپنے کیے کی سزا
پانا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں بالکل نہیں بولا جاتا۔

اپنے کیے کی سزا پانا۔ بدفعلی کی سزا پانا۔

اپنے کیے کی اب تو سزا پائی لے حبیب
دل ان کو شہ کے مورد الزام بھی ہوا حبیب

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے "اپنے کیے
کی سزا پانا" کے معنے بدفعلی کی سزا پانا لکھا ہے لکھنؤ
میں لفظ بدفعلی نہایت مخش موقع کے لیے بولا جاتا ہے
جیسے فلاں نے فلاں کے ساتھ بدفعلی کی۔ یعنے فعل
شنیع کا مرتکب ہوا۔ اس صرف کے معنے محض یہ
ہوئے جیسا کیا ہو ویسی سزا پانا۔

اپنے کیے کی لاج ہونا۔ جو کیا ہو اسے
نباہنا، بات پر قائم رہنا، قول کی پابندی کرنا۔

اپنے کیے کی لاج ہو ناصح خدا گواہ
کیونکر بتوں سے ترک ملاقات کیجئے اشرف

قول فیصل۔ لاج ہونا کی جگہ لکھنؤ میں لاج رکھنا
اور لاج کرنا زیادہ بولا جاتا ہے، عورتیں بہ نسبت
مردوں کے زیادہ بولتی ہیں۔ لاج کرنا کی مثال
میں عزیز لکھنوی کا شعر ہے۔

چارہ گر چپ ہیں کیوں علاج کریں
کچھ تو اپنے کیے کی لاج کریں عزیز لکھنوی

اپنے کی بات جی میں کھٹکتی ہے۔ غیر کی بات اتنی بری نہیں معلوم ہوتی لیکن اپنا جب کوئی بری بات کہتا ہے تو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

نہ ہولے رشک گل غیروں سے سرگرم سخن یارو
کہ بات اپنے کی جی میں شکل نوک خار کھٹکے ہے نکہت

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اپنے گریبان میں منھ ڈالنا۔ اپنے اعمال اور کی ہوئی خطا پر شرمانا ؎

گلگشت کو وہ گل جو گیا باغ میں حسرت
غنچوں نے تو منھ اپنا گریبان میں ڈالا حسرت

قول فیصل۔ مثال کے مصرعۂ ثانی میں (تو) زائد ہے۔ یہ مصرع اگر یوں ہوتا تو بہت صاف ہوتا۔

سب غنچوں نے منھ اپنا گریبان میں ڈالا

یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔

ہر غنچے نے منھ اپنا گریبان میں ڈالا

اپنے گھر آئے ہوئے کتے کو نہیں دھتکارتے اپنے گھر پر آئے ہوئے مہمان کی عزت کرنا چاہیے

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اپنے گھر کی راہ لو۔ یہاں سے چلے جاؤ۔

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے گھر میں آنا کسے برا لگتا ہے۔ اپنا فائدہ ہر شخص چاہتا ہے۔ مثل۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اپنے گھر میں کتا بھی شیر ہے۔ (دیکھو اپنی گلی) ؎

لکھ بولی کہ سچ مثل ہے کہی
شیر ہے اپنے گھر میں کتا بھی

قول فیصل۔ عوام کی زبان۔

اپنے لیے کانٹے بونا۔ اپنے حق میں نقصان پہونچانے والا کام کرنا ؎

شیفتہ سبزۂ خط کا نہ ہولے دل ہرگز
بے شعور اپنے لیے آپ نہ بو تو کانٹے آتش

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں اپنے حق میں کانٹے بونا زیادہ بولتے ہیں۔

اپنے لکھے کو رونا۔ اپنی قسمت کا شکوہ کرنا ؎

خط کے لکھنے سے اور بگڑے وہ
اسی لکھے کا اپنے رونا ہے تسلیم

قول فیصل۔ بہت کم بولتے ہیں۔

اپنے لگے تو پیٹھ میں اور کے لگے تو بھیت میں۔ جہاں دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف نہیں سمجھتا وہاں بولتے ہیں۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔ بھیت کو قافیہ کے خیال سے بھیٹ کر لیا ہے۔ ہندی میں بھیت دیوار کو کہتے ہیں۔

اپنے مرے بن سرگ نہیں ملتا۔ مثل اپنا کام بغیر اپنی محنت کے ٹھیک نہیں ہوتا۔

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں عوام بھی نہیں بولتے۔

اپنے مزے کے آگے کچھ نہیں سوجھتا لذت نفسانی کے وقت انجام کا کچھ خیال نہیں آتا

قول فیصل بخالص عوام کی زبان ہے۔ فصحا نہیں بولتے۔

اپنے مطلب کے ہیں۔ اپنی غرض کے ہیں۔ مطلبی دوست ہیں ؎

اپنے مطلب کے حسیں ہیں سنے حبیب
کیوں مرا دل ان سے لگاؤں کیا غرض حبیب

قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے مطلب کا آشنا۔ دیکھئے (اپنی غرض کا آشنا)

اپنے مطلب کا یار۔ دیکھئے (اپنی غرض کا آشنا) ؎

وصل ہو تو تمنا ہم بھی ہیں
اپنے مطلب کے یار ہم بھی ہیں شاد

قول فیصل۔ عوام زیادہ بولتے ہیں۔

اپنے مطلب کی۔ اپنے فائدے کی بات۔ ؎

اپنے مطلب کی خبر کہتے ہیں
ان کی باتوں میں تم نہ آجانا ناسخ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھی بولا جاتا ہے۔

اپنے من سے جانے پرائے من کی بات دیکھئے (اپنی چھاتی پہ ہاتھ دھر دیکھو)

اپنے منھ میں تمانچے مارنا۔ اپنے کیے پر افسوس کرنا۔ پشیمان ہونا ؎

اپنے منھ پر خود تمانچے مار منصف ہو اگر
منھ خارجی کا شد کیفیت عشاق ہو تجر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بجائے (منھ میں) کے (منھ پر) بولتے ہیں۔ اور یہی فصیح بھی ہے۔ مؤلف نور اللغات کو بحر کے شعر کی مثال پیش کرنا مناسب نہ تھی اس لیے کہ لکھتے ہیں (اپنے منھ میں تمانچے مارنا) اور شعر بحر میں منھ پر طمانچے مارنا ہے۔

اپنے منھ پر جاؤ۔ اپنی طرف دیکھو ؎

منھ نہ لگئے دخت رز کے اپنے منھ پر جائیے
راز کھل جائے گا شیشے کا نہ منھ کھلوائیے صبا

قول فیصل۔ آج سے سو برس پہلے بولا جاتا تھا مگر اب متروک ہے۔ کوئی نہیں بولتا۔

اپنے منھ سے دھنا بائی۔ اپنے منھ سے اپنی بڑائی۔

قول فیصل۔ یہ مثل کم بولی جاتی ہے۔ دھنا بائی ایک مشہور دولت مند عورت تھی۔

اپنے منھ سے کہنا۔ خود کہنا۔

پھر اشارے سے یہ کہا اس نے
ارے اب کوئی اپنے منہ سے کہے ـ قلق

قول فیصل ـ سب بولتے ہیں۔

اپنے منہ میاں مٹھو ـ اپنی تعریف خود کرنا۔

تجکو بھی ہو یقیں کہ مرتا ہے تو
بالفعل اپنے منہ میاں مٹھو ـ شوق

قول فیصل ـ اس مثل کے مثل قرار پانے کی وجہ یہ ہو کہ طوطے کو پڑھاتے ہیں جس کے لیے مختلف الفاظ ہیں۔ کبھی (میاں مٹھو) کبھی (مٹھو بیٹے) وغیرہ وغیرہ طوطا کثرت سے سنتے سنتے بولنے لگتا ہے۔ اور اکثر و بیشتر مٹھو بیٹے یا میاں مٹھو کہتا ہے۔ چونکہ طوطا جانور ہونے کی وجہ سے امتیازی قوت نہیں رکھتا اس لیے اپنے کو میاں کہتا ہو جو تعظیمی لفظ ہو اسی مناسبت سے ہر اپنی تعریف کرنے والے کو عوام الناس (اپنے منہ میاں مٹھو) کہتے ہیں۔

اپنے منہ میاں مٹھو بننا ـ دیکھیے (اپنے منہ میاں مٹھو)

شیخ جی کرکے آپ اپنا وصف
اپنے منہ سے بنے میاں مٹھو ـ حکمت

قول فیصل ـ سب بولتے ہیں۔

اپنے میں ـ اپنی ذات میں ـ خود

اپنے نام کا ایک ہو ـ منفرد ـ ہشیار ـ تیز انسان ۔

گالیاں کسی کو نہ دوں گی
میں بھی ایک اپنے نام کی ہوں گی ـ شوق

سچ تو یہ ہے کہ عاشقی میں داغ
ایک ہی اپنے نام کا نکلا ـ داغ

قول فیصل ـ عورتوں کی زبان ہے۔

اپنے نام کا پاس ہو ـ اپنی عزت کا لحاظ ہو

سب کو ہوتا ہو جہاں میں پاس اپنے نام کا
ہم بھی تو مومن ہیں دل نذر صنم کیونکر کریں ـ مومن

قول فیصل ـ لکھنؤ میں بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اپنے نزدیک ـ اپنے حساب سے

شعلہ رو کہتے ہیں اغیار کو وہ
اپنے نزدیک جلاتے ہیں مجھے ـ مومن

اپنے نصیبوں کو رونا ـ اپنی قسمت کی خرابی کی شکایت کرنا

اپنے نین گنوا کے در در مانگے بھیک دیکھیے (اپنا لال گنوا کے)

قول فیصل ـ یہ مثل پہلے زمانے میں اس طرح بولی جاتی تھی اور اب بھی بعض افراد اسی طرح بولتے ہیں (اپنے نین گنوا کے در در مانگے بھیک)

اپنے نینا مجھے دے تو ہلاتی پھر ـ دیکھیے (اپنا سوپ مجھے دے تو (تھوں پچھوڑ)

قول فیصل ـ لکھنؤ میں اب کوئی یہ مثل نہیں بولتا۔

اپنے نینا مجھے دے تو جھلاتی پھر ـ دیکھیے (اپنا سوپ مجھے دے)

قول فیصل ـ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اپنے نینا مجھے دے تو گھوم پھر کے دیکھ دیکھیے (اپنا سوپ مجھے دے)

قول فیصل ـ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اپنے وقت کا ارسطو ـ اپنے عہد کا سب سے بڑا حکیم ۔

اگرچہ اس میں ارسطو بھی اپنے وقت کا ہو
تو دل ہی دل میں وہ رہ جائے صورت تصویر ـ نجم

قول فیصل ـ یہ محاورہ طعن سے بھی بولتے ہیں۔ اور کبھی بے تکلفی اور تعلّی سے اپنے آپ کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے ۔

جمشید اپنے وقت کا ہوں میں نظیر مست
جام جہاں نما تو پیالہ سفال کا ـ صبا

اپنے وقت کا افلاطون ـ اپنے وقت کا سب سے بڑا عقلمند۔

دیکھیے (اپنے وقت کا ارسطو)

اپنے وقت کا حاتم ـ اپنے زمانے کا سب سے بڑا سخی۔ دیکھیے (اپنے وقت کا ارسطو)

اپنے وقت کا رستم ـ اپنے دور کا سب سے بڑا قوت والا انسان۔

دیکھیے (اپنے وقت کا ارسطو)

اپنے وقت کا سکندر ـ اپنے عہد کا سب سے بڑا نصیب ور۔

دیکھیے (اپنے وقت کا ارسطو) ۔

صفائے آئینہ میں نقش یا سنہ پیدا ہو
تم اپنے وقت کے اے جان جاں سکندر ہو ـ امیر لکھنوی

اپنے وقت کا لال بجھکڑ ـ بالکل بیوقوف کم عقلی کی بات کہنے والا انسان۔

قول فیصل ـ لکھنؤ نہیں بلکہ کے ضلعے یہ ایک قصبہ ہے جس کو چند بیوقوفوں نے گزشتہ زمانے میں بدنام کر دیا تھا۔ منجملہ ان بیوقوفوں کے یہاں کی پیداوار کا ایک تحفہ لال بجھکڑ بھی ہیں یہ اپنے وقت کے بیوقوفوں میں امتیازی شان رکھتے تھے۔ کم عقلی کی وجہ سے جو بات عوام کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ وہ لال بجھکڑ اپنی عقل کے موافق بوجھ دیا کرتے تھے۔ اور لوگ ان کی باتوں سے دلچسپی لینے کے لیے مختلف صورتیں اختیار کرتے تھے اور لطف یہ ہو کہ انھیں اپنی عقلمندی کا پورا پورا یقین تھا۔ جس کے شاہد ذیل کے چند واقعات ہیں۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے اسی گاؤں کی طرف سے
کسی وقت ایک ہاتھی گذر گیا اس کے پیروں کے نشان
دیکھ کے لوگوں کو نہایت تعجب اور حیرت ہوئی۔ کوئی
کچھ کہتا کوئی اپنا خیال کچھ ظاہر کرتا تھا۔ آخر طے ہوا
کہ چلو لال بجھکڑ کو لاکے دکھائیں اور ان سے پوچھیں
وہ ضرور بتا دیں گے۔ چنانچہ جب لال بجھکڑ نے دیکھا
تو فوراً کہنے لگے تم لوگ بھی کیسے بے وقوف ہو ارے
یہ کون سی ایسی چیز ہے جو تم سے بوجھی نہیں جاتی۔ سنو

بوجھیں تو بوجھیں لال بجھکڑ اور نہ بوجھے کوئے
پاؤں میں چکیا باندھ کے ہرن نہ کودا ہوئے

دیگر

ایک مرتبہ اسی گاؤں میں ایک بڑا سا مینڈک
آ گیا چونکہ اس سے پہلے گاؤں والوں نے مینڈک
نہیں دیکھا تھا اس لیے کچھ لوگ ڈر کے بھاگے اور
ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا چیز ہے جب
کوئی اس کا نام نہ بتا سکا تو آخر میں یہ طے
پائی کہ لال بجھکڑ سے پوچھا جائے۔ ایسے ہی اہم
مواقع پر وہ کام آتے تھے۔ بالآخر مینڈک کو کسی
طرح پکڑ کے پاس لے گئے اور کہا جناب لال بجھکڑ
صاحب اس وقت آپ کی عقل کا بہت زبردست
امتحان ہے۔ ذرا بتلائیے تو یہ کیا چیز ہے۔ جوں ہی
لال بجھکڑ نے مینڈک کو دیکھا بے اختیار ہو کر رونے
لگے۔ جب خوب رو چکے تو پھر ہنسنا شروع کیا جب
ہنسنے سے فراغت ہوئی تو لوگوں نے وجہ گریہ زاری
اور ہنسی کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے، بھائیو!
سنو۔ رونے کی وجہ تو یہ تھی جب میں مر جاؤں گا
تو تم لوگوں کو ایسی باتیں کون بتائے گا اور ہنسی
اس بات پر آئی کہ مجھے خود نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے
اچھا تھیہ ایک بات کرو۔ اس کے آگے دانا ڈالو،

اگر کھائے تو خرگوش، نہیں فاختہ تو پھر ہے ہی۔

اپنے ہاتھ سے۔ اپنے سبب سے، جان بوجھ کے، خود۔

کیوں ان کی چال دیکھی جو یہ حال ہو گیا
میں آپ اپنے ہاتھ سے پامال ہو گیا — *صبا لکھنوی*

اپنے ہاتھ کا۔ اپنے کرنے کا، اپنے ہاتھ کا کیا ہوا۔

افسوس تیرے ہاتھ میں مہندی لگائے غیر
اوروں کے ہاتھ جائے یہ کار اپنے ہاتھ کا — *ظفر*

ہم دل کو اپنے مارتے ہیں اس لیے ظفر
دیتا ہمیں مزا ہے شکار اپنے ہاتھ کا — *ظفر*

قول فیصل۔ اردو زبان میں (اپنے ہاتھ کا) صرف
بہت سے طریقوں سے ہوتا ہے۔ جیسے اپنے ہاتھ کا پکا
ہوا۔ اپنے ہاتھ کا بنایا ہوا۔ اپنے ہاتھ کا سیا ہوا وغیرہ
وغیرہ۔

اپنے ہاتھ کے بل بل جائیے۔ جیسا من ہو ویسا کھائیے۔

قول فیصل۔ اپنے ہاتھ سے پکانے والا جب کوئی
بہت عمدہ شے تیار کر لیتا ہے تو خوشی کے محل پر یہ
بولا جاتا ہے۔

لکھنؤ میں یہ مثل اس طرح بولی جاتی ہے۔
(اپنے ہاتھ کے بل بل جائیے جیسا چاہیے ویسا کھائیے)

اپنے ہاتھ ہے۔ اپنے اختیار میں ہے۔

جو کسی کو تو کہے گا تو سنے گا گالیاں
عزت اپنی واقعی اے شاد اپنے ہاتھ ہے — *شاد*

اپنے ہاتھوں۔ خود۔

ہم تو برباد ہوئے عشق میں اپنے ہاتھوں
کوئی بدخواہ نہیں اپنے سے بڑھ کر اپنا — *داغ*

اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھودنا۔ جان بوجھ
کے ایسا کام کرنا جس کے نتیجہ میں بالکل نقصان ہو۔

اپنے ہاتھوں قبر اپنی کھودتا ہو کو کہن
فائدہ کیا بیستوں پر ہوگا جوئے شیر سے — *ناصر*

اپنے ہاتھوں خراب رہنا۔ خود برباد رہنا۔

کیوں چھوا زلف کو جو پیچ پڑا
اپنے ہاتھوں خراب ہیں ہم لوگ — *حسرت*

اپنے ہاتھوں کنواں کھودنا۔ (دیکھو قبر کھودنا)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اپنے ہاتھوں گھر لٹانا۔ اپنی تباہی و
بربادی خود کرنا۔

تیر و پیکاں جتنے تھے دل میں دیئے ہم نے نکال
اپنے ہاتھوں گھر لٹانا کوئی ہم سے سیکھ لے — *ذوق*

اپنے ہی تک رکھنا۔ کسی دوسرے سے نہ کہنا
محل صرف۔ بھید اپنا کہہ کے بتائے دیتے ہیں۔
اپنے ہی تک رکھنا کسی دوسرے سے نہ کہنا۔
قول فیصل۔ سب بولتے ہیں۔

اپنے ہی تن کا پھوڑا ستاتا ہے۔ عزیزوں
اور رشتہ داروں ہی سے تکلیف پہنچتی ہے
قول فیصل۔ یہ مثل دہلی کی ہے۔ لکھنؤ میں اس محل
پر نہیں بولی جاتی۔ مولف نور اللغات و امیر اللغات
نے اس مثل کے معنے میں (قریبوں) کا لفظ صرف
کیا ہے جس کے معنے رشتہ دار کے ہیں۔ یہ جمع باعتبار
لکھنؤ بالکل غیر فصیح، اس کا استعمال اجتہاد مولف
کے مترادف ہے۔

اپنے ہی گھر سے آگ لگنا۔ اپنوں کی
ذات سے فساد پیدا ہونا۔

جلا دل آتش درد جگر سے
لگی ہو آگ یہ اپنے ہی گھر سے — *آتش*

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے اس محاورہ کو

یوں لکھا ہے (اپنے ہی گھر سے آگ لگی ہے) حقیقتاً یہ محاورہ یوں نہیں ہے۔ بلکہ (اپنے گھر سے آگ لگنا) محاورہ ہے۔ مؤلف موصوف شعر میں جس طرح صرف پاتے ہیں بجنسہ محاورہ سمجھ کے نقل کر دیتے ہیں جس سے عوام کو یہ دھوکا ہوتا ہے کہ یہ محاورہ اسی طرح ہو۔ ہر مؤلف کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ شعر میں ترتیب نظم کی پابندی نہ کرے بلکہ اس بات پر غور کرے کہ زبانوں پر کیونکر رائج ہے۔

اُپوشَن ۱۔ (سنسکرت۔ مذکر) بناوٹی زہر ۲۔ قبضی چیز۔ نشہ کی شے جیسے افیون وغیرہ

اپولو۔ (یونانی) بارہ بڑے دیوتاؤں میں سے ایک جو جوانی، خوبصورتی اور راگ کا دیوتا سمجھا جاتا ہے اس کا مندر ڈلفی میں تھا۔ جہاں وہ پیش گوئی کا دیوتا سمجھ کر پوجا جاتا تھا۔ اس کے پجاری پیش گوئیاں کیا کرتے تھے۔

اپولونیس۔ یونان کا ایک بڑا ہندسہ داں جس نے مخروطیات پر بہت سی کتابیں تحریر کی ہیں۔ ۲۔ روڈیشس۔ ایک مشہور یونانی شاعر اور نحوی۔ اس نے ایک مشہور کتاب ارگو نوٹیکا تحریر کی ہے۔ ۳۔ یونان کا ایک مشہور فلسفہ داں جو چند سال قبل مسیح پیدا ہوا تھا۔ یہ بڑا جادوگر مشہور تھا اور اس کے متعلق بہت سے غیر المعقول باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ تقریباً سو سال کی عمر میں وفات پائی۔

اپولینیس۔ (پیدائش سنہ ۱۲۵ کے قریب) یونان کا ایک مشہور فلسفہ داں اور مقرر۔ اس نے ایک کتاب سونے کا گدھا تحریر کی ہے۔

اُپون ۱۔ (سنسکرت۔ مذکر) درختوں کا جھنڈ۔ ۲۔ لگایا ہوا جنگل۔

اُپونا۔ گھوڑوں، گدھوں اور خچروں کی دیوی۔

اُپویت۔ (سنسکرت۔ مذکر) جنیو۔

اُپوید ۱۔ (سنسکرت۔ مذکر) چار علوم جو ویدوں سے کم درجہ پر ہیں۔ ۱۔ گاندھرو وید یا علم موسیقی ۲۔ دھنر وید یا تیر اندازی۔ ۳۔ استھاپتیہ وید یا فن تعمیر

اُپہار ۱۔ ملاقات۔ ۲۔ نذر۔ تحفہ جو بڑے آدمی کے آگے پیش کیا جائے۔ ۳۔ بھینٹ۔ دیوتا دیوی کی ۴۔ پرستش۔ پوجا ۵۔ مذہبی نشانہ۔

اپھار۔ (ہندی) پیٹ پھولنا۔ نفخ شکم۔

قول فیصل۔ حقیقتاً ہندی زبان کا لفظ ہے کثرت استعمال سے اردو ہو گیا۔

اُپہارک۔ اپہاری۔ (سنسکرت مذکر) ڈاکو، چور۔ لٹیرا۔ راہزن۔ قزاق۔

اُپہاس۔ (سنسکرت مذکر) ہنسی۔ مذاق۔ کھیل۔ چھیڑ خانی۔

اپھرنا۔ پیٹ کا ریاح کی وجہ سے پھول جانا۔ ؎

جو پیٹ کے ہلکے ہیں بچے بات کب ان سے
روکیں تو اپھر جائے شکم اور زیادہ　　ذوق

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر پیٹ پھولنا بولتے ہیں۔

اپھرنا۔ موٹا ہونا۔ تیار ہونا۔ فربہ ہونا۔ تناور ہونا قوی الجثہ ہونا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کسی ایک معنے میں نہیں بولتے۔

اپھرنا۔ مست ہونا۔ متکبر ہونا۔ اترانا۔ گھمنڈ کرنا۔ بڑھ چلنا۔ دولت پر نازاں ہونا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنے میں عورتیں بولتی ہیں۔

اپھر جانا۔ پیٹ کا قدرے پھول جانا۔

قول فیصل۔ مؤلف (نور اللغات) نے اس صرف کے معنے حسب ذیل لکھے ہیں۔ ۱۔ اتنا کھانا پینا کہ سانس پھولنے لگے۔ (خود ہندی) اتنے آم کھائے تھا کہ پیٹ اپھر جاتا تھا اور دم پیٹ میں نہیں سماتا تھا۔ ۲۔ کھا پی کر سیر ہو جانا۔

لکھنؤ میں ۱ کے معنے کے اعتبار سے نہ کبھی بولتے تھے نہ موجودہ دور میں بولتے ہیں۔

اپھر جانا۔ مغرور ہو جانا۔ ناز کرنا۔ ؎

واعظ شہر تنک آپ ہو مانند حباب
ملک ہوا لگتی ہو اسکو تو اپھر جاتا ہے　　میر

کم ظرف تنگ حوصلہ تھا دولت پھاٹکا
سونے کا ایک کھا کے نوالہ اپھر گیا　　بحر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس معنی میں عورتیں بولتی ہیں۔

اُپھر چلنا۔ پھر ابھر جانا۔ مغرور ہو جانا۔ پیٹ بھر جانا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں معنے مذکورۃ الصدر میں نہیں بولا جاتا۔ کبھی کبھی عورتیں بول جاتی ہیں۔

اُپی۔ چمکتی ہوئی چیز۔ اردو۔ صفت۔ اس کا استعمال سان پر چڑھی ہوئی تیز تلوار کے لیے مخصوص ہے۔ ہندی زبان میں اوپ کے معنے چمک کے ہیں۔ فصیح، رائج، نثر میں زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ بالخصوص شعرائے لکھنؤ، دہلی۔ مرد زیادہ بولتے ہیں۔ ؎

چڑھے منہ پر جو اس کے کوئی کیا منہ
کھنچا خنجر اپی تلوار ہے دل　　اسیر

قول فیصل۔ حقیقتاً اوپ ہندی زبان کا لفظ ہے۔ اردو دانوں نے حرف یا کا اضافہ کر کے صفت کے محل پر استعمال کرنا شروع کیا۔ کثرت استعمال سے اب اردو کہے جانے کے قابل ہے

اُتار۔ کمی۔ گھٹاؤ۔ سہ

مستو ترقی اور تنزل ہے جیش دیں
جب نشہ چڑھ چکا تو گل ہو اُتار کا — آجر

قول فیصل۔ بخار، اور دریا کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے بخار کے اتار کا وقت ہے یا دریا اتار پر ہے۔

اُتار۔ (گھٹنے کی کمی کا وقت) اردو، فصیح، رائج مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔ سہ

ساقی چڑھا گیا تو ہوں جام شراب عشق
پر سوجھتی نہیں کوئی تدبیر اُتار کی — آتش

اُتار۔ (زہر یا آسیب کا دور کرنا) اردو۔ فصیح رائج مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد (عبارت بنات النعش، نظر کے زہر کے اُتار کا منتر اگر ہے تو یہی ہے۔

اُتار۔ اتارنا کا صیغہ امر حاضر۔ سہ

عاشق سے ہیں محال کے عالیہ سرو قد
شُتری سے کہتے ہیں کہ گلے سے اتار طوق اسیر

اُتار۔ (پست درجہ کی چیز۔ کمتر) اردو، غیر فصیح۔ سہ

سنگاروں میں گو سب ہو یہ اتار
یہ کہتے ہیں چوٹی کا اس کو سنگار — میر حسن دہلوی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

اُتار۔ بے عزتی۔ بدنامی۔

قول فیصل۔ جامع اللغات نے ان معنے میں لکھا ہے۔ لیکن لکھنؤ میں اس کا استعمال نہیں ہے

اُتار۔ قیمت کی کمی۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُتار۔ جزر۔ جوار۔ پانی کا اُترنا۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں استعمال کرتے۔

اُتار۔ دفع کرنے والی شے۔

قول فیصل۔ یہ استعمال لکھنؤ کا نہیں ہے۔

اُتار۔ بے قدر یا کمتر چیز۔

قول فیصل۔ یہ زبان لکھنؤ کی نہیں ہے۔

اُتار۔ کسی شے کی نقل اتارنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج عوام دہلی بولتے ہیں۔

قول فیصل۔ یہ زبان لکھنؤ کی نہیں ہے، کوئی نہیں بولتا۔

اُتار۔ دریا کا گھاٹ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، متروک

قول فیصل۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

اُتار۔ صدقہ، کفارہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح متروک۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے نہیں استعمال کرتے۔

اُتار۔ دفع کرنے والی شے۔ اردو۔ غیر فصیح، متروک۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں ہے۔

اُتار۔ تنزل۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُتار۔ بُری اور لڑنے والی عورت۔ ہندی زبان کا لغت، اوتار کا مخفف۔ بطور طعن لڑاکا عورت کو کہتے ہیں۔

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو زبان میں داخل نہیں ہوا۔ اور لکھنؤ میں کبھی ان معنے میں نہیں بولا گیا۔

اُتارا۔ اُت ارا۔ उतारा۔ اُتارنا کا ماضی۔ عمل صرف۔ لڑکے کا گیند بڑے کوٹھے پر چلا گیا تھا۔ بڑی مشکل سے اُتارا۔

اُتارا۔ صدقہ۔ سہ

پھر تو صدقے اُتارے ہونے لگے
زرد و انعام لوگ ڈھونے لگے — قلق

قول فیصل۔ اُتارا بھی صدقہ کے معنوں میں مستعمل ہے، مگر صدقے اُتارے زیادہ رائج ہے۔ عورتیں بہت کم بولتے ہیں۔ لکھنؤ کی عورتوں کی خاص زبان ہو۔

اُتارا۔ گھاٹ جہاں ناؤ لگائی جاتی ہے۔ فقرہ۔ دریا کس قدر گھٹ گیا جو پہلے کہاں اُتارا تھا اور آج کہاں ہو۔ یعنی گھاٹ ساحل۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا

اُتارا۔ (دریا سے پار ہونا) سہ

کشتی کا سہارا نہ یہاں پل کا بھروسہ
دریائے محبت سے ہو دشوار اُتارا — آتش

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کبھی استعمال نظم و نثر میں استعمال نہیں ہے۔ متروک ہو گیا۔

اُتارا۔ (اس کام کے لیے جو اشیاء استعمال کیے جائیں۔ فدیہ۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُتارا۔ زمین جو مندر کو دی جائے۔

قول فیصل۔ اس محاورے کا اردو زبان سے کوئی تعلق نہیں۔

اُتارا۔ معافی زمین کی (جو سرکار خدمتگزاری کے صلہ میں عطا کرے۔)

قول فیصل۔ یہ محاورہ زبان اردو سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

اُتارا۔ پرانے اتارے ہوئے کپڑے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر اُترن بولتے ہیں۔

اُتارا۔ نشیب (دریا کی طرف)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُتارا۔ کمی معافی۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُتارا۔ جواب۔ نقل۔ مثنیٰ۔ ٹھہرنے کی جگہ۔

پڑاؤ، لشکر کی فرودگاہ، مسافروں کے اترنے کی جگہ۔
قول فیصل۔ ان معنوں میں سے کسی ایک معنے
میں بھی لکھنؤ میں نہیں استعمال ہوتا۔
آتارا۔ اشیاء جو بدن پر سے صدقہ کر کے
دیئے جائیں۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتارا۔ بھوت پریت کو نکالنا۔ بیماری کو دواؤں
یا ٹوٹکوں سے دفع کرنا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں معنی اول میں عوام بولتے
ہیں، دوسرے معنی میں اب لکھنؤ نہیں بولتے۔
آتارا۔ قیام گاہ، ٹھہرنے کی جگہ، پڑاؤ۔
ع فوج آئی ہو جلدی کر دساحل سے کنارا
ہو گا لب جو شام کے لشکر کا آتارا نجیر
قول فیصل۔ اس وقت رائج تھا، مگر اب لکھنؤ
میں کوئی نہیں بولتا۔
آتارا۔ (منزل)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنے میں کوئی
نہیں بولتا۔
آتارا۔ دریا کا اس پار سے اس پار کا فاصلہ۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتارا۔ (مکان کا کرایہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتارا۔ (بھڑاس نکالنا)
قول فیصل۔ اب یہ استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔
آتارا۔ (سواروں کا جنگ کے لیے پیادہ ہونا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتارا آتارنا۔ آدمی پر سے بھوت آتارنا، صدقہ
آتارنا ع اپنے ہی پہ قربان کیا آپ نے اس کو
دشمن کا آتارا د آتارا مرے سر سے
(داغ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ محاورہ نہیں بولا جاتا۔
آتارا دینا۔ صدقہ دینا ع
غیر پہ بھاری ستارے ہیں کئی
تم آتارا دو کٹورا پھول کا داغ
قول فیصل۔ لکھنؤ میں شاذ و نادر کوئی بولتا ہے،
اس محل پر صدقہ دینا بولتے ہیں۔
آتارا کرنا۔ نازل ہونا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتارا کرنا۔ دریا سے پار ہونا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتارا کرنا۔ (متعدی) فوج یا سواروں کا لڑائی
کے لیے اترنا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتارا ہونا۔ (لازم) دیکھئے آتارا کرنا۔
آتار جانا۔ کھا جانا، نگل جانا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کبھی کبھی بولتے ہیں۔
آتار چڑھاؤ۔ نشیب و فراز، پستی و بلندی۔
آتار چڑھاؤ۔ اونچ نیچ، نیک و بد، برائی بھلائی
ع اسی کو دل سے آتاریں چڑھائیں سر پہ جسے
یہیں آتار چڑھاؤ آتا ہے زمانے کا سرور
قول فیصل۔ اب فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔
آتار چڑھاؤ۔ بہاؤ کی کمی زیادتی۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں بہت کم بولتے ہیں۔
آتار چڑھاؤ۔ سر کا اونچا نیچا ہونا۔
قول فیصل۔ گانے والوں کی اصطلاح۔
آتار چڑھاؤ۔ کمان یا ستار وغیرہ کا ڈھلاؤ
کھنچاؤ۔
قول فیصل۔ موسیقی دانوں کی اصطلاح۔
آتار چڑھاؤ۔ (سمندر کا جزر و مد)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بہت کمی کے ساتھ بولا
جاتا ہے۔
آتار چڑھاؤ۔ پالیسی، باحکمت عمل۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتار چڑھاؤ۔ تدبیر۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتار چڑھاؤ۔ دھوکا، فریب۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتار چڑھاؤ بتانا۔ دھوکا دینا، بہم جانتہ دینا
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتار چڑھاؤ دینا۔ دھوکا دینا ع
دیئے ناصح نے گو آتار چڑھاؤ
اسکی باتوں میں ہم کب آتے ہیں داغ
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتار چڑھاؤ کرنا۔ (متعدی) دھوکا دینا،
تدبیر کرنا، منصوبہ باندھنا، تجویز کرنا۔ دھوکا بازی کرنا
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔
آتار چڑھاؤ کی باتیں۔ فریب کی باتیں
چال کی باتیں۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔
آتار دینا۔ (متعدی) آتارنا۔
آتار ستار۔ (ہندی۔ مذکر) ۱ تخفیف۔ کمی۔
۲ آرام۔ ۳ علاج ۔ ۴ قرض کی بیباقی ۵ ختم کا
پورا کرنا۔ (از جامع اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں آتار ستار کسی ایک
معنی میں بھی نہیں بولا جاتا۔
آتارن۔ (پہنا ہوا لباس)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں "آتارن" کوئی نہیں
بولتا، اس کی جگہ "اترن" بولا جاتا ہے۔

اُتارنا۔ کسی شے کا اوپر سے نیچے لانا۔
ہندی گر اب اردو ہے۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک
خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔ عورت مرد۔
محل صارفت۔ ذرا چاول پر سے گھی کی مشکی اتار دو۔

اُتارنا۔ کنکوے کے ساتھ۔ کم کرنا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی۔ عورت مرد۔
قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس اتارنا
کے معنے ہوا سے کھینچنا جیسے کنکوا اتارنا لکھا ہے۔
درانحالیکہ کنکوا اُتارنے کے معنے بھی اوپر سے نیچے
اتارنے کے ہوتے۔ ہوا سے کھینچنا ایجاد بندہ ہے
کنکوے بازوں کی خاص اصطلاح۔

اُتارنا۔ (دریا کے پار لے جانا)
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

بحر غم سے پار اتارے گی ہمیں کشتی مے
بادباں ابر اور ساقی ناخدا ہو جائے گا — آتش

اُتارنا۔ (ہٹنا کی ضد) بدن سے جدا کرنا۔ کپڑا
یا زیور جسم سے جدا کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک
خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

کپڑے اتارتے نہیں ساحل پہ اس لیے
(کپڑا) چشم حباب میں انہیں شرم و حجاب ہے — امیر
چھپ کے گھر کس کے جاؤ گے مشفق
(زیور) کیوں چھڑے پاؤں کے اتارے ہیں — رند

قول فیصل۔ کپڑے اور زیور کے علاوہ دیگر پہنے
والی چیزوں کے لیے بھی بولتے ہیں۔ جیسے جوتا جراب
انگوٹھی وغیرہ۔

اُتارنا۔ (نقشا) تصویر کے ساتھ۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

سنبل پہ جو طرہ تھا ترا گیسوئے شبگوں
(نقشا) نقاش نے نقشا بھی جنوں کا اتارا — امیر

مشہور چمن دہر نے دم تصویر
(تصویر) کھائے برگ گل تانہ پایا۔ رنگ گل — رشک

اُتارنا۔ (نقل کرنا۔ لکھ لینا)۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔
مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد
محل صورت۔ کتاب واپس جا رہی ہو۔ مضمون جلد
اتار لو (لکھ لو)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نقل کرنا زیادہ اور اتارنا کم
بولا جاتا ہے۔

اُتارنا۔ (کاٹنا۔ جدا کرنا) اردو۔ فصیح۔ رائج۔
مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

سر تن سے اُتارا تو گیا بندۂ احساں
قاتل نے مرے سر سے بڑا بار اتارا — امیر

قول فیصل۔ یہ صرف مخصوص سر کے ساتھ ہے۔

اُتارنا۔ (ٹھہرانا، جگہ دینا)۔ اردو۔ فصیح۔

کوچے میں جو اس کے تہ گیا بن کے مسافر
گھر میں نہ اتارا پس دیوار اتارا — امیر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر گھر میں رکھنا بھی
بولتے ہیں۔ اور ٹھہرانا بھی بولتے ہیں۔

اُتارنا۔ (نظر سے) ذلیل کرنا۔ حقیر کرنا۔ گرانا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

گل کو نظر سے اشک خونیں اتارتے ہیں
گلچیں ہمارے آگے دامن پسارتے ہیں — آتش

اُتارنا۔ (دل سے) حقیر و ذلیل سمجھنا۔ نظر سے گرانا۔
دیکھیے (اتارنا۔ نظر سے)

شعلوں کو تو نے دل سے پروانوں کے اتارا
آنکھوں سے بلبلوں کی گلشن گرا دیے ہیں — آتش

اُتارنا۔ (معزول کرنا۔ تنزل کرنا) اردو۔ فصیح
رائج مشترک۔ خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔
محل صورت۔ رشوت کا برا نتیجہ دیکھا۔ تھانے دار
صاحب عہدے سے اتار کر حوالات دیے گئے۔

اُتارنا۔ (داخل کرنا۔ پہونچانا) اردو۔ فصیح۔
قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے محل صرف
یہ لکھا ہے کہ پچکاری زخم کے اندر اتار دی۔ لکھنؤ میں
اس طرح کوئی نہیں بولتا۔ بلکہ اس محل پر پچکاری سے
زخم میں دوا پہونچانا بولتے ہیں۔

اُتارنا۔ (پورا کرنا۔ قسم اتارنا) اردو۔ فصیح۔
رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔
محل صورت۔ تم نے قسم چڑھائی تھی اس لیے ہم نے
ذرا سی کھیر چکھ کے تمہاری قسم اتار دی۔

اُتارنا۔ کپڑے وغیرہ کے لیے (پھاڑنا) اردو
فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام، دہلی لکھنؤ۔
عورت مرد۔
محل صورت۔ اس تھان میں سے بس چار گز کپڑا
اتار لو۔

اُتارنا۔ (لکڑی کے لیے) (چھیلنے چھلنے ورق اتارنا)
اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی۔ عورت مرد۔
محل صورت۔ ایک ورق اتارنے کو کہا تھا آپ نے
سارا تختہ غارت کر دیا۔

اُتارنا۔ نگلنا۔ جیسے غذا حلق سے اتارنا۔
(فقرہ) نبے آ گئے ہیں۔ غذا حلق سے اتارنا دشوار ہے
؎ ہچکی لگی ہو دھیان میں اک آفتاب کے
کیونکر گلے سے گھونٹ اتاریں شراب کے — صبا

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے جو (فقرہ)
لکھا ہے اس طرح لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ بلکہ اتارنا

آتارنا۔ بخار کے ساتھ (ایسی دوا دینا جس سے بخار چلا جائے) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد

آتارنا۔ (شیشے میں) قابو میں لانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد

عمل صرف۔ ہمنے اپنی باتوں سے ایسا شیشے میں اتارا کہ اب وہ بالکل ہمارے ہم خیال ہو گئے۔

آتارنا۔ (بندوق کا گھوڑا) آہستہ سے نیچے لانا کہ بندوق نہ چلے۔

آتارنا۔ قرض ادا کرنا۔

عمل صرف۔ میں تمھارا قرضدار تھا اور تمھارے باپ میرے قرضدار تھے۔ اُس دن سب محلے والوں نے طے کر دیا تھا کہ میں اپنا قرض تمھارے باپ پر اتار دوں لہٰذا میں نے سارا قرضہ تمھارے باپ پر اتار دیا۔ اب اُن سے لو مجھ سے کیوں تقاضہ کرتے ہو۔

آتارنا۔ احسان کے بدلے احسان کرنا۔

آتارنا۔ (گھر کے ساتھ)۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد

جیتے ہیں مگر موت کے آثار ہیں سارے
مر جائیں تو مرقد میں ہمیں کون اُتارے — امیر

آتارنا۔ ادا کرنا۔

فقرہ۔ لڑکے کی شادی کیا کی ہے کہ فرض اتارا ہے (از نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر فرض ادا کرنا بھی بولتے ہیں اور یہ زیادہ فصیح ہے۔

آتارنا۔ کم کر دینا۔ گھٹانا۔

عمل صرف۔ دیوار کے دو ردّے اتار دو تو پست بھی ہو جائے۔

قول فیصل۔ چنیہ وروں کی اصطلاح ہے۔

آتارنا۔ قلعی وغیرہ کے ساتھ۔ یعنی قلعی چھڑا دینا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

قول فیصل۔ بصورت لازم قلعی اترنا لکھنؤ میں زیادہ بولتے ہیں۔

آتارنا۔ ڈھیلا کر دینا۔ جیسے طنبورہ، طبلہ، ڈھول، ستار وغیرہ۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔ موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

عمل صرف۔ ستار بجا کے اتار دیا کرو۔ چڑھے رہنے سے خراب ہو جاتا ہے۔

قول فیصل۔ عوام و خواص میں وہی لوگ بولتے ہیں جن کو علم موسیقی سے لگاؤ ہے۔ بالعموم عوام و خواص لکھنؤ دہلی نہیں بولتے ہیں اور نہ اس اصطلاح سے واقف ہی ہیں۔

آتارنا۔ جسم سے علیحدہ کر لینا۔ جیسے کھال آتارنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد۔

عمل صرف۔ تم نے غیر حاضری کی ہو۔ جاؤ ماسٹر صاحب آج تمھاری کھال اتاریں گے۔

قول فیصل۔ اس محل پر کھال کھینچنا زیادہ مستعمل ہو۔

آتارنا۔ (غصہ وغیرہ کے ساتھ، بخار نکالنے کی جگہ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد۔

قول فیصل۔ تم کو جگایا دوسرے نے اور غصہ مجھ پر اتارتے ہو۔

آتارنا۔ ذہن، دل، دماغ کے ساتھ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد۔

عمل صرف۔ منطق یا فلسفہ کا مسئلہ کسی کے دل میں اُتارنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

قول فیصل۔ ان معنوں کی خصوصیت زیادہ تر ذہن، دل، دماغ سے ساتھ ہے۔

آتارنا۔ نشے کے ساتھ۔ دور کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد۔

چاندنی رات کس بہار پہ ہے
نشے بھی اب اُتار پہ ہے — قلق

آتارنا۔ نظر کے ساتھ۔ ذلیل و حقیر کرنا۔

چڑھتا نہیں جیسی کی نظر پہ ترا عاشق
کیا ضعف نظر نے ترا بیمار اتارا — امیر

آتارنا۔ (عزت کے ساتھ، آبرو کے ساتھ)

عمل صرف۔ تم نے بلا وجہ ایک شریف کی عزت اتار لی، یا آبرو اتار لی۔

آتارنا۔ (صدقہ، تصدق کے ساتھ، نثار کرنا، وارنا) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد

عارض نے تصدق میں گل لے یار اتارا
سنبل کو ترے گیسوؤں نے مار اتارا — امیر

آتارنا۔ (پیچھے کے ساتھ)

عمل صرف۔ تم بھی نسبے بے غیرت ہو تمھارے لڑکے کو شریف اُس نے برات کے دن دس روپے دیے تھے۔ تم نے ان کے لڑکے کی شادی میں دو پیسے دے کے چھچھا اتار دیا۔ یعنی احسان کا بدلہ کر دیا۔

قول فیصل۔ دوسرے کے احسان سے کم احسان کو جو یہ اگر او ہو چپ رہ سکتے ہیں۔ عورتوں کی زبان۔

آتارنا۔ (رنگ، منھ اور چہرے کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد۔

عمل صرف۔ آج کل کیا بات ہے کہ تمھارا چہرہ، منھ اُترا ہوا ہے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رخ اتارنا یا اترنا کم بولا جاتا ہے۔ رخ کے ساتھ تو غیر فصیح ہے اور چہرے کے ساتھ بصورت متعدی، یعنی اتارنے کے ساتھ بھی غیر فصیح۔ صرف چہرہ اترنا اور منہ اترنا بولتے ہیں۔ اور یہی فصیح بھی ہے۔

اتارنا۔ سر کے بالوں کے ساتھ۔ مونڈنا۔
قول فیصل۔ بچوں کے لیے مونڈن اور عقیقہ کے محل پر بولتے ہیں۔

اتارنا۔ بوٹ۔ جوتے کے لیے)
محل استعمال۔ آج جس نے کاریگر کو بٹھایا تھا بڑا تیز دست ہے اس نے چار جوڑے اتارے۔
قول فیصل۔ بوٹ سازوں کی اصطلاح۔

اتار وہ حاکم اور دوپہرے دہی نقصان کرتا ہے۔ جلد باز افسر اور دوپہر کو دہی کھانا سخت نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ (ہندی)
قول فیصل۔ اس مثل کا فضائے لکھنؤ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اتارو ناتھ پار موری نیا۔ (ہندی) اے میرے پالنے والے میرے کل کام بنا دے۔
قول فیصل۔ اس مثل کا زبان اردو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اتارو ہونا۔ آمادہ ہو جانا۔ پیچھے پڑ جانا۔
اردو۔ باعتبار دہلی فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام دہلی۔ عورت مرد سے

جب آستیں چڑھائی زلفیں سنوارنے پر
وحشت ہوئی اتارو کپڑے اتارنے پر — شاد

قول فیصل۔ اب اتارو ہونا کوئی نہیں بولتا۔

اتارے ہونا۔ کسی بات پر مستعد ہو جانا۔ پیچھے پڑ جانا۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام دہلی۔ عورت مرد سے

ہم جو رونے پر اتارے ہو گئے
بت کے سب دریا کنارے ہو گئے — امیر مینائی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ امیر نے دہلی سے متاثر ہو کے یہ محاورہ نظم کر دیا اس لیے کہ مومن دہلوی کے شاگرد تھے۔

اتارے ہونا۔ بہت خفا ہونا، برا بھلا کہنا۔
اردو۔ باعتبار دہلی فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام دہلی۔ عورت مرد سے

کچھ نہیں پوچھا کہ ہے کس کی خطا
آتے ہی مجھ پر اتارے ہو گئے — مسرور

قول فیصل۔ یہ محاورہ لکھنؤ کا نہیں ہے کوئی نہیں بولتا۔

اتارے ہونا۔ سواروں کا گھوڑوں سے اتر کر تلواروں سے لڑنا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کی تو یہ زبان نہ کبھی تھی نہ اب کوئی اس محاورے کو بولتا ہے، مگر دہلی میں بھی اب یہ محاورہ ان معنوں میں متروک ہو گیا۔

اتارے ہونا۔ صدقے اتارنا۔
بیماری سے اچھا ہونے کے لیے یا دفع نظر کے لیے جو چیز کسی کو دیں یا چوراہے پر رکھیں۔ اس کو صدقہ بھی کہتے ہیں۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص و عوام دہلی۔ عورت مرد سے

پھر تو صدقے اتارے ہونے لگے
زرد انعام لوگ ڈھونے لگے — حق

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "اتارے" صدقے کے ساتھ بولتے ہیں۔ یعنی صدقے اتارے ہونا۔ خالی اتارے ہونا کوئی نہیں بولتا۔

اتارے ہونا۔ دل سے متوجہ ہونا۔
اردو۔ باعتبار دہلی فصیح، رائج، مشترک خاص و عام دہلی۔ عورت مرد سے

معلم بھی ہوا اس پہ اتارے
پڑھائے قاعدے ابجد کے سارے — الف لیلیٰ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ محاورہ کوئی نہیں بولتا۔

اتالیق۔ اَتْ اَلِیْ قْ۔ अतालीक۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ استاد۔ اب اردو ہو گیا۔ فصیح۔ رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد سے

رکھا اتالیق نوکر اور ادیب
ہم معلم ہر ایک فن کے لبیب — بہشت گلزار

قول فیصل۔ ترکی میں باپ کو (آتا) کہتے ہیں۔ ہندوستان میں لفظ اتالیق صرف معلم کے لیے نہیں بولا جاتا ہے، بلکہ جو علاوہ تعلیم علمی یعنی کتاب پڑھانے کے دن رات بچے کے اچھے برے کی نگرانی کرے۔ امرا کے بچوں پر اتالیق نوکر رکھے جاتے ہیں جو علم و تہذیب و اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں۔

اتالیقی۔ صفت۔ تعلیم دینے کا کام، تعلیم دینا۔ اردو۔ فصیح۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ۔ دہلی۔

آتا ولا سو باؤلا دھیرا سو گمبھیر۔ جلدی کرنے والا پاگل ہے اور آہستہ کام کرنے والا عقلمند۔ جلد بازی اچھی نہیں۔
قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اتائی۔ اَتْ اَ ئِی۔ अताई۔ وہ پیشہ حاصل کرنا جو خاندان میں نہ ہو۔
اردو۔ پیشہ وروں کی اصطلاح۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔
قول فیصل۔ یہ اصطلاح عام طور سے استعمال نہیں کرتے، بلکہ خاص خاص پیشہ وران بولتے ہیں جیسے

گوئیے، ڈھاڑی، میراثی وغیرہ۔ اگرچہ یہ زبان مخصوص گویوں کی ہے لیکن اور پیشے والوں کو بھی اتائی کہہ سکتے ہیں۔

اَتْباع۔ اَتْ بْ اُ غ۔ جمع تابع کی۔ پیرو۔ مرید
قول فیصل۔ اردو میں داخل نہیں ہے نہ کوئی بولتا ہے۔ صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ گاہے گاہے بولتا

اِتّباع۔ اِتْ تِ بَ اُ غ۔ [illegible] پیروی کرنا۔ عربی۔ باب افتعال سے۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان ؎

ہے کون جز آئمہ اثنا عشر بحق
اثنا امور دیں میں کہے جن کا اتباع — انشا

قول فیصل۔ پڑھا لکھا طبقہ کثرت سے بولتا ہے۔

اُپیکشا۔ (سنسکرت۔ مؤنث) بے پروائی۔ غفلت۔ بے احتیاطی۔ ۲۔ تشبیہ۔ نظیر۔

اُتپل۔ (سنسکرت۔ مذکر) کنول۔ نیلوفر۔ ۲۔ ایک ناگ۔ ۳۔ ایک لغت نویس۔

اُتپن۔ ۱۔ نکلا ہوا۔ پیدا ہوا۔ پیدا کیا ہوا۔ ۲۔ (مذکر) اصلیت۔ پیدائش۔ ۳۔ ترقی۔ ۴۔ اظہار۔ ۵۔ پیداوار۔ ۶۔ منافع۔ نفع۔

اُتتائی۔ ۱۔ (ہندی۔ مذکر) چور۔ مجرم۔ ۲۔ آگ لگانے والا۔ ۳۔ زنا بالجبر کرنے والا۔ ۴۔ قاتل۔

اتتھ۔ (سنسکرت۔ مذکر) مہمان۔ اجنبی۔

اتتھ گھوشالا۔ (مؤنث) مہمان خانہ۔

اتتھ کریا۔ (مؤنث) خدمت کرنا جس کا مہمان مذہبی طور پر حقدار ہے۔

اَتتھا۔ ۱۔ (ہندی۔ صفت) بے طاقت۔ ۲۔ بغیر اختیار۔

اُتتھان۔ ۱۔ (سنسکرت۔ مذکر) اٹھنے یا کھڑا ہونے کا فعل۔ ۲۔ چاند کا چڑھنا۔ ۳۔ دوبارہ زندہ ہونا۔ ۴۔ جانے کے لیے اٹھنا۔ ۵۔ ظاہر ہونا۔ ۶۔ لڑائی پر جانا۔ ۷۔ عروج۔

اُتجیرن۔ (سنسکرت۔ صفت) بہت بوڑھا۔ سڑا ہوا۔

اَتچار۔ (سنسکرت۔ مذکر) سیاروں کی پوری گردش۔

اِتّحاد۔ (اِتْ تِ حَ ا د۔ [illegible]) مطابقت۔ یگانگی۔ یکساں ہونا۔ جیسے صورت میں اتحاد۔ عربی۔ باب افتعال سے۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان ؎

صورت میں اتحاد تو سیرت میں اختلاف
تجھ سا ہوا اور تجھ سا نہ ہو وہ بشر کہاں — داغ

قول فیصل۔ چونکہ اب یہ لغت زبان اردو میں داخل ہو گیا ہے اور کثرت سے زبانوں پر جاری ہے اس لیے اردو بھی ہے۔

اتحاد۔ ۲۔ میل جول۔ دوستی۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان ؎

یہ دل لگانے میں ہم نے مزا اٹھایا ہے
ملا نہ دوست نہ دشمن سے اتحاد کیے — آتش

اتحاد بڑھانا۔ میل بڑھانا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

نہ قالب میں پھر آئی بیوفا روح رواں نکلی
بڑھا کر اتحاد ایسا بھی کیا بیزار ہوتا تھا — تجر

اتحاد بڑھانا۔ (فعل لازم) میل جول بڑھانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

سب سے آپس میں اتحاد بڑھا
نشۂ دوستی زیادہ بڑھا — اختر شاہ اودھ

اتحادی۔ انگریز۔ امریکہ۔ روس۔ فرانس وغیرہ

اِتحاف۔ تحفہ دینا۔
عربی۔ غیر فصیح۔ بہت کم بولا جاتا ہے۔ صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے ؎

مجھی سے ہے ابھی یاد تو ہم وطنیں وہیں جگہ
ہے قابل سپاس یہ اتحاف یار کا — تسلیم

قول فیصل۔ اس لغت کا اردو میں بہت ہی کم صرف ہوا اس لیے باعتبار زبان اردو غیر فصیح ہے۔ اس کا سننا کانوں پر بار ہوتا ہے۔

اَتْدان۔ (سنسکرت۔ مذکر) فیاضی۔ سخاوت۔ خیرات۔

اَتْداہ۔ (سنسکرت۔ مذکر) سخت گرمی۔ زبردست آتش زنی۔

اَتْدرگت۔ (سنسکرت۔ مؤنث) بڑی مشکل یا مصیبت

اَتْدور۔ (سنسکرت۔ مذکر) بڑا فاصلہ۔

اُتَر۔ اترنا کا امر۔
محل صرف۔ چھوٹا بچہ کرسی [illegible] باپ کو گر پڑنے کا خوف ہو تو کہتا ہے اتر [illegible]۔

اُتَّر۔ ۱۔ (ہندی صفت) دور۔ پیچھے۔ ۲۔ آخری۔ ۳۔ اونچا۔ اوپر کا۔ ۴۔ بڑھ کر۔ بہتر۔ ۵۔ زیادہ طاقتور۔ ۶۔ نہایت اچھا۔ بہت اچھا۔ ۷۔ بائیاں۔ ۸۔ مذکورہ بالا۔ ۹۔ حسب ذیل۔ ۱۰۔ آگے۔ ۱۱۔ مستقبل۔ ۱۲۔ شمال۔ جب کوئی اس طرف منہ کرکے کھڑا ہو جدھر سے سورج نکلتا ہے تو اس کی بائیں جانب جو سمت پڑے وہ اتر ہے۔ ۱۳۔ مذکر۔ جواب۔ ۱۴۔ فضیلت۔ ۱۵۔ قوت۔ ۱۶۔ آمد۔ ۱۷۔ نتیجہ۔ ۱۸۔ (حساب میں) فرق۔ ۱۹۔ رامائن کی آخری کتاب کا نام۔

اُترا۔ ۱۔ اترنا کا امر (ہندی)
اُترا۔ ۲۔ چھوڑا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک

ہیں جیسے آج۔ کل۔ پرسوں۔ اترسوں۔ لکھنؤ کے اعتبار سے ترسوں کو اہل دہلی اترسوں کہتے ہیں۔

اُترسے۔ گذشتہ کے۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی عورت مرد ؎

قسم اول تو تیرے عارض تاباں میں ہو
اس سے کم سوئی میں ہو اترسے کہ جاڑے میں رنگ

قول فیصل۔ یہ محاورہ لکھنؤ میں عورتیں بہت زیادہ بولتی ہیں۔ مردوں میں عوام زیادہ اور خواص کم بولتے ہیں۔

اُتر گرد دکھن میں چیلا کیسے بدھیا بڑھے اکیلا۔ شاگرد گرو سے دور رہے تو کچھ سیکھ نہیں سکتا۔ مثل

قول فیصل۔ دیہاتیوں کی مثل ہے۔ شہری ہندو زیادہ بولتے ہیں۔

اُتر گئی لوئی تو پھر کیا کرے گا کوئی

جب شرم و لحاظ نہ رہا تو پھر کسی کا کیا خوف۔

اردو۔ مثل۔ غیر فصیح۔ کمی کے ساتھ رائج۔ عورتوں کی زبان۔ لکھنؤ دہلی کی عورتوں میں مشترک۔

اُترن۔ پہنی ہوئی پوشاک۔

اردو۔ واحد۔ اترنیں جمع۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔ عوام مرد اور سب عورتیں بولتی ہیں ؎

ہاتھ آئے اس کا اترن بھی اگر خورشید کو
خلعت زر اپنا بدلے یار کی پوشاک سے — بحر

قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل مذکر تھا۔ ہو چکا وہ دو میں بھی مؤنث ہو۔

اُترن۔ (ہندی۔ مؤنث) سے باہر آنا۔ آزاد ہونا۔ ٹکڑا۔ پودہ (ہندی مذکر) اُترے ہوئے کپڑے۔ از جامع اللغات

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اُترے ہوئے کپڑوں کے علاوہ اور کسی معنی میں نہیں بولا جاتا۔ جامع اللغات نے اترن کو مذکر لکھا ہے۔ مگر لکھنؤ میں اس کا استعمال تانیث کے ساتھ ہوتا ہے۔

اُترنا۔ چل جانا۔ چھٹنا۔

فقرہ۔ ذرا سنبھال کے کپڑا پچھاڑو۔ کسی اور جگہ سے نہ اُتر جائے۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب "اُترنے" کی جگہ پھٹ جانا زیادہ بولتے ہیں۔

اُترنا۔ متوجہ ہونا۔

(از آب حیات) دوسرے کوچے میں اگر علم کی تعریف پر اُتر آتے ہیں تو اس کی برکت سے پیر پیغمبر لاکھ فرشتے بنا دیتے ہیں۔

اُترنا۔ کشتی کے لیے اکھاڑے کے اندر آنے کی جگہ۔

فقرہ۔ کم سے کم اکھاڑے میں دس جوڑ اُترے۔ مگر کوئی کشتی لطف کی نہ ہوئی۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب بھی کثرت سے بولتے ہیں۔ مؤلف امیر اللغات نے فقرے میں دس جوڑ استعمال کیا ہے اب اس محل پر دس جوڑیں اُتریں بولا جاتا ہے۔

اُترنا۔ بے عزت ہونا۔ (پگڑی کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی عورت مرد ؎

زاہد کی قدر خاک ہو رندوں کے سامنے
گویا فرشتہ خاں بھی تو پگڑی اتر گئی — بیر

قول فیصل۔ چونکہ اب پگڑی کا استعمال بہت کم ہے اس لیے کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُترنا۔ بے حصہ ہونا۔ (دو پرو کے ساتھ)۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی عورت مرد ؎

چالی دریا پہ کسی کی کام کر ہی جائے گی
موتی خانم آبرو اک دن اتر ہی جائے گی — جان صاحب

اُترنا۔ نکل۔ جگہ سے ہٹنا۔

اُترنا۔ ہٹا دینا۔ الگ کر دینا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی۔

فقرہ۔ یہ چیز اگر آج ہی اُتر جاتا تو اچھا تھا۔

قول فیصل۔ کم ہو جانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں مثلاً تھوڑی مٹی اگر اُتر جاتی تو آڑ جاتی رہتی۔

اُترنا۔ اُڑ جانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ خدا جانے پتیلے میں کیا پکایا ہے کہ سب قلعی اُتر گئی۔

اُترنا۔ ترشنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد

محل صرف۔ دیا سلائی جس لکڑی کی بنتی ہو سوائے مشین کے اور کسی چیز سے اتنے پتلے ورق لکڑی کے نہیں اُتر سکتے۔

اُترنا۔ خلق ہونا۔ مخصوص ہونا۔ حاصل ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ بخدا آپ کا خلق قابل تعریف ہے کیوں نہ ہو۔ یہ بات تو آپ ہی کے لیے اُتری ہے۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے کہ ان معنے میں استعمال بہت کم ہے۔ لیکن لکھنؤ کی عورتیں زیادہ استعمال کرتی ہیں۔

اُترنا۔ ڈگنا۔ ٹلنا۔ (از فرہنگ آصفی)

اُترنا۔ منتقل ہونا۔ (قرض کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

(دیکھیے قرض کے ساتھ اتارنا)

اُترنا۔ ہلکا ہونا۔ (بوجھ کے ساتھ، دیکھیے اتارنا بوجھ کے ساتھ۔

اُترنا۔ غائب ہوجانا۔ چھن جانا۔ چوری ہوجانا اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ آٹھوں کے میلے میں بیسوں بچوں کے زیور اتر گئے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

اُترنا۔ نیچے اترنا۔ گھٹنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اُترنا کے معنے گھٹنا کے لکھے ہیں اور ذیل کا شعر مثال میں پیش کیا ہے۔ یہ شعر ان معنوں میں درست نہیں ہے بلکہ یہاں "اترگئے" کے معنے نیچے آنے کے ہیں نہ کہ گھٹنے کے۔ صاحب نور اللغات سے غلطی ہوئی۔

اوج جو روضۂ پرنور کا اجابت ملے
اُتر کے چاند چراغ مزار ہو جائے — امیر

اُترنا۔ تیاری پر ٹوٹنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد۔

محل صرف۔ آب کی اتنی کثرت ہے کہ روزانہ ایک ایک درخت سے سیکڑوں آم اترتے ہیں۔

قول فیصل۔ پھولوں کے لیے بھی بولتے ہیں مثلاً آپ کے باغ میں روز کتنے پھول اترتے ہیں۔

اُترنا۔ پھیلنا۔ آنا۔ (دھوپ کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ سردی بہت ہو۔ جب تک دھوپ نہیں اترے گی میں گھر سے قدم نہیں نکالوں گا۔

قول فیصل۔ سایہ کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے سایہ اتر رہا ہے۔

اُترنا۔ (بچے کے لیے) مرجانا۔ فوت ہوجانا۔

فقرہ۔ دو لڑکیاں تھیں۔ ایک دو مہینہ کی ہوکر اتر گئی۔ دوسری خدا رکھے زندہ ہے۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ دہلی کی عام عورتوں کی زبان ہے لکھنؤ میں اعلیٰ طبقے کی عورتیں نہ کبھی بولتی تھیں نہ اب بولتی ہیں۔

اُترنا۔ (تصویر کے ساتھ) کھنچنا۔ عکس ہونا۔

اُترنا۔ کسی عضو کا جگہ سے ہٹ جانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

بار دامن سے اگر جائے نہ کیوں تیری کمر
آستیں کا یہ ہوا بوجھ کہ شانہ اترا — ناسخ

اُترنا۔ پانی میں در آنے کی جگہ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

چڑھا آتا ہے یہ پانی ہزاروں ڈوبے جاتے ہیں
وہ اُترے ہیں نہانے کو عجب دریا میں ہلچل ہے — عاشق بزاز دہلوی

اُترنا۔ گھسنا۔ داخل ہونا۔

اُترنا۔ ہونا۔ جیسے پورا ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ دس لڑکے امتحان میں بیٹھے اور ایک بھی پورا نہ اترا۔

اُترنا۔ ادا ہونا۔ چکنا۔ بے باق ہونا۔
(از فرہنگ آصفی)

اُترنا۔ جھکنا۔ لٹکنا۔

فقرہ۔ چھپّر بہت اُتر آیا ہے ذرا اوپر چڑھا دو۔
(از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب بھی بولتے ہیں۔

اُترنا۔ (بھاؤ نرخ کے ساتھ) سستا ہونا۔ بھاؤ گر جانا۔ نرخ کم ہوجانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ دیکھو اگر چاول خریدنا ہیں تو ابھی نہ خریدو۔ چار دن میں جب بھاؤ اُتر جائے گا تو خریدنا فائدے میں رہوگے یعنی سستا ہوجائے گا۔

اُترنا۔ (اناج کے ساتھ) مہنگا ہونا۔ بھاؤ چڑھنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی عورت مرد۔ غلہ فروشوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ چار دن برابر پالا پڑنے سے ماش اتر گیا یعنی دس سیر کا تھا نو سیر کا رہ گیا۔ مہنگا ہوگیا۔

اُترنا۔ سن کے ساتھ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ ظاہر میں ہاتھ پیروں کا اچھا تھا۔ مگر سن سے اُترنے کی بات ہے جو پہلوان پچھڑ گیا۔

اُترنا۔ جوانی کے ساتھ۔ ڈھلنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

ڈھلا سارا بدن سانچے میں گویا
ذرا اُترا نہیں ظالم کہیں سے — رشتا دہلوی

قول فیصل۔ اس کا استعمال "سے" کے ساتھ ہوتا ہے جیسے جوانی سے اترا ہوا۔ سن سے اترا ہوا۔ مؤلف نور اللغات نے سن سے اترنے کی مثال میں حضرت داغ کا شعر پیش کیا ہے۔ جس کے آخری مصرع میں اترنے کے صرف کا لاغری سے تعلق ہے، سن سے اترنے سے تعلق نہیں ہے، مثال درست نہیں ہے۔

اُترنا۔ بے زیب ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

ڈھلا سارا بدن سانچے میں گویا
ذرا اُترا نہیں ظالم کہیں سے — داغ

اُترنا۔ (خون کے ساتھ) غصے کے محل پر۔ اردو۔ فصیح
رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔ عورت مرد ؎
شاخِ گل کو بھی نہ آتش نے چھوا تھا اس پر
خوں تری آنکھوں میں اے بلبلِ شیدا اُترا — آتش
قول فیصل۔ خون اُترنے سے انتہائی غصہ مراد ہے۔ چونکہ غصہ میں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، اس لیے خون اُترنا بولتے ہیں۔

اُترنا۔ (کپڑے کے تھان کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔
چکا مول قیمت جو بڑھنے لگی
گزوں سرخ اطلس اُترنے لگی — باسلام

اُترنا۔ (نگاہ کے ساتھ) وقعت نہ رہنا۔ اردو۔ فصیح
رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔ عورت مرد ؎
جو دو گھڑی کے لیے بھی وہ بام پر جاتے
نگاہِ خلق سے شمس و قمر اتر جاتے — تقی

اُترنا۔ (دل کے ساتھ) ذلیل و حقیر ہو جانا۔ اردو فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد
محل صارف۔ شبراتن کو میں بہت عزیز رکھتی تھی مگر اب ایسی ایسی حرکتیں سننے میں آئی ہیں کہ دل سے اتر گئی۔
قول فیصل۔ دل کی جگہ (جی) کا بھی استعمال ہے جو فصیح ہے ؎
کھل گئے رخسار اگر یار کے
شمس و قمر جی سے اتر جائیں گے — میر

اُترنا۔ عورت سے مجامعت کرنا۔ اردو غیر فصیح
پست طبقے کے لوگوں اور جہلا کی اصطلاح۔ فصحا اور خواص میں کوئی نہیں بولتا۔
محل صارف۔ بارہ برس کی لڑکی مر نہ جاتی تو اور کیا ہوتا۔ ایک دم سے بیچاری پہ چھ سات آدمی اُتر گئے۔

اُترنا۔ ہٹنا۔ الگ ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎
مقصد برآئے میان سے لی تیغ یار نے
اُترا غلافِ کعبۂ حاجت رہے دل — وزیر

اُترنا۔ بلندی سے نیچے چلا آنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج
مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎
رکا بھی جو کوٹھے پہ چڑھا ہو وہ اُتر جائے
آتا ہوا ادھر ہو وہ اسی جا پہ ٹھہر جائے — انیس

اُترنا۔ زائل ہو جانا (آب کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج
مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎
کچھ مرے آنسوؤں کی قدر نہ کی
اُتری ان موتیوں کی آب عبث — رشک
قول فیصل۔ آب سے مراد چمک ہے۔

اُترنا۔ کم ہونا، جاتا رہنا۔ (آنکھوں کے ساتھ) اردو
فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی عورت مرد
محل صارف۔ بڑے میاں تمھاری آنکھوں کی روشنی میں جو کمی ہے غالباً پانی اُتر رہا ہے۔

اُترنا۔ غیر معمولی طریقے سے بڑھ جانا۔ (فوطوں کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک لکھنؤ، دہلی۔
محل صارف۔ تمھارے فوطے حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں میرا خیال ہے کہ پانی اُتر رہا ہے۔
قول فیصل۔ صرف مردوں کی زبان۔

اُترنا۔ قیام کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎
شب کو کہیں اُترے تو سحر کو ہوئے رہگیر
جلدی تھی کہ ہو جائے شہادت میں نہ تاخیر — انیس

اُترنا۔ (نور کے ساتھ)
محل صارف۔ خدا مبارک کرے برات کی رات اور چوتھی کی رات تمھاری لڑکی پر کیا نور اُترا تھا، اللہ نظرِ بد سے بچائے۔
قول فیصل۔ عورتوں کی خاص زبان۔

اُترنا۔ (تپ کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد ؎
گرمی میں بھی راحت سے گزر جائے گی بابا
آئے گا پسینہ تپ اُتر جائے گی بابا — انیس

اُترنا۔ گھٹنا۔ جھینپنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎
نیک و بد دونوں کو یکساں مری آنکھیں بھی
آہن و زر داغِ تیغوں میں برابر اُترا — امیر

اُترنا۔ (دودھ کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج
مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صارف۔ جب سے بھینس خریدی جان عذاب میں پڑ گئی۔ مہینے میں کتنے دن ایسے ہوتے ہیں جب دن دودھ نہیں اُترتا۔
قول فیصل۔ دودھ اُترنے کا صرف ہمیشہ تھن اور عورت کے پستان کے ساتھ ہوتا ہے۔

اُترنا۔ (ذہن کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد۔
محل صارف۔ تم نے جس بات کو کہا تھا میرے ذہن سے بالکل اُتر گئی۔

اُترنا۔ (خیال کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔
محل صارف۔ گھنٹے کا حساب محمودہ بیگم نے بتایا تو تھا پر خیال سے اُتر گیا۔ (از نبات النعش)

اُترنا۔ گذہ۔ (از جامع اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُترنا۔ دریا سے پار ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

اُتر جاؤں ابھی دریائے غم سے وہ اگر چاہے
میں کشتی جانتا ہوں یار کی تیغ جہازی کو — ناسخ

اُترنا۔ دنیا میں آنا۔ پیدا ہونا۔ (از جامع اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُترنا۔ کسی کا رنگ اور طرز آجانا (لہجے کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی عورت مرد۔
عمل صارف۔ تم نے سوز خوانی میں اتنا ریاض کیا کہ سجو صاحب سوز خوان کا لہجہ اتار لیا۔

اُترنا۔ (وحی وغیرہ) آسمان سے آنا۔ از جامع اللغات
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بھی بولتے ہیں اور فصیح بھی ہے۔ اور یہ آسمان سے اترنے والی چیزوں کے لیے زیادہ تر بولتے ہیں۔ مثلاً فرشتے کے لیے۔

چلو تم بھی شہیدانِ محبت کے مزاروں پر
زیارت کو فرشتے آسمانوں سے اترتے ہیں

مثلاً آیت کے لیے

چشم زاہد میں ہوں گو خوار گناہوں کے عوض
مغفرت کا تو مری شان میں آیہ اترا — ناسخ

(آیت کو مونث اور آیہ (یعنی آیت) کو اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔

اُترنا۔ زائل ہونا۔ دفع ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد
(نشہ کے ساتھ)

کسی حالت میں مجھے ہوش سے کچھ کام نہیں
چڑھ گئے ابخرے سودے کے جو نشہ اترا — ناسخ

(جن۔ بھوت۔ پریت کے ساتھ)

دور سر عشق کا سر سے نہ مرے دور ہوا
جل کے جن تجھ سے نہ لیا آتش سودا اترا — آتش

اُترنا۔ رفع ہونا۔ مٹنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

تن سے بار سر بادۂ سودا اترا
شکر ہو خنجر قاتل کا تقاضا اترا — آتش

قول فیصل۔ اب قرضے کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُترنا۔ تیار ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

روز پوچھ آتے ہیں میخانے سے جا کر ہم مست
کاسۂ گرد پاک ہے تیرے کوئی ساغر اترا — اسیر

قول فیصل۔ دیگ، پتیلی وغیرہ کے لیے بھی بولتے ہیں جیسے اب تک ایک دیگ بھی نہیں اتری۔ مہمان کیا کھائیں گے

اُترنا۔ سوار ہونا یا چڑھنے کی ضد۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

منہ ڈوپٹے سے ڈھانپتی اتری
خوف کے مارے کانپتی اتری — شوق

اُترنا۔ ٹھیک ٹھیک کسی بنی ہوئی چیز کی نقل کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
عمل صارف۔ بڑے بڑے انجینیروں نے کوشش کی مگر آج تک تو تاج محل کا نقشہ نہ اتار سکے۔
قول فیصل۔ اس کا استعمال نفی کے ساتھ زیادہ ہے۔

اُترنا۔ ادا ہونا (فقرہ) لڑکی کی شادی ہو گئی۔ چلو بار فرض اتر گیا۔ (از امیر اللغات)
قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں فرض اترنا کی جگہ فرض ادا ہونا زیادہ بولتے ہیں اور اب فرض اترنا غیر فصیح ہے۔

اُترنا۔ چاند کم ہونا۔ چھوٹا ہونا۔ (از جامع اللغات)
عمل صارف۔ کہیں اترتے چاند میں محبت کا تعویذ لکھا جاتا ہے۔

اُترنا۔ کٹ جانا، جدا ہو جانا۔ (سر کے ساتھ) اردو۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

منت خنجر قاتل سے ہے نیچی گردن
سر تو اترا ہو گر ہم ہیں گرانبار ہنوز — امیر

اُترنا۔ جاتا رہنا۔ نہ رہنا (رنگ کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد
عمل صارف۔ تم نے دو دانتوں میں کون سا رنگ لگایا تھا کہ ایک ہی ہفتہ میں اتر گیا۔

اُترنا۔ پورا ہونا۔ (قسم کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
عمل صارف۔ اب اصرار نہ کرو۔ ایک نوالہ کھا لیا تمہاری قسم اتر گئی۔

اُترنا۔ (دریا۔ ندی۔ پانی وغیرہ کے ساتھ) چڑھاؤ کم ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت۔ مرد ؎

فرقت میں سیل اشک کا عالم جو ہو سو ہے
دریا ہزار بار چڑھے اور اتر گئے

اُترنا۔ کسی کے محل پر۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد

قمر اول نور تیرے عارض تاباں میں ہو
اس سے کم سورج میں ہو اس گھر کے چاند میں — رشک

اُترنا۔ چبھنا، پیوست ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

وہ نیشتر سہی دل میں اگر اتر جائے
نگاہ ناز کو پھر کیوں نہ آشنا کیجے — غالب

اُترنا۔ (نظر کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت و مرد ؎

اس قدر ڈوبے ہم اشک نے کی موج زنی
آخر کار نظر سے مری دریا اترا — آتش

اُترنا۔ (دھیان کے ساتھ) اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک

خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت۔ مرد۔ خواص عورت مرد
کم اور عوام عورت مرد زیادہ بولتے ہیں۔

چشم یاراں میں مرے بعد نہ خوناب اُترا
یاد آتا نہیں پھر دھیان سے جو خواب اُترا — آتش

اُترنا۔ بے رونق ہونا (منہ کے ساتھ)۔ اردو۔ فصیح۔
رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد۔

تیرے شب چار دہم کے بناؤ سے
دو دن میں ماہتاب کا بھی منہ اُتر گیا — صبا

اُترنا۔ بے رونق ہونا (چہرے کے ساتھ)۔ اردو۔
فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

اشک بھر لایا ہو مرگ ناگہانی پر مری
آج کچھ اُترا سا چہرہ ہو مرے سفاک کا — [illegible]

اُترنا۔ پہننے اوڑھنے کی چیز کا بدن سے جدا ہونا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی عورت
مرد ؎

دیوانگی میں جھک ہے یہی ہم لباس سے
اُتری قبا بخار بدن سے اُتر گیا — بحر

پاؤں سے زنجیر اگر اُترے تو اُترے اے جنوں
قید گیسو سے تو دل کے فارغ البالی نہیں — امیر

اُترنا۔ فرو ہونا۔ حلق یا گلے سے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج
مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد ؎

قاتل کی تیغ تیز عجب کام کر گئی
بوسے کے ادھار سے گلے تک اُتر گئی — امیر

قول فیصل۔ ہر وہ چیز جو انسان کھاتا اور پیتا ہو
اس کے لیے حلق سے اُترنا بولتے ہیں۔ مثلاً پانی کے ساتھ

کر دوں بھر ساقی میں کیا بادہ نوشی
کہ پانی گلے سے اُترتا نہیں ہے — صبا

اُترنا۔ صدقے وغیرہ کے ساتھ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج
مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد ؎

سر و خور جلائے قرص سیم و زر خیرات ہوتے ہیں
نظر اُن کو ہوئی ہر رات دن صدقے اُترتے ہیں — ذکر

اُترنا۔ از خود ساماں ہو جانا۔ یا غیب سے ملنے کی جگہ بولتے
ہیں۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی
عورت، مرد ؎

مثل طفلی کے جوانی میں بھی بھوکے نہ رہے
شیر مادر کی طرح رزق مقدر اُترا — امیر

اُترنا۔ نصیب ہونا۔ حاصل ہونا۔
محل صورت۔ آپ کی طراری و زباں آوری کا کیا کہنا
یہ بات تو آپ ہی کے لیے اُتری ہے۔
قول فیصل۔ استعمال کم ہے۔ فصحا نہیں بولتے

اُترنا۔ فرو ہونا۔ (غصے کے ساتھ)، اردو۔ فصیح۔ رائج
مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

اُترے غصہ جو کسی وقت تو ان سے پوچھوں
دیو بن جاتے ہیں کیوں آپ کنھیا ہو کر — امیر

اُترن پترن۔ (پہنی ہوئی پوشاک، جس کو پھر پہننا
مقصود نہ ہو۔ پترن تابع مہمل۔ اردو۔ غیر فصیح۔ بہت
کم رائج ہے۔ صرف عوام بولتے ہیں۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں صرف عورتیں، وہ بھی پست طبقے
کی بولتی ہیں۔ فصحا کبھی نہیں استعمال کرتے۔

اُترنگ۔ उतरंग۔ وہ لکڑی جو دروازے
میں اوپر کی طرف چوکھٹ کے مقابل میں لگاتے ہیں۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ نجاروں کی اصطلاح۔
قول فیصل۔ یہ اصطلاح عام نہیں ہے صرف نجار
بولتے ہیں اور عوام و خواص میں اکثر و بیشتر اس اصطلاح
سے ناواقف ہیں۔ صاحب امیر اللغات نے ذکر کیا ہے
لیکن بفتح بھی بولتے ہیں۔ یہی صحیح ہے۔

اُترول۔ (ہندی، مذکر) تپ دق اور سل۔

اُترولہ۔ ہند ضلع گونڈہ میں ایک قصبہ ہے جس میں
سب سے پہلے یونین جیک کی ابتدا ہوئی۔ آخر حسین صاحب
اس کے بانی تھے جن کی بدولت [illegible] جنگ کو ختم
کر کے ہزاروں انسانوں کا خاتمہ کر دیا۔

اُتر ما رجو بر کھا ہووے تو کال پچھوکر جا کر روئے۔ اگر شمال میں بارش ہو تو قحط
نہیں پڑتا۔

اُترہری۔ उतरहरी۔ وہ ہوا جو اُتر کی جانب
سے چلے۔ ہندی۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و
عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

اُتر پھل۔ ایک دوائی۔ ہڑ۔ بہیڑہ۔ آنولہ۔ دھنیا
اور شہد سے بنائی جاتی ہے (سنسکرت میں ترپھل یعنی
تین پھل)

اُتری ہوئی پاپوش۔ بے حقیقت اور بے قدر
شے، وہ عورت جس سے تعلق چھوڑ دیا ہو۔

باندھا مضمون غیر اُتری ہوئی پاپوش ہے — آتش
جب تعلق نہ رہا مرد بگڑ کے دوش سے پھر
نوکری چھوڑی تو اُتری ہوئی پاپوش ہے پھر — رشک

اُتری ہوئی۔ چھٹی ہوئی (افشاں کے ساتھ)
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی
عورت مرد۔
قول فیصل۔ اُتری ہوئی مہندی، چھوٹی ہوئی
مہندی ؎

خون کرنے کی ہو چھیڑ اُتری ہوئی مہندی کو
حکم ہو ناخنوں کے کٹتے ہی خنجر ہونا — منیر

اُتری ہوئی۔ جب پوشاک کو دوبارہ نہ پہننے کے
خیال سے اُتار دیا جائے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک
خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

تیرے دیوانے سے لپٹے جاتے ہیں صحرا کے خار [illegible]
ایک اک طالب ہوا اُتری ہوئی پوشاک کا [illegible]

اتشیت۔ سنسکرت صفت، حد سے زیادہ سرد۔ بہت ٹھنڈا۔

اتصاف ۔ (عربی) ذکر، کیفیت
عربی۔ باب افتعال سے۔ غیر فصیح۔ بہت کم بولا جانے والا لغت۔ عربی داں حضرات کبھی کبھی بولتے ہیں۔ اردو زبان میں نہیں داخل ہو سکا۔

اتصاف۔ اِتّ صَ اَف۔ تعریف و ثنا۔
دیکھیے اتصاف ۔

اتصاف ۔ خوبی۔ عمدگی۔ جوہر۔ گن۔ وصف۔ بیان کرنا۔　(دیکھیے اتصاف)

اتصال ۔ اِتّ صَ اَل۔ ملا ہونا۔ ملنا۔ لگا۔ آنا
عربی۔ باب افتعال سے۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص دہلی لکھنؤ۔ مردوں کے بولنے کا لغت۔ عورتیں بالکل نہیں بولتیں البتہ وہ عورتیں جو عربی سے تعلق رکھتی ہیں وہ کبھی کبھی بولتی ہیں ؎
کہنے کے واسطے ہو شب وصل اے فلک
دیکھا ہو اتصال ہمیں صبح و شام کا　رشک

اتصال ۔ ستاروں کا بروج و درجات کے اعتبار سے باہم نظر آنا۔ منجمین کی اصطلاح ؎
کہنے کے واسطے ہو شب وصل اے فلک
دیکھا ہو اتصال ہمیں صبح و شام کا　رشک
قول فیصل۔ ان معنوں میں اردو میں نہیں بولا جاتا۔ صرف منجمین کی اصطلاح ہے۔

اتصال ۔ میل۔ جوڑ۔ اجتماع

اتصال ۔ ہمسائگی۔ تعلق

اتصال ۔ لگاتار ہونا کسی کام کا۔

اتصال ۔ ایک کشش جس کے وجہ سے مادے کے ذرات آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

اتصال حقیقی۔ بالکل ایک جان ہو جانا۔

روئی مٹ جانا۔ ڈٹ کر ملنا۔　از فرہنگ آصفی
قول فیصل عربی یا الفاظ فارسی کی ترکیب باعتبار زبان اردو۔ غیر فصیح صرف خواص عربی تعلیم یافتہ حضرات بولتے ہیں۔ عورتیں نہیں بولتیں۔

اتضاح ۔ اِتّ ضَ اَح۔ [illegible]۔ ظاہر۔ آشکار صاف۔
قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں کوئی نہیں بولتا۔

اتفاق۔ اِتّ فَ اَق۔ [illegible]۔ موافقت متفق۔ عربی۔ ذکر۔ باب افتعال سے فصیح۔ رائج مشترک خواص و عوام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔
محل صرف۔ لڑائی جھگڑا کیوں ہونے لگا وہاں آپس میں بڑا اتفاق ہے۔
قول فیصل۔ زبان اردو میں اس قدر استعمال ہوتا ہو کر اردو کے جانے کا مستحق ہو گیا ہے۔ بغیر ترکیب جب استعمال ہوگا اردو ہوگا۔

اتفاق ۔ یعنی مطابقت۔
عربی۔ ذکر۔ باب افتعال سے۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

اتفاق ۔ دوستی۔ یکدلی۔　اردو
محل صرف۔ آپس میں ایسا اتفاق کم ہوتا ہے جیسا حامد اور محمود میں ہے۔

اتفاق ۔ سنجوگ۔ اچانک۔ بے سبب کوئی کام کا واقع ہونا۔ عربی۔ ذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد
محل صرف۔ میں ان سے ملنے کے لیے خود جانے والا تھا۔ مگر اتفاق سے وہ خود آ گئے۔

اتفاق ۔ ایکا۔ یکدلی۔ اردو۔ ذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ کارخانے کے تمام ملازمین نے اتفاق کر کے استعفا دے دیا۔

اتفاق۔ موقع۔ حالت۔ اردو۔ ذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ دیکھیں وہاں جانے کا کب اتفاق ہوتا ہے۔

اتفاقاً۔ جس کا پہلے سے خیال نہ ہو اور وہ ہو جائے یکایک۔ اچانک۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ، دہلی۔ مردوں کے بولنے کا خاص لغت۔ کبھی کبھی عورتیں بھی بول دیتی ہیں ؎
وقت گلگشت کے کسی جا پر
اتفاقاً جو آ نکلا ستمگر　شوق کلکشن عشق

اتفاقات پہلے سے جس امر کی خبر یا علم نہ ہو۔ اور وہ بات ہو جائے۔ عربی۔ جمع۔ ذکر۔ فصیح۔ رائج۔ خواص لکھنؤ، دہلی زیادہ بولتے ہیں۔ مردوں کی زبان عورتیں گاہے گاہے بولتی ہیں ؎
میرے تغیر حال پر مت جا
اتفاقات ہیں زمانے کے۔　میر تقی میر
قول فیصل۔ اردو میں مذکر بولتے ہیں۔

اتفاقات کی بات اور ہے۔ جس کی حقیقتاً امید نہ ہو اور وہ بات ہو جائے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد
محل صرف۔ دو بجے وہ گھر پر ملتے تو نہیں اتفاقات کی بات اور ہے کہ مل جائیں۔

اتفاق بننا۔ موقع پیش آنا۔ واقعہ ہونا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس طرح نہیں بولا جاتا۔

اتفاق پڑنا۔ اتفاقیہ طور پر موقع پیش آنا۔ اردو۔ صرف فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

اتفاق ایسے پڑے ہم تو منافق ٹھہرے
چرخ ناساز نے غیروں سے اسے یار کیا　　تیر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں آج کل پڑے کے بجائے ہوئے زیادہ بولتے ہیں۔ پڑے کا استعمال اب بہت کم ہے۔

اتفاق پیش آنا۔ موقع پیش آنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

اتفاق رکھنا۔ موافقت ہونا۔ میل جول ہونا۔

اتفاق رائے۔ بہت سے لوگوں کا ایک رائے ہونا۔ فارسی ترکیب۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

اتفاق روزگار۔ (دیکھئے اتفاقاً)

اتفاق زمانہ۔ (دیکھئے اتفاقاً)

اتفاق سے متفق ہوکے۔ اتفاق کرکے (فقرہ) آج آپ نے دونوں میں میل کرا دیا تو کیا ہوا وہ چار دن بھی اتفاق سے رہنے والے نہیں۔

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں لکھنؤ میں نہیں بولا جاتا۔

اتفاق سے شاذ و نادر۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

صحبت منافقانہ تو ہر جا اتفاق ہے
کچھ اتفاق ہو تو کہیں اتفاق سے　　ظفر شاہ دہلی

اتفاق کرنا۔ موافقت کرنا۔ اردو۔ فصیح رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

اتفاق کرنا۔ یکدلی۔ ایکا۔ اردو۔ صرف۔ فصیح رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ آج ان کو ضرور ماریں گے۔

اتفاق میں ترقی اور نفاق میں تنزل ہے اتفاق کی تعریف اور نفاق کی مذمت میں کہتے ہیں۔

اتفاق ہونا۔ موافقت ہونا۔ (دیکھئے اتفاق کرنا)

اتفاق ہونا۔ محل و موقع۔ اردو۔ صرف۔ فصیح رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

محل صرف۔ آج ہم باہر جا رہے ہیں۔ دیکھئے اب آپ سے ملنے کا کب اتفاق ہوتا ہے۔

اتفاق ہونا۔ ایکا۔ یکدلی۔ (دیکھئے اتفاق کرنا بمعنی ایکا۔ یکدلی)

اتفاقی۔ اس واقعہ کی نسبت بولتے ہیں جس کے واقع ہونے کا قبل سے کوئی خیال نہ ہو۔ اردو۔ صرف یائے نسبتی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کیسے حسرت جو دل میں باقی ہے
یہ قضیہ بھی اتفاقی ہے　　قلق

قول فیصل۔ اس میں حرف یائے نسبت کا ہے۔ یہ لفظ اس واقعہ کی نسبت میں بولا جاتا ہے جس کے واقع ہونے کا پہلے سے گمان نہ ہو۔

اتفاقیہ۔ بے سان گمان۔ بے خیال۔ اردو صرف غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان ؎

جب وہ گھر کے قریب آ پہونچا
اتفاقیہ میں بھی جا پہونچا　　مسرور

قول فیصل۔ یہ تذکیر یا صحیح۔ لیکن بہ اعتبار زبان اردو غیر فصیح۔ اردو زبان میں اتفاقیہ بسکون قاف و فتح یا بہت کثرت سے استعمال ہے۔ اتفاقیہ۔ اتفاقاً۔ اتفاق سے۔ اتفاقی۔ اتفاق۔ سب ہم معنے ہیں اور ایک ہی محل پر صرف ہو سکتے ہیں۔

اتقا۔ اِت قَ اَ۔ [illegible]۔ پرہیزگاری شریعت نے جن چیزوں کو منع کیا ہے ان سے بچنا۔ (مذکر) عربی مذکر ؎

مومن اس بت کے نیم باز ہی میں
تم کو دعوائے اتقا نہ رہا　　مومن

قول فیصل۔ اردو زبان میں کم بولتے ہیں۔

اتقیا۔ اَت قِ یَ ا۔ [illegible] تقی کی جمع۔ پرہیزگار لوگ۔ صالح آدمی۔ متقی انسان۔ عربی مذکر ؎

رہتی ہیں اتقیا تجھے تراوی میں اتقیا
تکبیر وضو میں قبلۂ دیں نور کبریا　　دبیر

قول فیصل۔ یہ لغت اردو زبان میں عام طور سے رائج نہیں ہے۔ صرف وہ مرثیہ گو جن پر عربیت غالب ہے انھوں نے نظم کیا ہے۔ غزل وغیرہ میں بالکل نہیں بولے گا۔

اتکا۔ (عربی۔ مذکر) تکیہ لگانا۔ سہارا لینا ؎

ہوں وہ مسند نشین کشور فقر
کہ خدا پر ہے اتکا میرا　　اسیر

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہے۔

اُت گُت۔ [illegible]۔ بعید۔ بے انتہا۔ (سنسکرت) ؎

آج بہار جی بکل ہے۔ تم بھی غفلت مت کیجیو
دل مدّ سے جو ہاتھ رکھے تو مت اُت گت کیجیو　　میر

قول فیصل۔ اس کا صحیح لفظ اُت گت ہے۔ پیشتر لکھنؤ دہلی تھا ؎

چل بے ہو گو رہو تری صورت
اتنا بھی چھیڑتے نہیں اُت گت　　نواب مرزا شوق لکھنوی

موجودہ دور میں متروک ہے۔ عورتوں کی زبان

اتلاف [illegible]۔ تلف کرنا۔ عربی مصدر مذکر

قول فیصل۔ زبان اردو میں اس کا کوئی خاص مرتبہ نہیں۔ البتہ عربی تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے۔

اُتَم - उत्तम - بہت کامل۔ پورا۔ صیغۂ افعل التفضیل۔ عربی لغت۔

قولِ فیصل۔ اُردو زبان میں اس کا کوئی مرتبہ نہیں۔

اُتّم - उत्तम - بہت اچھا۔ اعلیٰ۔ بلند مرتبہ۔ بھلا اس لفظ کو نور اللغات میں ہندی اور جامع اللغات میں سنسکرت لکھا ہے۔ شریف۔ خاندانی۔ نیک۔

قولِ فیصل۔ خالص ہندی لفظ ہے۔ اُردو کہے جانے کا مستحق نہیں۔ نہ اس کا استعمال موجودہ دور میں فصیح ہے۔

وصف اُس کا اگر نہ گایا جائے
نہ ہو اُتم گلا نہ مدہم تنت — منیر

اتمام - اِت مَ اَم۔ [illegible] - پورا کرنا انجام کو پہنچانا۔

عربی۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان۔ عورتیں نہیں بولتیں۔

قولِ فیصل۔ گو عربی لغت ہے لیکن اُردو میں اتنا استعمال ضرور ہے کہ سامعت قبول کر لیتی ہے۔ مگر ابھی تک داخل زبان اُردو نہیں ہوا۔

اتمامِ حجت - [illegible] - حجت پوری کرنا کسی مسئلہ میں آخر مرتبہ سمجھانا اور معاملہ طے ہونے کی کوشش کرنا۔ فارسی ترکیب۔

دل لیا تو کیوں لیا کیونکر لیا
الغرض اتمام حجت کر لیا — ناصر

قولِ فیصل۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

اُتّم سے اُتّم ملے اور ملے نیچ سے نیچ
پانی سے پانی ملے اور ملے کیچ سے کیچ

ہر شے اپنی جنس کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اعلیٰ اعلیٰ کی طرف ادنیٰ ادنیٰ کی طرف۔

قولِ فیصل۔ اسی محل پر عربی میں کہتے ہیں کُلُّ شَیءٍ یَرجِعُ اِلیٰ اَصلِہٖ۔ صاحب امیر اللغات نے دونوں کڑوں میں اس شل سکا دور) کا اضافہ کر کے لکھا ہے۔ میرے نزدیک دونوں جگہ (اور) زائد ہے۔

اُتّم کاج - उत्तम काज - اعلیٰ کام۔ بہترین کام۔ ہندی

قولِ فیصل۔ اُردو میں نہیں بولتے۔

اُتّم کھیتی مدہم بان نکھد چاکری بھیک ندان

یہ مثل قاعدہ کلیہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ سب سے اچھی کھیتی اور دوسرے درجہ پر تجارت۔ نوکری بُری اور بھیک سب سے بُری۔

قولِ فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے (نکھد چاکری) کی جگہ (کنِشٹ سیوا) لکھا ہے۔ بہر طور اُردو میں کسی طرح بھی اب استعمال نہیں ہے۔

اُتّم گانا۔ مدہم بجانا - سوانگ کا کام اچھا ہوتا ہے

خیر الامور اوسطہا

قولِ فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اِتنا - इतना - اس قدر معروف۔ اُردو فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

محل صرف۔ راجہ صاحب جتنا آپ کا خیال کرتے ہیں اتنا اور کسی کا خیال نہیں کرتے۔

تو سین کے قریب یہ ثابت ہے دبیر
اتنا کوئی اختر کے نزدیک نہیں — دبیر

اِتنا - इतना - بہت سا کثیر مقدار بتانے کے لیے اس شے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی مرد عورت۔

دو اس قدر کہ آبرو ئے ابر تر رہے
اتنا نہ ضبط کر برق کبھی خندہ زن نہ ہو — آتش

اتنا - इतना - قلیل مقدار بتانے کے لیے کہتے ہیں۔ ذرا سا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

کیا کسی نے نہ اتنا ہمارے دفن کے بعد
کہ خاک ڈالو نہ ان پر یہ ہیں ستائے ہوئے — تجر

اِتنا - اس قابل۔

کوئی اتنا نہیں جو حال کہے — مومن

قولِ فیصل۔ ظفر شاہ دہلوی نے اتنا کی جگہ (اِتّا) نظم کیا ہے

نہ تو ہی نالۂ شب اِتّا کرے ہی کو اثر
اور نہ تاثیر ہیں آہ سحری آتی ہے — ظفر شاہ

تو حسین جتنا ہے کاہے کو پری اِتی ہے
حسن بھی کچھ ہے نرک عشوہ گری اِتی ہے — ظفر شاہ

فصحاء لکھنؤ نے کبھی استعمال نہیں کیا نہ اب استعمال صحیح ہے عوام کبھی کبھی بولتے ہیں۔

اُتنا - اس قدر۔ اُردو فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

نہ ہوا ہے فرق جتنا جو وداد راسا کی ہیں
جان اتنا ہی تفاوت ہے میں اور کیا میاں — ناسخ

قولِ فیصل۔ اس مثل میں بھی اتنا کے یہی معنی ہیں (اتنا کھائے جتنا آٹے میں نمک)

اتنا اکڑتا ہے کہ گردن گُدّی میں جا لگتی ہے

بہت اکڑ کر چلتا ہے۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

اتنا بوجھ یہ غضب۔ اندازے زیادہ بوجھ۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

اتنا بھر آکر چھلک گیا۔ اتنی خیانت کی کہ ظاہر ہو گئی۔ اتنا عاجز کیا کہ رونے لگا۔ اتنا ستایا کہ بگڑ گیا۔

اردو جملہ۔ دہلی کی زبان۔ فصیح۔ رائج۔ عام خاص سب بولتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر یہ جملہ کوئی نہیں مستعمل

کرنا۔

اِتنا پکا کر باسی تھکا۔ مثل۔ جب کوئی چیز یا کوئی بات بڑھتے بڑھتے ضرورت سے زیادہ ہو جاتی ہے تو اس جگہ بولتے ہیں۔

اِتنا پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہو۔
اتنی احتیاط کرتے ہو (از جامع اللغات)
قول فیصل۔ یہ محاورہ نہیں ہے بلکہ پھونک پھونک کر قدم رکھنا محاورہ ہے۔ صاحب جامع اللغات نے نہ جانے کیوں محاورے کے محل پر لکھ دیا۔

اِتنا جھوٹ بولو جتنا آٹے میں لون۔ مثل۔
جو شخص بہت زیادہ جھوٹ بولتا ہے اس سے کہتے ہیں۔
قول فیصل۔ یہ لکھنؤ نہیں بولتے بلکہ دوسرے محل پر بولتے ہیں کہ "اتنا نفع کماؤ جتنا دال میں نمک" یہ مثل زیادہ نفع کمانے والوں کے مقابلہ میں بولی جاتی ہے۔

اِتنا سا۔ ذرا سا۔ مقدار قلیل۔ تھوڑا سا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

دم بھر کو ٹھہرو دل میں نہ آنکھوں میں ایک پل
اتنے سے قد پہ تم تو نہایت شریر ہو — میر

اِتنا سا فتنہ۔ جس کا سن کم اور نہایت چالاک و مکار ہو۔ اردو۔ رائج۔ مشترک۔ لکھنؤ دہلی۔ عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ یہ تو اتنا سا فتنہ مگر بلا کا ہے۔
قول فیصل۔ لڑکے کے لیے اتنا سا فتنہ لڑکی کے لیے اتنی سی فتنی بولتے ہیں۔

اِتنا سا کام۔ ذرا سا کام
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

افسوس ہے کہ مجھ سے میں بسمل نہ ہو سکا
اتنا سا میرا کام بھی قاتل نہ ہو سکا — عشرت

اِتنا سا منہ نکل آنا۔ چہرہ اتر جانا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عورت مرد لکھنؤ دہلی

ہوئی بلبل ثنا خوان وہاں تنگ کس گل کی
جو فردوس میں منہ غنچہ کا اتنا سا نکل آیا — مومن

قول فیصل۔ بیماری کے محل پر زیادہ بولتے ہیں۔ جیسے چار دن کے بخار میں بچے کا اتنا سا منہ نکل آیا۔

اِتنا سا منہ ہو گیا۔ رعب دخوت کے محل پر چہرہ پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ سہم گیا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ جب چوری کا حال کھل گیا تو اتنا سا منہ ہو گیا۔

اِتنا کھائے جتنا آٹے میں نمک۔ اگر خیانت کرے تو اتنی جو چھپ سکے۔ اردو مثل۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عورت مرد لکھنؤ دہلی۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں "آٹے میں نمک" کی جگہ دال میں نمک بولتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بالعموم ہر دال میں نمک ڈالا جاتا ہے اور آٹے میں نمک ڈالنا ضروری نہیں ہے۔

اِتنا کھائے جتنا پچے۔ (دیکھیے اتنا کھائے کہ جتنا آٹے میں نمک) اُردو۔ غیر فصیح۔ عوام دہلی مرد عورت بولتے ہیں۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولا جاتا۔

اِتنا کہہ کر یہ جا وہ جا۔ یہ کہہ کر وہ بھاگ گیا۔
اُردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
قول فیصل۔ اس میں محاورہ صرف یہ جا وہ جا ہے۔ اتنا کہہ کر اضافہ ہے۔

اِتنا نہ گدگداؤ کہ آدمی رو دے۔ اتنا نہ چھیڑو کہ ناگوار خاطر ہو۔ ایسی دل لگی نہ کرو کہ انسان بگڑ جائے۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

نہ گدگداؤ اے اتنا کہ آدمی رو دے
ہنسا ہنسا کے رلانے کو کون کہتا ہے — رشک

اِتنا نہ ہوا۔ یہ بھی نہ ہو سکا۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ ہم اپنا رومال وہاں بھول آئے تھے تم سے اتنا نہ ہوا کہ لیتے آتے۔

اِتنوں میں۔ اتنے لوگوں میں (مقدار کثیر کے لیے بولتے ہیں)
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بیٹھا رہوں کیا منتظر دور میں ساقی
اتنوں میں کوئی میکدہ آشام نہ ہو گا — محسن

اِتنی بات۔ اتنی سی بات۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

پوچھے تو کوئی حضرت واعظ سے اتنی بات
ایسے ہی تھے جناب بھی عہد شباب میں — داغ

اِتنی بھی۔ ذرا سی۔ بہت کم۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد۔

ہاں کیا ہے کہ اتنی بھی تسلی نہ رہ گئی
تو لایا مجھے کے بچھڑوں کی دوا تھی — انیس

اِتنی پروا نہیں جتنی اُردو پر سفیدی۔
ذرا بھی پروا نہیں۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

اِتنی تلواریں ماروں گا کہ ٹکڑے اڑا دوں گا۔ اس قدر

شمشیر زنی کروں گا کہ بہت لوگوں کو قتل کر دوں گا۔
قول فیصل۔ دہلی کی خاص زبان۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اتنی تو رائی ہو گی جتنی رائے میں پڑے
میرے پاس گزارے کے موافق ہے۔
اُردو۔ باعتبار دہلی۔ فصیح۔ رائج۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اتنی سی بات۔ (دیکھیے اتنی بات)

گھبرا رہے ہو حشر میں کیوں اس قدر امیر
اتنی ہی سی تو بات ہے کہ دو خطا ہوئی — امیر

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا۔
ذرا سی بات کو بڑھا کے کہنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ لکھنؤ میں کثرت سے بولا جاتا ہے۔ اسی قبیل کے اکثر مصرع ضرب المثل ہو گئے ہیں مثلاً ہم کو دعائیں دو تمہیں قاتل بنا دیا۔ یا۔ تو پہ کرو اتنی مصیبت میں نہ بھلائے، اسی طرح یہ مصرع بھی مثل کی صورت سے مشہور ہو گیا۔

اتنی سی جان سوا گز کی زبان۔ سن کم اور باتیں حد سے زیادہ۔
اُردو مثل۔ رائج دہلی کی عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر زیادہ تر ہاتھ بھر کی زبان بولتی ہیں۔

اتنی سی جان گز بھر کی زبان۔
(دیکھیے اتنی سی جان سوا گز کی زبان)

اتنی سی چھنی۔ کم عمر اور چالاکی حد سے زیادہ
اُردو۔ کم عمر لڑکی کے لیے بولتے ہیں۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک لکھنؤ دہلی۔ عورتیں بولتی ہیں۔

اتنی صورت نظر نہ آئے گی۔ دھمکانے کے لیے کہتے ہیں۔ اتنا پیٹے کہ صورت بگڑ جائے گی۔
تباہ ہو جاؤ گے برباد ہو جاؤ گے۔

بچھڑ کے یہ روز بد دکھائے گی
اتنی صورت نظر نہ آئے گی — منتظر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر اور اس طرح کوئی نہیں بولتا بلکہ اس محل پر یوں بولتے ہیں کہ صورت پہچان نہ پڑے گی۔

اتنی عقل بھی اجیرن ہوتی ہے۔
بعض وقت فراست اور دانائی بھی نقصان اور ضرر کا باعث ہوتی ہے (از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اتنی ہی تھی۔ انحصار کے لیے۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ دال جتنی تمہارے سامنے ہے بس اتنی ہی تھی جو میں نے کیا ذرا سی چکھ کے کھا لی۔ یہ جملہ دہلی اور لکھنؤ میں عمر کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔

اتنی ہی لکھی تھی۔ اتنی ہی زندگی تھی۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔
محل صرف۔ کہنے کو جو چاہے کہو کہ فلاں حکیم کے علاج سے فائدہ ہو جاتا۔ بالکل غلط کچھ بھی کرتے بچ نہیں سکتے تھے بس اتنی ہی لکھی تھی۔

اتنی ہی لے کے آئے تھے۔ (دیکھیے اتنی ہی لکھی تھی)

اتنے تو نہیں ہو۔ اتنا دم تم میں نہیں ہے۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جو خوش سی نازک ہو تو شب ہو گی دو شنبہ
اتنے تو نہیں ہو کہ لڑو چار پہر تم — شوق

اتنے دنوں میں۔ اتنی مدت میں
اتنے زمانے میں، اتنے وقت میں۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

مدت کے بعد ہم سے ملے ہو کہو تو کچھ
پیدا کیا ہے اتنے دنوں میں کمال کیا — داغ

اتنے سارے۔ بہت سے۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ تم جانتے ہو میں اکیلا ہوں بال بچے باہر گئے ہوئے ہیں بس تھوڑے سے آم دے دو۔ اتنے سارے کیا ہوں گے۔
قول فیصل۔ عوام و خواص لکھنؤ نہیں بولتے۔ دیہات والے عوام زیادہ تر بولتے ہیں۔

اتنے سے اتنا کرنا۔ چھوٹے سے بڑا کرنا۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام دہلی عورت مرد۔

داد طلب اس سے ہیں سب داد خواہ
جس نے تجھے اتنے سے اتنا کیا — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

اتنے سی اتنی ہونا چھوٹے سے بڑی ہونا۔

اتنے سے اتنی ہوئی ہوش سنبھالا جب سے
مر دوا آج تک ایسا نہیں دیکھا میں نے — جان صاحب

اتنے کا دھن نہیں۔ یہ مال اتنے دام کا نہیں
محل صرف۔ سو روپے اس کے بہت دیدیے یہ اتنے کا دھن نہیں ہے
قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کی زبان۔

اتنے کی بڑھیا نہیں جتنے کا لہنگا پھٹ گیا۔ اصل سے نقصان بڑھ جانے کی حالت میں بولتے ہیں۔

چلنا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

مارے شاعر کے ہیں ان کو ایسا
کہ اُتّو کرتے چلتا ہے زمیں پر — داغ

یوں قدم پھونک پھونک دھرتے ہو
گویا اتو زمیں پہ کرتے ہو — ناسوم

اُتّو کرنا۔ کپڑے پر اُتو کا کام کرنا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اُتّو کرنا۔ مارتے مارتے جسم پر نشان ڈال دینا۔
اردو۔ غیر فصیح باعتبار دہلی فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ و خواص۔ دہلی عورت مرد۔
فارسی میں اتوکشیدن و کردن استعمال ہے۔ سنسکرت میں اتو رحتہ کرتم۔ ترکی میں اُتو یگنگ ڈانگٹ کہتے ہیں۔

اٹنے کوڑے دل پہ مارے زلف نے
ہائے بیچارے کو اُتو کر دیا — داغ

قول فیصل۔ دہلی میں عوام خواص اور لکھنؤ میں صرف عوام بولتے ہیں۔

اُتّو کرنا۔ پھر پھر چلنا۔ ٹھہر ٹھہر کے چلنا۔
اردو۔ باعتبار دہلی فصیح، باعتبار لکھنؤ غیر فصیح، عوام لکھنؤ بولتے ہیں۔

یوں قدم پھونک پھونک دھرتے ہو
گویا اتو زمیں پہ کرتے ہو — جہلم

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے معنی ڈھیلے پیٹنے کے لکھے ہیں۔ خدا معلوم کیا سمجھ کے لکھے ہیں۔

اُتّو کرنا۔ عاجز کر دینا۔ گھبرا دینا۔
اردو۔ آج سے پچاس سال قبل تک فصیح تھا۔ چنانچہ مولانا محمد حسین آزاد مؤلف آب حیات کی یہ عبارت ہے (اسبدلشف) نے مارے ... بیہودوں اور فضولوں کے اتو کر دیا۔ (مجموعہ ...) یہ ... اب رائج نہیں ... خواص اور فصحا بہت کم بولتے ہیں۔

اُتوکش۔ اُتو بنانے والا۔ دیکھیے اتو ساز۔

وہ اتوکش کہ جس پہ کیا ہے سرگزشت
... کے اس نے بیٹوں کو اتو کیا

اُتوگر۔ اتو بنانے والا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اتوگر ہی بولتے ہیں اور یہی فصیح ہے۔

اُتّو ہونا۔ مدہوش ہونا۔ بے ہوش ہونا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

اُتّو ہونا۔ بے عزت ہونا۔ بدنام ہونا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُتّو ہونا۔ گلے میں دبکے کپڑے میں تحلیل پیدا ہونا۔ تلواروں کے زخموں کے بہت سے نشانات بدن پر ہونا۔

دست نازک سے لگائیں تو نے تلواریں جو آج
کیا ہمارے رخت قربانی پر اُتو ہو گیا — ناسخ

اِتّہام۔ اِتْ تِ ہام (इत्तिहाम) (بکسر اول، تشدید و دوم مکسور) تہمت، عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ خواص زیادہ اور عوام کم بولتے ہیں۔ مشترک لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اس باغ میں جلی ہے ہوا اتہام کی
چوری لگی گلوں کی جو پتہ اٹھا لیا — بحر

قول فیصل۔ اتہام، تہمت، بہتان۔ یہ سب ہم معنی ہیں اور ان کا محل صرف بھی ایک ہی ہے یعنی خلاف واقع کسی شخص کی طرف برائی کی نسبت دینا۔ جیسے انسان پر چوری کا الزام لگانا۔

اِتّہام رکھنا۔ عیب رکھنا۔ بہتان لینا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ آپ بلاوجہ مجھ پر اتہام رکھتے ہیں میں نے آپ کی شکایت کبھی کی۔
قول فیصل۔ استعمال بہت کم ہے۔

اِتّہام کرنا۔ الزام لگانا۔ دیکھیے اتہام۔

کہاں رہ ذہن جیسی داغ ایک نگاہ
فرشتے پر بھی یہ لوگ اتہام کرتے ہیں — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اتہام کرنا نہیں بولتے۔ بلکہ اتہام رکھنا اور لگانا بولا جاتا ہے۔

اتّہام لگانا۔ تہمت لگانا۔
اردو۔ باعتبار دہلی فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ مجھ پر بیکار اتہام لگاتے ہو میں نے تمہارا نام تک نہیں لیا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اتہام کی جگہ تہمت لگانا زیادہ بولتے ہیں۔

اُتھاک [illegible] بالکل نہ تھکنے والا۔
ہندی۔ غیر فصیح۔ الف نفی کا ہے۔
قول فیصل۔ اردو میں داخل نہیں ہے نہ کوئی برتتا ہے۔

اُتھک۔ ([illegible]) جسے محنت و مشقت کی پرواہ نہ ہو۔ ہندی۔ غیر فصیح۔
قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہو سکا۔

اُتھل۔ اُتھل۔ اُتھلا۔ (ہندی۔ صفت) کم گہرا۔ اچھورا۔ ضد گہرا (مذکر) کم گہرا برتن۔ از جامع اللغات۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں سوائے اُتھلا کے جس کے معنی کم گہرے کے ہیں اور کسی معنی میں نہیں بولا جاتا۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔
اٹال لادنا۔ بیل گاڑی کو خوب بھر کر لادنا۔ (از جامع اللغات)۔
قولِ فیصل۔ لکھنؤ سے اس صرف کا کوئی تعلق نہیں
اٹال لگانا۔ اٹالا کرنا (از جامع اللغات)
قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔
اُٹانا۔ اُٹ اُ۔ ن۔ اُ۔ جوڑنا۔ لگانا۔ بھرنا۔ لینا۔ باندھنا۔ ہندی متعدی
قولِ فیصل۔ اُردو زبان میں داخل نہیں۔
اِٹاوہ۔ اِٹ اُو ہ۔ صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ کا ایک ضلع)۔ (ممالک مغربی و شمالی میں ایک شہر)
اٹاوے کے کاریگر۔ وہ شخص جو کسی کام میں دخل نہ رکھتا ہو اور اُستاد ہونے کا دعوے کرے اور جب وہ شے بنوائی جائے تو خراب بنائے۔ ایسے اہل پر بطور طعن کہتے ہیں کہ آپ اٹاوے کے کاریگر ہیں۔
اٹائیں سٹائیں۔ بے ربط باتیں۔ اِدھر اُدھر کی فضول گفتگو۔ اُردو غیر فصیح۔ رائج مشترک عوام عورت مرد۔
قولِ فیصل۔ بازاری زبان۔ فصحا نہ بولتے ہیں نہ نظم کرتے ہیں۔
اٹ بسنا۔ مٹی میں اَٹ جانا۔

اس جسم خاکی سے ہم مٹی میں اَٹ بسے ہیں
یوں خاک میں کہاں تک کوئی رہے ہمیشہ (میر وزیر)

قولِ فیصل۔ اب تنہا (اٹ) نہیں بولتے بلکہ اَٹ گئے بولتے ہیں۔
اَٹ جانا۔ انبار لگ جانا۔ بھر جانا۔
قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔
اَٹ جانا۔ خاک سے کپڑوں کا آلودہ ہو جانا۔ اُردو فصیح۔ رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔

عورت مرد۔

یوں جلتی تھی جب خاک میں اَٹ جاتے تھے بچے
ماؤں سے اندھیرے میں لپٹ جاتے تھے بچے (انیس)

اِٹرنی [illegible] انگریزی۔ اس مختار یا وکیل کو کہتے ہیں جو خود پیروی نہیں کر سکتا۔ مقدمہ مرتب کر کے رو بکاری کے لیے بیرسٹر یا کونسل کے سپرد کرتا ہے (از نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اُردو زبان میں داخل نہیں۔
اَٹریا۔ اَٹ ری اُ۔ کوٹھے کا وہ بالائی حصہ جو سب سے بلند ہوتا ہے جس کو ہتابی بھی کہتے ہیں
اَٹ سَٹ۔ اَٹ۔ سَ۔ ٹ۔ سازش۔ جوڑ توڑ۔ دھوکا۔ فریب۔ ہندی

کسی سے دل اگر ہم سادہ دل بدلیں تو کیا بدلیں
ظفر جانی کہیں یہ چپ کے اٹ سٹ نہیں ہوتی (ظفر دہلوی)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہ تھی نہ ہے
اَٹ سَٹ۔ بے تکی باتوں کی نسبت کہتے ہیں۔
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ناواقف۔
اَٹ سَٹ۔ آشنائی۔ یارانہ۔ لین دین۔
قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔
اَٹ سٹ کرنا۔ سازش ہونا۔ یارانہ ہونا۔
قولِ فیصل۔ اس صرف کو لکھنؤ سے کوئی واسطہ نہیں۔
اٹک۔ اَٹ کَ۔ رُوک۔ مزاحمت۔ انکار۔ رکاوٹ۔ (از فرہنگ آصفی)۔
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ تنہا نہیں بولتے بلکہ جب کوئی شے کسی مقام پر رُک جائے یا پھنس جائے تو کہتے ہیں اٹک گئی۔ اس کا محل صرف یہ ہے کہ اگر کسی کو کہیں بھیجا جائے اور آنے میں دیر ہو تو پوچھتے ہیں کہاں اٹک گئے تھے۔ یعنی کہاں رُک گئے تھے۔

گر تیرا کام ہم سے بھٹکا رہے بہیں تیرے لیے اٹک کسی اٹکاؤ نہیں (جعفر)

اٹک۔ اَٹ کَ۔ جھجک۔ دھڑکا۔ بچڑ (از فرہنگ آصفی)
قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔
اٹک۔ اَٹ کَ۔ پرہیز۔ بچاؤ۔ (از فرہنگ آصفی)۔
قولِ فیصل۔ لکھنؤ سے اس کا تعلق نہیں۔
اٹک۔ اَٹ کَ۔ شبہہ تامل۔ اندیشہ (از نور اللغات)
قولِ فیصل۔ لکھنؤ سے کوئی لگاؤ نہیں۔
اٹک۔ اَٹ کَ۔ ایک مشہور دریائے پنجاب کا نام۔ اسی کو دریائے سندھ بھی کہتے ہیں۔

اٹک یہ کہ دریائے رُعب جلیل
ہے ایک قطرے میں سو رُود نیل (محسن)

اٹکا بنیا سودا کرے۔ اَٹ کَ اُ۔ پھنس کے معاملت کرنا۔ مجبوراً دباؤ سے بہ اکراہ کوئی سودا کرنا یا معاملت کرنا۔
قولِ فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کی خاص زبان۔ جب کسی بنیے کا روپیہ کسی پر کافی ہو جاتا ہے اور وہ پھر طلب کرتا ہے تو بنیے کو یہ سمجھ کے دینا پڑتا ہے کہ اگر سودا نہ دوں گا تو باقی ماندہ روپیہ وصول نہ ہو سکے گا، لہٰذا دینا پڑتا ہے اور دیتا ہے۔ ہر وہ محل جہاں یہ صورت ہو اسی مثل کو بولتے ہیں۔
اٹکا بنیا سودا دے۔ اَٹ کَ اُ۔ اپنی غرض سے مجبوری کسی کام کو انجام دینا۔

دل ہی پہ کیا جو چاہے لے دیا اس نے گھیر لیا ہے
اٹکا بنیا سودا دے یہ عشق میں حال اب میرا ہے (شوق قدوائی)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ زیادہ تر اٹکا بنیا سودا کرے بولتے ہیں۔
اٹکا دینا۔ اَٹ کَ اُ۔ تھوڑی سی روک سے

پھنسا دینا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان ہے۔
اٹکا رکھنا۔ اَٹ کَ ا۔ جھلانا۔ لیت و لعل میں ڈالنا۔
اٹکانا۔ اَٹ کَ ا ن ا۔ جھگڑے میں ڈالنا۔
اٹکانا۔ روکنا۔ تھامنا۔ ٹھہرانا۔ ملتوی کرنا۔
اٹکانا۔ اُلجھانا۔ پھنسانا۔ جھلانا۔ ایک ہی کام میں لگا رکھنا۔
اٹکانا۔ تھوڑی دیر کے لیے پھنسانا۔ نوالے کو ذرا کوئی گرہ گلے میں ڈالنا۔ اُلجھانا۔
(فقرہ) اس وقت تو یہ اچکن گلے سے اٹکا لو پھر درست کر دی جائے گی۔
قول فیصل۔ باعتبار لکھنؤ فصیح نہیں ہے۔ البتہ لکھنؤ کی عورتیں (گلے سے) کے بجائے (گلے میں) بولتی ہیں۔
اٹکانا۔ لگانا۔ مصروف کرنا۔ مشغول کرنا۔ (از فرہنگ تحقیقی)
قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام کی زبان۔
اٹکانا۔ الجھانا۔ پھنسانا
تو اپنے بالے کی بجلی زلفت میں اٹکا
لگا رکھ شب کو ذکر زینہار بجلی کا ([illegible])
اٹکانا۔ ایک ہی کام میں لگا رکھنا۔ جھلانا
اٹکانا۔ مرغ، تیتر، بٹیر وغیرہ کو تھوڑی دیر کے لیے [illegible] اڑانا
اٹکانا۔ (دل کے ساتھ) لگانا۔
استاد: کیا پوچھتا ہے حال دل زنجیر کا
دل نہ اٹکائے کہیں اثر ہے مقدر کا (ذوق)
اٹکانا۔ (آنکھ کے ساتھ) لگانا۔
۵

کھا کے لڑکی سے جو آنکھ مری اٹکی
ہر دیکھ اسے اٹکا وہ دیکھ مجھے منکی (نامعلوم)
اٹکانا۔ ادا نہ کرنا۔ نہ پہنچانا۔
(فقرہ) دیکھو قسط کا روپیہ اٹکا رکھنا کچھ اچھا نہیں۔
(از امیر اللغات)
قول فیصل۔ عوام کی زبان
اٹکاؤ۔ اَٹ کَ ا ؤ۔ روک۔ رکنے کی علت
ہندی مذکر۔
اڑنے کی دام سے نہیں ہم کو ممانعت
صیاد ایک ہی تو یہ اٹکاؤ پر نہیں (قدر شاہ)
اٹکاؤ ہونا۔ رکنا۔ ٹھہرنا۔
بالکہ دم میں پہنچ جاتے ہوئے اہل عدم تم
رستے میں کہیں بھی نہیں اٹکاؤ تمہارا ([illegible])
قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔ اس محل پر اٹکار ابھی بولتی ہیں۔
اٹک جانا۔ اَٹ کَ۔ رک جانا۔ پھنس جانا۔
(محل مصروف) کیا جانیں اگر ڈوری چرخی میں نہ اٹک جاتی تو پیچ کاٹ دیا ہوتا۔
اٹک جانا۔ لگاؤ ہو جانا۔ محبت ہو جانا۔
محل مصروف۔ تمہارے لڑکے کے چال چلن درست نہیں۔ اگر تم نے دیکھ بھال اور روک تھام نہ کی تو تمہارا لڑکا کسی نہ کسی سے اٹک جائے گا۔
قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ احتیاط کرتے ہیں۔
اٹک جانا۔ مشغول ہو جانا۔ الجھ جانا۔
محل مصروف۔ میں کل ضرور حاضر ہوتا مگر ایسے کام میں اٹک گیا کہ وقت نہ مل سکا معافی چاہتا ہوں۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کے نثار و شعرا و فصحا نہیں بولتے۔
اٹک جانا۔ ملازمت کا تعلق ہو جانا۔ (از نور اللغات)

فقرہ (تم نے کوشش ہی چھوڑ دی ورنہ اب تک کہیں نہ کہیں اٹک گئے ہوتے)۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عامیانہ بول چال۔
اٹک رہنا۔ تقاضہ کرنا۔ لڑنا۔
اس نے روپے کہا تھا بوسہ لب
اس سخن پر اٹک رہے ہیں ہم (میر)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔
اٹکل پچیس۔ بے قرینہ۔ بیہودہ۔ واہیات
قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ لفظ نہیں بولا جاتا۔
اٹکل۔ اَٹ کَ ل۔ اندازہ۔ امتیاز
ہندی مؤنث فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔
پیمانے کی حاجت نہیں مجھ تشنے کو
لے پیر مغاں تو مجھے اٹکل سے پلا دے (داغ دہلوی)
قول فیصل۔ اب اردو بھی ہے
فارسی میں اندازہ
ترکی میں اندازہ تخمینہ
اٹکل۔ دانست۔ خیال سے
کن حسینوں سے تم کو نسبت دوں
سب اچھے ہو میری اٹکل میں (رشک)
قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں نہیں بولتے۔
اٹکل باز۔ اَٹ کَ ل۔ وہ شخص جس کا اندازہ اکثر و بیشتر صحیح ہوتا ہو۔
قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ تحقیقی نے اس کے معنے جانچو۔ تاڑ باز لکھے ہیں۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔
یہ محاورہ دہلی کا ہے۔ لکھنؤ میں بہت کم کے ساتھ بولتے ہیں، صرف عوام کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔
اٹکل پچو۔ اَٹ کَ ل۔ پ چ چُو۔ بے سمجھے بوجھے بے تحقیق اندازہ۔

آج اگر دامن نہ ہوتا روکتے کیوں خار دشت
قیس عریاں اور بیجا میں اٹک کر رہ گیا — جلال لکھنوی

اٹکنا . شبہہ کرنا .

محل صرف . آپ ہر فقرے پر اٹکتے ہیں تو معاملہ کیونکر طے ہوگا . (نور اللغات)

قول فیصل . صاحب نور اللغات اس اٹکنا کے معنی شبہہ کے لکھتے ہیں اور فقرہ بھی لکھا ہے اس فقرے سے شبہہ کے معنی نہیں بلکہ اڑنے جھگڑنے کے معنی پیدا ہوتے ہیں ۔

اٹکن بٹکن . ایک قسم کا بچوں کا کھیل . جو حسب ذیل طریقے سے کھیلتے تھے .

کئی بچے ایک جگہ پر جمع ہو کے حلقہ کر کے بیٹھتے ہیں اور اپنے ہاتھ کی انگلیاں یعنی سرانگشت زمین پر ٹکا دیتے ہیں . ایک بچہ ذیل کے الفاظ زبان پر لاتا ہے . اور ہر ایک کے ہاتھ پر کلمہ کی انگلی باری باری سے رکھتا جاتا ہے جس کے ہاتھ پر عبارت تمام ہو جاتی ہے اس سے پوچھتا ہے " کھنڈا (کھانڈا) ماروں یا چھری " اگر اس بچے نے کہا کھنڈا تو یہ بچہ کہتا ہے " تیری ماں کا پیٹ کھنڈا " حتی الامکان کوئی بچہ چھری نہیں کہتا . اگر اتفاق سے کسی کے منہ سے نکل گیا " چھری " تو یہ بچہ جواب میں کہتا ہے " تیری ماں ہری بھری " جس جس کے ہاتھ پر عبارت تمام ہوتی جاتی ہے . اس کے ہاتھ اٹھا اٹھا کر سینے پر رکھتا جاتا ہے . جب سب کے ہاتھ رکھوا دیتا ہے سب بچے مل کر جھوٹ موٹ مکی پیستے ہیں ، پھر ہاتھوں کی چھلنی بنا کر چھانتے ہیں . پھر فرضی کا فرضی دودھ ملاتے ہیں اور اس کی فرضی کھیر پکا کر تقسیم کرتے ہیں یہ کھیر بھی فرضی کھیر ہوتی ہے .

وہ عبارت یہ ہے :-

" اٹکن بٹکن دہی چٹاکن ، اگلا جھولے بگلا جھولے ساون ماس کریلا پھولے ، پھول پھول کی بالیاں ، بادا گئے دلی ، لائے سات پیالیاں ، ایک پیالی پھوٹ گئی نیولے کی ٹانگ ٹوٹ گئی ، کھنڈا ماروں یا چھری "

یاد بھی ہے یا بھول گئے اب تھا جو اٹکن بٹکن کھیلتے تھے
کھیل گئے تھے جان پہ ہم تم اٹکن بٹکن کھیلتے تھے — انجم (?)

اٹکھیل . اٹ ک ھ ی ل [illegible] . شوخ . چنچلا . سرکش ـــ

وہ بچھڑا ، رہ دار میں دیکھا اس اٹکھیل کی
مجھ کو انشا آ گئی پریوں کی صف کی صف نظر — انشا

قول فیصل . لکھنؤ میں اٹکھیل نہ بولا جاتا تھا نہ بولا جاتا ہے . اٹکھیلی اور اٹکھیلیاں بولتے تھے اور بولتے ہیں . اور سوائے انشا کے اس شعر کے اور دیگر اساتذہ کے کلام میں نہیں ملتا . اب بالکل غیر فصیح .

اٹکھیل پنا . شوخی . چنچلاپن

بوٹا سا قد اور اس ترے اٹکھیل پنے پر
ہر کیوں نہ دو گانہ ترے قربان دوگانہ — رنگین

قول فیصل . مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے کہ اب متروک ہے کبھی اس صد پر دا کہ ہی نہ تھا جو اب متروک ہے . موجودہ دور میں سماعت میں خراش پیدا کرتا ہے .

اٹکھیل کھیلنا . ناز اور شوخی کرنا

گوری چاہت کر کیوں سیماب کی جھکوری جھیلنے کو
دوگانہ پڑ جائے بیکلی ایسے تمہارے اٹکھیل کھیلنے کو — انشا

قول فیصل . بہت قدیم زبان لیکن اب متروک .

اٹکھیلی . چال میں شوخی . خرام ناز . مستانہ چال معشوقانہ رفتار .

اٹکھیل ہو رفتار میں گفتار کی کیا بات ، ہر بات لگاوٹ ہے
اور رنگ رخ یار ہے گویا کہ بھبوکا ، پھر اس پہ ملاحت — جرأت

قول فیصل . ہندی لغت . لیکن اب اردو بھی ہے . سنسکرت میں " اٹ " کے معنی پھرنا . " کھیلی " کے معنی چلنا . اس کی جمع اردو زبان میں بحرف الف نون واؤ نون سے بولی جاتی ہے .

محتاط شعرا لکھنؤ اپنے کلام اپنی گفتگو کو ہندی لغات کے استعمال سے بچاتے تھے . موجودہ دور میں بھی احتیاط کرتے ہیں . غزل سے ایسے الفاظ نکال دیئے گئے .

اٹکھیلی سے چلنا . معشوقانہ انداز سے چلنا . اٹھلاتے ہوئے چلنا . اترا کر چلنا .

قول فیصل . صرف معشوق کے لیے بولتے ہیں .

اٹکھیلی کی چال . نازکی چال . معشوقانہ انداز کی چال .

چل نہیں سکتا ہرگز تیری اٹکھیلی کی چال
پاؤں میں پیچ آ سے گی کبک ایسی ٹھوکر کھائے گا — آتش

اٹکھیلی کی چالیں . معشوقانہ انداز کی چال .

چلتے ہو جو تم ناز سے اٹکھیلی کی چالیں
ہر گام پہ کھا دیتی ہے رفتار عجب لچک (?) — آتش

اٹکھیلیاں ۱ . شوخیاں . طراریاں . جولانیاں . ۲ . کھلاڑیاں . کلیلیں (از فرہنگ آصفی)

پھیرا ہے نکہت باد بہاری واہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں — انشا

قول فیصل . کلیلیں گھوڑے کے لیے زیادہ بولتے ہیں گھوڑا کلیل اور اٹکھیلی دونوں کرتا ہے .

اٹکھیلیاں کرنا . ناز نخرے کی باتیں کرنا . الھڑپنے کی حرکتیں کرنا .

اک ذرا اور بھی اٹکھیلیاں کرتے چلیے
آپ نظروں میں بری کھنچتے ہیں اس چال پہ جب — مصحفی

اٹکھیلیوں کی چال . ناز و انداز اور شوخی کی چال

مجھے وہ دیکھ کے اٹکھیلیوں کی چلتے ہیں چال
اڑا نہ لے کبک نے طاؤس خاں سے بانکے ڈھنگ — ([illegible])

قول فیصل۔ آج سے پچیس سال قبل صرف ریختی گو شعرا سے اس لفظ کا تعلق نہیں تھا بلکہ اس زمانے کا ماحول اور رنگ شاعری ایسا تھا کہ یہ لفظ فصاحت کے رتبے پر فائز تھا، عام، خاص، عورت، مرد، شعرائے مستند وغیر مستند سب برابر استعمال کرتے تھے۔ درحقیقت یہ ہے کہ یہ لفظ اپنے دامن میں ایک خاص معنی و کیفیت رکھتا ہے اور اس کے لیے بہت سے جن کی جگہ دوسرا لفظ ایسی تصویر کشی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ناسخ ایسے مستند و محتاط شاعر کے کلام میں بھی موجود ہے۔

انھیں کی تقلید میں ان کے شاگرد رشید وزیر نے بھی استعمال کیا ہے۔

اٹکھیلیوں سے چلتے ہو تم جو کو ڈر یہ ہے
انجھیں کہیں نہ گیسوے خمدار پاؤں میں — ناسخ

وصل میں انکار معشوقانہ دکھلاتی ہے نیند
آج کی اٹکھیلیوں سے آنکھوں میں آتی ہے نیند — وزیر

اٹکی نہ رہنا۔ کام نہ رکنا۔

نکلے تو سہی جان مگر سہل نہ نکلے
اٹکی نہیں رہتی ہے جلاد کسی کی — داغ

اٹل۔ اَ ٹَ لْ [illegible]۔ جو اپنی جگہ سے نہ ہلے نہ ٹلنے والا۔

کھینچ کے تیغ جو بسمل ہیں تو آئے ابھی
سامنے سے ترے ٹل جائے وہ جو بیٹھے اٹل — مصحفی

قول فیصل۔ اردو شعرائے قدیم نے استعمال ضرور کیا ہے مگر اس قدر عام نہ ہو سکا کہ اردو کہے جانے کا مستحق ہو سکتا۔ استعمال ضرور کیا جاتا ہے مگر بہت کم۔ لکھنؤ کے شعرا نے بہت کم استعمال کیا ہے۔ حسرت اس لیے کہ فصاحت کے مرتبے تک نہ پہنچ سکا۔ موجودہ دور میں زیادہ استعمال ہونے لگا ہے۔ گو پھر بھی فصحائے لکھنؤ نظم کو ایسے الفاظ سے محفوظ رکھتے ہیں بلکہ نثر میں بھی استعمال غیر فصیح سمجھتے ہیں۔ الف نفی کا ہے۔ یہ الف ہندی زبان کا ہے۔

اَٹل۔ آسودہ۔ سیر

محل صرف۔ وہ ایک رکابی ایسی ہوتی تھی کہ سارا گھر کھا کے اٹل ہو جاتا تھا (از نوراللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نوراللغات نے اس لغت کو مخصوص دہلی کا قرار دیا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ لکھنؤ والے بھی بولتے ہیں زیادہ تر اس محل پر بولتے ہیں کہ "آج اتنا پلاؤ کھایا کہ اٹل ہو گئے" یعنی بہت شکم سیری ہو گئی۔

چونکہ زیادہ کھانا کھانے کے بعد انسان کو ہلنا اٹھنا، بیٹھنا دشوار ہو جاتا ہے اس لیے اس کل پر مناسبت کی وجہ سے بولنے لگے۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے عوام کی زبان۔

اَٹل۔ مضبوط۔ لازوال (از فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ خاص دہلی کی زبان، لکھنؤ میں ان معنوں میں نہیں بولتے۔

اٹل ہونا۔ چھکنا۔ سیر ہو جانا۔ پیٹ بھر جانا۔ (از فرہنگ آصفیہ)

غیر فصیح۔ رائج مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

قول فیصل۔ الف نافیہ ہے یعنی نہ ٹلنے والا۔ وہ شخص جو زیادہ کھا لیتا ہے اُسے ہلنا دشوار ہو جاتا ہے اسی سے کہتے ہیں اٹل ہو گئے۔ عوام زیادہ بولتے ہیں۔

اَٹم۔ اَ ٹَ مْ [illegible]۔ ڈھیر، انبار۔ ہندی۔ مذکر۔

محل صرف۔ میں نے کہا تھا کہ چند ٹوکریاں مٹی کی ڈال دو۔ یہ نہیں کہا تھا کہ کمرے کے سامنے اٹم لگا دو۔

اٹم ہے خاک کا یا راکھ کا ڈھیر
کہیں ہیں اس کو ہاتھی ہو یا اندھیر — سودا

قول فیصل۔ سنسکرت میں اس کو "اَٹم" "اَٹ مْ" کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ موجودہ دور میں مرد بہت بولتے ہیں فصحائے لکھنؤ نظم و نثر احتیاط کرتے ہیں لیکن لکھنؤ کی زبان میں داخل ہے۔

اٹم لگانا۔ ڈھیر لگانا۔ دیکھیے "اٹم"

اٹن۔ اَ ٹَ نْ [illegible] چلنا پھرنا۔ آوارہ گردی۔ سنسکرت مؤنث

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔

اٹن۔ بالاخانہ۔ چوبارہ۔ ہندی (دیکھیے اٹن مٹ)

اٹنا۔ اَ ٹ نَ اْ [illegible] گرد میں آلودہ ہو جانا خاک میں بھر جانا۔

لٹ چلتی تھی جب خاک میں اٹ جاتے تھے بچے
ماؤں سے اندھیرے میں لپٹ جاتے تھے بچے — انیس

قول فیصل۔ مؤلف نوراللغات نے اسے مخصوص دہلی کا صرف لکھا ہے درآں حالیکہ لکھنؤ کی بھی خاص زبان ہے۔

اٹنا۔ جمع ہونا۔

دود جگر ہمارا ہے یہ اٹا فلک پر
کہتے ہیں لوگ جس کو کالی گھٹا فلک پر — ظفر شاہ دہلی

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔ خاص دہلی کا صرف۔ جیسا کہ مؤلف نوراللغات نے مثال میں ظفر شاہ دہلی کا شعر پیش کیا ہے۔ لکھنؤ میں دھویں کے ساتھ گھٹنا اور خاک کے ساتھ بھرنا بولتے ہیں۔

اٹنگا۔ اَ ٹَ نْ گ اْ [illegible] اونچا حد مقرر سے کم۔

چشم بد دور شیخ جی صاحب
کیا ازار آپ کی اٹنگی ہے — آتش

قول فیصل۔ ہندی سنسکرت میں اس محل پر اٹنگ کہتے ہیں۔ زیادہ تر پیجامہ اور گھٹنہ کے لیے کہتے ہیں

میں کیا ہو گیا ہے۔

قولِ فیصل۔ صیغۂ امر حاضر۔ اس کا مصدر اُٹھنا۔

اُٹھا بیٹھا نہیں جاتا۔ انتہائی ضعف کے محل پر بولتے ہیں۔

ہے اُنھیں غش پہ غش چلا آتا
اُٹھا بیٹھا تک نہیں جاتا — شوق

قولِ فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے کہ بغیر تشدید تائے ہندی یعنے (ٹ) بولتے ہیں۔
ایسا نہیں ہے بلکہ مشدد بھی بولتے ہیں اور یہ زیادہ فصیح ہے باعتبار لکھنؤ۔

اُٹھا بیٹھنا۔ اُٹ ھا۔ उठा बैठना
جھپٹ کر اٹھا لینا۔
اُردو فعل متعدی۔

محلِ صرف۔ باپ کے انتقال کے بعد ہی تمہارے لالچی صاحبزادے سب اٹھا بیٹھے۔ دیکھیے آئندہ کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

قولِ فیصل۔ یہ محاورہ بہت زیادہ بولا جاتا ہے اور ہر طبقے کے لوگ بولتے ہیں۔

اُٹھا بیٹھنا۔ (دل کے ساتھ)
ترکِ تعلق کر لینا۔ ہٹا لینا۔ اُردو متعدی۔

کہاں اے داغؔ اپنا اب ٹھکانا
اُٹھا بیٹھے ہیں دل دونوں جہاں سے — داغ

قولِ فیصل۔ خاص دہلی کا صرف۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُٹھا بیٹھنا۔ (ہاتھ کے ساتھ)
چھوڑ دینا۔ ترک کر دینا۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔ بلکہ اس محل پر ہاتھ اٹھا لینا بولتے ہیں۔

اُٹھا بیٹھنا (ہاتھ کے ساتھ)
مارنا۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُٹھا بیٹھی۔ اُٹ ھا۔ بَ ئی ٹ ھی۔
उठा बैठी بار بار اُٹھنا بیٹھنا۔

محلِ صرف۔ تمہاری جان کو کہیں قرار نہیں، ایک جگہ نچلے نہیں بیٹھتے کیا اُٹھا بیٹھی لگا رکھی ہے۔

قولِ فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے جن محاورات کے متعلق لکھا ہے کہ بغیر تشدید تائے ہندی مستعمل ہوتے ہیں ان کے ذیل میں اسے بھی لکھا ہے۔ حالانکہ مشدد ہی استعمال صحیح ہے اس کے خلاف یعنی بغیر تشدید تائے ہندی اس کا استعمال غیر فصیح و غیر صحیح ہے۔ اہلِ لکھنؤ تائے ہندی کو مشدد ہی بولتے ہیں۔

اُٹّھا بیٹھی۔ اُٹّ ھا۔
سزا کے طور پر جو اُٹھا بیٹھی کرائی جاتی ہے۔

قولِ فیصل۔ بتشدید تائے ہندی بولنا فصیح ہے۔ اس کی جمع الف نون کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ اُستاد جب شاگرد کو کسی بات پر سزا دیتا ہے تو کان پکڑ کے بچہ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس طریقے کی سزا کو اُٹھا بیٹھی کہتے ہیں۔

اُٹھا دینا۔ اُٹ ھا۔ उठा देना
برخیزانیدن دانا جابرا گذشتن۔ اپنی جگہ سے اٹھا دینا۔

قولِ فیصل۔ سنسکرت میں اُتھاتا، اُتھاپنم ترکی میں قالدرمق۔

اُٹھا دینا۔ نکال دینا۔ باہر کر دینا۔ بزم سے نکال دینا۔

قولِ فیصل۔ کل انتہائی تکلیف ہوئی، ایک رئیس نے ایک سائل غریب کو اپنی محفل سے اُٹھا دیا اور یہ کہا کہ اب نہ آنا۔ بیچارہ خاموش سر جھکائے چلا گیا۔

اُٹھا دینا۔ صرف کر ڈالنا۔ خرچ کر دینا۔

محلِ صرف۔ تم میں یہ بڑے عیب کی بات ہے کہ آج روپیہ پیدا کرتے ہو کل اٹھا دیتے ہو ہمیشہ جیب خالی رہتی ہے۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں زیادہ تر اس محل پر اُٹھا ڈالنا بولتے ہیں۔

اُٹھا دینا۔ موقوف کر دینا۔

قولِ فیصل۔ یہ معنی صاحب نور اللغات نے لکھے ہیں لکھنؤ میں ان معنے میں کوئی نہیں بولتا۔ خدا معلوم کیوں لکھے۔

اُٹھا دینا۔ بیدار کر دینا۔ جگا دینا۔

قولِ فیصل۔ عوام و خواص بولتے ضرور ہیں، مگر زیادہ تر فصیح اس محل پر جگا دینا بیدار کر دینا ہے۔

اُٹھا دینا۔ اُٹھا کے دے دینا۔

محلِ صرف۔ ادھر دیکھو! تمہارے پیچھے اُگالدان رکھا ہے ذرا اٹھا دو۔

اُٹھا دینا۔ سر پر رکھوا دینا۔

قولِ فیصل۔ یہ معنی مؤلف نور اللغات نے لکھے ہیں۔ لکھنؤ میں اس محل پر اٹھوا دینا بولتے ہیں جیسے مزدور سے کہ میاں یہ ٹوکرا اٹھوا دیجیے یعنی ہاتھ لگا دیجیے۔ یا خود کوئی کہے کہ میں نے ایک شخص کا بوجھ اٹھوا دیا یعنی سر پر رکھوا دیا۔ اُٹھا دینا اس محل پر کہتے ہیں۔

اُٹھا دینا۔ شطرنج کی بازی ختم کر دینا۔ کھیل برخاست کر دینا۔

قولِ فیصل۔ شطرنج کھیلنے والوں کی خاص اصطلاح۔

اُٹھا دینا۔ (رسم کے ساتھ)
ختم کر دینا۔ ترک کر دینا۔

محلِ صرف۔ دنیا میں وضع بڑی چیز ہے مگر تمہارے لیے کسی رسم کا اٹھا دینا کوئی خاص بات نہیں۔

اُٹھا دینا۔ (دیوار کے ساتھ)۔ بلند کر دینا۔

محاورہ معروف۔ میں ٹھیکے پر بنوانا چاہتا ہوں، دو گز دیوار اُٹھا دو گے یا نہ گے۔

اُٹھا دینا۔ (پردے کے ساتھ)۔ اونچا کر دینا۔

دل چاہتا نہیں ہے مرا گھر میں جانے کو
عبائیں آؤ خیمے کا پردہ اُٹھانے کو — عارف

اُٹھا دینا۔ (پردے کے ساتھ)۔ عورتوں کا بے نقاب باہر چلنا پھرنا۔

محاورہ معروف۔ ماشاء اللہ شیخ صاحب کے صاحبزادے جب سے ولایت سے تشریف لائے ہیں اس قدر آزاد خیال ہو گئے ہیں کہ پردہ بالکل اُٹھا دیا۔ ماں بہنوں کو بالکل بے نقاب بازاروں میں پھراتے ہیں۔

اُٹھا دینا۔ (دوکان کے ساتھ)

محاورہ معروف۔ کریم بخش نے کئی سال ہوئے دکان اُٹھا دی ابتر رکشہ چلاتا ہے۔

اُٹھا ڈالنا۔ اُٹ ھا ڈا۔ उठा डालना۔ صرف کر ڈالنا۔ خرچ کر دینا۔

محاورہ معروف۔ ہمیں تم سے بڑی شرمندگی ہے۔ ہم نے تمہارا سب روپیہ اُٹھا ڈالا۔

اُٹھا ڈالنا۔ (دوکان کے ساتھ)۔ سلسلہ تجارت ختم کر دینا۔

محاورہ معروف۔ جب تم نے دوکان ہی اُٹھا دی تو اب تمہارا قرضہ وصول ہونا بہت مشکل ہے۔

اُٹھا رکھنا۔ اُٹ ھا ر۔ उठा रखना۔ [illegible] کر لینا۔ رکھ چھوڑنا۔

محاورہ معروف۔ میں نے اسی دن تک [illegible] اُٹھا رکھی تھی کہ جب لڑکی کی شادی ہو گی زیور بنوا دوں گا۔

اُٹھا رکھنا۔ (بات کے ساتھ)۔ ملتوی رکھنا۔ ـــ

وصل ہو جائے یہیں حشر میں کیا رکھا ہے
آج کی بات کو کیوں کل پہ اُٹھا رکھا ہے — امیر مینائی

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل طریقوں سے اس کے معنی لکھے ہیں۔

(۱) سینت رکھنا۔ سنبھال رکھنا۔
(۲) بچا رکھنا۔ باقی رکھنا۔ روک رکھنا۔
(۳) موقوف رکھنا۔ ملتوی رکھنا۔ معاف رکھنا۔

نمبر ۱ و ۲ معنی تو بالکل ایک ہیں۔ سینت رکھنا اور سنبھال رکھنا۔ بچا رکھنا۔ باقی رکھنا۔ روک رکھنا۔ ان کو علیحدہ علیحدہ نہیں لکھا جا سکتا۔ تفریق کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ ہاں نمبر ۳ معنی ضرور ایک جدا حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ مثال سے واضح ہے

اٹھارہ۔ اٹ ھا رہ۔ अठारा۔ ایجدہ ۱۸۔ دو کم بیس۔

اٹھاسی۔ اٹ ھا سی۔ अठासी۔ ۸۸۔ دو کم نوے۔

قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے تائے ثقیلہ مشدد و مخفف دونوں طرح مستعمل ہے۔ لیکن فصیح بصورت مشدد ہے۔

اُٹھا لانا۔ اُٹ ھا ۔ उठा लाना۔ لے آنا۔ اُٹھا کے لے آنا۔

محاورہ معروف۔ بیٹھے کیا کر رہے ہو تم سے کہا تھا کہ کپڑوں کی بقچی اُٹھا لاؤ لیکن اب تک نہ لائے۔

اُٹھا لانا۔ مول لانے کے محل پر

محاورہ معروف۔ تم چیز کی اچھائی برائی نہیں دیکھتے جیسی ملتی ہو اُٹھا لاتے ہو۔

اُٹھا لانا۔ چرا لے جانا۔

محاورہ معروف۔ تمہاری چوری کی عادت نہیں جاتی۔ جس کی چیز پاتے ہو اُٹھا لاتے ہو۔

اُٹھا لے جانا۔ उठा ले जाना۔ کسی چیز کو لے جانا۔

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی یہ لکھے ہیں (مردے کو لے جانا۔ لاش کو لے کر چلا جانا) یہ معنی بالکل زائد لکھے۔

اُٹھا لینا۔ उठा लेना۔ اونچا کر لینا بلند کر لینا۔

محاورہ معروف۔ میں ٹھگنے قد کا ہوں، تم لمبے قد کے ہو ذرا اس بتی کو اٹھا لینا تاکہ چھپر نیچا نہ رہ جائے۔

اُٹھا لینا۔ مرنے کی جگہ بولتے ہیں۔

بٹھا اس کی خاطر میں نقش وفا
نہیں تو اُٹھا لے خدایا مجھے — میر

اٹھا لینا۔ تعمیر کر لینا۔

محاورہ معروف۔ تم نے پرائی زمین پر دیوار کیوں اُٹھا لی۔

قول فیصل۔ یہ معنی صرف دیوار کے واسطے مخصوص ہیں مکان اٹھا لیا چھت اُٹھالی۔ وغیرہ نہیں بولتے۔

اُٹھا لینا۔ برداشت کر لینا۔

محاورہ معروف۔ کیا بتائیں جیسی جیسی ہم پر پڑی ہیں انکا اُٹھا لینا ہمارا ہی کام تھا۔

قول فیصل۔ اس محل پر اُٹھا لینے سے زیادہ فصیح اُٹھانا ہے۔

اُٹھا لینا۔ ذمہ دار ہو جانا۔

قول فیصل۔ دہلی کی زبان لکھنؤ میں ان معنی میں نہیں بولتے۔

اُٹھا مارنا۔ اُٹ ھا ۔ उठा मारना۔ پچھاڑنا۔

کسے تھا پاس جرأت لے ظفر مستی کے عالم میں
جہاں چاہا اُسے چھیڑا جہاں چاہا اُٹھا مارا ظفر شاہ

قول فیصل۔ دہلی کی زبان لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُٹھا مارنا۔ دے مارنا۔

عشق کی عقل سے رہی کشتی
آخر اُس نے اسے اٹھا مارا　　　داغ دہلوی

قول فیصل۔ دہلی کا صرف لکھنؤ میں نہیں بولتے اس محل پر لکھنؤ میں دے مارنا بولتے ہیں۔ جو کسی حد تک غیر فصیح ہے۔ بفصحاء لکھنؤ کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُٹھا مارنا۔ کوئی چیز اُٹھا کے کسی کو مارنا۔

قول فیصل۔ دہلی کی زبان۔ لکھنؤ میں نہ کبھی بولا جاتا تھا نہ اب بولا جاتا ہے۔

اُٹھان۔ اُٹ ھ۔ان۔ उठान۔ بالیدگی۔ آغاز شباب۔ اُبھار۔

کس قیامت کی ہے اُٹھان تری
یہ قیامت اُٹھائے گی اک دن　　　داغ

قول فیصل۔ دہلی کی زبان لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُٹھان۔ تعلیم و تربیت۔

محل صرف۔ اس لڑکے کی کیا ابھی اُٹھان ہے اگر یوں ہی رہی تو بڑھ کے کچھ ہوگا۔

اُٹھان۔ پتنگ اونچا ہو کر اُڑنے کی جگہ

فقرہ۔ یہ پتنگ بہت اچھی اُٹھان کا ہے۔ یعنی دُور بہت چڑھتا ہے۔

قول فیصل۔ مؤلف نوراللغات کو اس کی وضاحت کرنی چاہیے تھی کہ یہ صرف کہاں کا ہے اور کہاں بولتے ہیں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

دور اُٹھانے کی جگہ لکھنؤ میں دور چڑھنا زیادہ مستعمل ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

اُٹھان۔ شروع و ابتدا۔

محل صرف۔ گیت تو تم خوب گاتے ہو۔ مگر تمہارے گیت کی اُٹھان ابھی نہیں ہوتی۔

قول فیصل۔ موسیقی داروں کی اصطلاح۔

اُٹھان۔ صرف۔ خرچ۔

قول فیصل۔ مؤلف نوراللغات نے لکھا ہے کہ عوام بولتے ہیں۔ موجودہ دور میں کوئی نہیں بولتا۔

اُٹھانا۔ اُٹ ھ۔ان۔ا۔ उठाना۔ کسی لیٹے ہوئے کو بٹھانا۔ یا بیٹھے ہوئے کو کھڑا کرنا۔ پستی سے بلند کرنا۔

اُردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ ذرا مریض کو اُٹھانا، میں دوا پلاؤں گا کیونکہ لیٹے ہونے کی حالت میں دوا پلانے سے اُچھو ہو جاتا ہے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر اُٹھا کے بٹھانا اور اُٹھا کے کھڑا کرنا بولتے ہیں۔

اُٹھانا (دیوار کے ساتھ)۔ اونچا کرنا۔ بلند کرنا۔

اُردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ دیکھو دیوار سیدھی اُٹھانا۔ ورنہ انجینیر صاحب کھدوا ڈالیں گے نقصان ہوگا۔

اُٹھانا (راحت کے ساتھ)۔ آرام پانا۔ عیش حاصل ہونا۔ اُردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ مرد عورت۔

جو کچھ منظور تھا راحت اُٹھا کر
کہاں اس طرح بانسے منکز ر　　　از واعظ لیلیٰ منظوم

قول فیصل۔ زبان میں استعمال کثیر ہے۔

اُٹھانا (تکلیف کے ساتھ)۔ مصیبت برداشت کرنا۔

اُردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

خیر ان کو جو سمجھوں تو بلانے پہ نہ جاؤں
سب لکھو گوارا ہے جو تکلیف اُٹھاؤں　　　انیس

قول فیصل۔ نظم و نثر میں بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

اُٹھانا (صدمے کے ساتھ)۔ غم اُٹھانا۔ رنج برداشت کرنا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

خلوت رائل ہوگئی رخسار جاناں کی بہار
تھا چمن نازک اُٹھا صدمہ نہ بادِ سحر کا　　　ناسخ

اُٹھانا (لطف کے ساتھ)۔ مزا پانا۔

اُردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

تو اس پر رکھ کے جو پوچھیں گے حال آپ
اُٹھائیں گے مناسب لطف قال آپ　　　الف لیلیٰ منظوم

اُٹھانا (حجاب کے ساتھ)۔ پردہ اُٹھانا۔ حائل شے کا باقی نہ رہنا۔

اُردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

مسجد یہاں روشن تھی رسول دوسرا سے
آنکھوں سے حجاب اٹھ گئے اتنے حکم خدا سے　　　دبیر

قول فیصل۔ مرد زیادہ بولتے ہیں۔ عورتیں بہت کم بولتی ہیں۔

اُٹھانا (ناز کے ساتھ)۔ غمزہ سہنا۔

اُردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

ناز بیجا کسی ظالم کا اُٹھایا نہ گیا
خود گلا کاٹ کے مرنے کو مری جاں سمجھا　　　امیر لکھنوی

قول فیصل۔ شعراء زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اس صرف کو عمومیت حاصل ہے۔ جہلا دیہاتی پست طبقے کے لوگ حرف ز کو جیم سے بدل کے بولتے ہیں جیسے (ناج اُٹھاتے اُٹھاتے مر گئے)۔

اُٹھانا (تباہی کے ساتھ)۔ پریشانی سے دوچار ہونا۔

اُردو۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ

اُٹھانا ۔ (بیڑے کے ساتھ) کسی کام کے انجام دینے کے لیے بالکل تیار ہو جانا۔

ہمارے قتل کا شاید اُٹھایا ہے بیڑا
وہ بزمِ غیر میں جو پان کھا کے بیٹھے ہیں — ظفر شاہ

محلِ صرف ۔ میں نے ایم اے پاس کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اُٹھانا ۔ (عیش کے ساتھ) ۔ آرام پانا ۔ راحت حاصل ہونا ۔

اُٹھانا ۔ (بوجھ کے ساتھ) کسی وزنی شے کو اٹھانا ۔

اُٹھانا ۔ (زمین کے ساتھ) ۔ لگان پر دینا

اُٹھانا ۔ (آراضی کے ساتھ) ۔ کرایہ پر دینا ۔

اُٹھانا ۔ (کھیت کے ساتھ) ۔ لگان پر دینا

اُٹھانا ۔ (آنکھ کے ساتھ) قطعِ نظر ۔ قطعِ تعلق ۔

تیرے دیدار سے میں آنکھ اُٹھاؤں کیونکر
زلف کے بالے نظر حلقۂ زنجیر میں ہے — برق

اُٹھانا ۔ (نظر کے ساتھ) ۔ اونچا کرنا ۔

اُٹھانا ۔ (سر کے ساتھ) سرکشی ۔ غرور

بہت جس نے اُٹھایا سر گری نظروں سے قدر اس کی
نہ دیکھا کوئی پروانہ چراغ بادِ کاکل کا — وزیر

اُٹھانا ۔ (قبضہ کے ساتھ) ۔ بیدخل کرنا

محلِ صرف ۔ اس زمین سے اب اُن کا قبضہ اُٹھا دیا گیا ۔

اُٹھانا ۔ (دوکان کے ساتھ) ختم کر دینا ۔ بند کر دینا

دیکھ کے تجھ کو یوسفِ مصری
اپنی دوکان اُٹھائے جاتا ہے — میر حسن

اُٹھانا ۔ (داغ کے ساتھ)

روزِ مولود سے ساتھ اپنے ہوا غم پیدا
لالہ ساں داغ اُٹھانے کو ہوئے ہم پیدا — آتش

اُٹھانا ۔ (انگلی کے ساتھ) ۔ برائی کے ساتھ اشارہ کرنا

محلِ صرف ۔ تم ایسے بدنام ہو گئے کہ جدھر نکلتے ہو لوگ تم پر انگلیاں اُٹھاتے ہیں ۔

قولِ فیصل ۔ صاحبِ نور اللغات نے مثال صحیح نہیں دی اس لیے کہ انگلی اُٹھانا بدنامی کے محل پر استعمال ہوتا ہے اشارہ کرنے کو انگلی اُٹھانا نہیں کہتے ۔ یہ مثال اس جگہ لکھنا چاہیے تھی " وہ شخص اتنا بدنام ہے کہ جدھر جاتا ہے انگلیاں اُٹھتی ہیں "۔

اُٹھانا ۔ (کبوتروں کے ساتھ) ۔ اُڑانا

اُٹھانا ۔ (فائدے کے ساتھ) ۔ نفع حاصل کرنا

اُٹھانا ۔ (زخم کے ساتھ) ۔ زخم کھانا ۔

ہزار زخم جگر پر اُٹھائے بلبل نے
دیا ہزار دہن سے جواب خندۂ گل — امیر

اُٹھانا ۔ برداشتن

اُردو مصدر فصیح ۔ رائج مشترک خاص و عام ۔ لکھنؤ دہلی ۔ عورت مرد ۔

انبارتان وحش پہ اپنے اُٹھاتے تھے
بچوں کو جا کے نازوں کرکی اکھلاتے تھے — انیس

قولِ فیصل ۔ سنسکرت میں " اُتھاپنم " اور ترکی زبان میں " قالدرمق " بولتے ہیں ۔ اُٹھانا اُردو ہے ۔

اُٹھانا ۔ رکھی ہوئی شے کو اس کی جگہ سے بلند کرنا ۔

اُردو مصدر فصیح ۔ رائج مشترک خاص و عام ۔ لکھنؤ دہلی ۔ عورت مرد ۔

پھرے کے ظلم فرد نگہ داشت اٹھا ل
لائے کے سنگ سے کی دولت اُس نے نکال — وزیر

قولِ فیصل ۔ ہاتھ سے کسی شے کو اُٹھانا بھی بولتے ہیں ۔ اور اگر کسی شے کو کسی دوسری چیز سے اس کی جگہ سے بلند کریں جب بھی اٹھانا بولیں گے جیسے لکڑی سے کسی شے کو اُٹھا ہیں ۔

اُٹھانا ۔ صرف کرنا

اُردو مصدر فصیح ۔ رائج مشترک خاص و عام ۔ لکھنؤ دہلی ۔ عورت مرد ۔

کم اُٹھاتے ہیں وضو میں بھی تو زاہد پانی
ایسی خست ہے کہاں ساقیِ دریا دل میں — داغ

اُٹھانا ۔ سوتے ہوئے کو بیدار کرنا ۔

اُردو مصدر فصیح ۔ رائج مشترک خاص و عام ۔ لکھنؤ دہلی ۔ عورت مرد ۔

محلِ صرف ۔ ایسی غافل نیند ہے کہ ان کو سوتے سے اُٹھانا دشوار ہو جاتا ہے ۔

اُٹھانا ۔ مٹانا ۔ برباد کرنا ۔

اُردو مصدر فصیح مشترک خاص و عام دہلی ۔ عورت مرد

اسلام عجم میں ظفر آیا تھا عرب سے
اس واسطے تا مذہبِ زرتشت اُٹھا دے — ظفر شاہ

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں ان معنے کے اعتبار سے کوئی نہیں بولتا صرف دہلی کی زبان ہے ۔

اُٹھانا ۔ اُبھارنا ۔ اونچا کرنا ۔

سبزۂ رو بجھے قسمت نے کیا وائے نصیب
سر اُٹھانے ہی میں اس باغ میں پامال ہوا — دبیر

اُٹھانا ۔ پکڑنا ۔

قولِ فیصل ۔ صاحبِ نور اللغات نے لکھا ہے کہ اب ان معنوں میں نہیں بولتے ۔

اُٹھانا ۔ اختیار کرنا ۔ جیسے باپ نے کہا بیٹے نے اُٹھایا (از امیر اللغات)

قولِ فیصل ۔ موجودہ دور میں ان معنی میں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا ۔

اُٹھانا ۔ نکالنا ۔ باہر کرنا ۔

اُٹھایا اے فلک کیوں تو نے ہم کو کوئے جاناں سے
مناسب خاکساروں کا جو بستر تھا وہ اس جا تھا — ظفر

اُٹھانا ۔ فنا کرنا ۔ جان لینا ۔

کیا خوار و زبوں کیا وفا نے مجھ کو
کسنے میں بٹھا دیا حیا نے مجھ کو

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید

صاحبانِ ذوق و ادب

آجتک اتنا مکمل لغت آپ کی نظر سے نہ گذرا ہوگا جو سولہ جلدوں میں منقسم ہو اور پوری زبان کا ذمہ دار ہو۔ واقعاً آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا، برابر اعلانات کیے گئے کہ اب مہذب اللغات شائع ہونے والا ہے اور اب منظر عام پر آنے والا ہے، لیکن چونکہ انقلابات کا بڑھتا ہوا طوفان آ رہا اور آیا ہوا ہے اس لیے ہمارے صدر انجمن محافظ اردو حضرت مہذب مدظلہ اپنے ارادوں میں ناکامیاب ہوتے رہے۔ مگر دادوری ہمت کہ ارادوں کا استحکام ایک حال پر باقی رہا۔ کوششیں جاری رہیں۔ کارساز عالم نے آج اس قابل کردیا کہ انجمن محافظ اردو کی طرف سے یہ اعلان کیا جارہا ہے کہ مہذب اللغات دن رات طبع ہو رہا ہے۔ یہ لغت سولہ جلدوں میں منقسم ہے۔ اور ہر جلد ایک ہزار صفحات کی ہے، چنانچہ جلد اول یعنے الف ممدودہ و مقصورہ کے ایک ہزار صفحات ہیں۔ خیال تھا کہ مکمل جلد شائع کی جائے گی جس کی قیمت مجلد عنہ اور غیر مجلد عنہ ہوگی۔ چونکہ گرانی کا دور ہے اور بہترین کاتبوں سے کتابت کرائی جارہی ہے اور عمدہ سے عمدہ کاغذ استعمال کیا جارہا ہے لہذا قیمت کے اضافے کا اعلان کرنا پڑا۔ اب مجلد عنہ اور غیر مجلد عنہ ہیں۔ چونکہ کمی سرمایہ ہے ایسے یہ لغت قسط وار شائع کیا جارہا ہے، ہر ماہ میں ایک سو صفحات انشاءاللہ بالالتزام شائع ہوں گے اور ہر قسط پر خوشنما ٹائیٹل بھی ہوگا۔

دستور العمل } ۱۔ ہر ماہ کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں سو صفحات یعنی چھ جز شائع ہوں گے۔ ۲۔ جو حضرات پیشگی بیس روپے مرحمت فرمائیں گے انھیں ہزار صفحات دس ماہ میں پہونچائے جائیں گے اور خرچہ ڈاک ذمہ دفتر رہے گا۔ ۳۔ جو حضرات ماہانہ وی پی منگائیں گے ان کے لیے دو روپے قیمت اور خرچہ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

جلد سے جلد نقد بھیج کے ممبر بن جائیے اور اپنی منظوری سے مطلع فرمائیے۔ مکمل جلد کے ہزار صفحات پہونچنے پر لاجواب ٹائیٹل اور شروع کے سو صفحات مع بلاک آپ کی خدمت میں روانہ کیے جائیں گے۔ پہلی قسط یکم اگست سنہ ۵۸ء کو شائع کی جائے گی۔ سردست ہر ماہ سو صفحات شائع ہوں گے آئندہ انشاءاللہ دو سو صفحات ہر ماہ شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ لغت جلد شائع ہو جائے صرف دوسری قسط دو ماہ کے فصل سے شائع ہوگی یعنے ماہ اکتوبر سنہ ۵۸ء میں شائع ہوگی اس کے بعد ماہ بماہ اقساط شائع ہوتے رہیں گے۔ (ادارہ)

(پتہ) دفتر انجمن محافظ اردو منصور نگر نیا محل لکھنؤ

(مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ)

قسط دوم

मुहज़्ज़बुललुग़ात

क़िस्त २

(الف مقصورہ)

مؤلفہٗ
ادیب علیم حضرت مہذب لکھنوی
فاضل و ممتاز الافاضل و دبیر کامل
صدر انجمن محافظ اردو

باہتمام
سید حسن الکمال لکھنوی
معتمد (سکریٹری) انجمن محافظ اردو

دفتر انجمن محافظ اردو منصور نگر نیا محل لکھنؤ
سے شائع ہوا

قیمت دو روپیہ ۸ر

نفروں سے بتوں کی گرپڑا تھا ورنہ
صد شکر اُٹھا لیا خدا نے مجھ کو — مونس دہلوی

اُٹھانا : کوئی چیز کسی جگہ سے ہٹانا۔
فقرہ۔ اس کمرے سے فرش اُٹھا کے کرسیاں لگا دو۔ (از نور اللغات)

اُٹھانا ۔ پڑھنا ۔ نکالنا ۔ (مبتدیوں کی نسبت)
یاد آکا ہے دو حرفوں کا اُٹھانا اب تک
جسم کے بیت میں کنقطہ ہے اور خالی ہے — دمتاز
قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

اُٹھانا ۔ بنانا ۔ تعمیر کرنا
خرابی سے ارادہ ہے مکاں تعمیر کرنے کا
گرا کر قصر تن کو گور کی منزل اٹھائی ہے — آتش

اُٹھانا ۔ (بات کے ساتھ) سہنا ۔ جھیلنا ۔ تحمل کرنا۔
نہ کسی کو کڑوی کہی ہم نے
نہ کسی کی کڑوی اُٹھائی بات — آتش

اُٹھانا ۔ اُتارنا ۔ ہٹانا
یہ شگفتہ ہی اس نقل اٹھائی
حیرتوں کو شعبدہ دکھایا — گلزار نسیم

اُٹھانا ۔ رفع کرنا۔
پھر اس چارہ میں نقش داغ کیوں کام اپنا
اُٹھا کر اعتراض غیر کو بس کے بٹھایا ہو — اسیر

اُٹھانا ۔ چھو لینا ۔ لے لینا
ملے لاش وان سے ہم دل صد پارہ ڈھونڈ کر
دیکھا جہاں پڑا کوئی ٹکڑا اُٹھا لیا — ذوق

اُٹھانا ۔ پچھاڑنا
نہیں سنتا ہے یہ نشتر بار دشنام مجھ
لے صبا گل کے ذرا کان اٹھا گلشن میں — نصیر
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ان معنی میں نہیں بولتے۔

اُٹھانا ۔ سرانجام دینا ۔ انتظام کرنا۔
محل صرف ۔ بچہ ! کیا نیک بچہ ہے جس نے گھر بھر کا کام اٹھا لیا ۔ کیا کہنا ایسے ہونہار اور سعید بچے دیکھنے میں نہیں آتے۔
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس محل پر نہیں بولتے ۔ خاص دہلی کی زبان ہے۔

اُٹھانا ۔ بچھانا
میں مر گیا تو یوں خبر جا بجا اڑی
تخت اجل نے چرخ کے بے مارا اٹھایا — رشک

اُٹھانا ۔ سہنا ۔ ضبط کرنا۔

اُٹھانا ۔ قطع تعلق کرنا ۔ قطع نظر کرنا۔
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ان معنی میں نہیں بولتے خاص دہلی کا صرف۔

اُٹھانا ۔ بہت شور و غل کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔
نالہ کرتا ہوں نہ کھنچے ہیں مجھے پلہ میں
کیوں اٹھا یا چاہتا ہے آسماں بالکل سر — آتش

اُٹھانا ۔ (مسل کے ساتھ) مطبوعہ اوراق کو کتاب کی شکل میں مرتب کرنا ۔ (دفتریوں کی اصطلاح)

اٹھانا ۔ پینا ۔ جذب کرنا ۔ کھینچنا۔
محل صرف ۔ پرانے چاول بہت زیادہ گھی اٹھاتے ہیں ، نئے چاولوں میں یہ بات کہاں۔

اُٹھانے ۔ اُٹھ ہ اُ نَ دِ ے۔ उठाने
ہ ۔ ۹ ۔ دو کم سو۔

اُٹھاؤ چولھا ۔ [illegible] ۔ وہ شخص جو ایک مقام پر مستقل طریقے قیام نہ کرے آج یہاں کل وہاں۔
محل صرف ۔ تم بالکل اُٹھاؤ چولھا ہو ۔ کہیں تم سے بیٹھے ہی نہیں۔

اُٹھاؤ میرا لکنا میں گھر سنبھالوں اپنا ۔
مثل ۔ بے شرم عورت کی نسبت کہتے ہیں جو بیاہ ہوتے ہی شوہر کے گھر کا انتظام کرنے لگے اور شوہر کو لے کر الگ ہو جائے۔
قول فیصل ۔ بے شرم عورت کی نسبت " یا " اس دلہن کی نسبت جو سسرال میں جلدی سے بے تکلف ہو جائے " یہ مثل بولی جاتی ہے ۔ مؤلف نور اللغات نے جو لکھا ہے کہ میاں کو لے کر الگ ہو جائے اس میں کلام ہے۔ لکھنؤ میں حقیقتاً اُس دلہن کے متعلق کہتے ہیں جو سسرال میں بہت جلد بے باتیں کرنے لگے اور امور خانہ داری میں حصہ لینے لگے ۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔ (میرا کی جگہ " بیوی " بھی بولا جاتا ہے۔)

اُٹھاوَن ۔ اُٹھ ہ اُ وَ نْ ۔ उठावन
ہ ۔ دو کم ساٹھ

اُٹھاؤنی ۔ اُٹھ ہ اُ وَ نِ ی ۔ उठावनी
مؤنث۔
محل صرف ۔ میں کل حاضر نہیں ہو سکتا میرے پڑوسی سورگ باشی ہو گئے ہیں ان کی اُٹھاونی کا دن ہے مجھے کریا کرم کرنا ہے۔
قول فیصل ۔ ہندوؤں کی خاص زبان ۔ لکھنؤ میں مرف ہندو بولتے ہیں ۔ وہ بھی اس محل پر جب جلے ہوئے مردے کی راکھ اور ہڈیاں دریا میں بہاتے ہیں اور سوگ اُتار ڈالا جاتا ہے اور دو بہ قریب کر یا بیٹھتا ہے ۔ جس طرح مسلمانوں کے یہاں تیجا سوم ہوتا ہے ۔ اسی طرح ہندوؤں کے یہاں اس رسم کو اُٹھاونی کہتے ہیں۔

اُٹھائیس ۔ اُٹھ ہ اُ ئِ ی س ۔ उठाईस
ہ ۔ دو کم تیس۔

اُٹھائی گیرا ۔ उठाई गीरा ۔ بدمعاش لٹیا چور ۔ بدچلن ۔ اردو
اُس راہزن سے مل کے دل کیونکر نہ بیٹھیں
انداز و ناز اُچکا ، غمزہ وہ اُٹھائی گیرا — تحریر

دونوں کو ایک کرتی ہے بڑھ کر لگی کی لاگ
اٹھی یہاں سے آپ کے وہاں تک لپک گئی — آرزو لکھنوی

اٹھنا۔ (جوش کے ساتھ) پیدا ہونا۔
یہ سن کر حال میرا اڑ گئے ہوش
اٹھے خاطر میں کیا کیا غم کے جوش — الف لیلیٰ منظوم

اٹھنا۔ (دل کے ساتھ) برخاستہ ہونا۔ ہٹنا۔
اردو۔ فعل۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام دلی
عورت مرد۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنے میں نہیں بولا جاتا یہ محاورہ
دلی کا صرف ہے۔

اٹھنا۔ (دل کے ساتھ) رغبت ہونا۔ خواہش ہونا
محل صرف۔ کیا معلوم کیا بات ہے اس وقت کھانے
پر دل نہیں اٹھتا۔

اٹھنا۔ (انگلی کے ساتھ) اشارہ ہونے کی جگہ۔
محل صرف۔ بھری محفل میں تم جس کی طرف چاہتے ہو
انگلی اٹھا کے اشارہ کر دیتے ہو یہ معیوب ہے۔

اٹھنا۔ (آب و دانہ کے ساتھ) ختم ہونا۔ منتقل ہونا
روکے گا تیرے گھر میں ہمیں پھر قفس نہ دام
صیاد آب و دانہ جہاں سے اگر اٹھا — اسیر

اٹھنا۔ (بوجھ کے ساتھ) سنبھلنا۔
سینے پہ سوز غم کا اٹھا جو اٹھا۔ سب بوجھ لیجئے گا احسان کا اٹھا نہیں

اٹھنا۔ (آرزو کے ساتھ) دیکھئے اٹھانا آرزو کے ساتھ۔

اٹھنا۔ (زمین کے ساتھ) لگان پر دی جانا۔
بونی جوتی جانا۔
آسماں سے ہے وقت کی سرسبزی کی
ہوں وہ افتادہ زمیں جو نہ اٹھے دہقاں کی — آتش

اٹھنا۔ (کھیت کے ساتھ) بویا جوتا جانا۔ لگان پر
دے دینا۔
محل صرف۔ تمہارا کھیت کسی قیمت پر نہیں اٹھ سکتا

اس لیے کہ اس میں پیداوار نہیں ہوتی۔

اٹھنا۔ (سیاہی کے ساتھ) نمودار ہونا۔
اٹھی مغرب سے بجلی سی سیاہی
ہوئی بڑھ کر نقاب قصر شاہی — الف لیلیٰ منظوم

اٹھنا۔ (دکھ کے ساتھ) برداشت ہونا۔
کیونکر یہ دکھ اٹھے مجھ بیکس کی جان سے
گرتی ہے بار بجلی سی آسمان سے — [illegible]

اٹھنا۔ (ہوک کے ساتھ) پیدا ہونا۔
اٹھتی ہوئی ہوکوں نے رکتے ہی چھری ماری
اب لگ کے کلیجے کو بیٹھا ہوا بھالا ہے — آرزو

اٹھنا۔ (چین کے ساتھ) ختم ہونا۔
ہم سب کے چین اب تو افلاک اٹھ گئے
ہے ہے جہاں سے پنجتن پاک اٹھ گئے — دبیر

اٹھنا۔ (پال کے ساتھ) پکنا۔ تیار ہونا۔
محل صرف۔ تم نے بہت کچے آم رکھ دیئے ہیں اس کی
پال اٹھنا دشوار ہے۔

اٹھنا۔ کھانسی کے ساتھ۔
محل صرف۔ دوا سے کیا خاک فائدہ ہے جب کھانسی
اٹھتی ہے۔ دم مارنے کی فرصت نہیں دیتی۔

اٹھنا۔ (خلق کے ساتھ) مرجانا۔
جب اٹھ گئیں تمہیں خلق سے محمود شہ عالم
یہ باتھا جنازہ پہ جہاں کے یہ نہیں ماتم — انیس

اٹھنا۔ (دنیا کے ساتھ) مرجانا۔
رقص کو تم جو رکے اگر اٹھے دنیا سے
دم فنا ہو گئے پازیب کی جھنکار کے ساتھ — اسیر

اٹھنا۔ (بخارات کے ساتھ) بلند ہونا۔
محل صرف۔ پانی بھر کے جب پتیلی آگ پر رکھو گے تو
بخارات ضرور اٹھیں گے۔

اٹھنا۔ (شور کے ساتھ) غل مچانا۔
دنیا سے میرا اٹھنا تو دو ہولے رقیب — انجام ہوا فساد گیا شور و شر اٹھا

اٹھنا۔ (مال کے ساتھ) فروخت ہونا۔
قول فیصل۔ یہ صرف خاص دلی کا ہے لکھنؤ میں یوں نہیں
کہتے کہ فلاں دوکان سے مال بہت اٹھا یعنی فروخت ہوا۔

اٹھنا۔ (ناز کے ساتھ) ناز برداری کی جگہ۔
اب آج آئیں اور میری میت اٹھائیں
کہاں ہیں کہاں ناز اٹھوانے والے — آزاد

اٹھنا۔ (لاش کے ساتھ) میت اٹھانا۔
اٹھنے میں میرے لاش کے تاخیر ہو نہ جائے
بیکار جذب عشق کی تاثیر ہو نہ جائے — ابر

اٹھنا۔ (جنازہ کے ساتھ) میت اٹھانا۔

اٹھنا۔ (کوفت کے ساتھ) برداشت کرنا۔
غربت کی کوفت دل سے نہ اٹھی گزر گئی
ایسے پسینے شرم سے آئے کہ مر گئی — دبیر

اٹھنا۔ (محشر کے ساتھ) برپا ہونا۔
اٹھنے میں پردہ در یار تو سر سے اٹھا
کرتے ہی اثر محشر آہ رسا اٹھا

اٹھنا۔ (مزے کے ساتھ) حاصل ہونا۔
کہ جب گزری وہ شب پیش نظر ہے
مزے اٹھنے لگے لطف سحر سے — الف لیلیٰ منظوم

اٹھنا۔ (لطف کے ساتھ) حاصل ہونا۔ ملنا۔
ریاض دہر میں ہر شاخ و گل سے لطف اٹھا
یہ محل ساعد ساقی کی ہے وہ ساغر کی — دلی شاہجہاں بیگم

اٹھنا۔ (پھول کے ساتھ)
(دیکھئے اٹھانا پھول کے ساتھ)

اٹھنا۔ (ڈولی کے ساتھ)
محل صرف۔ کہار ڈولی اٹھانے ہی والے ہیں سامنے سے
ہٹ جاؤ۔

اٹھنا۔ (فتنہ کے ساتھ) برپا ہونا
بیکسی بیمار جو اٹھ کو وہ فتنہ اٹھا — ڈر گیا میں کہ قیامت ہی فتنہ اٹھا
رشک زخمی عملی۔

از نور اللغات)

قول فیصل۔ باعتبار لکھنؤ غیر فصیح۔ متروک

اٹیرن کاوا۔ ایک خاص شکل سے گھوڑے کو کاوا دینا (از نور اللغات)

قول فیصل۔ باعتبار لکھنؤ غیر فصیح۔

اٹیرن کر دینا۔ ہرا دینا۔ تھکا دینا۔ مار مار کر تنکا سا کر دینا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنے میں نہیں بولتے۔

اٹیرن ہونا۔ نہایت دبلا ہونا۔ بدن کی ہڈیاں نکل آنا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اٹیاب۔ ([illegible]) بغیر ساماے ہندی۔ صفت۔

اسنے ہو تو گھر لے چلو۔ مسافر کو مار ڈالنے کے لیے اشارہ۔

قول فیصل۔ قدیم زمانہ کے ڈاکو جب یہ جملہ بولتے تھے تو مطلب یہ ہوتا تھا کہ مسافر کو مار ڈالو۔ موجودہ دور کے ڈاکوؤں میں متروک ہے۔ کوئی نہیں بولتا۔

اَثاثُ البیت असासुल बैत

مال و اسباب۔ گھر گرستی۔ خانہ داری کا اسباب عربی جملہ۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج مشترک۔ خواص لکھنؤ۔ دلی۔

لے گئی دل سے قرار و صبر و زور دیدہ نظر\
چور کے ہاتھوں اَثاثُ البیت لٹ کر ہو گیا   نوازش

قول فیصل۔ اثاث مضاف۔ بیت مضاف الیہ عربی داں طبقہ زیادہ بولتا ہے۔ اردو زبان میں بولتے ضرور ہیں۔ ہمارا سارا اَثاثُ البیت تلف ہو گیا۔ لیکن یہ جملہ اردو کہے جانے کا مستحق نہیں۔

اثاثہ۔ (असासा) تمام سامان خانہ کپڑا اثاثہ زیور اسباب وغیرہ۔ عربی۔ مذکر۔

خط عارض کر رہا ہے حسن عارض کو تباہ\
اُٹھ رہا ہے لشکرِ شاہی اثاثہ شاہ کا   امیر

قول فیصل۔ چونکہ عوام کی زبان پر علی العموم جاری نہیں۔ اس لیے اردو زبان کا لفظ نہیں کہا جا سکتا۔

اثبات۔ اِ ثْ بَ اْ تْ

असबात ثابت کرنا۔ ثبوت کو پہنچانا۔ عربی۔ مذکر۔ (نفی) کی ضد۔

جو اس نے بات نہ کی ہو گیا مجھے اثبات\
دہن وہ تنگ ہے گنجائش کلام نہیں   وزیر

قول فیصل۔ عربی زبان کا مصدر۔ اردو زبان میں موجودہ دور میں فصحا مذکر بولتے ہیں۔ سحر نے مؤنث بھی نظم کیا ہے۔

آپ ہی آپ وہ کچھ ہو گئے ہیں چپ کل سے\
بات کی گو ہے اثبات نہ ہونے پائی   سحر

اب مذکر ہی بولنا چاہیے۔

ایک معنے مولف فرہنگ آصفی نے یہ بھی لکھے ہیں (دھوکے جانا) مشتبہ ذکر نا۔

اثر۔ اَ ثَ رْ (असर) نشان علامت عربی۔ مذکر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دلی عورت مرد

کسی صورت کو استقلال دم بھر بھی نہیں رہتا\
اثر باقی ہے آنکھوں میں مری خواب پریشاں کا   تسیم

قول فیصل۔ اردو زبان میں استعمال کثیر ہے مگر اردو نہ ہو سکا۔

اثر۔ نتیجہ۔ فائدہ۔

محل صرف۔ میں نے تمہیں ہزار نصیحت کی مگر کوئی اثر نہ ہوا۔

اثر۔ تاثیر۔ فصیح۔ رائج مشترک خواص و عوام لکھنؤ دلی عورت مرد۔

اثر ایسا کہاں ہے نالۂ شبگیر میں آئے\
کہ جس سے فرق چرخ آسمان پہ تیر میں آئے   صبا

اثر۔ خاصیت۔

کیا کہا کہ مرہموں میں اب نہ زہرہ خش بنا\
مرتال کا اثر بھی ترے غم نے کھو دیا   لال

قول فیصل۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

اثر۔ دل کش کیفیت۔

محل صرف۔ خدا نے ان کی آواز میں وہ اثر دیا ہے کہ ان کی طرف دل کھنچتا ہے۔

قول فیصل۔ استعمال کثیر ہے۔

اثر۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت

قول فیصل۔ اثر بمعنی سنت رسول صرف حضرات اہل تسنن کی اصطلاح۔ اہل تشیع بالکل استعمال نہیں کرتے۔

اثر۔ دباؤ۔ قابو۔ اختیار۔

محل صرف۔ وہ ان کے اثر میں ہیں کسی اور کی بات نہیں مانیں گے۔

اثر۔ شافعی۔ شیرازی۔ فارسی شاعر ان کا ایک دیوان دس ہزار شعر کا یادگار ہے۔

اثر۔ شمس العلماء نواب امداد امام صاحب اردو شاعر صاحب دیوان مصنف کاشف الحقائق پٹنہ کے رہنے والے سر علی امام اور حسن امام کے والد تھے۔

اثر۔ خان بہادر مرزا جعفر علی خاں صاحب اثر سابق وزیر مالیات کشمیر۔ جو ستمبر ۱۹۵۹ء تک بقید حیات ہیں۔ آپ مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور آپ خود بھی صاحب تلامذہ ہیں۔ آپ کی ذات لکھنؤ کی شاعری اور لکھنؤ کی زبان کی ایک بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ آپ

محل صرف ۔ نادان بچہ کبھی اچھی صحبت کا اثر قبول نہیں کرتا۔

اثر کرنا ۔ تاثیر کرنا۔

سنگ خارا ہے نہیں سختی میں کچھ دل یار کا
نہ ساختا پتھر کا ہے نالے اثر کچھ بھی کریں — ناسخ

اثر کرنا ۔ تاثیر کرنا۔ رنگ دکھانا۔

آشنا تو جذب عشق نے بارے اثر کیا
نہ اسکو بھی اب ملال ہے میرے ملال کا — برق

اثر کھلنا ۔ تاثیر ظاہر ہونا۔

چاہئے صفا تو ساتھ طہارت کے ذکر کر
پرہیز کر تو تجھ کو دوا کا اثر کھلے — آتش

اثر میں ڈوبنا ۔

دل پہ ہو جس وقت قدرت کے مناظر کا اثر
منھ سے کچھ باتیں نکل آئیں اثر میں ڈوب کر — عزیز

اثر نکلنا ۔ تاثیر ظاہر ہونا۔ اثر پیدا ہونا۔

پاتا رہے گلشن میں اگر شاخ نشیمن
لے گل مرے نالوں میں اثر خوب نکلتا — رشک

قول فیصل ۔ اب یہ محاورہ متروک ہے۔

اثر ہونا ۔ تاثیر ہونا۔

اس پہ کیا کے کوچے میں لوٹیں گے ہم دیوانہ وار
سایہ دیوار کا ہم کو اثر ہو جائے گا — ناسخ

اُثقال ۔ بہت سے بوجھ ۔ وزن ۔

عربی ۔ مذکر ۔

قول فیصل ۔ اس لفظ کو اردو سے کوئی تعلق نہیں پڑھا لکھا عربی داں طبقہ بھی ثقل تو بولتا ہے لیکن اس کی جمع اثقال بہت ہی شاذ و نادر بولی جاتی ہے

اُثقال الارض ۔ زمین کے خزانے۔ دفائن جو دفن ہیں۔

اَثقل ۔ بہت بھاری ۔ حد سے زیادہ بوجھل۔

قول فیصل ۔ ثقیل کی تفضیل کل

اِثم ۔ اِث م ۔ (आसम)
گناہ ۔ قصور ۔

قول فیصل ۔ باعتبار اردو بالکل غیر فصیح لفظ نہیں عربی داں حضرات بھی شاید کبھی کسی عربی عبارت میں لے آئیں ورنہ روزانہ کی بات چیت میں کوئی استعمال نہیں کرتا۔

اثمار ۔ اَث مَ ار ۔ بہت سے پھل ۔

اثمار بھی تازہ تازہ موجود
سیب اور بہی انار و امرود — نظیر

قول فیصل ۔ ثمر کی جمع اثمار یہ لغت اردو نہیں ہے

اِثنا عشر ۔ بارہ

ہیں امام اثنا عشر شیعوں کی بخشش کا سبب
بس مراد مصطفےٰ ان سے ہی ہو آل کرام — اختر
انھوں سے ہو قائم امامت کا گھر
کہ بارہ ستوں بھی یہ اثنا عشر — میرحسن

قول فیصل ۔ عربی زبان میں اثنا دو کو کہتے ہیں اور عشر دس کو کہتے ہیں ۔ ان کا مجموعہ بارہ کا عدد و بارہ اماموں کے نام جن کو طبقہ شیعہ بعد رسول اپنا امام یکے بعد دیگرے مانتا ہے۔

۱۔ حضرت علیؑ ۔ ۲ ۔ امام حسنؑ ۳ ۔ امام حسینؑ ۔ ۴ ۔ امام زین العابدینؑ ۵ ۔ امام محمد باقرؑ ۶ ۔ امام جعفر صادقؑ ۷ ۔ امام موسیٰ کاظمؑ ۸ ۔ امام موسیٰ الرضاؑ ۹ ۔ امام محمد تقیؑ ۱۰ ۔ امام علی نقیؑ ۱۱ ۔ امام حسن عسکریؑ ۱۲ ۔ امام آخر الزماں قائم آل محمد یعنی مہدی دین آخری امام زندہ ہیں ۔ جب حکم خدا ہوگا تو ظہور فرمائیں گے ۔

اثنا عشری ۔ بارہ اماموں کا ماننے والا یعنی گروہ شیعہ ۔

عاشق ہیں سب اُسکے جو ہو کونین کا والی
اثنا عشری ایک پنجتنی شیعہ عالی — اختر

ساغر صاف سے خوب تلی خشر ہے
مرد مومن ہوں میں اثنا عشری مذہب ہے — آتش

قول فیصل ۔ یہ گروہ رسول خدا کے بعد بارہ جانشین امام مانتا ہے۔ اسی گروہ کو شیعہ امامیہ کہتے ہیں ۔ اثنا عشری میں یائے نسبت کی ہے ۔

اثنا عشریہ ۔ دیکھیے اثنا عشری

قول فیصل ۔ اثنا عشریہ بہت کم بولتے ہیں ۔ فصیح اثنا عشری ہے ۔

اثناء ۔ درمیان بیچ ۔ جیسے اثناء گفتگو میں یہ کہنا رہ گیا ۔

قول فیصل ۔ ثنی ، بکسر اول و سکون دوم و سوم بر وزن فعل کی جمع ۔

عربی میں آخر میں ہمزہ ہوتا ۔ فارسی اور اردو میں ہمزہ حذف کرکے بولتے ہیں ۔ اردو میں بطور ظرف مستعمل ہے

اثناء بیان ۔ درمیان کلام

محل صرف ۔ اثناء بیان میں انھوں نے کیا اچھی بات کہی کہ دل خوش ہو گیا ۔

اثناء تقریر ۔ تقریر کے درمیان ۔

محل صرف ۔ اثناء تقریر میں کچھ راز ایسے کہ گئے جو نہ کہنا چاہیے تھے ۔

اثناء خواندگی ۔ پڑھنے کے درمیان

محل صرف ۔ کل مجلس میں پہونچنے میں مجھے دیر ہو گئی اثناء خواندگی میں پہنچا پوری مجلس نہ سننے کا بہت رنج ہوا ۔

اثناء راہ ۔ راستے میں ۔

محل صرف ۔ اتفاق تو دیکھیے میں اپنے کام سے جا رہا تھا اثناء راہ میں اُن سے ملاقات ہو گئی اور بہت سی فائدہ کی صورتیں نکل آئیں ۔

اثناء کلام ۔ بات چیت کے درمیان ۔

محل صرف ۔ کسی کے اثنائے کلام میں اس کی بات
کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا انتہائی بدتہذیبی
ہے۔

اثنائے گفتگو ۔ درمیانِ کلام۔
محل صرف ۔ ان سے اثنائے گفتگو میں بہت سی باتوں کا
راز کھلا جن کا مجھے بالکل علم نہ تھا۔

اثواب ۔ بہت سے کپڑے، ثوب کی جمع
عربی مذکر۔
قول فیصل ۔ یہ لغت اردو نہیں ہے۔

اثیم ۔ آ ث ی م ( ) معروف
صفت ۔ گنہگار ۔ مجرم ۔ عربی لغت ، باعتبار زبان
اردو غیر فصیح ، بہت کم رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی
قول فیصل ۔ یہ لغت اردو زبان میں بوجہ ثقلِ استعمال
نہیں داخل ہو سکا ، اس لیے اردو میں اس کا کوئی مرتبہ
نہیں ہے ۔ خواص بھی بہت کم بولتے ہیں۔
متقدمین اپنے نام یا تخلص کے پہلے لکھا کرتے تھے اب
متروک سا ہے۔

آج ۔ چلانے والا یا حرکت دینے والا شخص ۔
سنسکرت ۔ مذکر۔
۱ سردار
۲ کئی دیوتاؤں کا لقب ہے۔
۳ سورج بنسی خاندان کا ایک راجہ ۔ دسرتھ کا
باپ اور رام چندر جی کا دادا۔
۴ چاند۔
۵ ایک مادہ جو کانوں سے نکلتا ہے
۶ ایک قسم کا چاول۔
۷ بکرا۔

اجابت ۔ اِ ج اَ ب ت ( ) عربی
مونث فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

جو خیال مستیوں میں نہ جزیں
کہ اجابت بہے گی خود آمیں   قلق

قول فیصل ۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ، عورتیں شاذ و نادر
بولتی ہیں ۔ ان معنے میں استعمال کرنے سے اہل زبان
اس لیے احتیاط کرتے ہیں کہ اس کے ایک معنی پیخانے
اور براز کے بھی ہیں۔

اِجابت ۔ لغوی معنی جواب دینا ، منظوری ، قبولیت
قول فیصل ۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

اِجابت ۔ رفع براز ، لیکن پاخانہ ہو یا دست ۔
پیخانہ ، فضلہ ، گو ۔ اردو فصیح ۔ رائج ۔ مشترک لکھنؤ دہلی
محل صرف ۔ آج ان کو بہت خراب اور پتلی اجابت
ہوئی ہے دن بھر کھانا نہ دیا جائے تو خود ہی سے پیٹ
درست ہو جائے گا۔
قول فیصل ۔ مہذب طبقے کے عوام و خواص مرد و عورت
سب بولتے ہیں۔

اجابت بستہ ہونا ۔ بندھا ہوا پیخانہ ہونا۔
اردو فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد
محل صرف ۔ جناب حکیم صاحب خدا کا شکر ہے کہ آپ
کی دوا سے بہت فائدہ ہوا اور صبح کو بستہ اجابت ہوئی۔
قول فیصل ۔ پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے۔

اجابت پتلی ہونا ۔ پاخانہ پتلا ہونا۔
اردو فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد
محل صرف ۔ جناب حکیم صاحب اجابت بہت پتلی ہوتی ہے
ایسی کوئی دوا دیجیے کہ پیٹ بندھ جائے۔
قول فیصل ۔ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

اجابت نکل جانا ۔ پاخانہ نکل جانا۔
اردو فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد
محل صرف ۔ بیمار کی نقاہت و ضعف کی یہ حالت ہے
کہ اٹھنا بیٹھنا دشوار ہے پاخانے بھی نہیں جا سکتا بستر ہی
پر اجابت نکل جاتی ہے۔

اجابت ہونا ۔ پاخانہ ہونا۔
اردو فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف ۔ کئی دن کے بعد آج اجابت ہوئی تو ذرا
طبیعت بحال ہے۔
قول فیصل ۔ پڑھا لکھا طبقہ تو بولتا ہی ہے کبھی کبھی بعض
جاہل بھی بول دیتے ہیں۔

اِجارہ ۔ اِ ج آ رَہ (इजारा) ۔ ٹھیکہ لینا ۔
اجرت پر کوئی کام کرنا ۔ کرایہ پر کوئی چیز دینا۔
عربی ۔ مذکر فصیح ۔ رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد

ہے پھیلا کشتِ محبت کا اجارہ ہم کو
مدتوں تنکے چنے تجربہ حاصل ٹھہرا   جوہر

قول فیصل ۔ اب متروک۔

اِجارہ ۔ زور ۔ اختیار ۔ دعویٰ ۔ اردو فصیح ۔ رائج ۔
ہم کو تو سب طرح گوارا ہے جو کہا طبیعت پہ کچھ اجارہ ہو (افق)

اِجارہ ٹھیکہ ۔ عربی مذکر۔

دل ہمارا تھا حسینو اب تمہارا ہو گیا
ملک یہ آخر اماں سے اجارا ہو گیا   اسیر

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں متروک ہے۔

اجارہ ۔ کرایہ ، لگان۔
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس محل پر کوئی نہیں بولتا۔

اجارہ اجارہ ۔ جو کام ٹھیکے پر بنایا جاتا ہے وہ
خراب ہوتا ہے ۔ جو جاگیر ٹھیکے پر دی جاتی ہے وہ برباد
ہو جاتی ہے (از نور اللغات و جامع اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ان معنی میں بالکل نہیں لایا جاتا

اجارہ باندھنا ۔ قبضہ میں لانا ، قبضہ کرنا۔
اردو فصیح تھا ۔ رائج تھا ۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی
عورت مرد تھا۔

آئینے نے رخِ انور پہ اجارہ باندھا
شانے کے حصہ میں وہ زلفِ پریشاں آئی   آتش

قولِ فیصل۔ اگرچہ آتش نے یہ نظم کیا ہے مگر لکھنؤ میں اب یہ محاورہ بالکل متروک ہے۔

اجارہ پٹہ۔ ٹھیکے کی دستاویز۔ اقرار نامہ

اجارہ دار۔ ٹھیکہ دار۔ اجارے کا قابض۔ زمیندار۔ مالک۔ (از نور اللغات و جامع اللغات)

قولِ فیصل۔ اجارہ پٹہ اور اجارہ دار اب متروک سا ہے عوام صرف اجارہ دار بولتے ہیں۔

اجارہ دینا۔ کرایے پر مکان دینا۔

قولِ فیصل۔ اب متروک۔

اِجارہ کرنا۔ ٹھیکہ پر کوئی کام ٹھہرنا۔

اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد تھا ہے

کر لا مں ہے گلچیں نے غارت پر گلستاں کی
اِجارہ بلبلوں سے غول کا صیاد کرتے ہیں — آتش

قولِ فیصل۔ اب متروک۔

اِجارہ کرنا۔ ذمہ داری کرنا۔ اقرار کرنا۔

اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد تھا ہے

غالب ترا احوال سُنا دینگے ہم اُن کو
وہ سُن کے بُلالیں یہ اجارہ نہیں کرتے — غالب

قولِ فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل مشترک لکھنؤ دہلی تھا مگر موجودہ دور میں لکھنؤ میں متروک ہے۔

اِجارہ کیا ہے۔ قابو نہیں ہے۔ کچھ دعویٰ نہیں ہے

اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد سے

ہجر منظور ہو تم کو تو اجارہ کیا ہے
موت آجائے تو انسان کو چارہ کیا ہے — امیر لکھنوی

قولِ فیصل۔ زبانوں پر اب یوں جاری ہے:—
کیا اجارہ ہے؟ کچھ اجارہ ہے؟

"نہ مانیں گے ہم کسی کا کہنا، کسی کا اس میں ہے کیا اجارہ" بحر

اِجارہ لکھنا۔ ٹھیکہ لکھنا۔ ٹھیکے کی دستاویز لکھنا۔

اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام دہلی عورت مرد تھا ہے

پینے کا ذوق و شوق اگر ہے تو اب کی سال
لکھ بحر بھٹیوں کا اجارہ سوال دے — بحر

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اب کوئی نہیں بولتا۔

اجارہ لینا۔ ٹھیکے میں لینا۔

قولِ فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

اجارہ نامہ۔ اجارہ۔ پٹہ۔ مذکر

قولِ فیصل۔ کوئی نہیں بولتا۔

اجارہ نہیں ہے۔ قابو میں نہیں ہے۔ قبضے سے باہر ہے۔

اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد سے

جو چاہے کرے فکر اچھی زمیں ہے
نہیں ہے کسی کا اجارہ زمیں پر — مصحفی

اِجارہ ہونا۔ قبضہ ہونا۔ ذمہ داری ہونا۔

اُردو۔ فصیح تھا۔ رائج تھا۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد تھا ہے۔

ہمارے حکم سے یہ تخم ریزی ہے معانی کی
کہ ناسخ ہر زمین شعر میں اپنا اجارہ ہے — ناسخ

قولِ فیصل۔ اب متروک ہے۔

اجارے۔ [illegible]۔ قبضہ یا ٹھیکے میں ہونا

قیس و فرہاد جب سے چھوٹ گئے
کوہ و صحرا مجھے اجارے میں — رند

قولِ فیصل۔ اب متروک ہے۔

اجارے دینا۔ ٹھیکے دینا۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنے میں نہیں استعمال ہوتا

اجارے لینا۔ ٹھیکے پر لینا۔

اُردو۔ باعتبار دہلی فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام دہلی عورت مرد سے

گو کہ کو چوک میں جا کر کباب لیتے ہیں
وہ رند ہیں کہ اجارے شراب لیتے ہیں — مدق

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں استعمال کرتا۔

اَجاڑ۔ اَ ج ا ڑ۔ [illegible]۔ سن کا کپڑا۔ ٹاٹ ہندی۔ مذکر۔ سنسکرت میں اَ بمعنی نہیں اور جاڑ بمعنی پھٹنے والا۔ یعنی نہ پھٹنے والا۔

قولِ فیصل۔ اُردو میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

اُجاڑ۔ اُ ج ا ڑ۔ [illegible]۔ مٹا دے۔ تباہ کرے

اُردو۔ امر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد سے

کہیں مجھے اُجاڑ نشیمن کا کیا قصور
میں ہوں گناہگار مرا آشیاں نہیں — کمال لکھنوی

اُجاڑ۔ اُجڑا ہوا۔ ویران۔ تباہ حال۔ برباد۔

ہندی صفت۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد سے

لے کیف بیکدوں کو عبث کرتے ہو اُجاڑ
مشہور تم نہ عازم بیت الحرام ہو — کیف

قولِ فیصل۔ یہ لفظ در اصل ہندی ہے مگر اُردو میں اس کثرت سے استعمال ہے کہ اردو ہو گیا۔ سنسکرت اُد بمعنی بہت اور جر بمعنی تباہ۔ سنسکرت میں اس محل پہ جھنجھٹ کہتے ہیں۔

اُجاڑ دینا۔ تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔

محل حدوث۔ تم نے بدبخت کٹوا کے سیل باغ اجاڑ دیا

اجاڑ ڈالنا۔ تباہ کر ڈالنا۔ مٹا دینا۔ برباد کر دینا

اُردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد

اجاڑ صورت۔ بد قطع۔ بدصورت۔ وہ عورت

جس کے کنگھی نہ کرنے سے بال پریشان ہوں۔
اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اُجاڑ کرنا۔ ویران کرنا۔ برباد کرنا۔

لاشہ اٹھوا کر وکر اس کو بھی لے قاتل اجاڑ
بے نقطا آباد یہ گنج شہیداں رہ گیا — آتش

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

اجاڑ منھ۔ بدشگون چہرہ۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اُجاڑنا۔ ویران کر دینا۔ برباد کر دینا غیر آباد کر دینا۔ نقصان پہنچا دینا۔ مسمار کر دینا۔ ڈھانا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی
عورت مرد سے

کر چکی ہے تیری رفتار ایک عالم کو خراب
شہر خاموشاں کو بھی چل کر اجاڑا چاہیے — آتش

قول فیصل۔ فارسی میں ویران کردن کہتے ہیں۔

اُجاڑنا۔ اکھاڑنا۔ نوچنا۔
اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔
عورت مرد سے

سرو کہنے سے سرو خوش خط خوب بھاڑا چاہیے
قمریوں کا گلشن ہستی اجاڑا چاہیے — صبا

اُجاڑنا۔ تباہ کرنا۔ مٹانا سے

عالم آرا نے مجھے اُجاڑ چلیں
اب کہیں کی رہی نہ یہ غلیں — قلق

اجاڑنا۔ کسی چیز کا بے پروائی سے کھو دینا۔
محل صرف۔ ہزار دفعہ قینچی ڈھونڈھ کے دکھا، تم جب ہوتا ہے اجاڑ دیتی ہو۔

قول فیصل۔ عورتوں کی خاص زبان۔

اجاڑنا۔ نکال دینا۔
اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ ایک مدت سے وہ ہمارے یہاں ملازم تھا، اور بہت اچھا کام کرتا تھا۔ تم نے اس دن بیٹھا اُسے مار کے اجاڑ دیا۔

اُجاڑنا۔ جڑ اکھیڑنا۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں استعمال کرتے

اُجاڑو۔ اُجَ اَڑُو۔ (उजाड़ू)۔ لٹا دینے والا اڑا دینے والا۔ کھاؤ۔ لٹاؤ۔ اندھا دھند صرف کرنے والا۔ فضول خرچ۔

قول فیصل۔ عورتیں بولتی ہیں مگر بہت کم۔

اُجاڑ ہونا۔ ویران ہونا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام۔ لکھنؤ دہلی
عورت مرد سے

خدا جانے تراجی لگ گیا دنیا میں کیوں اے دل
اجاڑ اک چند گھر ہیں بے حقیقت کی یہ بستی ہے — امیر مینائی

اجازت۔ اِجَ اَزَتْ۔ (इजाज़त)، روا رکھنا۔ بے روائگی۔ کسی امر کی منظوری۔ حکم۔ ارشاد۔
عربی۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد سے

الفت کی صدا آئی کہ اے تابع تقدیر
ہاں اب ہے اجازت کرو کھا جوہر شمشیر — انیس

اجازت۔ تعویذ لکھنا۔ یا ضرورت کے وقت استعمال کرنے کی اجازت۔ یا عامل سے کسی خاص وظیفے یا عمل پڑھنے کی اجازت۔ اردو۔

قول فیصل۔ عاملوں کی اصطلاح۔

اجازت۔ مرشد سے مرید کرنے یا اُستاد سے جس فن کو حاصل کیا ہے اس کے عمل میں لانے کی سند کو بھی اجازت کہتے ہیں۔

قول فیصل۔ صرف عاملوں کی اصطلاح۔

اِجازت۔ جواز و اباحت کی جگہ۔ (ابن الوقت) کلام مجید میں اہل کتاب کے ساتھ کھانے کی صریح اجازت موجود ہے۔ (از نور اللغات)

اجازت پہنچنا۔ کسی بزرگ یا مرشد سے تعویذ وغیرہ کو عمل میں لانے کی اجازت حاصل ہونا۔

قول فیصل۔ یہ عام اصطلاح نہیں ہے۔ حضرات اہلسنت کی مخصوص اصطلاح ہے۔

اجازت چاہنا۔ منظوری چاہنا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی۔
عورت مرد سے

اجازت ہوش نے چاہی کہ رخصت
کہا دل نے مبارک ہو یہ عشرت — الف لیلیٰ منظوم

اجازت خواہ۔ (صفت)۔ اجازت مانگنے والا درخواست دہندہ۔ سائل۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ اجازت خواہ کے معنی اجازت مانگنے والا تو بالکل درست ہیں۔ لیکن درخواست دہندہ اور سائل کے معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس لیے باعتبار لکھنؤ درست نہیں۔

اجازت دینا۔ منظوری دینا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام۔ لکھنؤ دہلی
عورت مرد سے

دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستمگر
کچھ تجھ کو مزہ بھی مرے آزار میں آوے — غالب

اجازت طلب۔ اجازت چاہنے والا۔
فارسی ترکیب۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

گر اجازت طلب ہو بہر شکار
جادہ وادی ہو رہ کو گی زنہار — قلق

اجازت طلب۔ محتاج اجازت۔ اجازت حاصل کرنے کے لائق۔

محل صرف۔ جیسے فلاں بات اجازت طلب ہے

اجازت نوازی۔ بغیر اجازت کوئی ایسا کام کرنا جس میں اجازت کا یقین ہو اور ممانعت کا وہم بھی نہ ہو۔

محل صرف۔ آپ شوق سے پھول توڑ لیے یقین ہے کہ آپ کو کبھی منع نہیں کریں گے۔ آپکے لیے تو اجازت نوازی ہے۔

قول فیصل۔ صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

اجازت فروخت۔ لائسنس۔ لائسنس۔

از جامع اللغات

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ لائسنس کو تذکیر بولتے ہیں

اجازت گیر۔ صفت۔ اجازت لینے والا۔ (ہونا کے ساتھ) غیر فصیح۔

اجازت لینا۔ منظوری لینا۔ اردو۔ فصیح رائج۔ مشترک۔ خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

کیا اجازت تو لے چکا ہمدم
میرے سر کی قسم تو کہا ہمدم ۔۔۔ تعشق

اجازت مانگنا۔ منظوری مانگنا۔ اردو۔ فصیح رائج۔ مشترک۔ خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

تو نہ اگرچہ گلستاں تک جو رخصت مانگتا
رنگ ٹوٹے گل سے اڑنے کی اجازت مانگتا ۔۔۔ ناسخ

اجازت ملنا۔ منظوری ملنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت، مرد۔

نسیم اب شکر کی جا ہے کہ ناز انکار کا اٹھا
ملی ہم کو اجازت لطف اٹھانے صنم پایا ۔۔۔ نسیم

قول فیصل۔ ایک معنی یہ بھی ہیں (دیکھیے اجازت ہو چکنا) دوسرے معنی یہ ہیں (مرشد یا استاد سے مرید کو لے یا جس فن کو حاصل کیا ہو اُسے عمل میں لانے کی سند ملنا۔

اجازت نامہ۔ وہ تحریر جو سند مرشد یا استاد نے دی ہو۔ (فقرہ) مرشد سے اجازت نامہ ملا تھیں۔ اور مرید کرنے لگے۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ حضرات اہل تسنن اور پیر اور مریدوں کی خاص اصطلاح۔

اجازہ۔ اِجَ۔ اَزَہْ۔ इजाज़ा

اجازت۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خاص عام۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی (استاد سے اُسکے بتائے ہوئے فن کی اجازت دینے کو کہتے ہیں) لکھے ہیں بالکل درست ہیں لیکن اسلام میں اجازہ کے معنی ہیں اجازۂ اجتہاد کے۔ یعنی ہندوستان کی عربی تعلیم سے فراغت کے بعد بغرض تحصیل علوم عربیہ عراق جاتے ہیں۔ وہاں کم سے کم پانچ سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہاں کے مجتہد اعلم اجازۂ اجتہاد دیتے ہیں جب ہندوستان میں واپس آنے کے بعد اجتہاد کرتے ہیں ایسے حضرات مجتہد کہلاتے ہیں۔ خاص شیعہ طبقہ کی اصطلاح۔ اجازہ کی کئی قسمیں ہیں۔

اجازۂ اجتہاد۔ اجازۂ پیش نمازی۔ اجازۂ روایت اجازۂ ادب۔ وغیرہ

اُجاغ۔ اُجَ اغ۔ उजाग

چولھا۔ دیگ دان۔ ترکی لفظ مذکر۔ غیر فصیح۔

تپ غم کے اثر سے گرم ہوجاتا ہے بے آتش
جو مفلس ہیں بناتے ہیں اجاغ اکثر مری گل کا ۔۔۔ ناسخ

قول فیصل۔ یہ لغت لکھنؤ اور دہلی کے خواص بھی بہت کم بولتے ہیں۔ اردو نہ ہو سکا

اُجاگر۔ اُجَ اگ رْ۔ उजागर

جاگتا ہوا۔ روشن۔ تاباں۔ درخشاں۔ ظاہر۔ چوکھٹ عیاں۔ ہندی۔ غیر فصیح۔

خانۂ دل ہوا جاگر کیوں نہ جلوے سے ترے
تو ہوا انسان یا ہو غلمان یا پری یا حور ہے ۔۔۔ جرأت

اُجالا उजाला۔ روشنی۔ ہندی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ بولچال

سا تریں روز تھوڑا تھوڑا سا
نظر آنے لگا اُجالا سا ۔۔۔ شوق

قول فیصل۔ اب اردو بھی ہے۔ لکھنؤ میں صرف اُجالا زیادہ تر اندھیرے کے ساتھ بولتے ہیں۔ اور بالکل فصیح ہے۔ ناسخ کی میر عشق

دل قبر کے ڈر سے تہ و بالا ہوگا
بے خوف نہیں پوچھنے والا ہوگا
اے عشق علی آئیں گے مثل خورشید
تربت کے اندھیرے میں اُجالا ہوگا

اُجالا۔ उजाला صبح کا تڑکا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ عوام۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ آج صبح کا اسکول ہے اور تم ابھی تک نہیں اٹھے اچھا خاصہ اُجالا ہو گیا جلدی اٹھو نہیں تو دیر ہو جائے گی۔

اُجالا۔ رونق۔ چہل پہل۔ اردو۔

تمہارا سدا بول بالا رہے
یہ اس گھر کا قائم اُجالا رہے ۔۔۔ میر حسن

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

اُجالا۔ دن۔ صبح۔ دھوپ۔ تیز روشنی شان و شوکت۔ غرور۔ فخر۔ سجاوٹ۔ بیٹا۔

قول فیصل۔ صاحب جامع اللغات نے علاوہ اور معنوں کے اُجالے کے یہ معنی بھی لکھے ہیں لکھنؤ میں ان معنوں میں نہیں بولا جاتا۔ ہاں اُجالے کے معنے بیٹے کے ذرا فرق کے ساتھ مستعمل ہے بیٹے کو گھر کا

اُجالا کہتے ہیں۔ یعنی بیٹا گھر کا اُجالا ہے۔ خود بیٹے کو اُجالا نہیں کہتے۔ لکھنؤ میں اس کا تصرف گھر ہی کے ساتھ ہے۔ خالی اُجالا کہہ کے بیٹا نہیں مُراد لیتے۔

روشنی آنکھ کی ہے گھر کا اُجالا ہے پسر — انیس

اُجالا ہونا۔ چاندنا ہونا۔ روشنی ہونا۔ دن نکلنا ہندی۔ فعل لازم۔ (از فرہنگ آصفی)

کیا کہہ پہ چراغاں بھی دوستوں نے تو کیا
کسی طرح نہ اُجالا ترے مزار ہوا — جلال

قول فیصل۔ لکھنؤ میں دن نکلنا روشنی ہونے کے معنی میں تو بولا جاتا ہے۔ لیکن چاندنا ہونا نہیں بولتے۔

اُجالا ہونا۔ لُٹ جانا۔ صفایا ہونا۔ کچھ باقی نہ رہنا۔ (از فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے نہ ان معنوں میں بولا جاتا ہے بلکہ اس محل پر صفا ہونا بولتے ہیں جیسے میں روپیہ جیب میں تھے چٹ کر گئے۔ یہاں تو صفا ہوگئی

اُجالنا۔ (उजालना) زیور کا میل نکالنا صاف کرنا۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ لکھنؤ۔ دہلی عورت۔ مرد۔ زرگروں کی اصطلاح۔

دکھائی دے گا کسی دن وہ دل کے آئینہ میں
مگر یہ شرط ہے اس کو اُجالتے جاؤ — داغ

اَجامِل (अजामिल) (سنسکرت مذکر) ایک برہمن کا نام جس کا ذکر پرانوں میں آتا ہے یہ بڑا بدکار تھا مگر بعد میں بڑا پرہیزگار بن گیا۔

اَجان (अजान) (ہندی۔ صفت) ناواقف، جاہل، نادان، سدھا، اناڑی، ۲ سادہ، سادہ مزاج ۳ بے ضرر، بے زبان ۴ معصوم، بے گناہ، ۵ (مذکر) بیوقوف سادہ لوح شخص،

قول فیصل۔ ان معنے میں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُجبک۔ اُ ج ب ک (उजबक) وحشی، بدتمیز، بدسلیقہ، بیوقوف، اُردو، غیر فصیح رائج، مشترک، عوام و خواص، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد،

قول فیصل۔ یہ لفظ ترکی زبان میں اُزبک ہے۔ تاتاری ترکوں کے قبیلے کا نام ہے۔

ڈھیٹ وہ تیز کہ عالم میں نہیں جس کی پناہ
چشم وہ ترک کہ ہوں قوم جنوں کی اُزبک — سودا

جب ترک ہندوستان میں آئے تھے تو ان کی وضع قطع سے ہندوستانیوں کو وحشت اور ہیبت ہوئی تھی اور زبان بھی بیش آئی تھی۔ اسی مناسبت سے یہ لفظ بدسلیقہ وحشی لوگوں کے لیے استعمال ہونے لگا۔ عوام اُزبک کو اُجبک بولنے لگے۔ فصحا کم استعمال کرتے ہیں

اجتماع۔ اِ ج ت م اَ ع (इजतेमा) اکٹھا ہونا۔ جماؤ ہونا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی، عورت، مرد،

اجتماع شاعراں مزار ہند کے مرقد پہ کیوں
فاتحہ خوانی کے بدلے کیا غزل خوانی ہوئی — آتش

اجتماع۔ آفتاب و ماہتاب کا ایک ہی بُرج اور ایک ہی درجے اور دقیقے میں جمع ہونا۔ ایسی حالت میں ماہتاب بالکل نظر سے غائب ہوجاتا ہے۔ یہ حالت نہایت منحوس سمجھی جاتی ہے۔ (نجومیوں کی اصطلاح)

اجتماع ضدّین۔ دو متضاد اشیا کا ایک جگہ جمع ہونا۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب۔ فصیح۔ رائج مشترک۔ خواص لکھنؤ دہلی، مردوں کی زبان۔

ممکن نہیں اجتماع ضدین
نوبت ہو میں بندۂ خدا ہوں — ناسخ

اجتماع عامّہ۔ (مذکر) عام لوگوں کا کسی جگہ جمع ہونا (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف بہت کم بولا جاتا ہے اس کی جگہ مجمع عام زیادہ مستعمل ہے جو خود اُردو ہے ترکیب غلط ہے

اجتماع کرنا۔ اکٹھا ہونا۔ اُردو۔

اجتماع نقیضین۔ دو مخالف چیزوں کا یکجا ہوجانا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح رائج، مشترک، خواص لکھنؤ دہلی، مردوں کی زبان۔

ہے طرفہ اجتماع نقیضین اے ستم
شبنم عرق ہے عارض پر نور آفتاب — شعور

قول فیصل۔ اس جملے کو اُردو زبان میں خاص دخل نہیں ہے نہ کوئی مرتبہ ہے۔

اجتماع ہونا۔ مل جانا، متحد ہونا،

اجتماع ہونا۔ قِران ہونا۔ ستاروں یا سیاروں کا اکٹھا ہونا۔

اجتماع ہونا۔ برخلاف ہونا۔

قول فیصل۔ ان معنے میں نہیں بولتے۔

اجتماعی۔ اِ ج ت م اَ ع ی (इजतेमाई) مجموعی، اکٹھا، جملہ عام صورت۔ انفرادی حیثیت سے کام اتنا اچھا نہیں ہوتا جتنا اجتماعی حیثیت سے۔

اجتناب۔ اِ ج ت ن ا ب (इजतिनाब) پرہیز، کنارہ کشی، بچاؤ۔ بچنا ایک طرف ہوجانا۔ عربی، مصدر، مذکر، فصیح، رائج مشترک، خواص لکھنؤ دہلی، مردوں کی زبان۔

وہ جانور ہے جو انسان کو نہ پہچانے
ہمیشہ پریوں کی صحبت سے اجتناب رہا — سحر

اجتناب رکھنا۔ پرہیز رکھنا۔

بچتا عذاب میں گر اجتناب رکھتا تھا
یہ دل وہی ہے جو مجھ کو خراب رکھتا تھا — رشک

اجتناب رہنا۔ پرہیز رہنا

جسم، عربی، جرم کی جمع، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی، مردوں کی زبان،
قول فیصل۔ اکثر اس کا اطلاق اجسام سماوی اور جواہر اور پتھروں پر ہوتا ہے۔ باوجود کثرت استعمال اُردو نہ ہو سکا۔

اجرام آزمائشی یا امتحانی
وہ اجسام بے جان جن پر تجربے کیے جائیں۔ مذکر

اجرام ساقطہ
پتھر وغیرہ جو آسمان سے گریں۔

اجرام فلکی یا سماوی
سورج، چاند، ستارے، سیارے، دُمدار تارے اور شہاب ثاقب۔

اجراء۔ اِجْ رَاءْ　　[illegible]
عمل درآمد، تعمیل، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد
محل صرف۔ عدالت سے سمن تو اجراء ہو گئے بس اب مقدمہ شروع ہو جائے گا۔
قول فیصل۔ یہ لفظ عدالت کی کارروائی میں تک اطلاع نامہ اور ڈگری کے لیے مستعمل ہے۔

اجراء ڈگری۔
ڈگری کا جاری کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔
قول فیصل۔ ترکیب صحیح نہیں ہے۔ اجراء عربی ڈگری انگریزی۔

اجرا سفینہ۔
گواہ کے نام سمن جاری کرنا طلبی کے واسطے، فارسی ترکیب، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
قول فیصل۔ اجرا سفینہ بہت کم بولتے ہیں بلکہ سفینہ جاری ہونا مستعمل ہے اور موجودہ دور میں تو دونوں صورتوں سے بہت ہی کم مستعمل ہے۔

اجر پانا۔
نیکی کا عوض پانا، مزدوری پانا، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

> اجر تم اس کا قیامت میں یہاں پاؤگی　　مؤلف

اُجرت۔ اُجْ رَتْ۔　　[illegible]
مزد، قیمت، کام کا عوض، مزدوری، عربی، مؤنث فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

> سعدین سے ثابت تھا قِران مہ انور
> مسلم سے یہ اُجرت لیے ساتھ اپنے دو رہبر　　دبیر

قول فیصل۔ اگرچہ یہ لفظ عربی ہے مگر اُردو زبان میں اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ اُردو کہے جانے کا مستحق ہو گیا۔ دینا، لینا، مانگنا، ملنا وغیرہ کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

اجر دینا۔
مزدوری کا دینا، اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اجر رکھنا۔ نیکی کا ثواب تھا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ عوام کم اور خواص بہت زیادہ بولتے ہیں اسی طرح عورتیں کم اور مرد زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

> رکھتا ہے بڑا اجر اسیروں کا چھڑانا
> بھوکوں کو طلب کر کے کئی دنے میں کھانا　　انیس

اُجرک۔ ہجھٹ کپتا۔

> تم اجرک سی میں مجھے بھول جاؤ اجرک کا
> ابھی خزاں کے دنوں میں ہوں بہار کے قابل　　جان جاناں

قول فیصل۔ اب سے پچاس سال قبل تک مستعمل تھا موجودہ دور میں بالکل متروک ہے۔

اجر مانگنا۔
مزدوری مانگنا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی،

اجر ملنا۔
مزدوری ملنا، اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خواص لکھنؤ دہلی،

اُجڑ۔ اُجَ ڑْ۔　　[illegible]
اُجڑنا کا امر (از جامع اللغات)
قول فیصل۔ اُجڑنا کا امر ضرور ہے لیکن اس کا استعمال نہیں ہے اس لیے کہ اس کا استعمال گھر اور شہر، چمن، جنگل، گھونسلا وغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے چونکہ یہ چیزیں غیر ذی روح ہیں اس لیے اُن سے خطاب کرنا مہمل ہو گا۔ شہر یا گھر سے کہنا کہ اُجڑ کیا معنی رکھتا ہے۔ خطاب یا امر ہمیشہ ذی العقول یا کم از کم ذی روح سے کیا جاتا ہے۔ بولنے والوں کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

اُجڑا لے اُجْ ڑَا۔　　[illegible]
اُجڑنا کا ماضی۔

اُجڑا ۲
ویران، برباد، بے رونق، اُردو، صفت، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد

> والان سے کیا ہو گیا گہوارۂ اصغر
> اُجڑا ہوا گھر نظر آتا ہے مجھے گھر　　انیس

قول فیصل۔ ہندی تھا مگر کثرتِ استعمال سے اب اُردو ہو گیا۔

اُجڑا ۳
گوڑا، مہا، اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک، لکھنؤ دہلی

> — یہ کہہ کے تھا چھیڑنے کو کہا
> میرے پیچھے اُجڑے لڑکوں پڑ گیا　　نظم

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان مرد بالکل نہیں بولتے

اُجڑا انگا
وہ شخص جس کی تحقیر مقصود ہو، یا کوسنا مقصود ہو
اُردو، غیر فصیح، مشترک، زنان لکھنؤ دہلی۔
محل صرف۔ غصّہ کے محل پر عورتیں کہتی ہیں۔
اُجڑے تم کہاں تھے۔
قول فیصل۔ صرف عورتوں کی زبان ہے مرد بالکل نہیں بولتے۔

اُجڑا اُجڑا۔
اُجڑا اتابع محل، ویران، بے رونق، برباد شدہ
اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک، عوام لکھنؤ دہلی عورتوں کی زبان۔

اُجڑا گھر بسنا۔ یا بسا دینا۔
گھر آباد ہونا، چہل پہل ہونا۔
قول فیصل۔ زیادہ تر زبان پر بولتے ہیں جب فرزند یا عزیز قریب کے چلے جانے سے گھر سونا ہوگیا ہو اور مدت کے بعد واپس آگئے اور اولاد پیدا ہونے کے محل پر بھی بولتے ہیں جب کہ مدت سے اولاد کی آرزو ہو۔ کبھی اس کا متعدی بھی بولا جاتا ہے جیسے خدا نے اُن کا اُجڑا گھر بسا دیا۔

اُجڑا گھر بسنا یا بسا دینا۔
جس کی بیوی مرگئی ہو اُس کی دوبارہ شادی ہونا
اُردو، رائج، مشترک لکھنؤ دہلی،
محل صرف۔ مرزا بغیر بیوی کے بہت پریشان تھا ہر بات کی تکلیف رہتی تھی اب دوسری شادی ہوگئی بہت اچھا ہوا بیچارے کا اُجڑا گھر بس گیا۔

اُجڑا گھر بسنا۔ شوہر کا مدت مدید کے بعد گھر واپس آنا۔ یا بہت عرصے کے بعد زن و شوہر کی لڑائی ختم ہونا۔ یعنی میل ہوجانا۔

اُردو، رائج، مشترک، لکھنؤ دہلی
محل صرف۔ لاکھ لاکھ شکر ہے کہ خدا نے ایک مدت کے بعد اُس بیچاری کا اُجڑا گھر بسا دیا۔

اُجڑا گھر بس گیا۔ دیکھیے اُجڑا گھر بسا دینا

اُجڑ جانا۔ برباد ہوجانا، تباہ ہوجانا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

یوں لالہ صفت داغ ہر اک دل پہ پڑ جائے
اس طرح کا جب پھولا پھلا باغ اُجڑ جائے ذہن

قول فیصل۔ فارسی میں اس محل پر ویران شدن یا وہ گردیدن و درگشتن کہتے ہیں

اُجڑ گیا۔ ۱۔ نگوڑا، موا، نکما
اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک، لکھنؤ دہلی صرف عورتوں کی زبان ہے۔
محل صرف۔ موا اُجڑ گیا پہلے خود تو کھالے اوروں کو کیا کھلائے گا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں ان معنوں میں بولتی تو ہیں مگر کم، یہ زبان بہت جاہل قسم کی عورتوں کی ہے پھر اور بڑی بگڑی کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

اُجڑ گیا ۲۔ جل گیا۔
اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی
محل صرف۔ اری کم بخت تیرا نصیب خراب تھا اب اب یہ تیرا شوہر بھی اُجڑ گیا۔
قول فیصل۔ عورتوں کی زبان، مرد بہت کم بولتے ہیں۔ وہ بھی جاہل طبقہ کے مرد بول دیتے ہیں ثقہ لوگ نہیں بولتے۔

اُجڑ گئی۔ کم بخت، بدنصیب،
اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک لکھنؤ، دہلی
کہیں یہ کیسی اُجڑ گئی ہو [illegible]

اُجڑ گئی۔ نگوڑی، موئی، نکمّی
اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک لکھنؤ دہلی۔
محل صرف۔ وہ اُجڑ گئی پہلے خود تو کھالے اوروں کو کیا کھلائے گی۔
قول فیصل۔ عورتوں کی خاص زبان۔ مرد بالکل نہیں بولتے۔

اُجڑنا۔ اُج ڑ نَ ا उजड़ना
ویران ہونا۔ اُردو، فعل لازم، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اُجڑے ہوئے جنگل کی ڈرانی وہ صدائیں
شعر آتا تھا کوئی پڑھتا تھا دعائیں ذہن

اُجڑنا۔ کسی کا تباہ و برباد ہونا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کہیں عاشقوں کا ٹھکانا نہیں ہے
زمانے میں بستے اُجڑتے رہے گے جگر

اُجڑنا۔ پامال ہونا، باغ کا برباد ہونا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

آندھیاں غم کی یہ ایسی چلیں باغ اُجڑ کے رہ گیا
بجھ گئے آس رچے وہ بھی بکھر کے رہ گیا سینا

قول فیصل۔ انھیں معنی میں سبھی کے لیے بھی بولتے ہیں

اُجڑنا۔ بدوضع کے موقع پر، مٹ جانا، غارت ہوجانا،
اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی

تیرا یہ اختلاط جائے اُجڑ
کس قدر ہم نگوڑا جھر بجھڑ جانؔ صاحب

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اُجڑنا۔ غائب ہوجانا۔

کرنے کے معنی میں لکھتے ہیں یعنی خداوند عالم کاہل اور اپاہج کو بھی رزق دیتا ہے۔
ہندی، غیر فصیح،
قول فیصل۔ دیہاتی زبان۔

اُجل۔ اُ ج لُ۔ अज्जुल
اُجلا۔ ہندی۔ صفت۔

اَجَلّ۔ اَ جَ لّ بزرگ و برتر۔
عربی، صیغہ اسم تفضیل، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ و دلی۔
قول فیصل۔ مردوں کی زبان، عربی داں بولتے ہیں

اُجل۔ (उजला) صاف، شفاف
ہندی، صفت،

اُجل۔ उजल سفید باق
ہندی دوہوں وغیرہ میں مستعمل ہے۔

اَجَل۔ اَ جَ لْ۔ उजल وقت
مقررہ، وقت موت، موت، لغوی معنے وقت مہلت عمر آخر ہونے کا زمانہ مرگ، قضا،
عربی، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خاص عام لکھنؤ، دلی عورت مرد۔

مہلت جو اجل دے تو غنیمت ہے جانو
آمادہ ہو رونے پہ سعادت اسے جانو — انیسؔ

اُجلا۔ اُ جْ لَ اَ उजला سفید
براق، میلا کی ضد،
اردو، مذکر، صفت، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دلی عورت مرد۔

اس اُجلے دھرا میا اجلا سا پیرہن
ہاں بعد سفیدی یہ اک مبارک پیرہن — دبیر

قول فیصل۔ اُجلا کو صاحب جامع اللغات نے سنسکرت اور نور اللغات نے ہندی لکھا ہے مگر اب اردو ہے۔ اور داخل زبان بھی ہوگیا ہے صاحب جامع اللغات نے بہت سے معنی اور لکھے ہیں، مثلاً چمٹا، گرا، ستھرا، چمکدار، روشن، منور، خالص، نفیس، عمدہ، اچھا، چالاک، سمجھدار، ہوشیار ان معنوں میں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ اُجلا کو فارسی میں سپید، سنسکرت میں اُجّولم اور ترکی میں آق کہتے ہیں۔

اُجلا مذ۔ دھوبی (از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں دھوبیلا کو اُجلی تو کہتے ہیں لیکن دھوبی کو اُجلا نہیں کہتے

اُجلا آدمی۔ سفید پوش، سفید کپڑے پہنے ہوئے
قول فیصل۔ صاحب جامع اللغات نے اجلا آدمی کے معنی شریف آدمی، باعزت شخص کے لکھے ہیں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُجلاپن۔ سفیدی، صفائی۔
اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دلی عورت مرد
قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اُجلاپن کے معنی چمک، رونق، روشنی کے بھی لکھے ہیں۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں نہیں بولا جاتا۔

اُجلا جامن۔ جامن کی ایک سفید قسم۔ مذکر۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُجلا چندن۔ سفید چندن، مذکر،
قول فیصل۔ اُجلے کے ساتھ چندن کہنا غیر فصیح ہے۔ سفید چندن بولتے ہیں۔

اُجلا دھتورا۔ دھتورے کی ایک سفید قسم مذکر۔

اُجلا رکھنا۔ صاف رکھنا، سفید پوش رکھنا، اچھے حال میں رکھنا۔
اردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دلی عورت مرد۔

کیا جوان مردوں کو اُجلا یہ دنی رکھے گا
اوڑھنے آپ تو چادر فلک پیر سفید — آتش

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اجلا رکھنا اچھے حال میں رکھنا کے معنوں میں مستعمل نہیں ہے۔

اِجلاس۔ اِ جْ لَ اْ سْ [illegible]
ہندی، جلسہ کی جمع، بہت سے جلسے، مجالس، مجامع
عربی، مذکر،

اِجلاس۔ اِ جْ لَ اْ سْ इजलास
بیٹھنا، کچہری کرنے کے لیے بیٹھنا۔ دربار، کچہری جلسہ،
عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دلی عورت مرد۔

اِجلاس۔ وہ جگہ جہاں کوئی حاکم عدالت کرنے کے لیے بیٹھے۔
اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دلی عورت مرد
محل صرف۔ آج حاکم کو بہت دیر ہوگئی دو بجے کے بعد اجلاس پر آیا۔

اِجلاس کرنا۔ دربار کرنا، کچہری کرنا۔
اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دلی عورت مرد۔
محل صرف۔ جج صاحب دس سے چار بجے تک روزانہ اجلاس کرتے ہیں۔ تمہیں جو کچھ شکایت ہو وہ براہ راست خود یا اپنے وکیل کے ذریعہ سے اُن سے کہلوا سکتے ہو۔

اِجلاس کامل۔ اُس کو کہتے ہیں جس میں تمام جج موجود ہوں۔
فارسی ترکیب، غیر فصیح،

قول فیصل۔ اُردو زبان میں چند افراد کے سوا شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

اَجلاف۔ جلف کی جمع، رذیل، کمینے، گنوار، اُجڈ، کمینی ذاتیں۔ غیر فصیح۔

آجلاف کو نصیب ہے عشرت جہان کی
ہے باغباں کے واسطے آرام گاہ باغ — امیر

اُجلا کارخانہ۔ خوش سلیقگی، گھر کی رونق اور رنگ برست ہونے کو کہتے ہیں۔ فقرہ۔ اس قلیل آمدنی پر ایسا اُجلا کارخانہ دیکھ کر خوشی ہوئی (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر کوئی نہیں بولتا۔

اُجلا کام۔ صاف کام، مذکر (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

اُجلا کپڑا۔ صاف ستھرا، اور سفید کپڑا۔

محل صرف۔ یہ اُجلا کپڑا ہے کوئی میلا کپڑا دیدہ ہو جوتا ہو جیسا ہے۔

اُجلا کدو۔ ایک قسم کا سفید کدو۔

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

اُجلا کنیر۔ سفید پھول کا کنیر۔

قول فیصل۔ نہیں بولتے۔

اُجلا گھر۔ صاف ستھرا گھر (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

اِجلال۔ اِ ج ل ا ل۔ [illegible]

بزرگی، مذکر، باب افعال سے۔
عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان۔

اے ماہ منظر ترے اقبال کے صدقے
شوکت کے فدا عظمت و اجلال کے صدقے — انیسؔ

قول فیصل۔ یہ لغت صرف عربی داں طبقہ بولتا ہے عوام بالکل نہیں بولتے۔

اِجلال۔ مولوی سید علی محمد صاحب اجلال لکھنوی شاگرد مرزا محمد ہادی صاحب عزیزؔ لکھنوی، سابق پروفیسر سٹی کالج حیدرآباد دکن۔ آپ متفق فارغ التحصیل ذاکر و مقرر ہیں۔ ہندوستان اور دیگر ممالک میں آپ کا خاص اثر ہے۔ آپ کی پُر مغز شاعری کا سکہ صرف اہل لکھنؤ یا اہل دکن ہی پر نہیں بیٹھا ہے بلکہ ہندوستان کے اکثر مقامات آپ کی شاعری سے متاثر ہیں۔ آج کل یعنی ۱۹۵۵ء میں آپ کا قیام بحیثیت مبلغ افریقہ میں ہے۔

اُجلا منہ کرنا۔ متعدی ہونا۔ لازم ہے رہا ہونا۔ الزام سے بری ہونا۔ دھل کر منہ صاف ہونا۔
(از جامع اللغات از نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ زبان لکھنؤ کی نہیں ہے۔ کوئی نہیں بولتا۔

اُجلا میلا — [illegible]

صاف ستھرا میلا۔ جہاں تماشائی اور خرید و فروخت کرنے والے سفید پوش جمع ہوں۔
(از نور اللغات و جامع اللغات)

قول فیصل۔ اُجلا بازار، اُجلا شہر، اُجلی دکان، اُجلی ریاست بھی کہتے ہیں۔ مگر لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

اَجل آنا۔ موت آنا،
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

موسم گل نہیں آتا ہے اجل آتی ہے
گورے تنگ ہوا جاتا ہے زنداں مجھ کو — آتشؔ

اَجل آنکھوں کے سامنے پھرنا۔ موت نظر آنا۔ معلوم ہونا کہ موت کا وقت آ گیا۔

اَجل آنکھوں کے نیچے پھرنا۔
(دیکھیے اجل آنکھوں کے سامنے پھرنا)

اَجل برن او منتیا ایک چرن قُرد وھیان ہم جانے تم بھگت ہو نرے پیٹ کی کھان بگلا بھگت، ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ۔

قول فیصل۔ ہندی مثل ہے۔

اَجل تو کہیں سر پر سوار نہیں ہے۔ خفگی، تنبیہ اور افسوس کے محل پر بولتے ہیں۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ لڑکا کہنا نہیں مانتا دیوار پر دوڑ رہا ہے۔ اجل تو کہیں سر پر سوار نہیں ہے۔

قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے کہ اجل کی جگہ قضا اور موت بھی بولتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک قضا سر پر سوار ہونے کی جگہ۔ قضا سر پر کھیلنے کا زیادہ استعمال ہے۔

اَجل دامنگیر ہونا۔ قضا کا آنا۔ موت کا پیچھے پڑنا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ منع کر رہے ہیں کہ شیر کا شکار کھیلنے نہ جاؤ تم نہیں مانتے ہو۔ شاید تمہاری اَجل دامنگیر ہے۔

اَجل رسیدہ۔ جس کی موت قریب ہو قریب مرگ۔ فارسی ترکیب،
فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

پکارا کوچۂ قاتل میں مجھ کو دیکھ کے دل
اجل رسیدہ ارے تو کہاں چلا آیا — [illegible]

اَجل زیر نگاہ پھرنا۔ دیکھو اجل آنکھوں
(از جامع اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کا یہ صرف نہیں ہے۔
اَجل سر پر سوار ہونا۔
دیکھیے اَجل تو کہیں سر پہ سوار ہیں ہے۔

پیادہ پا ہوں دماں شوق کوچہ قاتل
اجل مری مرے سر پہ سوار راہ میں ہے — آتش

اَجل سر پر کھڑی ہونا۔ موت پیش نظر ہونا۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہ ہونا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اجل سر پہ کھڑی ہے خواب غفلت میں تماشا ہے
پھر کفن کے عوض لازم چھپانے کا بنا ہے — ناسخ

اَجل سر پر کھیلنا۔ غصہ کے وقت کہتے ہیں یا جب کوئی خطرناک کام کرے جس میں جان کا خطرہ ہو۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

مقدوم محبت کے لیے مرگ ہے شادی
کھیلی مرے سر پہ اجل ہے نہ کیا رقص — بحر

اَجل سر پر ہونا۔ موت کا نہایت قریب ہونا۔

ہر چند ہوں پیر اور سر پہ ہو اجل
چھٹتی نہیں پیٹ کے سوا فکر عمل — ہمدم
ہو پشتہ عمر مختصر سا لیکن
شیطان کی آنت ہو مرا طول امل

اَجل کا بازار گرم ہونا۔ قتل عام ہونا۔ بہت لوگوں کا مرنا۔
اَجل کا پیغام آنا۔ مرنے کا وقت قریب آ جانا۔ کنایۃً مرنے کے آثار ظاہر ہونا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ہاں تو پیغام اَجل آ پہونچا
واں سے قاصد نہ پھرا کیا باعث — وزیر

اَجل کا طمانچہ۔ ضرب مہلک۔ ایسا مرض ہو جانا جس سے انسان جانبر نہ ہو سکے۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کیا قہر کی آنکھیں ہیں خدا جان بچائے
جو پنجۂ مژگاں ہے طمانچہ ہے اجل کا — بحر

اَجل کا تھپیڑا۔ اَجل کا طمانچہ۔
(از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں نہیں بولتے
اَجل کا سامنا۔ موت کا مقابلہ۔ بہت زیادہ تکلیف کا سامنا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اللہ ہی بچائے اَجل کا ہے سامنا
فرقت کی شب کہاں ہیں چراغ سحر کہاں — بحر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اَجل کے بجائے موت کا سامنا بھی بولتے ہیں۔
اَجل کا سامنا ہونا۔ ایسے کام میں مشغول ہونا جس میں موت کا ڈر ہو۔
اَجل کا صدمہ پہنچنا۔ مرجانا۔ اُردو، لازم
اَجل کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھرنا۔ موت سامنے نظر آنا۔ اُردو، لازم
اَجل کے منہ سے پھرنا۔ کسی مہلک مرض سے نجات پانا۔ کسی آفت ناگہانی سے بچنا۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں بجائے اَجل کے منہ سے پھرنا۔ موت کے منہ سے پھرنا بولتے ہیں۔
اَجل کے منہ میں جانا۔ وہ کام کرنا جس میں موت کا اندیشہ ہو۔
اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں بجائے اجل کے منہ میں جانے کے موت کے منہ میں جانا بولتے ہیں۔
اَجل کے منہ سے بچ نکلنا۔ اجل کے منہ سے پھرنا۔
اَجل کے منہ سے چھوٹنا۔ مرتے مرتے بچنا
اَجل کے منہ سے نکل آنا۔ مرض مہلک سے صحت پانا۔
اَجل کے منہ سے نکلنا۔ دیکھیے اجل کے منہ سے چھوٹنا۔
اَجل گرفتہ۔ جو مرنے والا ہو۔ فارسی ترکیب (دیکھیے اجل رسیدہ)
اَجل گلوگیر ہونا۔ موت کا آنا۔
اَجلنا۔ اَ جْ لْ نَ اْ उजलना
صاف ہونا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
عملی صورت۔ بہت دن ہو گئے ہیں گنا ضرور اجل گیا ہوگا۔ آج دفتر سے لیٹ کے سنار کے یہاں سے لیتے آنا۔
اَجلو اجلو سب بھلو اجلو بھلو نہ کیس ناری نوے نہ ریپ ڈرے نہ آدر کرے نریش
سب سفید چیزیں اچھی ہیں سوائے بالوں کے نہ عورت پسند کرتی ہے نہ دشمن ڈرتا ہے نہ بادشاہ عزت کرتا ہے۔

قول فیصل۔ خالص ہندی شش۔ زبانِ اُردو سے کوئی تعلق نہیں۔

اَجِلّہ۔ اَ جِ لْ لَ ہْ अजिल्ला

جلیل کی جمع۔ بزرگان۔ عربی۔

قول فیصل۔ بلحاظ زبان اُردو غیر فصیح اس لیے کہ یہ لغت داخل زبان اُردو نہیں ہوا ہے۔ صرف عربی والی طبقہ تک محدود ہے۔ عوام لکھنؤ و دہلی ناآشنا ہیں۔

اُجلی۔ اُ ج لی۔

صاف۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

> مکان سے طلب کرکے اُجلی ردا
> کہ گوشہ اس میں پنکھے کی ہے خوشنما — اختر

اُجلی۔ دھوبن۔

اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

> رستہ اُجلی نے اک آن کے قصہ آدھا
> اس سمت بندی نے وہ دھانی جو دھلائی پشوا — رنگین

قول فیصل۔ مشہور ہے کہ عورتیں رات کو دھوبن کا نام لینا بُرا سمجھتی ہیں۔ بلکہ منحوس خیال کرتی ہیں اس لیے اُجلی کہتی ہیں لکھنؤ کی عورتوں کی خاص زبان۔ رات دن کی قید نہیں ہے بلکہ ہر وقت کہتی ہیں۔ مرد بھی اکثر بولتے ہیں۔ یہ لفظ مستعمل ہونے لگا ہے صرف پرانی عورتیں اور بعض پرانے مرد کہتے ہیں ورنہ عام طور سے دھوبن بولا جانے لگا ہے۔

اُجلے اُجلے۔ صاف صاف۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

> لباس اُجلے اُجلے تو دل باغ باغ
> بدن گورے گورے معطر دماغ — اختر

اُجلے پوش۔ سفید پوش۔ جو ہر وقت بہت صاف کپڑے پہنے رہے اس کی نسبت کہتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج،

اُجلی پوشاک۔ صاف ستھرے کپڑے، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اُجلی ڈاڑھی۔ سفید ڈاڑھی،

> خطا یہ مفت میں قاضی نے کھائی
> سیاہی اُجلی ڈاڑھی میں لگائی — الف لیلیٰ

قول فیصل لکھنؤ میں اب کوئی نہیں بولتا۔

اُجلی سمجھ۔ ہ۔ اسم مؤنث۔ فہم رسا، اچھی سمجھ جلد بات کی تہ کو پہونچنے والی سمجھ، ذہین اور ذکی آدمی کے حق میں کہتے ہیں۔ (از فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔ نہ کوئی بولتا ہے۔

اُجلی طبیعت۔ نفاست پسند طبیعت، (فقرہ) آپ سے اُجلی طبیعت کے آدمی شاذ و نادر دیکھنے میں آتے ہیں۔ (از نور اللغات) مؤنث منجھی ہوئی طبیعت ایسی طبیعت جس کی ہر ایک بات صفائی اور دانائی کے ساتھ ہو (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ کسی معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے

اُجلی کا آزار۔ عورتوں کی ایک بیماری مؤنث

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عورتیں نہیں بولتیں۔

اُجلی گزران۔ اچھا گزارہ۔ کافی آمدنی جس سے سفید پوشی چل سکے۔

قول فیصل۔ فرہنگ آصفی اور جامع اللغات میں موجود ہے مگر اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے بالکل نہیں بولتے۔

اُجلی مرچ۔ سفید مرچ۔ مؤنث

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اِجْماع۔ اِ جْ مَ اْ ع۔ इजमा

کسی ایک بات پر جمع کا متفق ہونا۔ عربی۔ باب افعال فصیح، عربی داں طبقہ میں رائج، مشترک خواص لکھنؤ و دہلی، مردوں کی زبان۔

> دردِ دل ہے ہر مرض کی بس دوا
> اس پہ ہے اجماع اہلِ درد کا — نوازش

قول فیصل۔ اجماع کا اطلاق لغتاً دو معنوں پر ہوتا ہے پہلے معنی عزم کے ہیں جیسے (فاجمعوا امرکم) اسے (اعزموا) دوسرے معنی اتفاق کے ہیں جیسے (اجمع القوم علیٰ کذا)۔ اسے (اتفقوا علیہ) لیکن علماء نے لفظ اجماع کو اتفاق خاص کی طرف نقل کر لیا ہے۔ یعنی لغتہً تو ہر اتفاق کو اجماع کہہ سکتے ہیں خواہ علماء کا اتفاق ہو یا جہلا کا عوام کا اتفاق ہو یا خواص کا ہر اتفاق پر اجماع کا اطلاق ہوتا ہے لیکن مسلمین نے اتفاق خاص کی طرف نقل کر لیا ہے لہٰذا یہ لفظ منقول اصطلاحی ہے۔ اجماع کی تعریف میں بین العلما اختلاف ہے (علمائے اہل سنت نے حسب ذیل تعریفیں کی ہیں)

(حاجبی) نے یہ تعریف کی ہے۔

ایسے مجتہدین کے اجماع و اتفاق کا نام ہے کہ جو امت محمدؐ سے ہوں اور وہ کسی زمانہ میں کسی امر پر اتفاق کریں۔

۲ (فخر الدین رازی نے) یہ تعریف کی ہے۔

اجماع اُن اہل حل و عقد کا نام ہے کہ جو امت محمدؐ سے ہوں۔ نیز وہ اتفاق کسی امر پر کیوں نہ ہو۔

۳ (غزالی) نے اس تعریف میں امور دینیہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

اس اجماع کی تعریف میں علماء شیعہ کے کلمات بھی

مختلف نظر آتے ہیں
(علامہ حلی) نے اجماع کے سلسلے میں بعینہ وہی تعریف کی ہے کہ جو فخر الدین رازی نے کی ہے۔
اور بعض علماء امامیہ نے بعینہ وہی تعریف کی ہے جو حاجبی نے اجماع کی تعریف کی ہے البتہ فرق یہ ہے حاجبی نے اجماع المجتہدین لکھا ہے اور امامیہ علماء نے اجماع رؤسا دین لکھا ہے ان تعریفات پر اعتراضات وارد کیے گئے ہیں ان کی تفصیل علم اصول کی کتابوں میں مل سکتی ہے اجماع کی تعریف حقیقتاً امامیہ اصول کی بنا پر یہ ہے۔ جسے صاحب فصول نے نقل کیا ہے۔
الاجماع ہو الاتفاق الکاشف عن قول المعصوم فی حکم دینی۔
اجماع منقول۔ وہ جو بذریعہ نقل ہو پہنچے اور مجتہد اس کا اتباع نہ کرے۔
۳۔ اجماع محصل یہ کہ فقیہ کوشش اسی کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے کہ اجماع ہو چکا ہے
۴۔ اجماع بسیط وہ ہے جو کسی ایک حکم شرعی پر ہو جیسے شراب کو حرام ہونا۔
۵۔ اجماع مرکب وہ ہے کہ جو دو قول یا تین قول مل کر قول ثالث یا رابع کی نفی کریں۔
اجماع ۔ جمع ہونا۔ اکٹھا ہونا۔
عربی، فصیح، رائج، مشترک، خواص لکھنؤ دہلی مردوں کی زبان۔

جو کچھ کہ شر جشر سے ہو پیدا عجب نہیں
اجماع چار عنصروں کا ہے بنائے روح ۔ بحر

قول فیصل ۔ اس محل پر زیادہ تر اجتماع بولتے ہیں اجماع جمع ہونے کے معنوں میں غیر فصیح ہے
اجماع اُمّت ۔ مسلمانوں کا ہجوم یا مجمع۔
قول فیصل ۔ اس محل پر اجتماع امت بولتے ہیں

اجماع اُمّت ۔ امت کا کسی بات پر متفق ہونا
اجماع صحابہ ۔ کسی قانونی امر پر صحابہ کا ایک رائے ہونا۔

اجمال ۔ اِجْ مَ اْلْ ۔ (इजमाल)
مجمل بیان کرنا۔ تفصیل کی ضد، تقریر یا تحریر میں ایسا مضمون لانا جس کا مطلب زیادہ ہو اور عبارت و الفاظ کم ہوں اور اُس کے سمجھنے میں ذرا دقت ہو۔
عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

گفتگو سے نہ کھلا اُن کا دہن
رازی تقریر میں اجمال رہا ۔ تسلیم

قول فیصل ۔ مردوں کی زبان ہے، پڑھی لکھی عورتیں بھی بولتی ہیں مگر بہت کم یہ لفظ ابھی تک اردو نہ ہو سکا
اجمالاً ۔ خلاصے کے طور پر۔
قول فیصل ۔ عربی زبان میں حالت تمیزی میں اجمالاً کہتے ہیں۔ اُردو داں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر بولتا ہے
اجمالی ۔ مختصر جس میں حصہ کشی نہ کی گئی ہو جیسے اجمالی ڈگری، اجمالی محال،
اردو، فصیح، رائج، مشترک لکھنؤ دہلی۔
قول فیصل ۔ قانون دانوں کی اصطلاح ہے۔
اجمالی ۔ مبہم، مختصر، گول،
عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔
قول فیصل ۔ مردوں کی زبان عورتیں شاذ و نادر بولتی ہیں۔

اَجْمَل ۔ اَ جْ مَ لْ ۔ (अजमल)
جمیل کی صفت مشبہ ۔ نہایت خوب صورت، نہایت شکیل (جمل خوب صورت ہونا)
عربی، صفت، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔
قول فیصل ۔ عربی داں طبقہ بھی کمی کے ساتھ بولتا ہے

مردوں کی زبان، اُردو کے روزمرہ میں یہ لغت داخل نہیں ہے۔

اَجْمُوْد ۔ اَ جْ مُ وْ دْ ۔ (अजमूद)
زیرہ ۔ اجوائن۔
قول فیصل ۔ تاملی میں تمم کرنس، سنسکرت میں اجمودا۔ اگرا گندھا۔ اور ترکی میں کرنس گی اور گندتا گی کہتے ہیں۔ سنسکرت میں آج بمعنی بکرا اور مودا بمعنی خوشی استعمال ہوتا ہے۔

اَجْمِیْر ۔ اَ جْ مِ یْ رْ ۔
راجپوتانہ کے وسط میں ایک ضلع جس کا رقبہ ۲۱۲۵ میل ہے۔
اَجْمِیْر ۲ صدر مقام ۔ ہندوستان میں ایک ہندو راجہ اجمیرا گزرا ہے یہ شہر اُس کی طرف منسوب ہے ۔ خواجہ معین الدین چشتی کا مزار یہاں بہت مشہور ہے۔

درگاہ خواجہ کی ہے یہ درِ حضور دربار
آشنا تجھ کو لکھنؤ اجمیر ہو گیا ۔ خواجہ وزیر

اَجَن ۱ ۔ اِ جَ نُ ۔ (इजन) ہرن یا شیر وغیرہ کا جالدار گڑھا جو بیٹھنے کے کام آتا ہے ۔ سنسکرت ۔ مذکر۔
۲ ۔ پرتھو کی نسل سے ایک راجہ۔
اَجَن ۱ (अजान) ، بیوقوف، اجاہل، احمق، سنسکرت، صفت،
۲ ۔ غیر مشہور۔

اَجْنَاس ۔ اَ جْ نَ اْ سْ ۔ (अजनास)
جنس کی جمع ۔ چیزیں، اشیاء، قسمیں، انواع
عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

دل بیچتے ہیں اک شوخ ستمگار سے ہم ۔ قول
اجناس خراب کے خریدار ہوئے ہم ۔ جرأت

اُچاپت۔ اُچ اَپ تَ۔ उचापत ۔ دوکاندار سے اُدھار کا لین دین۔ ہندی۔ غیر فصیح ؎

بنیوں کی یہ اُچاپت میں اُدھڑ جائے گا
رکھی عیاش نے پرچون کی دوکان عبث — جان صاحب

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ سنسکرت میں اُچ بمعنی نہایت اور آپت بمعنی معتبر، اور ہندی میں یہ لفظ اُچ اور آپت سے مل کر بنا ہے۔

۲۔ وہ چیزیں جو قرض لی جائیں۔
قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

۳۔ شور و غل، کود پھاند۔ ہندی
عمل حروف۔ "سب بیٹھے ہیں تم نے کیا اُچاپت مچا رکھی ہے۔"
قول فیصل۔ اس محل پر مچانا کے ساتھ بولتے تھے عورتوں کی زبان۔ اب متروک ہے۔

۴۔ بدمعاشی۔ دھوکہ بازی، فریب۔ دغا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ سنسکرت میں اُد بمعنی اوپر اور چاپت بمعنی فیصلہ شدہ ہے۔

اُچاپت اُٹھانا۔ اُدھار سودا لینا۔ جیسے یہ بنیا بہت سے گھروں کی اُچاپت اُٹھاتا ہے۔
(از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُچاپت اُٹھنا۔ اُدھار سودا لیا جانا۔ جیسے ہمارے گھر میں کس کی دوکان سے اُچاپت اُٹھتی ہے۔
(از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُچاپت مچانا۔ شور غل مچانا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُچاپتی۔ उचापती ۔ شوخ اور شریر لڑکا۔ جیسے بڑا اُچاپتی لڑکا ہے، دم بھر نچلا نہیں بیٹھتا۔
(از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُچاٹ۔ اُچ اَٹ۔ उचाट ۔ برخاستہ۔ بیزار۔ اُکتایا ہوا۔ ہندی۔ صفت۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔ ؎

کدھر جاؤں کدھر بیٹھوں اُچاٹ ایسی طبیعت ہو
نہ گھر میں جی بہلتا ہو نہ دل لگتا ہو محفل میں — جگر

قول فیصل۔ سنسکرت میں اُچ بمعنی بہت اور اٹ بمعنی پھرنا ہو۔ اُچاٹ ہندی تھا مگر اب اردو ہے، لکھنؤ میں دل جی طبیعت کے ساتھ زیادہ مستعمل ہو۔

اچاٹ دینا۔ اُکتا دینا۔ کسی کو برداشتہ خاطر کر دینا۔ ہندی۔ متعدی۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ، دہلی۔ عورت، مرد۔
قول فیصل۔ ہندی تھا مگر کثرت استعمال سے اب اردو بھی ہو گیا۔

اچاٹ کر دینا۔ دل یا طبیعت کے ساتھ، اردو۔ متعدی۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

کرنا نہ یار ہو پریشاں ہے دل اُچاٹ
مشکل پڑے گی ہوگا مشکل سے دل اُچاٹ — [illegible]

اچاٹ ہونا۔ اُچٹ جانا، طبیعت ہٹ جانا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ، دہلی عورت۔ مرد ؎

سے جو اترا دل کسی کے خوش بیٹھے رہے نشے
اچاٹ ہو کر اس انجمن سے کسی بہانے سے ہم اٹھ آئے — جگر

اچاٹ ہو جانا۔ اُڑ جانا۔ (نیند کے ساتھ) اردو۔ لازم۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت، مرد۔
عمل حروف۔ رات کو یکایک ایسا غل ہوا کہ سوتے سے میری آنکھ کھل گئی، میں نے لاکھ چاہا کہ سو رہوں مگر نیند ایسی اُچاٹ ہوئی کہ صبح ہو گئی۔

اچاٹنا۔ اچاٹ دینا، اچاٹ کر دینا۔ ہندی
قول فیصل۔ صاحب جامع اللغات نے حسب ذیل معنی اچاٹنا کے اور بھی لکھے ہیں، الگ بدھ کرنا، دور رکھنا، بھگانا، نیند خراب کرنا، جدا کرنا، تقسیم کرنا، چھانٹنا، چھینٹیں اڑانا، دل برداشتہ کرنا، بیدل کرنا، غمگین کرنا، اُداس کرنا، لکھنؤ میں دل برداشتہ کرنے کے محل پر تو مستعمل ہو۔ باقی کوئی نہیں بولتا۔

اَچار۔ اَچ اَر۔ अचार ۔ سرکہ، تیل یا پانی یا عرق نعناع میں مختلف قسم کے پھل ڈال کے نمک مرچ شکر، گڑ اور دیگر مصالحے ڈال کر مختلف ترکیبوں سے تیار کیا جاتا ہے، کھانے کے ساتھ مزا بڑھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

دوگانا جان تمہیں انگنا مہینہ ہے
نہ کھاؤ گرم گوشت اچار ہوتا ہے — جان صاحب

قول فیصل۔ شلجم اور گاجر کا اچار پانی میں پڑتا ہو اچار زیادہ تر ترش اور چاشنی دار ہوتے ہیں۔ گاجر اور شلجم کا تو ضرور ترش ہوتا ہے اور زیادہ ٹھہرتا بھی نہیں۔ دس پندرہ روز میں خراب ہو جاتا ہے پھپھوندی لگ جاتی ہے اور بو دینے لگتا ہے۔ فارسی میں اسے آچار کہتے ہیں۔

اچار اٹھنا۔ اچار کا کھانے کے قابل ہو جانا یعنی تیار ہو جانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
عمل حروف۔ ٹھہر جاؤ، جلدی نہ کرو، پرسوں ہی تو یہ اچار ڈالا ہے ذرا اٹھ آئے تو تمہیں بھی دیں گے۔
ترکیب۔ سرکہ یا عرق نعناع میں کیریاں وغیرہ ڈال

دھوپ میں سکھتے ہیں، دھوپ کی گرمی سے وہ گل کے کھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔

اچار بنانا۔ اچار تیار کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔

محل صرف۔ اب کی فصل میں میں نے اتنا عمدہ اچار بنایا ہے کہ تم کھاؤ گے تو خوش ہو جاؤ گے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بنانا کم اور اچار ڈالنا زیادہ بولا جاتا ہے۔

اچار بننا۔ دیکھئے اچار بنانا۔

اچار پڑنا۔ اچار بننا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد

محل صرف۔ کیا کریں دل تو بہت چاہتا ہے کہ اچار ڈالیں مگر بوڑھی عورتوں سے سنتے ہیں کہ ہمارے یہاں اچار نہیں پڑتا۔

اچار ڈالنا۔ اچار بنانا۔ اردو۔ متعدی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد

لے گل تازہ اگر دے تو کانٹوں کا اچار
شیشۂ گل سے سوا لائے اچاری زنجت   رنگ

اچار ڈالنا۔ بے ضرورت کسی چیز کو ایک مدت تک اپنے پاس رکھے رہنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد

محل صرف۔ چیز نہ کھاتے ہو اور نہ کسی کو دیتے ہو ایک مدت سے تمہارے پاس ہے، بلاوجہ اچار ڈال رکھا ہے۔

اچار کر دینا۔ بہت پیٹنا، مارتے مارتے صورت بگاڑ دینا۔

فقرہ۔ ظالم نے مارتے مارتے اچار کر دیا۔

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ محاورہ لکھنؤ کا نہیں ہے۔ کوئی بولتا ہے۔

اچار کرنا۔ فعل متعدی۔ پیٹنا۔ گت بنانا۔ کچومر نکالنا۔ کچومر کرنا۔   (از فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

اچارن۔ اُچارن۔ अचारन - उच्चारन - تلفظ۔ لہجہ۔ بول۔ سنسکرت۔ مذکر۔

قول فیصل۔ داخل زبان اردو نہیں ہے۔

اچار نکالنا۔ اچار کر دینا۔

(فقرہ) اگر تم میرے دشمن سے لڑ گئے تو مارتے مارتے اچار نکال دوں گا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنے میں اب نہیں بولتے بلکہ بجائے اس کے جب کسی بند جگہ پر بہت سے لوگ بیٹھے ہوں اور ہوا کا گزر نہ ہو اور سب پسینے پسینے ہو جائیں تو کہتے ہیں کہ مارے گرمی کے اچار نکل گیا۔

اچار نکلنا۔ (لازم)

(فقرہ) اتنا ماروں گا کہ اچار نکل جائے گا۔

از نور اللغات

قول فیصل۔ لکھنؤ کا یہ صرف نہیں ہے۔

اچار ہو گئے۔ پٹ کر گت ہو گئی، صورت بگڑ گئی۔ اصلی حالت باقی نہ رہی۔

(فقرہ) وہ آتنا پٹے کہ اچار ہو گئے۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا۔

اچاری۔ अचारी - اچار رکھنے کا خاص قسم کا برتن۔ شیشے یا چینی کا وہ برتن جس میں اچار رکھا جاتا ہے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد؎

ہر اچاری میں ہر طرح کا اچار
دیکھنے میں بھی ان کی طرفہ بہار   مثنوی گلشن عشق

اُچان۔ उच्चान - اونچائی۔ بلندی۔

قول فیصل۔ اردو میں اس محل پر بغیر تشدید جیم فارسی بولتے ہیں، عوام کی زبان، خواص اس محل پر بلندی کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

اچانچک۔ اَچ اَن چ ک अचानचक - اچانک، ناگاہ، یکایک، دفعتہ۔ ہندی؎

کیا وہ وصل ہجر میں آیا اچانچک
غم کا پہاڑ سر پہ مرے ناگہاں گرا   معروف

قول فیصل۔ اگلی زبان ہے، اب اچانک ہی بولتے ہیں، فارسی میں ناگہاں، یک بیک و یکایک بولتے ہیں۔

اچانک۔ اَچ اَن ک - अचानक - یکایک ناگاہ، دفعتہ۔ ہندی۔ غیر فصیح۔ رائج مشترک عام لکھنؤ عوام و خواص دہلی، عورت، مرد؎

وہ گئی دل ہی کی دل میں حسرت
کیا کہیں موت اچانک آ گئی   داغ

قول فیصل۔ اب کثرت استعمال سے اردو ہو گیا ہے اور داخل زبان بھی ہے۔

اچانک پڑنا۔ بلا خبر آ جانا، ناگہاں آ جانا۔ ہندی، متعدی۔   (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر کوئی نہیں بولتا فارسی میں بیک ناگاہ گرفتن کہتے ہیں۔

اُچاوا۔ उचावा - نیند میں باتیں کرنا۔ بدخوابی۔ ہندی۔ مذکر۔   (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولا جاتا۔ بدخوابی عوام لکھنؤ کی زبان میں احتلام ہونے کو کہتے ہیں سوتے میں باتیں کرنے کو نہیں۔

اچپل۔ اَچ پ ل अचपल - شوخ چلبلا چنچل۔ بے چین۔ وہ شخص جو چلبلا نہ ہو، مضطرب بے قرار، طرار، تیز۔ چالاک، تڑتڑیا۔ ہندی۔

سکتے ہیں۔

اچٹنا: بچھڑنا، کھٹکنا۔

فقرہ۔ وہ راہ پر آتے آتے اُچٹ گئے۔

بندوق کی آواز سے شکار اُچٹ گیا۔ (از نور اللغات)

کوئی کہہ دے کہ تم نے دل لیا پھر دے دیجئے آیا گیا

اچٹتے ہیں اکثر سے یہ پلتے ہیں [illegible] کرتے ہیں — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچٹنا ۲: پھیلنا، جھٹکنا۔ جیسے [illegible] دیوار سے اُچٹ گیا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچٹنا ۳: (دل اور طبیعت کے ساتھ) برگشتہ ہونا، بیزار ہونا۔ ہندی۔ غیر فصیح، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی عورت مرد۔

دل جو تجھ سے اچٹا ہو تو بیٹھے بیٹھے

جی میں گذرے ہے کہ تھوڑ دیجیے دیوانے کو — جرات

قول فیصل۔ کثرت استعمال سے اب اردو ہو گیا۔

اچٹنا۔ (نیند کے ساتھ) اُڑ جانا۔ اردو۔ فصیح رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی عورت مرد

بولا وہ سن کے شب مری بے خوابیوں کا حال

کیسی یہ داستاں تھی مری نیند اچٹ گئی — ذہیر

قول فیصل۔ صاحب جامع اللغات اور صاحب فرہنگ آصفی نے حسب ذیل معنی اچٹنا کے اور بھی لکھے ہیں۔ چھلنا، الگ ہو جانا، چلا جانا، جُدا ہو جانا، تقسیم ہو جانا، گر پڑنا، کھو جانا، ڈر کر چلے جانا، کودنا، چھٹنا، چٹکنا، متفرق ہونا، بکھرنا، اکھڑنا، بدکنا، بچھڑنا، جاتا رہنا، زور سے پڑنا۔ ان محل پر اہل لکھنؤ کبھی نہیں استعمال کرتے۔

اچر۔ اَ چَ رْ۔ अचर۔ نہ چلنے والا، جما ہوا، جڑا ہوا، ٹھہرا ہوا، ساکن۔ سنسکرت۔ صفت

قول فیصل۔ اس لغت کو اردو سے کوئی تعلق نہیں نہ بولا جاتا ہے۔

اچرا۔ اَ چَ رَا۔ अचरा۔ عورت کے دوپٹے یا چادر کا کنارہ۔ ہندی۔ مذکر۔

قول فیصل۔ اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

اچرج۔ اَ چَ رَ جْ۔ अचरज۔ ہندی۔ بالفتح و ضم۔ صفت۔ انوکھا۔ جیسے ایسی کیا اچرج چیز تھی جو تم اٹک گئیں۔ (از نور اللغات) اچنبھا، تعجب، حیرت۔ (از فرہنگ آصفی) عجوبہ، معجزہ، حیرانگی۔ (از جامع اللغات)

سن کے اچرج یہ بات ہو بیتاب

آیا بہرام اسکے پاس شتاب — بہشت گلزار

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُچک۔ اُ چَ کْ۔ उचक۔ اُچکنا کا صیغہ امر واحد حاضر۔

اُچک ۲: اُچکنا کا حاصل مصدر۔ اُبھار، بلندی، مؤنث۔

(فقرہ) ان کے کلام سے طبیعت کی اچک معلوم ہوتی ہے۔

قول فیصل۔ نمبر ۲ معنے میں نہ اب بولا جاتا ہو نہ شاید لکھنؤ میں کبھی بولا جاتا ہو۔

اُچکّا۔ اُ چَ کّا۔ उचक्का۔ بدمعاش، اٹھائی گیرا، شاطر، جو دن دہاڑے نظر کے سامنے مال اٹھا لے اور کسی کو خبر نہ ہو۔ اردو۔ غیر فصیح رائج مشترک عوام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد

امیر اعجاز جو وہ چوری دل کا بتا مجھکو

یہی دونوں اُچکے چور تھے چوری یہیں نکلی — امیر

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں فصحا اس لفظ کے استعمال سے احتیاط کرتے ہیں۔ آج سے پچاس سال قبل فصیح سمجھا جاتا تھا۔ اور شعر و نثر [illegible] کرتے تھے۔ موجودہ دور میں فصحا کیا عام شعرا بھی نظم میں نہیں باندھا کرتے ہیں۔

اچکا۔ اُ چَ کا۔ उचका۔ ایک [illegible] ڈوری لپیٹنے کی پرتی۔ ہندی۔ مذکر۔

قول فیصل۔ اچکا پر ایک ہاتھ سے ڈور لپیٹی جاتی ہو، چرخی کے خلاف۔ [illegible] کی اصطلاح لکھنؤ میں کبھی بولا جاتا تھا مگر اب رواج نہیں ہے اسی لیے کوئی نہیں بولتا۔

اچکاپن۔ بدمعاشی، چوری، [illegible]۔ اردو۔ غیر فصیح رائج مشترک عوام لکھنؤ، دہلی، عورت

اچک کے، اچک کر۔ اوپر اٹھ اٹھ کے،

اُچکانا: اُ چَ کا نا۔ उचकाना۔ اٹھانا، اونچا اٹھانا، دفعتہً اٹھا لینا، دبانا، اٹھا لے جانا۔ (از فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس طریقے سے کوئی نہیں بولتا۔

اُچکانا ۲: کھینچنا، چرانا، چھپا کر لے جانا۔ (از فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُچکانا ۳: کھینچنا، فرار کرنا، نکالنا۔ (از فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُچکا ہوا: پُر زور۔

(فقرہ) مدرس کا لطف یہی ہو کہ بیتیں خوب اُچکی ہوئی ہوں۔ کیا اُچکے ہوئے مصرعے ہیں۔

(از نور اللغات)

گر رسائی چاہتی ہو اور تو اپنا عروج
لے رعال جا کسی اچکی ہوئی تقدیر سے — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا بجز داغ کے اور کسی کے کلام میں نظر سے نہیں گزرا۔

اَچَل۔ اَ چَ ل۔ अचल۔ نہ ہلنے والا بے حرکت، ساکن، سنسکرت، صفت۔

قول فیصل۔ ابھی تک یہ لفظ اردو میں داخل نہیں ہو سکا۔

اُچلاچال۔ اُ چ ل اُ چ ا ل۔ उचला चाला۔ شوخ، چنچل، جو شوخی کی وجہ سے ایک جگہ نہ بیٹھ سکے۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ صحیح اُچلاچال ہے۔ جیسا کہ رشک کا شعر ہے ؎

تم میں اچلاچال ایسی ہو کہ ڈرتے ہیں حواس
حال کا بالفرض اگر کبک دری میں لطف ہے — رشک

اب لکھنؤ میں اس محل پر عورتیں اُچلاچالی بولتی ہیں۔

اُچلانا۔ ایک چیز سے دوسری چیز کو علیحدہ کرنا۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولا جاتا۔

اُچلنا۔ علیحدہ ہونا۔ پرت اکھڑنا۔ چھلکے اکھڑنا، چمڑا اترنا۔ (نور اللغات، جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچمبھا۔ اَ چَ م بْ ھا۔ अचम्भा تعجب حیرت، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

کیوں اچمبھا ہو تمہیں تاریخ فراق یار کا
ایک دن ناداں فراق روح و تن ہو جائے گا — ناسخ

قول فیصل۔ اس عہد میں فصیح تھا، اب فصحا نہیں بولتے۔

اَچن۔ اَ چَ ن۔ अचन۔ معمولی، معمولی حیثیت کا، ہندی، صفت۔

قول فیصل۔ اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

اچنبھا۔ تعجب، حیرت۔ اردو

قول فیصل۔ (اچنبھا) میم کے ساتھ لکھنا صحیح نہیں ہے، نون کے ساتھ لکھنا چاہیے۔

اچنبھا دانہ۔ ایک قسم کی مٹھائی جو سرسوں یا خشخاش کے دانہ کے برابر ہوتی ہے۔ (اودھ میں حلوائی بیچا کرتے ہیں۔) ؎

خال لب شیریں دلا گویا اچنبھا دانہ ہو — نکہت

قول فیصل۔ اس قسم کی مٹھائی لکھنؤ میں نہیں بنتی نہ کوئی بیچتا ہے۔

اچنبھا سا سننا۔ یوں ہی سا ؎

کہا میں مرا حال تم تک بھی پہونچا
کہا تب اچنبھا سا میں نے سنا تھا — درد

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں، نہ کوئی بولتا ہے۔

اچنبھا کرنا۔ تعجب، حیرت کرنا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اچنبھا گذرنا۔ حیرت ہونا، تعجب ہونا ؎

آہ و زاری جو کوئی کرتا تھا
اک اچنبھا ہمیں گذرتا تھا — شوق

قول فیصل۔ موجودہ دور میں اہل لکھنؤ بہت ہی کم استعمال کرتے ہیں، بلکہ قریب قریب متروک ہے۔

اچنبھا ماننا۔ عجیب سمجھنا، ہندی، مصدر (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچنبھا ہونا۔ تعجب ہونا، حیرت ہونا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔

اچنبھے کی بات۔ تعجب خیز بات، نیا واقعہ، اردو۔ (فقرہ) وہ روزانہ ہی ایسی ذلیل باتیں کیا کرتے ہیں، یہ تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

قول فیصل۔ نثر کے ساتھ استعمال ہو۔

اچنبھے میں رہنا۔ متحیر رہنا، اردو ؎

آج میں سوز کو دیکھا تو اچنبھے میں رہا
سر کہیں پاؤں کہیں ہوش کہیں گوش کہیں — سوز

قول فیصل۔ نثر کے ساتھ بولتے ہیں، اور نظم میں احتیاط کرتے ہیں۔

اچنبھے میں ہونا۔ (دیکھئے اچنبھے میں رہنا)

اَچنچل۔ اَ چَ ن چَ ل۔ अचनचल ۱۔ نہ ہلنے والا، ساکن، ثابت، جڑا ہوا، سنسکرت، صفت۔ ۲۔ قائم، مستقل۔ ۳۔ چپ چاپ۔ ۴۔ جو کچھ کام نہ کرے۔ ۵۔ جس پر کوئی اثر نہ ہو۔

قول فیصل۔ اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

اَچنڈ۔ اَ چَ ن ڈ۔ अचंड۔ حلیم طبیعت، سنسکرت، صفت۔ ۲۔ فرمانبردار۔

قول فیصل۔ اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

اچنگ۔ اَ چَ ن گ۔ अचंग۔ دل خوش۔

قول فیصل۔ صاحب جامع اللغات نے لکھا ہے کہ ان معنوں میں صرف اردو میں اچنگ لگنا استعمال ہوتا ہے۔ لکھنؤ میں نہ اچنگ بولتے ہیں نہ اچنگ لگنا، شاید دہلی میں مستعمل ہو۔

اچنگ لگنا۔ دل میں خواہش پیدا ہونا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اَچوانی۔ اَ چ و ا ن ی۔ अचवानी۔ اردو

ہو زچہ کو بچہ پیدا ہونے کے بعد دی جاتی ہو۔ آئندہ اپنے محل پر اس کا ذکر تفصیل سے آئے گا۔ لکھنؤ میں اچھوانی کہتے ہیں۔

اچوری۔ اِچ و رِی۔ نہ چوری کرنے والا۔ مؤنث
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھا۔ اَچ ھا۔ [illegible] ۔ خراب کی ضد، بُرے کی ضد، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی ہ

نام رکھنا عاشقوں کے حق میں حسن عشق ہو
تم بُرا کہنے لگے ہیں اور اچھا ہو گیا — جلال

قول فیصل۔ اچھا ہندی ہو سنسکرت میں اچھ [illegible] کے معنی خالص، فارسی میں خوب، خوش، بہتر، نیکو، بہ کہتے ہیں

اچھا۔ خواہش، چاہنا، مرضی، آرزو، سنسکرت اسم۔ مؤنث۔
قول فیصل۔ اردو زبان میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھا۔ حسب توفیق خدا کی طرف سے جو دل میں سے کے اُترے۔ راز خزینگ آصفی،
قول فیصل۔ ہندو فقیروں کی اصطلاح اردو زبان میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھا۔ دھمکانا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ہ

یہی وعدہ تھا، کیوں یہی اقرار
خیر سمجھوں گی اچھا او مردار — تعشق

اچھا۔ صحیح، تندرست۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ہ

کل تو سب کہتے تھے اچھا رد کفن کی تدبیر
جان جاں آج تو تو نے اسے اچھا دیکھا — دبیر

اچھا۔ بہتر، مناسب، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ہ

اچھا کیا فلک نے جو رکھا مجھے علیل
بہتر ہوا جو مصلحت پیر سے ہوا — آتش

اچھا۔ ٹھیک، درست، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ہ

زشعر جان تم نے کہے وہ بھی سب بُرے
اچھا بندھا نہ ایک بھی پہلو سے ارتباط — جان صاحب

اچھا۔ کوئی بات مان لینے کی جگہ، بہت خوب، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔

محل صرف:۔ جب کوئی کسی اچھی بات کو سمجھاتا ہو تو سننے والا اس کی بات کو درست سمجھ کے کہتا ہو اچھا یعنی بہت خوب، آپ جیسا کہہ رہے ہیں ویسا ہی کروں گا

قول فیصل۔ مگر یہ لفظ برابر والوں سے کہا جاتا ہو اگر کوئی بزرگ کسی بات کو سمجھاتا ہو تو اس محل پر اس کی بات کو مان کے بہت خوب، بہت اچھا، ہی کہتے ہیں بزرگوں کی بات پر اچھا۔ یا اچھی بات ہے کہنا خلاف تہذیب ہی۔

اچھا۔ مفید، سزاوار، موافق، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد
محل صرف۔ ابھی بیماری سے اُٹھے ہو تمھارے لیے بدپرہیزی کرنا اچھا نہیں۔

اچھا۔ طنزاً، بیڈھب، برا۔
(فقرہ) آج وہ اچھے پھنسے۔

مر بھی جاؤں تو نہ پوچھو جھوٹوں بات
واہ مشفق واہ اچھا نا تہ ہے — رند

اچھا۔ واہ سبحان اللہ کی جگہ، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد

اپنے چمن کے پھولوں میں کانٹوں کا رنگ ہو
اچھا ریاضتوں کا ملا یہ ثمر مجھے — تعشق لکھنوی

اچھا۔ افضل و اعلیٰ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ہ

سُن کے مجنوں نے مرے شور جنوں کو یہ کہا
واقعی مجھ سے یہ شوریدہ سر اچھا نکلا — ذوق

اچھا۔ تسلی و تشفی کی جگہ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ہ

بولی، اچھا مجھے ستا لینا
جو جو جی چاہے وہ سزا دینا — تعشق

اچھا۔ تاکید، کچھ جتلانے کی جگہ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ہ۔

وہ میری بھلائی کو جو جتلاتے ہیں اچھا
اتنا ہی بُرا ہو جو کہے جلتے ہیں اچھا — شرف

اچھا۔ پڑھنے یا بات کرنے میں جب کسی وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہو تو سامع یا مخاطب کہتا ہے اچھا؟ یعنی پھر کیا ہوا اور آگے پڑھو، یا بتاؤ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد

اچھا۔ حسن کلام کے لیے۔ جس کی تعبیر کہیں کہیں خیر سے ہو سکتی ہو، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ہ

اچھا کیا آپ یاد کیجیے گا
پر بشر ٹھیک جل گیا فقرا — تعشق

اچھا۔ مجبوری کسی امر پر اظہار رضا کرنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ہ

نزدیک تھا دل جگر کے پہلو سے نکل آئے
اچھا تو کہا منھ سے پر آنسو نکل آئے — تاسلام

اچھا۔ زائد ربط کلام کے لیے ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام ، لکھنؤ ، دہلی ، عورت مرد ۔

ہم پیشہ و ہم مذہب و ہم راز ہے میرا
غالب کو بُرا کیوں کہو اچھا مرے آگے — غالب

اچھا۔ نیک ۔ اردو ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک ، خاص و عام لکھنؤ دہلی ، عورت مرد ۔
محل صرف ۔ اس کی نسبت چوری کا الزام بالکل غلط ہو وہ بہت اچھا آدمی ہے ۔
قول فیصل ۔ صاحب جامع اللغات نے حسب ذیل معنے اچھا کے اور لکھے ہیں جو لکھنؤ میں ان معنوں میں نہیں بولے جاتے ، مبارک و مسعود ، صحت بخش فرحت افزا ، اصلی و خالص ، چالاک ، کاری گر ، خوش ، کامیاب ۔

اچھا۔ درمیانہ ، سستا ۔ اردو ، فصیح ، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ ، دہلی ، عورت مرد ۔
محل صرف ۔ بہت سستا ہو نہ مہنگا بس اچھا ہو ۔

اچھا۔ زرخیز ۔ اردو ۔ فصیح ۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ ، دہلی ، عورت ، مرد
محل صرف ۔ زمین کا یہ حصہ بہت اچھا ہے جو چیز بھی بوئی جاتی ہو ، خوب پھل پھول کے نکلتی ہو ۔

اچھا اچھا۔ تسلی تشفی کی جگہ استعمال کرتے ہیں اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

بولی وہ گل ذرا ٹھہر جاؤ
اچھا اچھا نہ اتنا گھبراؤ — قلق

اچھا اچھا۔ دھمکانے کی جگہ کہتے ہیں ، اردو فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

محل صرف ۔ اچھا اچھا ہم نے دیکھا ، ٹھہر جاؤ ہم ابھی آ کے بتائے دیتے ہیں ۔

اچھا اچھا۔ محبت کے اثر سے مغلوب ہو کے نرم لہجہ میں بہ جبر ظلم و ستم معشوق پر اس کی خوشی کے لیے راضی ہونا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ ، دہلی ، عورت ، مرد ۔

باز آیا میں شکایت سے بس اب توبہ ہوئی
اچھا اچھا آپ نے جو کچھ کیا اچھا کیا — اکمال لکھنوی

اَچھا بچّا۔ اَ چ ھ ا ۔ ب چ ا ۔ اچھا بھلا ۔ تندرست ۔ جیسے کل تک بچہ اچھا بچا کھیلتا تھا آج نہ جانے کس کی نظر لگ گئی ۔ (از نور اللغات)
قول فیصل ۔ موجودہ دور میں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا ۔

اچھا باپ دادے کا نام نکالا۔
خاندان کو بہت بدنام کیا ۔ (از جامع اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں یوں نہیں بولتے ، بلکہ یوں بولتے ہیں ، اچھا باپ دادا کا نام روشن کیا ۔

اچھا بُرا۔ معمولی ، بُرا بھلا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام ، لکھنؤ ، دہلی ، عورت مرد ۔

جو اچھا بُرا پہنا وہ تن پہ پرا گھستا
اچھوں کا بھی کیا کہنا وہ انھیں بھی پھبتے — بحر

اچھا بُرا۔ نیک و بد ، نفع نقصان ، اردو ، فصیح رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی ، عورت مرد ۔

پھنسایا مفت دل نے کرکے الفت بے وفاؤں سے
معاذ اللہ کچھ تو آدمی اچھا برا سمجھے — اسیر

اچھا بھلا۔ تندرست ، بھلا چنگا ، اردو ، فصیح رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی ، عورت مرد
محل صرف ۔ کل تک تو لڑکا اچھا بھلا تھا ، آج خدا جانے کیا ہوا کہ آنکھ نہیں کھولتا ۔

اچھا بھلا۔ بے عیب ۔ اردو ، فصیح ، رائج مشترک خاص و عام ، لکھنؤ دہلی ، عورت مرد
محل صرف ۔ لڑکا اچھا بھلا تو بنایا ہو ، اب یوں کہنے کو جس کا جی چاہے نام رکھے ۔
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اچھا بھلا کی جگہ ، اچھا خاصہ زیادہ بولتے ہیں ۔

اچھا بھلا۔ صاف صاف ۔ کھلا کھلا نمایاں اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی ، عورت مرد ۔
محل صرف ۔ چاند تو اچھا بھلا موجود ہے اب تمہیں نہ دکھائی دے تو کیا کیا جائے ۔
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس محل پر اچھا خاصہ بولتے ہیں ۔

اچھا بھلا۔ جیسا چاہیے ۔
(از جامع اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا ۔

اچھا بھوجن۔ خواہش و مرضی کے موافق کھانا ، حسب خواہش نہایت اچھا ، بہت زیادہ پکا ہوا کھانا ۔
قول فیصل ۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہے ۔

اچھا ٹھہرنا۔ اچھا رہنا ۔
(مثال از فسانۂ آزاد)
اپنے نزدیک ان کا انجام بخیر ہونا معلوم و اشرف علم یہ لوگ کیا سمجھے ، خود اچھے ٹھہرے ، اور کو بُرا سمجھے ۔

اچھا چاری۔ جو اپنی مرضی کے مطابق کام لے ۔ صفت ۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہے۔

اچھا خاصہ (۱) تندرست۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ہ

میں تو مرتا ہوں وہ یہ کہتے ہیں

اچھا خاصہ ہے بھلا چنگا ہے — داغ

اچھا خاصہ (۲) بے عیب۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ اچھا خاصہ کپڑا ہے، اس میں برائی کیا ہے۔

اچھا خاصہ (۳) پورے کی جگہ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی عورت، مرد ہ

محل صرف۔ یہ بچہ ہو کر اچھا خاصہ جوان۔

اچھا خاصہ (۴)۔ بہت سا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ رات کو اچھا خاصہ سالن تھا خدا جانے کون کھا گیا۔

اچھا رکھنا۔ خواہش رکھنا۔ انگنا۔ ارادہ رکھنا۔ ترقی کا خواہش مند ہونا۔ ہندی۔ متروک۔

قول فیصل۔ اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھا رہنا۔ مرضی کے موافق کام بن پڑنا۔ بڑھ کر رہنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔

محل صرف۔ تم سے تو میں ہی اچھا رہا، تم کو کئی مہینے لگ گئے اور میرا کام ایک ہی دن میں ہو گیا۔

اچھا رہنا۔ تندرست رہنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ہ

محل صرف۔ وہ جہاں رہے اچھا ہے۔

اچھا سال۔ نیک سال۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی عورت مرد ہ

دیکھئے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض

اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے — غالب

اچھا سلوک کرنا۔ بہت برا کرنا۔ اچھا نہ کرنا۔ جس شخص سے اچھائی کی امید ہو وہ کوئی برائی کرے اس جگہ طنز سے کہتے ہیں۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد

دل سے اچھا سلوک ہم نے کیا

قابل اجتناب ہیں ہم لوگ — بحر

قول فیصل۔ اسی طرح اور مقامات پر بھی طنزاً کہتے ہیں۔ جیسے (اچھی بنا ہی)، (اچھی خبر لی) (اچھا وعدہ پورا کیا)، وغیرہ

اچھا صاحب یونہی سہی۔ جب کوئی ایک ہی بات کہے جائے تو دوسرا عاجز ہو کر یہ بات کہتا ہے، کہ تمھاری ہی بات ٹھیک سہی۔

اچھا کرتے ہیں۔ جب کوئی کسی بات سے منع کیا جاتا ہے اور اسے روک ٹوک ناگوار ہوتی ہے تو ڈھٹائی سے کہتا ہے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد

سنے بی بجو ہیں تو کرو نہ ذرا

چلو اچھا کیا کہا تو کہا — قلق

اچھا کرتے ہیں۔ مناسب ہونے کی جگہ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

محل صرف۔ آپ بہت اچھا کرتے ہیں جو وہاں نہیں جاتے۔

اچھا کرنا۔ تندرست کرنا، صحت دینا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ہ

ہجر کی ایذا سے چھٹ دل کو جلا بہر وصل

داغ کو اچھا کریں زخم نمک سود سے — آتش

اچھا کرنا۔ کسی آفت و مصیبت سے بچانا۔ خیر کرنا کی جگہ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت مرد۔

قول فیصل۔ کل رات کو جنگل میں ڈاکوؤں کا سامنا ہو گیا تھا، مگر خدا کو اچھا کرنا تھا کہ انھوں نے کچھ توجہ نہ کی ورنہ جان بچانا دشوار ہو جاتی۔

اچھا کہنا۔ تعریف کرنا۔ اچھے الفاظ سے یاد کرنا اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ہ

غالب برا نہ مان جو واعظ برا کہے

ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے — غالب

اچھا کہنا۔ عمدہ شعر تصنیف کرنا۔ اردو۔ فصیح رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد

محل صرف۔ شعر کہنے کو تو ہر شخص کہہ لیتا ہے لیکن اچھا کہنا بہت مشکل ہے۔

اچھا کیا۔ جب کسی کو کسی قسم کی روک ٹوک ناگوار گزرتی ہے تو وہ ڈھٹائی سے کہتا ہے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ہ

اچھا کیا فلک نے جو رکھا مجھے ذلیل

بہتر ہوا جو مصلحت پیر سے ہوا — آتش

اچھا کیا۔ طنز سے آزردگی اور رنج کی جگہ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ہ

خیر اچھا کیا جو تم نے کیا
یہی لازم تھا یہی کرنا تھا — تقی

اچھا کیا۔ مناسب ہونے کی جگہ۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد۔

محل صرف۔ اچھا کیا جو آپ مشاعرہ میں نہیں گئے ورنہ ہماری طرح آپ کو بھی بڑی زحمت ہوتی۔

اچھا کیا خدا نے برا کیا بندے نے۔
خیر خدا کی طرف سے ہے۔ شر اپنے کام کا نتیجہ

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

بندے میں اور خدا میں بس اتنا ہی فرق ہے
اچھا کیا خدا نے برا بندے نے کیا — نگہت

قول فیصل۔ فصیح بھی ہے اور رائج بھی لیکن فصحا اس قسم کے محاوروں سے اجتناب کرتے ہیں۔

اچھا کیا رحمٰن نے برا کیا شیطان نے۔
دیکھئے۔ اچھا کیا خدا نے برا کیا بندے نے۔

اُچھال اِ۔ اُچ ھ ا ل۔ उछाल۔ اچھالنا کا امر یعنی اچھال تو، پھینک تو۔ ہندی

قول فیصل۔ اب اردو بھی ہے۔

اچھال۔ استفراغ۔ قے۔ اُلٹی۔

قول فیصل۔ عوام کی زبان تھی۔ اب شاذ و نادر کوئی بولتا ہے۔

اُچھالا اِ۔ اُچ ھ ا ل ا۔ उछाला اچھالنا کا ماضی یعنی کسی شے کو پھینکا۔

اُچھالا اِ۔ وہ رسّی جس سے لکڑی کا زینہ چھت سے باندھا جاتا ہے تاکہ زینے کو جنبش نہ ہو۔ ہندی۔

اُچھالا اِ۔ جوشش، اُبال، غثیان، قے، متلی۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

اُچھالا دینا۔ بھڑکا دینا۔
(از جامع اللغات و نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

اُچھال چھکا۔ (عورت کی نسبت) شوخ، چنچل، اوباش، بد وضع۔

اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

کھیلتا یوں ہے یاد کی چوسر
چھوکری کیا اچھال چھکا ہے — محشر

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام شوخ، اوباش بد وضع کے معنوں میں تو بولتے ہیں، مگر بد مزاج کے معنوں میں نہیں بولتے۔

اچھا لگنا۔ بھلا معلوم ہونا۔ پسند خاطر ہونا۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

کتنے نالے کیے بلبل نے یہ گل نے نہ کہا
لگتی کانوں کو مرے تیری صدا اچھی ہے — قلق شاہ

قول فیصل۔ چونکہ اس مصدر میں ذم کا پہلو ہے اس لیے محتاط فصحائے زبان اس موقع پر اچھا معلوم ہونا بولتے ہیں۔

اِچّھا لگنا۔ इच्छा लगाना۔ خواہش ہونا۔ طبیعت چاہنا۔ لازم۔ (از۔ جامع اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کوئی نہیں بولتا۔

اُچھالنا۔ کسی چیز کو اوپر پھینکنا۔ اردو، رائج، مشترک عوام، لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

اُترے ہو تم جو غسل کو عالم ہے وجد کا
دریا اُچھالتا ہے کلاہ حباب کو — آتش

اُچھالنا۔ کسی سیال چیز کو ایک برتن سے دوسرے برتن میں ہاتھ اونچا کر کے بار بار گرانا۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ بالائی جمانے کی ترکیب یہ ہے کہ گرم دودھ کو کسی چھوٹے برتن سے بار بار اتنا اچھالے کہ پھین اٹھنے لگے اس کے بعد کونڈے میں رکھ کے ہلکی آنچ پر رکھ دے، مدت معینہ کے اندر بالائی جم جائے گی۔

اُچھالنا۔ روشن کرنا۔ مشہور کرنا۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد ؎

پارسا کوئی اگر تلنگنے والا ہوتا
دختر رز نے ترا نام اچھالا ہوتا — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عوام بھی بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُچھالنا۔ بلند کرنا، اونچا کرنا۔ جیسے چھت اُچھالنا۔ (از نور اللغات)

سر اٹھا نا مری ہمت کو ہے مشکل یارب
سقف گردوں کو ذرا اور اُچھالا ہوتا — حکیم

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُچھالنا۔ قے کرنا۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بالکل نہیں بولا جاتا۔

اُچھالنا۔ بدنام کرنا۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں چھپانے کے ساتھ استعمال زیادہ ہے۔

اِچّھا مارنا۔ خواہش کو روکنا۔ نفس کشی کرنا۔ متعدی۔

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں نہ کوئی بولتا ہے۔

اَچھَان۔ अछान۔ ان چھنا، نہ چھنا ہوا ہندی۔ صفت۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان میں نہ داخل ہو، نہ کوئی بولتا ہے۔

اَچھان۔ ملاوٹ والا۔ ہندی۔ صفت۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہو نہ کوئی بولتا ہے۔

اچھا نہیں کرتے۔ تنبیہ کا کلمہ۔ اپنے واسطے مضرت کا سامان کرتے ہیں۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

یہ باعث نومیدی ارباب ہوس ہے
غالب کو برا کہتے ہو اچھا نہیں کرتے غالبؔ

اچھا وہ جو اچھا کرے۔ نیک کام کرنے والا ہی اچھا ہو سکتا ہے۔

قول فیصل۔ یہ مثل لکھنؤ کی نہیں ہے نہ اس طرح اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

اچھا ہوا۔ خوب ہوا، طنزاً برا ہوا۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ منع کر رہے تھے کہ درخت پر نہ چڑھو، اچھا ہوا گر کے ہاتھ ٹوٹ گیا۔

اچھا ہونا۔ خواہش ہونا، مرضی ہونا، لازم

قول فیصل خالص ہندی زبان، اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

اَچھا ہونا۔ تندرست ہونا۔ اردو۔ لازم

فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اچھا ہی اچھا ہے۔ ہر طرح آرام سے ہو چین ہی چین ہے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

محل صرف۔ وہ بڑے خوش نصیب ہیں، جہاں جائیں گے ان کے لیے اچھا ہی اچھا ہے۔

اَچھُت۔ اَ چ ھُ تْ۔ अछूत۔ نیا۔ غیر مستعمل۔ ہندی۔ صفت، غیر فصیح، بہت کم رائج، مشترک عوام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ؎

غزل لکھ اب انشاؔ تو اک اور بھی
کہ یہ قافیے ہیں انوکھے اَچھُت انشاؔ

قول فیصل۔ سو برس قبل رائج تھا، بعض اس بھی بولتے تھے، مگر موجودہ دور میں بالکل متروک۔ عوام بھی فی صدی دو چار کبھی کبھی بولتے ہیں۔

اَچھُت۔ صاف، بالکل کورا۔

اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

ہر چند اس چھیکت سے دل بچ گیا اَچھُت
لیکن جگر پہ چوٹ چلتی پڑی سہی شاد لکھنوی

قول فیصل۔ اب سے پچاس سال قبل بھی کمی کے ساتھ بولا جاتا تھا۔ اور موجودہ دور میں تو بالکل متروک ہے۔

اَچھَت مذ۔ اَ چ ھَ تْ۔ अक्षत۔ پورا دانہ اناج کا۔ وہ چاول کے ثابت دانے جو رسوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ وہ چاول کے چند دانے۔ وہ بھنا ہوا اناج۔ وہ جو خلل نہ کرے۔ صفت۔ مذ۔ رہنے والا۔ نہ مٹنے والا۔ ث۔ دائمی۔

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

اِچھِت۔ اِ چ ھِ تْ۔ इच्छित۔ جس چیز کی خواہش ہو۔ ہندی۔ صفت۔

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

اچتانا پچھتانا۔ پشیمان ہونا، نادم ہونا، غم کھانا، تاسف کرنا۔ افسوس کرنا۔ ہندی۔ لازم

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اچتانا پچھتانا نہیں بولتے، بلکہ "اچتا پچھتا کے" بولتے ہیں۔ جیسے۔ "جب ہم سمجھاتے تھے تو نہ مانا، آخر اچتا پچھتا کے وہی کیا جو ہم کہتے تھے"۔

یہ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کسی کو کوئی بات سمجھائی جائے اور وہ نہ مانے، بعد میں مجبور ہو کر ویسا کرے تو کہتے ہیں، آخر تم نے "اچتا پچھتا کے" وہی کیا جو ہم کہتے تھے۔

اُچھل اُچھل پڑنا۔ خوشی، بخار کی تیزی یا ڈر سے بغیر ارادہ نیچے سے اوپر کو ذرا سا اونچا ہو جانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ تمہارا لڑکا کل مارے خوشی کے اچھل اچھل پڑا، بخار اتنا تیز تھا کہ رہ رہ کے اچھل اچھل پڑتا تھا۔

اُچھل پڑنا۔ بغیر قصد دفعتہً اپنی جگہ سے اوپر کو حرکت کرنا، خوشی سے۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

پہونچا ہے تراق تک جو نامہ
دو ہاتھ اچھل پڑا ہے خامہ محسنؔ

اُچھل پڑنا۔ خوف کی وجہ سے۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی، عورت، مرد ۔

آنسو جو کوئی سامنے ان کے نکل پڑا
یہ دھک سے دل ہوا کہ کلیجہ اچھل پڑا — کیف

اُچھل پڑنا۔ بخار کی تیزی کی وجہ سے۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
محل صرف:- کل رات کو ماما کو اتنا تیز بخار
تھا کہ بار بار اُچھل پڑتی تھی۔

اُچھلنا پھرنا۔ کودنا۔ شرارتیں کرنا۔

اُچھل جانا۔ کودتے وقت کسی چیز کا اچھل
جانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و
عام لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
قول فیصل۔ فارسی میں برجہیدن چیزاز زیر
رنگ و وقت کوفتن کہتے ہیں۔

اُچھل کود۔ چین سے نہ بیٹھنا، ٹکلے نہ بیٹھنا۔
اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔
عورت مرد ۔

ٹکے کہیں بیٹھو نہ اُدھم اتنا مچاؤ
بھاتی نہیں مجھکو یہ اچھل کود تمھاری — جان صاحب

اُچھل کود کرنا۔ کود پھاند کرنا، بچوں کا نچلا نہ
بیٹھنا۔

اُچھل کود مچانا۔ شوخی شرارت کرنا۔ ایک جگہ
سیدھے نہ بیٹھنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک
عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد

اُچھل کود مچا رکھنا۔ ایک جگہ چین سے نہ بیٹھنا
اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ
دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ کہنا کیوں نہیں سنتے۔ یہ کیا اچھل کود
مچا رکھی ہے۔

اُچھل کود ہونا۔ (دیکھئے اچھل کود کرنا)

اُچھلنا۔ جست کرنا، کودنا۔
اردو۔ لازم۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و
عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ۔

اک تیر میں اچھلا نہ تڑپ کر ہوا پار
ڈرتا ہوں نہ نازک جلے ترا تیر ہوا پر — عشق

بچے بھی مارے ہول کے تڑپیں سینے میں
میرا تو دل ابھی سے اچھلتا ہو سینے میں — انیس

اُچھلنا۔ (بعض امراض کے ساتھ) ظاہر ہونا،
پیدا ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و
عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔
محل صرف۔ لڑکی کوئی بات نہیں، ابھی اچھل
آئی ہے دوا ہو یہ بات جاتی رہے گی۔

اُچھلنا۔ ابھرنا۔ ترنا۔
(فقرہ) اس تالاب کا ڈوبا اچھلتا نہیں ہے۔
(از نوراللغات)

گو کہ اچھلے نہ ترے چاہ ذقن کا ڈوبا
دل یہ چاہے ہو کہ دیوار اچھل کر کودوں — ظفرشاہ

قول فیصل۔ لکھنؤ کا یہ صرف نہیں ہے، کوئی
نہیں بولتا۔ اچھلنا کے بجائے لکھنؤ میں ابھرنا
بولتے ہیں

اُچھلنا۔ (کلیجے اور دل کے ساتھ) دھڑکنا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ۔

بچے بھی مارے ہول کے تڑپیں سینے میں
میرا تو دل ابھی سے اچھلتا ہو سینے میں — انیس

اُچھلنا۔ غرور کرنا، ناز کرنا، فخر کرنا۔
اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ دہلی، عورت مرد ۔

خرام ناز جو دیکھیں تو چوکڑی بھولیں
غزال چال پہ اپنی بہت اچھلتے ہیں — تیر

قول فیصل۔ اب متروک۔

اُچھلنا۔ (رنگ کے ساتھ)
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ دہلی، عورت، مرد۔
محل صرف:- اب کی سال ہولی اور نوروز ایک
ہی دن پڑ گیا اس لیے خوب رنگ اچھلا۔

اُچھلنا۔ مرض کا عود کرنا۔ جیسے (جنون پھر
اچھلا) (از امیراللغات)
قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

اُچھلنا۔ (نصیب کے ساتھ) ابھرنا۔ اردو

ڈوبے ہیں نصیب اچھلے کسی طرح
کشتی ابھر ابھر کے تباہی میں رہ گئی — امیر مینائی

قول فیصل۔ اگرچہ امیر مینائی نے نظم کیا ہے
لیکن لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا۔

اُچھلنا۔ غصہ یا خفگی کے باعث ناچنا، برہم ہونا،
غضب ہونا۔ (از فرہنگ آصفی)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب کوئی نہیں بولتا۔

اُچھلنا۔ سواری کرنا یا لینا۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں
بولتا۔

اُچھلنا۔ ناچنا۔ (از جامع اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں نہ خواص
بولتے ہیں نہ عوام۔

اُچھلنا۔ بہت زیادہ کسی پر ناراض ہونے کی
جگہ کہتے ہیں۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ

دہلی۔ عورت، مرد۔

قول فیصل۔ وہ بہت بڑھ بڑھ کر باتیں کہہ رہے تھے۔ میں نے جو دو چار باتیں کہہ دیں تو بہت اچھلے کودے۔

اُچھو۔ اُچ ھ و۔ [illegible]۔ انسان کے گلے میں دو راہیں ہیں، ایک کھانے پینے کی چیز اندر اُترنے کے لیے، دوسری محض سانس کے آنے جانے کے لیے۔ کھانے پینے کے وقت جب کوئی چیز اس راستے پر جو سانس کی آمد و رفت کا ہے پہونچ کر رک جاتی ہے تو فوراً گلے میں پھندا پڑ جاتا ہے اور کھانسی آنے لگتی ہے۔ اسی حالت کو اُچھو کہتے ہیں۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

ہچر ساقی میں ہیوں گھونٹ لہو کے ہر دم
پر لب آب نہ دیں سے کوئی اُچھو ہو کر تا...

قول فیصل۔ ہندی تھا۔ مگر کثرت استعمال کی وجہ سے بالکل اردو ہو گیا، اور عوام و خواص یکساں بولتے ہیں۔ جب کسی کو اُچھو ہو جاتا ہے تو عورتیں کہتی ہیں کہ اوپر دیکھو، اوپر دیکھنے سے سکون ہو جاتا ہے اور جب کسی بچے کو اُچھو ہو جاتا ہے تو کہتی ہیں (دا ہیں کی طرف اشارہ کر کے) دیکھو وہ کیا ہے، جب بچہ دیکھتا ہے تو سکون ہو جاتا ہے۔

اچھوانی۔ اچ ھ و ا ن ی۔ [illegible]۔ ایک قسم کی دوا جو زچہ کو ولادت کے بارہ گھنٹے کے بعد پلاتے ہیں۔ اگر لڑکا صبح کو پیدا ہوا تو شام سے اور اگر شام کو ولادت ہوئی تو صبح سے پلاتے ہیں۔ اذخر تنگ ۸ ماشہ۔ پاڈ کھبا ۸ ماشہ۔ زنجبیل ۸ ماشہ بادیان ۶ ماشہ۔ الائچی خورد ۸ ماشہ۔ سب دواؤں کو بھگو کے جوش کر کے چھان لے۔ اس کے بعد تھوڑے گھی سے لونگ ڈال کے بگھار کے زچہ کو تین دن تک پلاتے ہیں، آدھ پاؤ گھی تک سے بگھارتے ہیں۔ زچہ کو تین دن تک سوائے اچھوانی کے کوئی غذا اور نہیں دی جاتی۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

زہر لگتی ہے مجھ کو اچھوانی
میں ہوں گی بلا جنائی کو — رنگین

اُچھو آنا۔ اُچھو ہونا ؎

یاد کھانے میں جو رنگیں مجھے کل آیا
تو بچی مرچ کے ایسا مجھے اچھو آیا — (راز ندر اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اُچھو آنا نہیں بولتے۔ اُچھو ہونا بولتے ہیں۔ یہ خاص دہلی کی زبان ہے۔

اَچھوت۔ اُ چ ھ و ت۔ [illegible]۔ وہ جسے نہ چھوا جائے۔ صفت

قول فیصل۔ ان معنوں میں اردو میں داخل نہیں ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

اچھوتا۔ وہ جسکو نہ چھوا جائے الف نفی کا ہے۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

نگہ شوق سے کہتی ہے یہ عصمت ان کی
کہ اچھوتا مرا پنڈا ہے نہ تو چھو جبکہ — امیر مینائی

اچھوتا۔ غیر مستعمل۔

اچھوتا۔ نذر نیاز کا۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

محل صرف۔ یہ کھیر کا کونڈہ اچھوتا ہے اسے کوئی کھائے نہیں یہ دریا میں ڈالا جائے گا۔

اچھوتا۔ پارسا۔ خالص۔ پاک صاف ؎

لب پہ اک پردہ نشیں کا شکوہ پیدا ہو
میرے نالے ہیں اچھوتے پارسا فریاد ہے — نسیم

اَچھوتا پنڈا۔ وہ بدن جس پر چیچک کے دانے کبھی نہ نکلے ہوں۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت، مرد

اچھوت ذات۔ وہ ذات جس کے ساتھ اعلیٰ ذات کے ہندو میل جول نہ رکھیں۔ جیسے چوہڑے چمار۔

قول فیصل۔ مگر کانگریس حکومت کے دور میں یہ چھوت چھات کا رواج ختم ہو گیا ہے، اور ذات پات کا سوال اٹھا دیا گیا۔

اَچھوتی۔ نذر کی شے۔

اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد

محل صرف۔ ڈوگری میں جو پوری رکھی ہے اسے کہیں کھا لینا وہ اچھوتی ہے بیوی کی نذر کی ہے، دوسری پڑیا تمہارے لیے الگ رکھی ہوئی ہے وہ لے لو۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے اور عورتیں اچھوتی چیز زیادہ تر اسی کو کہتے ہیں جس پر کسی معصوم کی نذر دی جائے، اور اچھوتی کی ضد یعنی جس پر نذر نہ ہوئی ہو اسے عورتیں جھوٹی کہتی ہیں۔

اَچھوتی۔ کنواری جس کو مرد نے ہاتھ نہ لگایا ہو۔ اردو۔ فصیح تھا۔ رائج تھا۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد تھا ؎

بچا ذر سوزنی اک اُجلی اور اچھوتی لا
اور اس پہ رکھوں میں اک بیچ کو کر کے علم — رنگین

قولِ فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل تک بولا
جاتا تھا۔ اب بالکل متروک ہے۔

اچھوتیاں۔ اچھوتی کی جمع۔
نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ نے چند کنواری
نجیب الطرفین سیدانیاں منتخب کی تھیں اور اپنے
جوشِ عقیدت اور شاہی پرخلوص ارادے کے تحت
ائمۂ اثنا عشر کے ناموں کی طرف منسوب کی تھیں۔
صرف اس غرض سے کہ ائمہ کی نذر کی یا جنابِ سیدہؑ
کی نذر کی صحنک وغیرہ وہی کھائیں کہ جس سے اس
پر کوئی بدنما دھبہ نہ ہو۔ مزید احتیاط یہ کہ عورت ہوتے
ہوئے اس نے کسی مرد کی صورت نہ دیکھی ہو۔ بادشاہ
نے غیر معمولی احترام کر کے بتا دیا کہ مجھے معصومینؑ
سے کتنی پاک عقیدت ہے۔ بظاہر یہ فعل غیر معقول
تھا۔ یعنی شرعی نقطۂ نظر سے بھی اچھا نہ تھا اسلئے
کہ اچھوتیوں کی پوری زندگی کنوارے پن میں گذری
بادشاہ موصوف ان عورتوں کا بہت زیادہ احترام
اور حفاظت کرتے تھے، اور قریب قریب ہر صبح کو
سلام کرنے تشریف لاتے تھے۔ مخالفین بادشاہ نے
اس چیز کو بہت بری نظر سے دیکھا اور اچھالا۔ جس
حد پر مخالفت کی گئی یہ فعل اتنی مخالفت اور اتنی
شدید عداوت کے قابل نہ تھا۔ اس لیے کہ دولت
اور شاہی وا اختیار نے خدا معلوم کیا کچھ ایسے حرکات
نہیں کیے جن کو سن کے دنیا لرز اٹھتی ہے۔ بادشاہ
موصوف کا یہ فعل صرف حسنِ عقیدت کی بنا پر تھا
جو عقلاً کسی قدر مذموم کہا جا سکتا ہے۔

اچھوتی رہنا۔ بچا رہنا۔ لازم
قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھوتی رہنا۔ باکرہ رہنا۔
قولِ فیصل لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اچھوتی کوکھ۔ وہ عورت جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو۔ وہ
عورت جسے اولاد کا صدمہ نہ پہونچا ہو۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی، عورت مرد
قولِ فیصل۔ خاص عورتوں کی زبان ہے۔ لیکن
اس محل پر مرد بھی یہی جملہ بولتے ہیں۔

اچھوتی گلی۔ لکھنؤ میں محلہ منصور نگر کے قریب ایک
گلی ہے۔ نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ کے وقت
میں چند کنواری عورتیں تھیں جو اچھوتیاں کہلاتی تھیں
جہاں وہ رہتی تھیں اس کو اچھوتی گلی کہنے لگے اور اسی
گلی میں ایک مکان (جو اب پنڈت بھیم نرائن صاحب
کول کے لڑکوں کے قبضہ میں ہے) اس کے شرقی حصہ کے
صحن میں سب کنواریاں برابر برابر دفن ہیں۔

اچھو لگنا۔ اچھو ہونا۔ اچھو کی حالت پیدا ہونا۔
(فقرہ) دوا پیتے وقت ایسا اچھو لگا کہ بے چین
ہو گیا۔

اسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن میں نہ آئے
خلد میں شربتِ دیدارِ حق اچھو ہو جائے — محسن
(از نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اچھو لگنا نہیں، اچھو ہونا
بولتے ہیں۔ اور صاحب نور اللغات نے مثال بھی
جو شعر میں دی ہے تو اچھو ہونا کی دی ہے۔ البتہ فقرہ
میں اچھو لگنا کا صرف دکھایا ہے۔

اچھوں کے اچھے ہی ہوتے ہیں۔ نیکوں کی اولاد
بھی نیک ہوتی ہے۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی۔ عورت۔ مرد۔
قولِ فیصل۔ مرد کم اور عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اچھو ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

اچھا ہو میکشی میں جو اچھو ہوا مجھے
اس وقت میں شراب کا پینا حلال ہو — داغ

اچھی۔ اچ ھ ی۔ [illegible] ۔ رکھنا
بحالت تانیث، ایک خوشامد و پیار کا لفظ ہے
جو اپنے بزرگوں اور برابر والوں سے خطاب کرتے
وقت زبان پر لاتے ہیں۔ ناز اور لاڈ کے موقع پر
بھی بولتے ہیں۔
اردو۔ غیر فصیح۔ بہت کم رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ
دہلی۔ عورتوں کی زبان ہے

جب ہوئے تنگ دل کی ایذا سے
کہا جا کر اگاہ ... ا سے
نیر ابھی تو اسکے گھر تک جا
دیکھ کے اسکو لوٹے پاؤں پھر آ — شوق

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں بہت کمی کے ساتھ اس
محل پر بولتے ہیں۔ یہ لفظ لکھنؤ کی زبان میں خاندانی
عورتوں سے رائج ہے۔ جیسے۔ اچھی اتی آپا۔
آپا۔ اچھی بہو۔

اچھی۔ خوبصورت۔ خوش وضع۔ عمدہ۔ خوب
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
محل استعمال۔ انگوٹھی جو تم نے خریدی ہو بہت
اچھی ہے۔ وہ عورت ہزاروں سے اچھی ہے۔

اچھی۔ خلیق۔ خوش خلق۔ نیک بخت، مبارک
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی۔ عورت۔ مرد۔
محل استعمال۔ حیثیت سے وہ لڑکی بہت اچھی ہو

اچھی۔ اچھی بات۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام

لکھنؤ دہلی. عورت. مرد ؎

جفا کو وفا کیوں نہ سمجھوں میں ناصح
محبت میں اچھی بُری سوجھتی ہے — امیر

اچھی۔ (طنزیہ) بُری کی جگہ۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی. عورت مرد ؎

آسکتے نہیں جانب زنداں جو وہ مر لیتے ہیں
اچھی آپ اپنے اسیروں کی خبر لیتے ہیں — امیر

اچھی بات۔ خوب بات ہے۔
اردو فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ
دہلی. عورت مرد

محلِ صرف۔ اچھی بات ہے، میں بالکل سمجھ گیا
اب آپ کے خلاف نہیں کروں گا۔

قولِ فیصل۔ اچھی بات ہے برابر والے یا اپنے
سے چھوٹے جواب میں کہتے ہیں۔ اور بڑے بزرگ
کی بات پر بہت خوب بہت اچھا وغیرہ کہتے ہیں۔
بڑوں کے جواب میں اچھی بات ہے کہنا خلاف
تہذیب اور بے ادبی ہے۔

اچھی بات ہے۔ (طنزیہ) نازیبا بات،
نامناسب بات۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک۔
خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

محلِ صرف۔ آپ کہنا نہیں مانتے "اچھی بات
ہے" دیکھا جائے گا، پھر ہم سے شکایت نہ کیجئے گا۔

اچھی بھی گڑ سترہ سیر۔ بہت سستی چیز۔
ہندی۔

قولِ فیصل۔ اردو زبان میں کوئی نہیں بولتا
نہ داخلِ زبان ہے۔

اچھی چیز اپنے لیے آپ جگہ کر لیتی۔ اچھی چیز
کی خود بخود قدر ہوتی ہے۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اچھی چیز سب کو پسند ہے۔ ہر ایک اچھی چیز لینا
چاہتا ہے۔

قولِ فیصل۔ یہ جملہ ہے۔ مثل یا مقولہ نہیں ہے۔
صاحب جامع اللغات نے لکھ دیا۔ درانحالیکہ اس کی
لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لکھنؤ میں یہ جملہ مثل
محاورہ یا مقولہ کی حیثیت سے نہیں بولا جاتا۔

اچھی شے اپنے لیے آپ جگہ کر لیتی ہے۔
(دیکھئے۔ اچھی چیز اپنے لیے آپ جگہ کر لیتی ہے)

اچھی دل لگی کی۔ نازیبا مذاق کرنے یا دھوکا دینے
نقصان پہونچانے کی جگہ طنزیہ کہتے ہیں۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی. عورت مرد۔

محلِ صرف۔ آپ نے اچھی دل لگی کی، ہمارا نقصان
ہو گیا۔

اچھی راہ۔ نیک صلاح۔
اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی
عورت مرد ؎

حال سچ سچ سناتی ہوں تم کو
راہ اچھی لگاتی ہوں تم کو — تنویر

اچھی راہ لگانا۔ نیک مشورہ دینا ؎

حال سچ سچ سناتی ہوں تم کو
راہ اچھی لگاتی ہوں تم کو — تنویر

اچھی طرح۔ خاطر خواہ۔ خوب۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی. عورت مرد ؎

حالِ دل کیونکر کریں اپنا بیاں اچھی طرح — ظفر شاہ
روبرو ان کے نہیں چلتی زباں اچھی طرح — دہلوی

اچھی طرح۔ خیر و عافیت اور چین سے ہونے کی جگہ۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی، عورت مرد۔

مثال جو دھندی۔ آپ کا بندۂ بے دام خریدہ
اچھی طرح ہے۔ — غالب

اچھی طرح۔ مزاج پرسی کا کلمہ۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی. عورت مرد ؎

ہر بگولا دیکھ کر کہتا ہے مجنوں دشت میں
تم کہاں تھے آج تک اے ہمرہاں اچھی طرح — تسلیم

اچھی طرح خاکہ اڑایا۔ خوب بدنام کیا۔
قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی اس طرح نہیں بولتا۔

اچھی طرح گذرنا۔ آپس میں کوئی ملال نہ ہونا
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی. عورت. مرد ؎

بہت اچھی طرح گذری جو باہم
تو بولی ہنس کے مجھ سے وہ صنم — الف لیلا

اچھی طرح گذرنا۔ بہت آرام و راحت سے زندگی
بسر ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ۔ دہلی. عورت مرد۔

محلِ صرف۔ وہ بڑے آرام سے ہیں، ان کی
اچھی طرح گذرتی ہے۔

اچھی طرح واقف نہ ہونا۔ کافی طور پر نہ جاننا
اردو۔ لازم۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام
لکھنؤ دہلی. عورت مرد۔

محلِ صرف۔ عرصے سے یونہی صاحب سلامت
ہے۔ میں ان سے اچھی طرح واقف نہیں ہوں، کیا
معلوم کیسے آدمی ہیں۔

اچھی کٹنا۔ آرام و آسائش کے ساتھ بسر ہونا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی

عورت. مرد سہ

ساقی آیا اب بہت اچھی کٹے گی زندگی
وقت تیغ موجۂ دریائے مُو ہو جائے گا رنگ

اچھی کہی۔ یہ بات ٹھیک نہیں کہی۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد سہ

اچھی کہی اچھا نہیں کچھ دل کا لگانا
پر لگ گئی اے ناصح ناداں مرے دل کو داغ

اچھی کہی۔ خوب پھبتی کہی۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد

محل صرف۔ یہ بات میرے ذہن میں نہیں آئی تھی۔ اچھی کہی۔ بہت خوب بات کہی۔

اچھی گذرنا۔ آرام و آسائش سے بسر ہونا۔

ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب میں
دنیا سے بری تو میں سے اچھی گزر گئی — امیر

اَچھے۔ اَ چّ ھ ے۔ صفت مذکر۔ بُرے کی ضد۔

اچھے نظر آتے نہیں سامان سفر کے
تو ساتھ ہی رہنا مرے مظلوم پسر کے — انیس

اَچھے۔ شاہزادۂ بلند اختر محمد شاہ سلطان دہلی کا بھائی تھا اور مصنف ناہید اختر۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھی لوگوں کے نام ہوتے ہیں۔ جیسے (اچھے خاں) اچھے نواب، اچھے مرزا، اچھے صاحب۔

اَچھے۔ پیارا، مہربان، پیارا اور خوشامد سے مرد کو کہتے ہیں۔ اردو۔ فصیح۔ بہت کم رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت مرد۔

اَچھے۔ فنا ہونے والا۔ ہندی۔ صفت۔
قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔ نہ کوئی بولتا ہے۔

اچھے۔ خراب نہ ہونے والا۔ ہندی۔ صفت
قول فیصل۔ اردو زبان میں نہ داخل ہو نہ کوئی بولتا ہو۔

اچھے اچھوں۔ بڑے بڑوں۔
اردو۔ اسم مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

محل صرف۔ جو کام میں نے کیا ہے اچھے اچھوں کی سمجھ میں بھی نہ آئے گا۔

اچھے اچھوں۔ وہ لوگ جو بہادران جہاد اور دانا اوں کے دانا خیال کیے جاتے ہیں۔ (از فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھے اچھوں کے دھوئیں اُڑا دیے۔ بڑے بڑوں کو نقصان پہونچایا یا مفلس بنا دیا۔
(از جامع اللغات)

قول فیصل۔ یہ مثل لکھنؤ میں نہیں بولی جاتی۔

اچھے اچھے۔ بڑے بڑے آدمی۔ ذی علم و دولتمند زبردست آدمی۔ بہادر آدمی۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد سہ

دکھائے جو صنعت وہ روئے کتابی
تو قائل ہوں اہل کتاب اچھے اچھے — ظفر شاہ

اچھے آئے۔ طنز سے کہتے ہیں۔ واہ کیا کہنا۔
اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام دہلی عورت مرد سہ

جاتی ہو جان اے ہائے اسکو لکھوں تو یوں بنائے
گھر پہ میں جاؤں اچھے آئے میری دواں بلا چلے — قدر

اچھے بھلے اٹل پران گئے نکل۔ اتنا کھایا کہ جان سے گئے۔ مذاقاً جوہوں کی نسبت کہتے ہیں۔
قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

اچھے برے میں چار انگل کا فرق ہے۔ اچھے کام کرنے میں برے کام سے زیادہ محنت خرچ نہیں ہوتی۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اچھے جی سے۔ بلا اکراہ۔ (از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھے حالوں گذرنا۔ آرام سے بسر ہونا۔ (از نور اللغات)

اچھے حالوں گذرتی ہے اسکی
جو خرابات میں خراب ہوا — جلیل

اچھے خاصے۔ صحیح۔ تندرست۔ سہ

دم نکلنے لگا مرنے لگے اچھے خاصے
کیسا بے موت ہمیں تو نے سنگر مارا — سحر

اچھے دن آنا۔ خوش اقبالی کے دن آنا۔ فلاح کا زمانہ آنا۔ نصیب جاگنا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

محل صرف۔ تمھارے اب اچھے دن آ رہے ہیں۔ خدا نے چاہا تو اب آرام ہی آرام ہے۔

اچھے رہنا۔ مزے میں رہنا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد سہ

دیکھنے والوں میں تیرے وہ بہت اچھے رہے
قتل کر ڈالا جنہیں تیغ نگاہ ناز سے — نذیر

اچھے رہنا۔ آرام سے رہنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد سہ

اغنیا کو ہو یہاں حسرت فقیروں کو ہو عیش
باغ کے مزدور ہی اچھے رہے شداد سے — ناسخ

اچھے رہے۔ مزے میں رہے۔ آرام سے رہے۔

رنج دنیا سب راحت عقبیٰ ٹھہرے
وہی اچھے رہے جو وہ آفات ٹھہرے — صبا

اچھے رہے۔ سبحان اللہ، کیا خوب۔ کسی امر خلاف عقل و مصلحت کی جگہ طنز سے کہتے ہیں۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

ہم آپکے گھر آکے فرمانے جائیں گے
اچھے رہے جو سنتے تھے یہاں سے گئے ہیں — صبا

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر "اچھی رہی" کہتے ہیں۔

اچھے رہے؟ مزاج پرسی کی جگہ۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
محل استعمال۔ بہت دن کے بعد دکھائی دیے کہاں چلے گئے تھے کہو "اچھے رہے؟"

اچھے سے اچھا پہننا اچھے سے اچھا کھانا۔ بڑے آرام سے رہنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت مرد۔
محل استعمال۔ آخر تمہیں یہاں کیا تکلیف ہے۔ اچھے سے اچھا کھاتے ہو "اچھے سے اچھا پہنتے ہو" پھر کیوں جانے کی ضد ہے۔

اچھے سے اچھا پہنانا۔ اچھے سے اچھا کھلانا۔
بجائے اچھے سے اچھا پہننا اچھے سے اچھا کھانا،
اچھے سے اچھے۔ بہتر سے بہتر۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

اچھے سے اچھے نے چنے جلد و علم
بچوں میں جنکے نصیب جا رہے تھے یکقلم

اچھے سے پالا پڑنا۔ بے ڈھب آدمی سے پالا پڑنا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت مرد۔
محل استعمال۔ اس بیچاری کا اچھے سے پالا پڑا ہے، خیر تو غیر عزیزوں میں بھی نہیں جا سکتی۔

اچھے کو اچھا برے کو برا جاننا۔ نیک و بد میں تمیز کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔ (از امیر اللغات)

اچھے کو اچھا برے کو برا نظر آتا ہے۔ جو جیسا ہوتا ہے دوسرے کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد ؎

ہو برا تو ہی اگر آیا نظر تجھکو برا
تو ہی اچھا ہو تجھے معلوم اگر اچھا ہو — ذوق

اچھے گھر بیانا دیا۔ ایسے شخص سے معاملہ کیا جس سے نفع کی جگہ ضرر اور نقصان پہونچے گا۔ یعنی ابھی ایسوں سے سابقہ نہیں پڑا تھا، اب قدر عافیت کھلے گی۔
(از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھے گھر بینا دیا۔ ایسے شخص سے معاملہ کیا جس سے سراسر نقصان ہے، سابقہ نہیں پڑا، آئندہ حال معلوم ہو جائے گا۔ (از نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اچھے لوگ۔ دائی دنیا۔ بہشت۔ سورگ۔
قول فیصل۔ اردو زبان میں نہ داخل ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

اچھے لوگ۔ نیک بندے۔ خوش نصیب۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد
محل استعمال۔ کہتے "اچھے لوگ ہیں۔ جب سے محلہ میں آئے ہیں نہ کسی سے جھگڑا کرتے ہیں نہ فساد کرتے ہیں۔

اچھے وقت۔ عین ضرورت کے وقت۔ عین موقع پر۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

راہ بتلا دی عدم کی خضر منزل مل گیا
گھر سے اچھے وقت نکلا تھا کہ قاتل مل گیا — امیر

اچھے وقت۔ بے موقع۔ بے محل۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

طاقت و ہوش ہونے ہم سے جدا اچھے وقت
دی بڑھاپے میں ہمیں سینے دغا اچھے وقت — ظفر

اچھے ہو۔ خیر و عافیت دریافت کرنے کو کہتے ہیں۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل استعمال۔ بہت دن سے دکھائی نہیں دیے کیا کہیں چلے گئے تھے۔ سب خیریت تو ہے "اچھے ہو"؟

اچھے ہیں۔ تندرست ہیں، صحیح سالم ہیں۔
اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
محل استعمال۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ ہم اچھے ہیں۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔

اچھے ہیں پر خدا کام نہ ڈالے۔ ظاہر میں اچھے ہیں لیکن حقیقت میں برے ہیں ؎

ہیں زلف و خد و خال تو سب یار کے اچھے
پر ہم سے جو پوچھو تو خدا کام نہ ڈالے — میر

(از نور اللغات و امیر اللغات)
قول فیصل۔ معلوم نہیں شرح محاورہ لکھنے کا صاحب نور اللغات و امیر اللغات نے کیا معیار رکھا ہے۔ اہل نظر میر کا شعر پڑھنے کے بعد محاورہ دیکھ کر خود فیصلہ کرلیں۔ درحقیقت یہ محاورہ نہیں ہے۔

احاد۔ اَحَاد — अहाद — اِکائیاں
ایک سے نو تک کی گنتی یا ہندسے۔ عربی لفظ (احد کی جمع) مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ دیکھو تمھیں ہمیشہ سمجھاتے ہیں تم بھول جاتے ہو ایک سے نو تک تو اکائیاں کہلاتی ہیں انھیں کو احاد کہتے ہیں۔

قول فیصل۔ صرف خواص لکھنؤ دہلی بولتے ہیں۔ مردوں کی زبان۔ علم ہندسہ سے اس کا تعلق ہے یہ داخل زبان اُردو نہیں ہے۔

احادیث۔ اَحَادِیْث۔ अहादीस
بہت سی حدیثیں۔ حدیث کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی سے

> یہ مخالف ہے کتاب اللہ کے — (آیۃ متفرقہ)
> اور احادیث رسول اللہ کے — (پیغامِ بیعت)

تحقیق حدیث کے معنی بات کرنا۔ احادیث جمع۔ مسلمانوں کی اصطلاح میں وہ اقوال جو معصوم سے سُنے گئے ہوں۔

محل صرف۔ کیا تم نے احادیث جمع کرنا معمولی کام سمجھا ہے۔ بڑے بڑے علما جمع کرنے میں اور صحیح اور غیر صحیح کے فرق کرنے میں گھبراتے ہیں یہ کام ہمارے تمھارے کرنے کا نہیں ہے۔

قول فیصل۔ مردوں کی زبان عربی داں طبقے سے اور علما سے خصوصیت ہے۔ علم حدیث سے اس کا تعلق ہے۔

احاطہ۔ اِحَاطَہ۔ एहाता — حصار، حلقہ، گھیرا۔ چکر۔ چار دیواری۔ ملکی تقسیم وہ حد جہاں کا عملی حاکم رہتا ہو۔ صوبہ۔ سرکل۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان سے

> پری رخسار کوئی اس سے باہر ہو نہیں سکتا
> احاطہ قاف تا قاف ہے اپنے تصور کا — (اکبر)

قول فیصل۔ صرف عربی داں اور تعلیم یافتہ بولتے ہیں عوام لکھنؤ دہلی اسی کو حاطہ بولتے ہیں۔ لکھنؤ میں گھری زمین کو حاطہ کہتے ہیں چنانچہ اب تک لکھنؤ میں مرزا علی جان کا حاطہ، زر بیگ کا حاطہ وغیرہ مشہور ہے اس کی جمع حاطوں بولی جاتی ہے۔ فصحائے لکھنؤ اسی کو احاطہ بکسر الف بولتے ہیں۔

احاطہ کرنا۔ گھیرنا۔ حصار کرنا۔ حد بنانا۔ فعل [illegible]۔ اُردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان۔

> مثل خورشید احاطہ کئے ہے زر جمال
> کوئے جاناں میں کہیں سایۂ دیوار نہیں — (ناسخ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں کم بولتے ہیں۔

احاطہ کھینچنا۔ گھیرنا۔ حصار کرنا۔ چو حدی بنانا (دیکھئے احاطہ کرنا)

اَحِبّا۔ اَحِبَّا۔ अहिब्बा — حبیب کی جمع۔ دوست، پیارے۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان۔

> عدو کیسے احبا بھی ہمارے
> بنے دشمن تمھاری دوستی میں — (جلال)

قول فیصل۔ خواص لکھنؤ احبا بولتے ضرور ہیں مگر کم اس محل پر احباب زیادہ مستعمل ہے۔

احبائے وطن۔ دوست جو وطن میں ہوں۔ مذکر۔

قول فیصل۔ داخل زبان اُردو نہیں خواص بھی بہت کم بولتے ہیں۔

احباب۔ اَحْبَاب۔ अहबाब — بہت سے دوست (دیکھئے احبا)

> آج ہم کو جنازہ پر اُٹھا جانے کہیں
> جتنے احباب ہیں گھر آئے ہوئے بیٹھے ہیں — (جلال)

قول فیصل۔ لکھنؤ دہلی میں احباب بہ نسبت احبا کے زیادہ بولتے ہیں۔ احبا صرف خواص تک محدود ہے اور احباب عوام و خواص دونوں بولتے ہیں۔

احتباس۔ اِحْتِبَاس۔ एहतबास — حبس۔ روکنا۔ حیض بند ہونے کی بیماری۔ عربی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان۔ حکما کی اصطلاح اس کو طب سے تعلق ہے۔

محل صرف۔ کہیے حضرت کیا آپ کی بیوی کو احتباس ہے (یعنی حیض کی بیماری) تب ہی حکیم صاحب ان کی حسب عادت ابراء نہیں ہوتی۔

احتباس۔ بند ہونا، رُکنا۔ عربی۔

> یار جسم [illegible] سے بھرا
> کم نکہ [illegible] وم کا احتباس ہوا — (نوازش)

قول فیصل۔ دم کا احتباس ہونا اُردو میں اس کا استعمال بہت قلیل ہے۔

احتباس بول۔ پیشاب رکنا۔ مذکر۔

قول فیصل۔ اس محل پر خواص لکھنؤ دہلی حبس بول زیادہ بولتے ہیں۔

اِحتجاب۔ اِحْتِجَاب۔ एहतिजाब — کسی ستارے کا چاند کے پیچھے یا کسی جرم فلکی کا دوسرے جرم فلکی کے پیچھے چھپ جانا۔ عربی۔ مذکر۔

قول فیصل۔ اُردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

احتجاج۔ اِحْتِجَاج۔ एहतिजाज — حجت کرنا۔ انکار کرنا۔ اعتراض کرنا۔

قول فیصل۔ ان معنی میں اُردو میں مستعمل نہیں۔ موجودہ دور میں معنی فریاد مستعمل ہے۔ جیسے فلاں شخص نے جب احتجاج کیا تو حکومت متوجہ ہوئی یہاں پر احتجاج کے معنی فریاد اور داد خواہی کے ہیں۔

احتجاج — اعتراض۔ حجت۔ انکار۔ عذر۔
قول فیصل۔ اردو میں ان معنوں میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

احتراز۔ اِ حْ تِ رَا زْ एहतरज़ بچنا۔ پرہیز کرنا۔ کنارہ کشی۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

جب وہ بدمست محو خواب ہوا
صبر سے دل کو احتراز ہوا — نواب

قول فیصل۔ مردوں کی زبان۔ اس کا استعمال ہونا اور کرنا کے ساتھ ہے۔

احتراق۔ اِ حْ تِ رَا قْ एहतिराक़ حرارت سے جلنا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان۔ علم طب سے اس کا تعلق۔ حکما کی زبان کی اصطلاح۔

ہو گیا ہر ذرہ یہ بوٹے کا بالکل احتراق
لالہ ہے داغ سیہ پانے لگا نشوونما — ذوق

قول فیصل۔ اصطلاح طب میں اخلاط کا احتراق یہ ہے کہ حرارت و حدت کے سبب سے کسی خلط کے لطیف و رقیق اجزا فنا ہو جائیں اور باقی اجزا اس طرح کثیف ہوں کہ وہ خلط اپنی جنس سے خارج ہو جائے نہ یہ کہ بالکل فنا ہو جائے قاعدہ یہ ہے کہ جو خلط بھی جلتی ہے وہ سودائے غیر طبعی ہو جاتی ہے۔

احتراق — منجملہ زہرہ۔ مشتری۔ مریخ۔ زحل اور عطارد کے کسی ستارے کا آفتاب کے ساتھ ایک برج میں ہونا۔ اور اس کی شعاع میں چھپ جانا۔ عربی۔ مذکر۔ علم نجوم سے اس کا تعلق۔ نجومیوں کی اصطلاح۔

کیا فروغ آتش فراق میں ہے
مشتری زہرہ احتراق میں ہے — مومن

احترام۔ اِ حْ تِ رَا مْ एहतिराम حرمت کرنا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

حریم کعبہ ہو یا بت کدہ ہو یا گرجا
کہاں پاس بت یکتا کا احترام نہیں — رضا

قول فیصل۔ عوام کم اور خواص زیادہ بولتے ہیں عورتیں بہت کم بولتی ہیں۔ بصورت تمیز احتراماً بھی بولتے ہیں جس کے معنی اردو میں احترام کے ہوتے ہیں۔ احترام کا استعمال کرنا کے ساتھ ہے۔

دیکھیے گا شیخ جی رُکے اُٹھے
جو ان کا بزم میں کل احترام ہیچ کیا — افتخار

احتساب۔ اِ حْ تِ سَا بْ एहतिसाब حساب کرنا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ باعتبار زبان اردو غیر فصیح رائج نہیں۔ صرف خواص لکھنؤ دہلی بولتے ہیں۔ مردوں کی زبان۔ تعلیم یافتہ طبقہ سے خصوصیت ہے۔

ہے گنہ ہیں شمار و حساب سے باہر
دم حساب بھلا احتساب کیا ہوگا — مسرور

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔

احتشام۔ اِ حْ تِ شَا مْ एहतिशाम جاہ و حشم۔ عربی۔ مذکر۔

احتشام۔ سید احتشام حسین صاحب رضوی ایم۔ اے ماہل ضلع اعظم گڑھ۔ آپ ۱۹۳۸ء میں لکھنؤ تشریف لائے اور اب تک یہیں قیام ہے۔ لکھنؤ یونیورسٹی میں ریڈر ہیں بہت اچھے مصنف و مضامین نویس ہیں۔ مختلف موضوع پر کتابیں تصنیف کی ہیں تنقیدی مضامین لاجواب لکھتے ہیں۔ اچھی ادبیت سلجھی۔ نثر لکھنے میں ملکۂ تام حاصل ہے۔

احتضار۔ اِ حْ تِ ضَا رْ एहतिज़ार وقت موت۔ نزع کا عالم۔ روح نکلنے کا وقت۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

وہ اٹھے اور میں بیقرار ہوا
بن گئی دم پہ احتضار ہوا — مصحفی

قول فیصل۔ اردو زبان میں اس کا استعمال بہت کثرت سے ہے۔

احتقان۔ اِ حْ تِ قَا نْ एहतिक़ान عمل دینا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر

ان کی بیماریوں کا کیا کہنا
کئے دن احتقان رہتا ہے — جان صاحب

قول فیصل۔ صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ یا حکما بولتے ہیں نہ اس محل پر اردو زبان میں زیادہ تر عمل دینا اور لینا بولتے ہیں۔ علم طب یونان سے اس کا تعلق حکما کی زبان۔

احتلام۔ اِ حْ تِ لَا مْ एहतिलाम لغوی معنی خواب دیکھنا۔ اصطلاحی معنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔ عربی۔ مصدر۔ اب اردو بھی ہے۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی مرد و زن کی زبان

شیخ کی سی ہی شکل ہے شیطاں
جس پہ شب احتلام ہوتا ہے — قیصر

قول فیصل۔ احتلام عموماً مردوں ہی کے لیے بولا جاتا ہے بلوغ کے بعد یعنی چودہ برس کے بعد سے آخر عمر تک احتلام ہوتا رہتا ہے۔ اس کو عوام جھڑنا کہتے ہیں بعض لوگ اس محل پر گرنا بھی کہتے ہیں۔ دیہاتی اس محل پر چھٹنا کہتے ہیں۔ مردوں کی خصوصیت نہیں عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے لیکن بہ نسبت مردوں کے بہت کم۔

احتمال۔ اِ حْ تِ مَا لْ एहतिमाल شک شبہ۔ گمان۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔

بغل میں بیٹھ کے دل لے گئے کوئی صاحب
کسی کو ان کی طرف احتمال بھی نہ ہوا — رشک

قول فیصل۔ مرد زیادہ بولتے ہیں۔ عورتیں بہت کم

بولتی ہیں۔ بعض محل میں بصورت تمیز احتمالاً بھی بولتے ہیں۔ اور اس کا استعمال کرنے کے ساتھ بھی ہے

منظور ہوتی جست ہگر جو اس دہن میں
اندیشہ کو نہ سوجھیں وہ احتمال کرتے — آتش

احتمال جانا۔ گمان ہونا۔

دلبری وہ صنم کرے میری
کو بھلا احتمال جاتا ہے — میر حسن

قول فیصل۔ قدیم زبان اب متروک۔ اب اس محل پر ہونا بولتے ہیں

بغل میں بیٹھ کے دل لے گئے کوئی صاحب
کسی کو ان کی طرف احتمال بھی نہ ہوا — سحر

احتمالی۔ ا ح ت م ا ل ی۔ पहतिमाली صفت کے محل پر بولتے ہیں جیسے امر احتمالی۔

قول فیصل۔ اُردو زبان میں داخل نہیں۔ نہ فصیح ہے نہ رائج کبھی کبھی تعلیم یافتہ لوگ بولتے ہیں۔

احتمالات۔ एहतिमालात بہت سے گمان بہت سے شک۔ عربی مصدر کی جمع۔ مذکر۔

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے اُردو زبان سے کوئی واسطہ نہیں۔

احتیاج۔ ا ح ت ی ا ج पहतियाज حاجت۔ ضرورت۔ خواہش۔ طلب کرنا۔ چاہنا عربی۔ مصدر۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

پھیلی ہے روشنی ترے حسن شباب کی
عالم میں احتیاج نہیں آفتاب کی — امیر

قول فیصل۔ اُردو زبان میں مصدر کا فی رواج ہے کہ اب یہ لفظ اُردو کے جانے کا مستحق ہو گیا۔ عربی داں حضرات اس محل پر احتیاجاً بھی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

احتیاج بر آنا۔ ضرورت پوری ہونا۔ مراد بر آنا اُردو مؤنث۔

اس سے مجمل بانٹے کوئی کیا جو خزاں یکو ہو
کب زرگل سے بجائی باغباں کی احتیاج — کیف

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر حاجت بر آنا بولتے ہیں۔ احتیاج کا استعمال ہونا کیسا تم بھی ہے۔

احتیاج رکھنا۔ حاجت مند ہونا۔ دیکھئے (احتیاج بر آنا)

تیرے سکتے ہیں سب نام و نشاں کی احتیاج
ایک عالم کو ہر درپیش اس مکاں کی احتیاج — کیف

احتیاج لانا۔ کوئی حاجت لانا۔ دیکھئے (احتیاج بر آنا)

انشا سے ملئے اور یہ انکار حیف ہے
لایا ہے وہ کبھی نہ کبھی احتیاج آج — انشا

احتیاجمند۔ صاحب ضرورت۔

سب احتیاجمند ہیں حاجت روا علی
شیروں کا ہے یہ نعرہ کہ شیر خدا علی — دبیر

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس مقام پر حاجت مند زیادہ بولتے ہیں۔

احتیاط۔ ا ح ت ی ا ط पहतियात لغوی معنی گرد پھرنا۔ مضبوط ہونا۔ اصطلاحی معنی بچنا۔ عربی۔ مصدر۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

علم فقہ۔ طبقۂ علما دین اسلام سے خصوصیت ہے۔

کرتا رہیں وہ دیدۂ گریاں کی احتیاط
پر ہو سکی نہ اشک کے طوفاں کی احتیاط — درد

قول فیصل۔ یہ لفظ قریب اردو زبان میں داخل ہو گیا ہے۔ عربی داں طبقہ احتیاطاً بھی بولتا ہے۔

ابھی مر جائیں گے گھبرا کے ترے دیوانے
احتیاطاً نہ در زنداں کو اگر بند کیا — جرات

احتیاط۔ حفاظت۔ بچاؤ۔ ہوشیاری۔ اُردو مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

آنکھوں کے کہتے چھپا دل کے پرزے تھیں
تھی نگاہ شوق غماز اس پہ بھی کی احتیاط — نواب مرزا شوق

احتیاط۔ پرہیز کرنے کی جگہ۔ اُردو۔

محل صرف۔ آپ احتیاط تو کرتے نہیں مرض آپ کا کیونکر جائے

احتیاط۔ نفرت اور کنارہ کشی کی جگہ۔ اُردو

ہم نہیں بھاگتے ہیں صورت سے
کرتے ہیں احتیاط صحبت سے — قلق

احتیاط کرنا۔ پرہیز کرنا۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ وہ بیچارہ اتنی احتیاط کرتا ہے کہ دوسرے کے مکان سے باہر ہے پھر بھی بیماری پیچھا نہیں چھوڑتی۔

احتیاط اس قدر رکھی تو بہت کرتا ہے
جسم آخر ہے ترا خاک کچھ اکسیر نہیں — ناسخ

احث بحث۔ تکرار۔ کٹ حجتی۔ تا نیئ اصل۔ اُردو۔ مؤنث۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ للہ میری جان نہ کھاؤ میں خود اپنا رونا رو رہا کرتی ہوں مجھ سے احث بحث کرنا بیکار ہے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی خاص زبان احث بحث پر مقدم ہونا تعجب نہیں ہے اس لئے کہ ان میں کبھی بطور علم پر مقدم ہوتا ہے۔

احث بحث کرنا۔ فضول تکرار کرنا۔ بے وجہ بحث کرنا۔ (دیکھئے احث بحث)

اخشا بحثی۔ فضول تکرار اور بحث کرنا۔ (دیکھئے احث بحث۔

اختم بحثا۔ فضول تکرار اور بے وجہ بحث کرنا۔ (دیکھئے احث بحث)

اَحد۔ اَ حَ دْ अहद ایک نام پروردگار۔ عربی۔ مصدر۔ صفت۔ مذکر۔ فصیح۔ مانجھے۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اپنے تئیں جو حق نے فرمایا احد
یعنی میں ہوں بے شریک بے ولد — تفسیر بے نظیر پیمانہ

قول فیصل۔ اردو زبان میں اردو کے جانے کا یہ لفظ مستحق نہیں۔

اُحد۔ اُ حُ دْ उहद کا عربی ایک پہاڑ کا نام۔

ہمہ دش حمزہ حیدر کرار تھے
وزرا حد نبی کے علمدار تھے — انیس

اَحد الامرین دو امروں میں کا ایک۔ عربی جملہ

قول فیصل۔ عربی داں حضرات کبھی کبھی اثنائے گفتگو میں بولتے ہیں۔ لیکن صرف اپنی قابلیت کے اظہار کے لئے اردو کی گفتگو میں ایسے الفاظ کا استعمال اردو زبان پر ظلم ہے اور اردو شعر میں نظم کرنا ظلم عظیم ہے۔ البتہ محض عربی گفتگو میں بولنا مضائقہ نہیں ہے۔

احد الفریقین ۔ دونوں فریقوں میں کا ایک فریق: دیکھئے احد الامرین۔

احد المتخاصمین ۔ دو مقدمہ والوں میں سے ایک۔ مذکر۔ (دیکھئے احد الامرین)

اَحدی۔ اَ حَ دِ یْ अहदी جلال الدین اکبر نے ایک قسم کے تیر اندازوں کا نام احدی رکھا تھا جو کبھی فوج کے افسروں میں تو نہیں ہوتے تھے مگر علیحدہ گھر بیٹھے کسی خاص وقت کے لئے تنخواہیں پاتے تھے یا بادشاہ زمینداروں سے روپیہ وصول کرنے کو بھیجتے تھے یہ لوگ جہاں جاتے تھے اُگاہی کا روپیہ لے کے اُٹھتے تھے حتیٰ کہ حاجات ضروری کے لئے بھی دوسری جگہ نہیں جاتے تھے۔ چنانچہ ایسی ایسی باتوں سے وہ سست ہو گئے تھے مگر اب یہ لفظ بسکون حا حطی نہایت سست کاہل مجہول آدمی کے واسطے مخصوص ہو گیا ہے۔ عربی۔ اسم مذکر۔

ہل نہیں سکتے ہیں مسند سے خدا بھی شرم
احدیوں میں نہ گنے جائیں یہ آرام پسند — امیر مست

قول فیصل۔ جس محل پر لفظ بولا جاتا تھا وہ محل فنا ہو جانے سے ان معنی میں متروک ہو گیا ہو۔ چونکہ حکومت کے دور میں جس گروہ کو احدی کہا جاتا تھا وہ بسبب بیکار رہنے کے سست اور کاہل ہو گئے تھے اس لئے اسی دور سے ہر وہ شخص جو کاہل و سست ہو احدی کہا جانے لگا۔ کثرت استعمال سے (حا) کہ جو متحرک تھی ساکن ہو گئی۔ یہ اردو غیر فصیح رائج ہے۔

احدی بیل۔ شخص۔ نہایت سستوں کا سست کاہلوں کا کاہل۔ اُردو۔ صفت۔

قول فیصل۔ دہلی میں سست انسان کو احدی بیل کہتے ہیں لکھنؤ میں صرف احدی کہتے ہیں احدی بیل نہیں کہتے۔

اَحدیت۔ یکتائی۔ وحدانیت تنہیت۔ مونث

احرار۔ اَ حْ رَ ا رْ अहरार آزاد لوگ۔ عربی۔ جمع۔ اس کا واحد حُر جس کے معنی آزاد۔ مذکر۔ فصیح۔ بہت کم بولتے ہیں۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی مرد بولتے ہیں۔

قدم پر گر کے توبہ کی کئی بار
کہا اے قبلۂ ابرار و احرار — تسنیم

قول فیصل۔ صرف عربی داں اور تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ اُردو زبان میں داخل نہیں ہے۔

احرار۔ اَ حْ رَا رْ अहरार ہندوستان میں ایک جماعت جو مسلمانوں کی امداد کے لئے ترتیب دی گئی تھی۔

احراری۔ اَ حْ رَا رِ یْ अहरारी اہلسنت والجماعت حضرات کا ایک سیاسی گروہ جو سرخ کرتا پہنتا ہے اور خلق خدا کی خدمت اس کا نظریہ ہے۔

قول فیصل۔ یہ لفظ بکسر اول زیادہ مستعمل ہے جو صحیح نہیں ہے بفتح اول صحیح ہے۔

احرام۔ اِ حْ رَا مْ पहराम حرم خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے چند شرائط بجالانا۔ عربی مذکر مصدر۔ فصیح۔ مانجھے۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ اہل اسلام کی اصطلاح۔

ہم کہ چشم دلدار کے ہوتے ہیں تصدق
اے شیخ حرم ہے یہی احرام ہمارا — انشاء

قول فیصل۔ اُردو زبان میں احرام کے محل پر کوئی دوسرا لفظ موجود نہیں اس لئے باعتبار زبان اُردو سے اسے لغت بھی کہا جا سکتا ہے بشرطیکہ ترکیب عربی فارسی کے ساتھ استعمال نہ ہو۔

احرام۔ محرم کے ایام میں جماع کو حرام سمجھنا۔

احرام۔ مکہ کے حج کا عزم۔

احرام۔ وہ بے سلے کپڑے جو حج سے پہلے ایک خاص جگہ سے پہن لئے جاتے ہیں۔

احرام۔ مجازاً قصد و نیت کے معنوں میں بھی آتا ہے۔

وطن میں دفعتہً ہی کوئی دم تھا
کہ احرام سفر سوئے عدم تھا — مومن

قولِ فیصل۔ اب ان معنی میں متروک۔

احرام باندھنا۔ ۱۔ خانۂ حرم کے لیے قبل دخول چند شرائط بجا لانا اور حلال و مباح چیزوں کو معینہ مقامات پر ہم تک کے کعبہ میں داخل ہونے سے پہلے اپنے اوپر حرام کر لینا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کا بچہ باندھ کے احرام چلا کعبہ کو
حرم والے جو آسخ کوئی محرم ہو جائے — ناسخ

احرام باندھنا۔ قصد کرنا۔

سوئیں گے وہیں جا کے ہم آرام سے باندھ
باندھا ہے تجھے کوچہ کا احرام سفر میں — جرأت

قولِ فیصل۔ اب متروک ہے۔

احرام کھولنا۔ قصد کا بدل دینا۔

ارمان گزرنے نہ پھر حج کے بھی آیا
کھولا پسِ فاطرؔ نے باندھ کے احرام — انیس

احرامی۔ جس نے احرام باندھا ہو۔ صفت۔

احرامی۔ احرام کی چادر۔

احزان۔ اَح زان۔ एहज़ान غم۔ حزن کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔

قولِ فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔ بلکہ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ عوام و خواص بیت الاحزان زیادہ بولتے ہیں۔ جناب فاطمۂ زہرا اپنے والد گرامی کے انتقال کے بعد جہاں روزانہ جا کر صبح سے شام تک رویا کرتی تھیں اسے بیت الاحزان کہتے ہیں۔

احساس۔ اِح س اس एहसास حواس خمسہ یعنی قوت شامہ۔ قوت ذائقہ۔ قوت سامعہ۔ قوت لامسہ۔ قوت باصرہ کے ذریعہ کسی چیز کو محسوس کرنا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

دیتی ہے احساس کی خلعت جیسا حساس کو [illegible]
دل میں بھر دیتی ہو ظالم سوز و الم کو — عزیز

احساس فنا ہونا۔ احساس کا باقی نہ رہنا۔ احساس جاتا رہنا (دیکھئے احساس)

قولِ فیصل۔ یہ اردو ہے۔ احساس کرنا۔ احساس ہونا بھی بولتے ہیں۔

احساس کمتری۔ اپنی پستی کا احساس۔

قولِ فیصل۔ فارسی ترکیب۔ چند سال سے ہندوستان میں کثرت سے بولا جاتا ہے۔

احسان۔ اِح س ان۔ एहसान کسی کے ساتھ نیکی کرنا۔ سلوک کرنا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اٹھنے دو یا کسی کے ذمے
احسان ہے مجھ پہ لاغری کا — جلیل

قولِ فیصل۔ اردو زبان میں اس کا استعمال اس کثرت سے ہے کہ اب اردو بھی کہا جا سکتا ہے۔

احسان۔ شکر کی جگہ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

اللہ بندہ کو حق بیں ہیں یہ آنکھیں
احسان خدا کا ہے بدل شکر ہے خدا کا — رشک

احسان۔ عبدالرحمٰن خاں دہلوی اردو شاعر [illegible] میں انتقال ہوا۔

احسان۔ چنی لال ایک ہندو شاعر جو [illegible] میں گزرا ہے۔

احسانات۔ مہربانیاں۔ احسان کی جمع عربی۔ مذکر۔

احسان اترنا یا اتارنا۔ کسی کی نیکی کا بدلہ حق کرنا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

فعل معروف۔ تمہارا احسان غلط ہے میں جانتا ہوں کہ تم نے میرے ساتھ نیکی کی لیکن میرا احسان اتارنا بھی نہیں۔ اس لیے کہ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے (ھل جزاء الاحسان الا الاحسان)

احسان اٹھانا۔ احسان لینا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

احسان ناخدا کے اٹھائے مری بلا
کشتی خدا پہ چھوڑ دوں لنگر کو توڑ دوں — آتش

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں احسان اٹھانا کم بولتے ہیں بار احسان اٹھانا زیادہ بولا جاتا ہے۔

احسان جتانا۔ اپنی پست خیالی سے کسی شخص پر احسان کر کے جتانا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بیداد کو وہ اہل ستم کہیں داد کو کرم
کیا کیا جتائے جاتے ہیں احسان [illegible] — داغ

احسان دھرنا۔ کسی پر احسان رکھنا۔ اردو۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ فعل متعدی۔ تم بڑے چھچھورے انسان ہو اپنا ثواب کھوتے ہو نیکی کر کے احسان دھرتے ہو۔

احسان رکھنا۔ کسی کے ساتھ نیکی کر کے اس سے کہہ دینا کہ ہم نے تمہارے ساتھ یہ احسان کیا۔ (دیکھئے احسان جتانا)

بیداد دوست کے احسان اور کئے نہیں
اہل دنیا کی نباہی سے برائی خوب ہے — [illegible]

احسان رہنا۔ احسان سے تنگ و دق ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص و عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

سرمہ مفت نظر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ ہے چشم خریدار پہ احسان مرا — غالب

احسنت کہنا۔ شاباش وغیرہ کہنا۔ تعریف کرنا۔ (دیکھئے احسنت)

احسن وجوہ۔ اچھی طرح۔ سب سے اچھی وجہ (دیکھئے احسن)

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔ عربی داں حضرات کے بولنے کا جملہ۔

احصاء۔ اِ حْ صَ اْ ءْ۔ एहसा۔ شمار کرنا۔ گنتی گننا۔

قول فیصل۔ اُردو زبان میں داخل نہ ہوا۔ سوائے خواص کے عام طور سے بولا جاتا ہے۔

احضار۔ اِ حْ ضَ اْ رْ۔ एहज़ार حاضر کرنا۔ بلانا۔ لانا۔

قول فیصل۔ اُردو میں احضار تو بہت کم بولا جاتا ہے بلکہ اس کی جگہ حاضرات بولتے ہیں، دعا تعویذ کرنے والوں کی اصطلاح۔

احفاد۔ اَ حْ فَ اْ دْ۔ अहफ़ाद پوتے نواسے۔ حفد کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔

قول فیصل۔ صرف عربی داں طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے مگر اُردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اَحق۔ اَ حَ قْ۔ अहक़ بہت زیادہ حق رکھنے والا۔ بہت زیادہ مستحق۔ عربی۔ صیغہ افعل التفضیل۔ مذکر۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل۔ فصیح ہے لیکن بہت کم بولتے ہیں صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا۔ عورتیں بالکل نہیں بولتیں۔

احقاق۔ اِ حْ قَ اْ قْ۔ एहक़ाक़ کسی چیز کی صداقت کو ثابت کرنا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل۔ لفظ حق کے ساتھ اس کا بہت زیادہ استعمال ہے عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے عوام نہیں۔ عورتیں نہیں بولتیں۔ اُردو زبان میں اس کو کوئی مرتبہ نہیں۔

اِحقاق الحق۔ حق کی حقیقت ظاہر کرنا۔

قول فیصل۔ سید راشد شوستری کی تصنیف جو انکی موت کا باعث ہوئی۔

نورجہاں کے شوہر جہانگیر نے اس کتاب کی تصنیف پر علماء وقت کے فتاویٰ قتل پر ان کی زبان گدی سے کھنچوا کر ان کی لاش کو درختے پر لٹکا دیا تھا ان کا مزار دیال باغ آگرہ میں ہے جو شہید ثالث کے نام سے مشہور ہے۔ جہاں سالانہ تین یا چار روز مسلسل مجالس ہوتے ہیں اور تمام ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے مومنین آکے عقیدت کے پھول چڑھاتے۔ جہاں مزار شریف کی مرمت اور آبادی کا باعث ذاکر حضرت ناصر الملۃ و مجتہد لکھنؤ تھی مولانا مرحوم حسب وصیت مزار شریف کے ایک کمرہ میں مدفون ہوئے اب کل فرائض بحیثیت جانشین حضرت ناصر الملۃ و حضرت سید الملۃ مدظلہ اسی شان سے انجام دیتے ہیں۔

احقر۔ اَ حْ قَ رْ۔ अहक़र۔ بہت زیادہ حقیر و ذلیل۔ عربی۔ صیغہ افعل التفضیل۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل۔ کتابت میں بہت زیادہ صرف کرتے ہیں بالخصوص دستخط سے پہلے جیسے احقر عبد اللہ نقوی۔ عورتیں بالکل نہیں بولتیں۔

احقر۔ میں۔ متکلم انکسار سے کہتے ہیں۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی صرف مردوں کی زبان۔

محل صرف۔ احقر کئی مرتبہ حاضر ہوا مگر آپ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

قول فیصل۔ اُردو میں اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ اب اسے اُردو کہہ سکتے ہیں۔

احقر الزمن۔ ذلیل ترین زمانہ۔

قول فیصل۔ یہ جملہ دستخط سے پہلے اپنے نام کے تابع کے بجائے لکھتے ہیں جیسے۔ احقر الزمن سید ابن حسن نقوی

احقر العباد۔ بندوں میں ذلیل ترین۔

قول فیصل۔ جیسے احقر العباد محمد جواد۔

احقر الکونین۔ دونوں جہاں سے زیادہ ذلیل۔

قول فیصل۔ جیسے احقر الکونین عباس حسین

احقر الناس۔ ذلیل ترین مردم۔

قول فیصل۔ جیسے احقر الناس قیصر عباس۔

احکام۔ اَ حْ کَ اْ مْ۔ अहकाम بمعنی حکم حکم کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

احکام میں حاکم کے خلل آنے نہ پائے
منہ سے کوئی چھپکے نکل جانے نہ پائے
انیس

قول فیصل۔ یہ اعتبار دیگر عربی لغات کے اس کا استعمال اُردو زبان میں زیادہ ہے۔ عورتیں کبھی واحد کے محل پر بولتی ہیں۔ مگر جمعیت کی کے ساتھ جو غیر فصیح ہے۔

زندگی نذر بلا جب کوئی جلسہ اے بنا
حاکم کا لکھنؤ کے یہ احکام ہو گیا
نجم

احکام۔ ستاروں کی تاثیریں جو سعد اور نحس ہوتی ہیں

قول فیصل۔ ان معنی میں اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

احکامات۔ اَ حْ کَ اْ مَ اْ تْ अहकामात مذکر حکم کی جمع الجمع۔ احکام۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ اس کی جمع بھی بالکل غلط ہے صرف حکم کی جمع احکام درست باقی ایجاد بندہ۔ ہر مؤلف کو چاہیے کہ بغیر تحقیق نئے مسئلے پر عمل نہ کرے۔

احکام حاصل کرنا۔ یا ہونا۔ اپنے افسر یا حاکم اعلیٰ سے حکم لینا۔

احکام درمیانی۔ ضمنی احکام۔ وہ حکم جو آخیر فیصلے سے پہلے دوران مقدمہ میں صادر ہوں۔

نہ لکھنؤ میں کوئی بولتا ہے۔

احمق گھتا ہرنا کھیدے - بیوقوف فضول اور بے فائدہ کام کرتا ہے۔

قول فیصل - یہ مثل لکھنؤ میں نہیں بولی جاتی۔

احوال - اَ حْ وَا لْ - अहवाल - حالتیں - بہت سے حال - عربی - جمع - مذکر - فصیح - رائج - مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جرأت اب اس کے آئینہ باطن کا جو یاس
احوال کیا کہوں دل امیدوار کا — جرأت

قول فیصل - صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے (اردو میں واحد ہی کی جگہ مستعمل ہے) یہ تخصیص صحیح نہیں ہے بلکہ اہل ایران نے بھی واحد میں استعمال کیا ہو چنانچہ ان کی تقلید میں حضرت تعشق کے مرثیہ کا مصرع ہو۔

احوال بشر جن و بشر دیکھ رہی ہوں — تعشق

احوال بتانا - سرگزشت بیان کرنا - واقعہ بتانا - حالت ظاہر کرنا۔

احوال پر آنسو بہانا - حالت پر افسوس کرنا۔

احوال پرسی - حال پوچھنا - (دیکھیے احوال)

غیر سے احوال پرسی یار کر لے بے سبب
گوش گل بلبل کی سنتا ہو زبان خار سے — آتش

احوال پوچھنا - خیر و عافیت دریافت کرنا - حال پوچھنا - اردو - فصیح - رائج - مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

نہ پوچھو احوال بیمار و سپنے بیمار محبت کا — آتش

احوال ردی ہونا - حالت خراب ہونا - اردو غیر فصیح - رائج - مشترک عوام لکھنؤ دہلی - عورتوں کی زبان - مرد کم بولتے ہیں۔

مرے دل کا تو ہے ردی احوال
مجھ کو اس وقت پڑنے کا ہو خیال — قلق

احوال کھلنا - حال ظاہر ہونا۔

بیعدہ مدہوش کا احوال کھل گیا
بیمار تندرست سے نشاو شاد ہوئے — آتش

قول فیصل - اس کا استعمال دکھنا (دکھانا) کے ساتھ بھی ہے۔

اَحْوَل - اَ حْ وَ لْ - अहवल - بھینگا - ینکا - عربی - فصیح - رائج - مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

احول کی آنکھ سے ہوں میں سودائی دیکھتا
دو زلفیں یار کی نظر آتی ہیں جا بجا سانپ — آتش

اَحیا - اَ حْ یَ ا - अहया - زندہ انسان - حی کی جمع - عربی۔

قول فیصل - اردو زبان میں داخل نہیں ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

احیاناً - اَ حْ یَ ا نَ نْ - अहयानन - اتفاقاً - کبھی کبھی - وقتاً فوقتاً - عربی - فصیح - رائج - مشترک خواص لکھنؤ دہلی صرف مردوں کی زبان۔

قول فیصل - اردو زبان میں داخل نہیں ہے نہ کوئی بولتا ہے - صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

احیاء - زندہ کرنا - جان ڈالنا - مرنے سے زندہ کرنا - عربی - مذکر - اردو زبان میں مذکر بولتے ہیں - فصیح رائج - مشترک خواص لکھنؤ دہلی - مردوں کی زبان۔

قول فیصل - اردو زبان میں داخل نہیں ہے تعلیم یافتہ مرد بولتے ہیں - عورتیں بالکل نہیں بولتیں۔

احیاء الاموات - مردوں کو زندہ کرنا۔

قول فیصل - اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے صرف عربی داں طبقہ بولتا ہے۔

اَخ - अख़ - بھائی، عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی صرف مرد بولتے ہیں۔

قول فیصل - تنہا اخ کا استعمال نہیں ہے، شعرائے لکھنؤ دہلی نے بالے تشکر لگا کے زیادہ استعمال کیا ہے جیسے اخی

عزیزو مجھے بھی اسکو بھی اخی کہیو
اکھاڑہ تا در خیبر اجی علی کہیو — ذوق

یائے متکلم ہونے کے باوجود تنہا اخ کے معنوں میں ہے۔

اَخ - حلق کی ایک آواز جس وقت کوئی چیز سنگ میں پھنس جائے تو اخ کہتے ہی نکل جاتی ہے۔

آخاہ - آ خَ ا ہ - وقت ملاقات تعجب کا کلمہ - اردو - مذکر - فصیح - رائج۔

کہنے لگا وہ مجھ سے کہ تجھ سے ہزار حیف
آخاہ یہ گھر کو نہ کبھی تھا یاں تلک — شوق

قول فیصل - الف ممدودہ کیساتھ بھی بولتے ہیں (آخاہ)

اخبار ۱ - اَ خْ بَ ا رْ - अख़बार - بہت سی خبریں - عربی - خبر کی جمع - مذکر فصیح - رائج - مشترک خواص لکھنؤ دہلی مردوں کی زبان۔

کھلتا ہے حال رخ لب جاں بخش یار سے
سن لیجے میں مسیح سے اخبار آفتاب — آتش

اخبار ۲ - روزانہ یا ہفتہ وار سیاسی یا مختلف خبروں کا چھپا ہوا پرچہ جیسے قومی آواز - سرفراز - ہمدم - نظارہ - اودھ - پانیر - ہیرالڈ وغیرہ اردو واحد اسکی جمع اخبارات - اخباروں - مذکر - فصیح - رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بیکسی میں زندہ تھے کاتب احوال ہی سا تو
کس نے اخبار لکھا عالم تنہائی کا — منیر

قول فیصل - اردو زبان میں اخبار اُن مطبوعہ صفحات کا نام ہے جس میں سیاسی یا روزانہ کی خبریں ہوں - اور اس میں خاص اردو کی قید نہیں بلکہ اردو فارسی ہندی عربی انگریزی جس زبان میں ہو اخبار کہلائے گا - ان معنوں میں اردو ہے اور اسکی جمع اخباروں ہی صحیح ہے اگرچہ اخبارات بھی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اختوں بختوں بولتے ہیں۔ مؤلف نور اللغات نے بغیر نون لکھا ہے یعنی اختو بختو۔

اختو بختو والے۔ کاٹ کی پتلیاں جن کا نام اختو بختو ہے ان کا تماشہ دکھلانے والے۔ اردو۔ رائج۔

طریقہ۔ لکھنؤ میں کچھ لوگ اب بھی ایسے ہیں جو اختوں بختوں کا تماشہ دکھلا کر بچوں سے پیسے لیتے ہیں اور اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ وہ کاٹ کی پتلیاں جن کو اچھا لباس پہناتے ہیں پتلیوں کے ہاتھوں میں خول ہوتا ہے پتلیوں کے لباس کے اندر ہاتھ ڈالکر پتلیوں کے خولدار ہاتھوں کو اپنی ایک انگلی اور ایک انگوٹھے میں پہنا لیتے ہیں یہ طریقہ دونوں پتلیوں کے ساتھ رہتا ہے۔ دونوں پتلیوں کو آمنے سامنے لاکر اپنی انگلیوں اور انگوٹھوں کو حرکت دیتے ہیں۔ جس سے پتلیاں بظاہر تالیاں بجانے لگتی ہیں چونکہ دونوں ہاتھ ان کے لباس میں چھپے رہتے ہیں اسلئے بچے یہ سمجھتے ہیں کہ پتلیاں خود تالیاں بجا رہی ہیں۔ تماشہ کی بنیاد ایک شوہر اور دو بیویوں پر ہوتی ہے ان دونوں بیویوں میں جا بجا کا نام اختوں اور دوسری یعنی آنکھ لگی کا نام بختوں جو اختوں کی سوت ہے اب تماشہ دکھانے والے زیادہ تر دو سوتوں کی رنجش کے متعلق کچھ جملے کہتے جاتے ہیں جن میں ایک قسم کا ترنم اور تال ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) اختوں نے پکائیں بڑیاں۔ بختوں نے پکائی دال
اختوں کی بڑیاں جل گئیں۔ بختوں کا برا حال
جنیالال لڑنگی۔ جنیالال لڑنگی

(۲) سات سیر کی سات پکائیں نو سیر کی ایک
وہ بھرا سا توں کھا گئیں گن گن تھی ایک
جنیالال لڑن گی۔ جنیالال لڑنگی

(۳) کوسٹے اوپر بیٹھی کاڑھتی کشیدہ
کوسٹے پر سے گر پڑی تم دیکھو میرا دیدہ
جنیالال لڑن گی۔ جنیالال لڑنگی

جب تک یہ تماشا ہوتا رہتا ہے بچے بہت خوش ہوتے اور ہنستے ہیں۔

اختہ۔ اَ خ تَ ہ [illegible] وہ چارپایہ جسکے خصیے کسی میں مل دیے یا نکال دیے گئے ہوں۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔ مردوں کی زبان۔

بظاہر بچتے ہیں، ختہ کے آثار
وہ پائے جاتے ہیں، ہیں نہ نہار　رنگین

قول فیصل۔ فارسی زبان میں اختہ خایہ بریدہ کہتے ہیں یعنی اس کا عضو مخصوص کاٹ ڈالتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں اختہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ صرف خصیے نکال ڈالتے ہیں جسکی وجہ سے اس میں وہ جوش جو نر جانوروں میں ہوتا ہے باقی نہیں رہتا۔ یہ لفظ گھوڑے کے لیے مخصوص ہے۔ اور سلوتریوں کی اصطلاح ہے لیکن کبھی کبھی اس انسان کو جس کے خصیے نکال ڈالے گئے ہوں جیسے خواجہ سرا وغیرہ ان کو بھی مجازاً اختہ کہہ دیتے ہیں۔ بیل کو بدھیا۔ بکرے کو خصی کہتے ہیں مرغ بھی خصی کیا جاتا ہے۔ پورب میں مرغ کے خصیے نکال لیے جاتے ہیں جس کے بعد وہ جوڑا کھانے کے قابل نہیں رہتا اور ایک مدت معینہ کے اندر اگر اسکو ذبح نہ کیا جائے تو ناک سے چربی بہنے لگتی ہے اور مرجاتا ہے اس کا گوشت غیر خصی مرغوں سے بہت اچھا بہتر اور لذیذ ہوتا ہے۔ وہ جانور جن کو بدھیا نہیں کراتے ان کو آنڈو کہتے ہیں۔ اختہ کا لفظ اردو بھی ہے۔

اختہ بیگی۔ وہ لوگ جو جانوروں کو اختہ کرتے ہیں۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی تھا۔ مرد زیادہ بولتے تھے۔

قول فیصل۔ موجودہ دور میں بہت ہی کم بولتے ہیں۔

اختہ خانہ۔ وہ جگہ جہاں جانور بدھیا کیے جاتے ہیں۔

قول فیصل۔ آج سے سو سال قبل کافی رائج تھا موجودہ دور میں نہیں بولتے۔

اختہ کرنا۔ خصیے نکالنا۔ (دیکھیے اختہ)

اخ تھو۔ اَ خ ث ہ و [illegible] نفرت کی جگہ پر ملامت کے مقام پر کہتے ہیں۔ بلغم کھنکار کے تھوکنے کی آواز۔ اردو۔ مذکر غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

گول بگڑی نیلی لنگی او بچہ سنڈی کا اینٹھ
پھر وہ رومال اور وہ اخ تھو سلاتی ایکی　انشا

قول فیصل۔ شاہی زمانہ میں بانکے لوگوں کا طریقہ یہ تھا۔ کہ جب کسی سے روانا ہوتا تھا تو اس کے سامنے کہتے تھے اخ تھو۔ بس دونوں کی خونریزی ہوجاتی تھی۔ مؤلف نور اللغات نے الف مقصورہ کے ساتھ لکھا ہے۔ اب اہل لکھنؤ الف ممدودہ کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں۔ جیسے۔ آخ تھو۔

اخ تھو کرنا۔ کراہت یا نفرین کرنا۔

المحلی صورت۔ ہم ان کے افعال پر اخ تھو کرتے ہیں۔ (دیکھیے اخ تھو)

اخ تھو کھٹے ہوتے ہیں۔ جب آدمی کسی چیز کے ملنے سے مایوس ہو کے اپنے دل کو سمجھانے یا بات بنانے کو عیب نکالتا ہے تو مزاح کے طور پر طنزاً یہ مثل بولی جاتی ہے۔

قول فیصل۔ ظریفوں نے مزاح کے طور پر یہ قصہ گھڑ لیا ہے کہ ایک لومڑی انگور کے باغ میں پہنچی پکے انگور دیکھ کے بہت اچھلی کودی۔ پھر ہر چند کمند لگائے مگر ناکام رہی کہ شاید انگور کھٹے آخر میں مایوس ہو کے یہ کہتی چلی گئی اخ تھو کھٹے ہوتے ہیں) (راقم) امیر اللغات لکھنؤ کی عورتیں اب اس محل پر صرف (انگور کھٹے ہیں) بولتی ہیں۔

اخ تھو ہونا۔ نفرین ہونا۔ تھڑی تھڑی ہونا۔

(فقرہ) بڑے کام کا یہی نتیجہ ہے کہ چاروں طرف سے آخ تھو ہو رہی ہے۔ (ا ا امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں اس محل پر دو تھڑی تھڑی ہونا۔ زیادہ بولتے ہیں (آخ تھو ہونا) قریب بہ متروک ہے۔

اختیار ۱ ا خ ت ی ا ر۔ इख़्तियार (جبر اور مجبوری کی ضد) پسند کرنا۔ منظور کرنا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی عورت مرد

وہ چاہے جس کو پیار کریں
جبر کیوں کر یہ اختیار کریں
شوق

اختیار ۲ اجازت۔ جائز۔ دیکھئے ۱

محل صورت۔ آج کی محفل کا آپ کو اختیار ہے جس کو چاہے آنے دیں جس کو چاہے نہ آنے دیں۔

اختیار ۳۔ امکان۔ دیکھئے ۱

شمع زباں دراز پہ تھا اختیار کیا
کچھ یاد بھی نہیں کہ کہا کیا پکارا کیا
دبیر

اختیار ۴ حکومت۔ قدرت۔ دیکھئے ۱

بندوں کا اختیار ہے کیا جو رضا نہ ہو
دونوں جہاں بھی نہ بچے اسکے ہو غضب
انیس

اختیار ۵ قابو۔ بس۔ دیکھئے ۱

جینا بغیر یار کے منظور سب کو ہے
ہم مر رہیں جو رگ پہ کچھ اختیار ہو
غافل

اختیارات۔ قدرتیں۔ زور۔ طاقت۔ اختیار کی جمع۔ عربی۔ لغت۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

اختیارات کی دنیا میں نہیں تیرا جواب
بزلقی

اختیار بدست مختار۔ کسی کو سمجھانے میں۔ یا نصیحت کرنے میں جب بات ختم پر پہونچتی ہے تو کہتے ہیں ہمیں سمجھانے سے مطلب تھا آئندہ آپ مختار ہیں۔

قول فیصل۔ اکثر و بیشتر اس فقرے سے پہلے آئندہ کا لفظ بڑھا کے بولتے ہیں۔

اختیار چلنا۔ قابو حاصل ہونا۔ زور چلنا۔ اردو۔ مذکر فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

پھنسا آہ یہی کمبخت دل چاہ کے پھندے میں
اسی کمبخت پر چلتا نہیں کچھ اختیار اپنا
جان کا

قول فیصل۔ یہ صرف اب بہت کمی کے ساتھ ہے۔

اختیار دینا۔ اقتدار دینا۔ ذی حکومت کرنا۔

محل صورت۔ عمرو کو حکومت کی طرف سے بہت زیادہ اختیار دیا گیا ہے

قول فیصل۔ اس محل پر واحد کی جگہ پر جمع کا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے اختیارات دیے گئے۔

اختیار رکھنا۔ طاقت رکھنا۔ قدرت رکھنا۔ قوت رکھنا

ال بھی بے شمار رکھتے ہو
تم بڑا اختیار رکھتے ہو
قلق

قول فیصل۔ فصحاء لکھنؤ اس کو بھی جمع بولتے ہیں۔ جیسے تم بڑے اختیارات رکھتے ہو اور یہی فصیح بھی ہے۔

اختیار رہنا۔ لازم۔ قدرت رہنا۔ طاقت رہنا۔ حکومت رہنا۔

اے رشک اختیار رہا کوئے یار میں
ہم نے جب وہاں سے نکالا محل گیا
رشک

اختیار سے باہر ہو جانا ۱۔ اپنے آپے میں نہ رہنا بے خود ہو جانا۔ اردو فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

مجبور کر دیا ہے محبت نے یار کی
باہر ہم اختیار سے اپنے ہیں جب سے
آتش

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ ایسے محل پر اختیار سے باہر ہونا بولتے ہیں اور یہی فصیح بھی ہے۔

اختیار سے باہر ہونا ۲ امکان اور قابو میں نہ ہونا

اردو فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

میں اختیار سے باہر ہوں ہوش جنوں میں
کدھر چلے مجھے کے قدم نہیں واقف
[illegible]

قول فیصل۔ نافرمان اور خود مختار ہونے کی جگہ بھی بولتے ہیں۔ جیسے آپ کا ملازم اب اختیار سے باہر ہوتا جاتا ہے۔

اختیار کرنا۔ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ اردو فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

چھوڑ کر اپنی گلی کرتا وضع اختیار
رتبہ مسجد کے سامنے کا ہے کم محراب سے
ناسخ

اختیار لے لینا۔ حکومت واقتدار سلب کر لینا۔

محل صورت۔ ضلع صاحب کو اختلاف راستے بلا اس وجہ کر چند روز میں راجہ صاحب سے سارا اختیار ان سے لے لیا۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال جمع کے ساتھ زیادہ ہے۔

اختیار ملنا۔ اجازت ملنا۔ قبضہ ملنا۔ اردو فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صورت۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر صاحب کو اختیار مل گیا ہے۔

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں۔ (قانونی اجازت ہونا) اس کا استعمال جمع کے ساتھ زیادہ ہے۔

اختیار میں رہنا۔ دیکھئے اختیار میں ہونا)

پھر اختیار میں اپنے رہیں تو جانوں گا
جب آپ کہتے وہ مرا اضطرار دیکھیں گے
جلالی

اختیار میں ہونا۔ قابو میں ہونا۔ بس میں ہونا۔ اردو فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ہزار بار ہاتھ سے اک بت پہ ہم فدا کرتے
خدا گواہ ہے ہوتی جو اختیار میں روح
صبا

قول فیصل۔ آپے میں ہونا ہوش و حواس میں ہونا کے محل پر بھی بولتے ہیں مگر زیادہ ترنفی کے ساتھ دو امکان

اخفاءِ راز ۔ راز کا چھپانا ۔ راز کا پوشیدہ کرنا ۔ فارسی ترکیب ۔ مذکر ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔ مردوں کی زبان ۔

مشک بھی کوئی چھپا سکتا ہے — مصحفی
راز گیسو کا ہے اخفا کیا

قولِ فیصل ۔ اُردو زبان میں اس کا بہت زیادہ استعمال ہے ۔

اخفاءِ واردات ۔ کسی ایسے فعل کو یا ایسی بات کو جو قانوناً جرم ہو اس کو چھپانا ۔ اُردو ۔ مؤنث ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی مردوں کی زبان ۔ محکمۂ پولیس سے تعلق رکھنے والوں کی اصطلاح ۔

محلِ صرف ۔ تھانیدار صاحب خدا کے لیے مجھ کو چھوڑ دیجیے میں تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا تو نے چوری کرتے دیکھا ملزم کو چھوڑ دیا اور چھپایا تو اخفاءِ واردات کا مجرم ہے ۔

قولِ فیصل ۔ گو بظاہر فارسی جز معلوم ہوتا ہے کیونکہ اضافت فارسی ہے لیکن چونکہ اخفا کی اضافت واردات کی طرف ہے اور واردات باوجود مذکر ہونے کے مؤنث بولی جاتی ہے اس لیے واردات اردو ہے جب اُردو ہے تو فارسی کی اضافت صحیح نہیں مگر ہم نے اس غلط جز کو اس لیے استعمال کیا کہ یہ جملہ فارسی ترکیب سے اور باوجود عربی لفظ کی اضافت کے مگر چونکہ اردو کی طرف ہے اردو ہو گیا ۔

اخفش ۔ اَ خ ف ش akhfash ایک بہت بڑے نحوی کا لقب ہو ۔ اس کا پورا نام ابو الحسن سعید ابن مسعدہ اور لقب اخفش تھا اس کی آنکھیں چندھی تھیں اس لیے اخفش مشہور ہوا ۔ چونکہ نحو میں اور بھی اخفش گزرے ہیں مگر اس کے سامنے کسی نے فروغ نہیں پایا ۔ جہاں بھی نحو میں مطلق اخفش آتا ہے وہاں یہی اخفش مراد ہوتا ہے وطن اصلی بلخ تھا ۔ بصرے کی سکونت کی وجہ سے بصری مشہور ہے ۔ عروض میں بحر متدارک اسی نے ایجاد کی ہے ۔ کتاب العروض ۔ کتاب القوافی ۔ کتاب الاوسط وغیرہ اس کی تصنیف سے یادگار ہیں یہ معتزلی مذہب کا پیرو تھا ۔ ۲۱۱ھ اور بقولے بعض ۲۱۵ھ میں انتقال کیا ۔

اخگر ۔ اَ خ گَ رْ akhgar چنگاری ۔ فارسی لغت ۔ مذکر ۔ غیر فصیح ۔ رائج ہے لیکن بہت کم ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔ مرد بولتے ہیں ۔

جسم جن کے وہ اخگر کی طرح ہوتے تھے نار — نسیم
ترکیبِ عناصر میں خلل پڑتا تھا ہر بار

قولِ فیصل ۔ اُردو زبان میں داخل نہیں ۔

اخلاص ۱ ۔ اِ خ لا ص ikhlas ۔ خلوص خالص ۔ پاک صاف ۔ عربی لغت ۔ مذکر ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی مردوں کی زبان ۔

بڑھ گیا جو رشک تو اخلاص کم ہوا — ناظم
چھینا عدو نے دوست کو یہ کیا ستم ہوا

اخلاص ۲ ۔ عبادت بے ریا ۔ خالص طاعت پروردگار (دیکھیے اخلاص ۱)

اخلاص ۳ ۔ دوستی ۔ محبت ۔ پیار ۔ اُردو ۔ مذکر ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔ مردوں کی زبان ۔

رات بھر کہتے رہے تم داغ نے دھوکا دیا — داغ
ایک شب بھی ہم سے وہ اخلاص باہم ہو گیا

اخلاص ۴ ۔ قرآن مجید کے ایک سورہ کا نام ۔

چاروں کتب حق کا وقار ان سے جلی ہو — دبیر
یہ سورۂ اخلاص حسین ابن علی ہو

اخلاص ۵ ۔ اُنْ ۔ ناز ۔ اُردو ۔ مذکر ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

محلِ صرف ۔ دیکھیے میں ہزار مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ مجھے چھیڑا نہ کیجیے ورنہ آپ سمجھ لیجیے گا اپنا اخلاص بالائے طاق رکھیے ۔

اخلاص بڑھانا ۔ متعدی ۔ محبت و خلوص بڑھانا ۔ اُردو ۔ مذکر ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

ملا خاک میں ہے اور بھی سوا منظور — ظفر
بڑھایا تم نے جو اس خاکسار سے اخلاص

اخلاص بڑھنا ۔ لازم ۔ پیار ۔ محبت ۔ خلوص بڑھنا (دیکھیے اخلاص بڑھانا)

ہم یہاں سورۂ اخلاص کا پڑھتے ہیں عمل — مومن
اور بڑھتا ہے وہاں غیر سے ان کا اخلاص

اخلاص جوڑنا ۔ دوستی کرنا ۔ بہناپا کرنا ۔ ربط پیدا کرنا ۔ بازی جانا ۔ از فرہنگ آصفی ۔ اُردو ۔ مذکر ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔

محلِ صرف ۔ اے بہن مجھے تم نے جب سے اخلاص جوڑا ہے اب تک ہمارے تمہارے کوئی جھگڑے کی بات نہیں ہوئی ہے

قولِ فیصل ۔ دہلی کی عورتوں کی خاص زبان جیسا کہ مؤلف فرہنگ آصفی نے کہا ہے لکھنؤ میں عورت مرد کوئی نہیں بولتا ۔

اخلاص رکھنا ۔ محبت رکھنا ۔ خلوص رکھنا ۔ (دیکھیے اخلاص بڑھانا)

بغیر رنج و مصیبت سوائے حسرت و یاس — ظفر
رکھے ہے کون دلِ بیقرار سے اخلاص

اخلاص رہنا ۔ خلوص محبت باقی رہنا ۔ (دیکھیے اخلاص بڑھانا) ۔

ہے غنیمت رہے جو کوئی دن — حسرت
ہم میں اور اس میں یکہ گر اخلاص

اخلاص کرنا ۔ محبت کرنا ۔ ارتباط بڑھانا ۔ (دیکھیے اخلاص ۱)

جو میرا دشمنِ جاں ہو وہ ہوا کی کا دوست — ظفر
کرے ہو کب وہ کسے دوستدار سے اخلاص

اَدَا ۔ (अदा) بیان۔
عربی، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی ۔ عورت مرد۔
محلِ صرف ۔ عربی عبارت کا مطلب تم نے بہت اچھا ادا کیا۔
قولِ فیصل ۔ کثرتِ استعمال سے اب اردو ہو گیا ہے۔
اَدَا ۔ بے باق ،
فصیح ، رائج ، مشترک ، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محلِ صرف ۔ خدا کا شکر ہے کہ سب قرضہ ادا ہو گیا۔
قولِ فیصل ۔ اب اردو بھی ہے۔
اَدَا ۔ عمل میں آنے کی جگہ۔
محلِ صرف ۔ شان و شوکت کیسی بس ایک رسم ادا ہو گئی۔
اَدَا ۔ انجام دینے کی جگہ جیسے فرض ادا ہو گیا۔
قولِ فیصل ۔ رسم ادا ہونا اور فرض ادا ہونے میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔ صاحب امیر اللغات نے خدا جانے کیوں الگ الگ لکھا۔
اَدَا ۔ وہ عبادت جو اپنے وقت پر ہو۔ قضا کی ضد۔
قولِ فیصل ۔ اگرچہ یہ فقہا کی اصطلاح ہے لیکن اب بالعموم سب بولتے ہیں۔
اَدَا ۔ معشوقانہ ناز و انداز ۔ فارسی۔

اداسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا تلق

اَدَا ۔ اشارہ ، قرینہ جیسے ادا فہم ، ادا شناس ،
اَدَا بدا ۔ بے باق ۔ اب کچھ قرضہ باقی نہیں۔
غیر فصیح ،
محلِ صرف ۔ ہم تم ادا بدا ۔ اب تمہارا ایک پیسہ باقی نہیں۔
قولِ فیصل ۔ عوام کی اصطلاح ۔ خواص نہیں بولتے
اَدَا بانکی ہونا ۔ وہ انداز جس میں بانکپن ہو۔

ہائے وہ بانکی ادائیں اس بتِ خونخوار کی
شوخیاں گفتار کی اٹھکھیلیاں رفتار کی (داغ)

قولِ فیصل ۔ فصحائے لکھنؤ کمی کے ساتھ بولتے تھے اور بولتے ہیں۔
اَدَا بدا ہونا ۔ بے باق ہونا (دیکھیے ادا بدا)
قولِ فیصل ۔ عوام اور دیہاتیوں کی اصطلاح ۔
اَدَا بند ۔ وہ خوش گو شاعر جو معشوق کی اداؤں کی سچی تصویر کھینچ دے۔

یہی انداز باندھے ہیں یہی ناز
قیامت میر صاحب ہیں ادا بند میر

اَدَا بندی ۔ معشوق کی ادائیں اس طرح نظم کرنا کہ مکمل تصویر کھنچ جائے۔

غزل اپنی ہو مرقع جو ادا بندی ہو
بحر ہر شعر میں معشوق کی تصویر کھنچے بحر

اَدَا ٹپکنا ۔ ظاہر ہونا ، نمایاں ہونا۔

رنگ میں ڈوبے ہوئے ہیں نو بہارِ چمن
پتے پتے سے ٹپکتی ہے ادا برسات کی ناظم

قولِ فیصل ۔ اب کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔
اَدَا لبھنا ۔ اچھی معلوم ہونا ، دل کو بہت بھلی لگنا ،

آپ نے کی ہیں عبث شرم سے نیچی آنکھیں
چبھ گئی ہے یہی ادا دل میں نظر کی صورت جہلم

ادا چھانا ۔ معشوق کا ہمہ تن ناز ہونا۔
اردو ، غیر فصیح ،

ہر ادا ستارہ ہے سراپا اس کا پا ایسی چھائی ہوئی جاتی ہے نظر کو جو ادا ہو شوخی اور بے حد [illegible]

قولِ فیصل ۔ اساتذۂ لکھنؤ کے کلام میں نہیں ملتا۔
اَدَا دکھانا ۔ ناز و انداز معشوقانہ دکھانا۔

ادائیں سب اپنی دکھاتی چلی
چھپا منہ کو اور مسکراتی چلی میر حسن

اَدَا رکھنا ۔ صاحبِ ادا ، ادا والا ہونا۔

گل ہو مہتاب ہو آئینہ ہو خورشید ہو میر
اپنا محبوب وہی ہے جو ادا رکھتا ہے

اِدَارَہ ۔ (इदारा) احاطہ ، محیط
کسی امر کی پوری ذمہ داری جس میں ہو وہ ادارہ کہلاتا ہے۔
قولِ فیصل ۔ ادارت کے بھی یہی معنی ہیں۔
اُدَاس ۔ (उदास) سنسکرت
افسردہ ، غمگین ،

یاروں میں خاک بیٹھیے کیا بات کیجیے
لگتے ہیں دل نہیں ہے طبیعت اداس ہم خواجہ

اُدَاس ۔ سونا ، بے رونق ،

ہر اک مکان کو ہے مکیں سے شرف اسد
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے خواجہ

اُدَاس ۔ بیزار و برخاستہ خاطر۔

تو جو دم بھر نہ مرے پاس ہوا
جی مرا جینے سے اداس ہوا ناسخ

قولِ فیصل ۔ موجودہ دور میں اداس بمعنی بیزار متروک ہے۔
اُدَاس ۔ روشنی کے لیے ، کم کم ، بجھی بجھی ،
محلِ صرف ۔ شمع کی روشنی اداس ہو چلی شاید صبح ہو رہی ہے۔
اُدَاس ۔ (دھوپ کے لیے)

اداس دھوپ زندگی جاندنی لگتی ہو
جو ایسا بیاں ذرے سے تیز چلتی ہو حسن

اُداس - (رنگ کے لیے) ہلکا، پھیکا،

اُڑ چلا باغ سے ترے آگے
رنگِ گل اس قدر اُداس ہوا — ناسخ

قولِ فیصل - صاحب امیر اللغات نے اس شعر میں اُداس کے معنی صرف ہلکے اور پھیکے کے لکھے ہیں یہاں پر اُداس بمعنی شرمندہ زیادہ مناسب ہے۔ چونکہ معشوق کے رُخ کی رنگینی گل سے زیادہ بہتر و خوشنما ہے۔ اس لیے تاب مقابلہ نہ لا سکا اور شرمندگی و خجالت کی وجہ سے رنگِ گل اُڑ گیا۔

اُداس - شوخ کی ضد، پھیکا،

دیکھنا کیا اُداس چتون سے
بے نمک کتنا سانولاپن ہے — حق

اُداسا - بوریا بستر، اوڑھنا بچھونا،
ہندی مذکر۔

قولِ فیصل - صرف آزاد و فقرا کی اصطلاح ہے عوام ناواقف۔

اُداسا کسنا - بوریا بستر باندھنا۔ ارادۂ سفر کرنا۔

نہیں اس شہر میں کوئی جو آزادوں کا طالب ہو
اُداسا کیجے اب وحشت بلا رہی ہے سمجھیے — رشک

قولِ فیصل - اب نظم میں متروک۔

اُداسا کھینچنا - یکسو ہونا، ہر طرف سے قطع تعلق کر کے ایک طرف دھیان لگانا۔

ہو یاد میں تمہاری بیٹھا ہوا مراقب
چار م فلک پہ عیسیٰ کھینچے ہوئے اُداسا — افشاں

قولِ فیصل - اب متروک ہے۔

اُداس بیٹھنا - رنجیدہ و غمگین کی صورت میں بیٹھنا۔

بھرتے ہیں آنکھوں میں آنسو اداس بیٹھے ہو
یہ کس غریب کی تربت کے پاس بیٹھے ہو — (نقش)

اُداس رکھنا - (دل اور طبیعت کے ساتھ) غمگین اور افسردہ رکھنا۔

اے خنک دل کو کبھی دیجئے جو سرگرمِ نشاط
غم کو جا دل میں نہ دے جی کو نہ رکھ اپنے اُداس — ذوق

اُداس رہنا - غمگین اور افسردہ خاطر رہنا۔

عید ہر سال ہو فرخ تجھے با عیش و نشاط
تو ہمیشہ رہے خوش اور ترا بدخواہ اُداس — ذوق

اُداس کرنا - افسردہ اور رنجیدہ کرنا۔

کبھی خوش کیا اور گاہ ہے اُداس
کبھی دور بیٹھی کبھی اس کے پاس — میر حسن

اُداس ہونا - رنجیدہ ہونا۔ چپ چپ ہونا [illegible]

اُداسی - افسردگی۔ سناٹا۔ بے رونقی۔
ہندی، مؤنث، فصیح، رائج،

صورتِ جامِ درخشاں ہو کے میری آنکھ
اب اُداسی صفتِ شمعِ سحر پیدا کر — [illegible]

قولِ فیصل - اب اُردو ہے مع الترکیب استعمال ناجائز،

اُداسی برسنا - ویرانگی، پریشانی، حد سے زیادہ نمایاں ہونا۔
اُردو، فصیح، رائج،

فرقت میں میرا یسی برستی ہے اُداسی
روتے ہیں سب حال پہ دیوانگی بھی — میر تسکین

اُداسی پھیلنا - سناٹا اور بے رونقی ہو جانا۔
اُردو، فصیح، رائج،

زوالِ حسنِ جاناں سے ہوئے افسردہ دل عاشق
اُداسی بزم میں پھیلی چراغِ صبح گاہی سے — میر

اُداسی چھانا - اُداسی برسنا۔
اُردو، فصیح، رائج۔

شہر پر کیا اُداسی چھائی ہے جدھر دیکھو ہو رہی جدائی ہے
اختر شاہ اودھ

اَدا شوخ ہونا - وہ ادا جس میں بہت زیادہ دلکشی ہو۔ اور شرارت میں ڈوبی ہوئی ہو۔

ہر نگہ تیری انتہا کی شریر
ہر ادا تیری انتہا کی شوخ — اسلام

اَدا شناس - اشارے اور قرینے سے عندیہ پہچاننے والا۔ معشوقوں کی اداؤں کا سمجھنے والا۔
محلِ صحت - آپ بڑے ادا شناس ہیں فوراً تاڑ جاتے ہیں۔

اَدا فہم - ادا شناس۔

ہیں زود فہم داں حکم پر جیسی
ہیں ادا فہم سپہر گردانی — سوز

اَدا کرنا - بے باکی کرنا۔
اردو، فصیح۔

پے جاؤں نہ کیوں میں ساقیا قرض
کریں گے ساقی کوثر ادا قرض — ناسخ

اَدا کرنا - (رسم کے ساتھ) عمل میں لانا۔

جنازہ اٹھ چکے میرا تو تم بھی
ادا رسم مبارک باد کرنا — نسیم

اَدا کرنا - (نماز کے ساتھ) قضا کی ضد۔
محلِ صحت - نماز فضیلت کے وقت ادا کیا کرو۔

اَدا کرنا - مطلب کے ساتھ۔ کہنا۔
محلِ صحت - سب کے سامنے آپ مطلب ادا کر گئے اور سوائے میرے کوئی نہ سمجھا۔

اَدا کرنا - شکریہ کے ساتھ (اور شکر کے ساتھ)
محلِ صحت - ہم آپ کی محبت کا کہاں تک شکریہ ادا کریں۔

فلک یہ کرتا ہے ہر شب ادا جو سجدۂ شکر
نشانِ سجدہ ہے زیبِ جبینِ ماہ منیر — ذوق

ادا کرنا - (قلم کے ساتھ) لکھنا

کی ۔ عربی ۔

قولِ فیصل ۔ صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے

اَدَبا ۔ لگانا ادب ۔ از روئے ادب ۔ عربی بصورت تمیز ۔

محلِ صورت ۔ قبلہ و کعبہ سے ادبا عرض کر رہا ہوں جو یہ کہہ رہا تھا وہی صحیح تھا ۔

قولِ فیصل ۔ گو پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے لیکن اردو زبان میں داخل نہیں ۔

اِدْبار ۔ (इदबार) پیٹھ دکھانا (دولت کا) اقبال کی ضد ۔ افلاس ، پریشانی ، عربی ، مذکر ،

جن کا اقبال نہیں اُن کو ہے فکرِ اقبال

اہلِ اقبال کو دن رات ہے ادبار کا خوف — سحر

قولِ فیصل ۔ پڑھا لکھا طبقہ ادبار بکسر اول استعمال کرتا ہے ۔ عوام ، جہلا ادبار بفتح اول بکثرت بولتے ہیں جو غلط ہے مگر کثرتِ استعمال مجبور کرتی ہے کہ اس کو اردو سمجھتے ہوئے صحیح مان لیا جائے ۔

اِدْبار آنا ۔ اجڑ جانا ۔ نحوست آنا ۔

پھر اٹھا جو خریداروں سے بازار

نظر ناگاہ آئی شکلِ ادبار — امیر مینائی

اَدَب آداب ۔ تہذیب ، قاعدہ ، تمیز ، شائستگی

دیکھ کر تجھ کو نہ کیوں گردنِ مینا جھک جائے

یہ سلامی بھی تو داخل ادب آداب میں ہے — برق

اَدَب آموز ۔ ادب سکھانے والا ، اسم فاعل ترکیبی

عارفوں کو ہر صدائے بلبلہ ادب آموز ہے

مانع گردن کشی ہے اختلاجِ آب کا — ناسخ

اَدَب آموز ۔ وہ جو ادب سیکھے ہوئے ہو ، اسم مفعول

ادب آموز ہوں ہمیشہ ، ذرہ لیتے دادی کا

نہیں ممکن کہ گرداں کے پڑے رہو پلادادی — مصحفی

اَدَب پکڑنا ۔ ادب سیکھنا ۔ تہذیب اختیار کرنا

(مثلاً) اس کی صورت دیکھنے سے آدمی بن جائے اس پاس بیٹھنے سے انسانیت حاصل کرے ۔ سایہ پڑ جانے سے سلیقہ سیکھے ۔ ہوا لگ جانے سے ادب پکڑے (مرآۃ العروس) فصحائے لکھنؤ ادب سیکھنے کو اس سے فصیح جانتے ہیں ۔ (امیر اللغات)

قولِ فیصل ۔ صاحب امیر اللغات کا یہ فیصلہ صحیح نہیں ہے ۔ فصحائے لکھنؤ ادب سیکھنا بولتے ہیں ۔ ادب پکڑنا نہیں بولتے ۔ یہ محاورہ لکھنؤ میں فصاحت کے درجہ تک نہیں پہونچا ۔

اَدُّ بدا کے ۔ عمداً ، ضرور ، بالضرور ، خواہ مخواہ ضد کے محل پر ۔

اردو ، غیر فصیح ۔ مشترک عوام لکھنؤ دلی ،

اس کا نقصان جس میں ہوتا ہے

کام کرتا ہے اُدّ بدا کے وہی — آتش

قولِ فیصل ۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں ۔ اُدّ بدا کے کام کرنا اور اُدّ بدا کے کرنا بھی بولتی ہیں ۔ موجودہ دور میں فصحا نے استعمال ترک کر دیا ۔

اُدّ بدائی ہوئی بات ۔ عورتوں کی زبان ۔

اَدَب دینا ۔ تہذیب و شائستگی کی تعلیم کرنا ۔

فقرہ ۔ اُس کو اپنا ادب دو کہ گھر کے کام دیں کا بھی سکے (بقیہ محاورہ) لکھنؤ میں کم سنا گیا (امیر اللغات) ۔

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ نے شاید ہی استعمال کیا ہو ۔

اَدَب سکھانا ۔ تہذیب و شائستگی کی تعلیم دینا ۔

اَدَب سیکھنا ۔ تہذیب سیکھنا ۔

میرے آگے تیز کا دعویٰ

جاؤ بر سوں ابھی ادب سیکھو — تسلیم

اَدَب قاعدہ ۔ تہذیب ۔ آداب آداب ۔

محلِ صورت ۔ تم دیہات میں رہنے سے ادب قاعدہ بھول گئے ۔ بڑوں کی بات میں دخل دیتے ہو ۔

اَدَب کرنا ۔ لحاظ کرنا ۔ تہذیب سے پیش آنا ۔

ادب کرتے ہیں رندانِ خوش انجام

زباں سے کہہ نہیں سکتے دے جام — الف لیلیٰ

قولِ فیصل ۔ سب بولتے ہیں ۔

اِدْخال ۔ داخل کرنا ۔ عربی مصدر ۔ مذکر ۔

اِدْخالُ السُّرورِ فی قلبِ المومن ۔ مومن کو خوش کرنا

اَدْراج ۔ उदराज ایک قسم کا زیور جو عورتیں کانوں میں پہنتی ہیں جس کا رخ رخسار کی طرف رہتا ہے ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ

مثال ۔ یہ تمہی نبض میں دبائے اور راج کا مالا پہنے آواز بلند بانگ لگاتا جاتا ہے ۔ سامعت بجا ہیں خشکی بجا ہیں ۔ (از فسانۂ آزاد)

تحقیق ۔ اور راج ڈھائی ، تین چار تولے سے زیادہ کا نہیں ہوتا ۔ زیادہ تر چاندی کا ہوتا ہے ۔ قدیم زمانے میں اور راج کا بہت زیادہ رواج تھا چنانچہ پرانے زمانے کے طلائی عددوں کی فہرستوں میں برابر اور راج کا اندراج پایا جاتا ہے ، ہندی تھا اب اردو بھی ہے اس کی جمع صرف واؤ نون کے ساتھ بولی جاتی ہے

قولِ فیصل ۔ فسانۂ آزاد میں اور راج کا مالا پہننا لکھا ہے ۔ میری سمجھ میں اور راج کا مالا نہیں آیا کیونکہ اور راج صرف کان تک محدود رہتا ہے اگر مؤلف فسانۂ آزاد اس کے بجائے جھالے لکھتے تو ٹھیک تھا کیونکہ جھالے سینے تک پہنتے ہیں اور اس کا مالا بن سکتا ہے ۔

اِدْرار ۔ इदरार بہنا ، جاری ہونا ، تیز ہونا ، برسنا ، فضل بخشش کرنا ۔

عربی ، مذکر ، مصدر ، باب افعال سے ، رائج ،

قولِ فیصل ۔ زیادہ تر پیشاب کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے ۔ حکما کی اصطلاح ۔ جیسے حکیم مریض سے پوچھے

کہ میں نے مدرات استعمال کرائے تھے۔ ادرار ہوا یا
نہیں۔ یعنی پیشاب کافی طور سے آیا۔
اِدْرَاک [illegible] مؤنث بمعنی سمجھ کا پانا۔
دریافت کرنا، عقل، فہم۔
عربی، مذکر، مصدر، باب افعال سے، رائج،
غیر محسوسات کا ادراک کرتی ہے یہی عزیز لکھنوی
تخلیہ میں سیر ہفت افلاک کرتی ہے یہی
سچے برسوں ہوئے ادراک لگائے اوکاں ابرو
ابھی تک دل میں کچھ کچھ درد کا ادراک رہتا ہے آزاد
اَدْرَسا۔ अदरसा اردو، ایک قسم کا
دیسی کپڑا، جس کی بناوٹ میں جھر جھراہٹ ہوتی ہے
اور اسی کو ادھر بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ سنسکرت سے
بنا ہے۔ ات بمعنی بہت اور رسا بمعنی رسنے والا۔
نہیں ملبوس کوئی بہتر اس عریانی سے ہے
یہی ہو چکی ہموری یہی اپنا ادرسا ہو برتن
قول فیصل۔ چونکہ یہ لباس متروک لہٰذا استعمال
بھی متروک ہے۔
اَدْرَک अदरक ایک قسم کی خوشبودار
جڑ۔ فارسی، فصیح، رائج، مشترک، خاص عام
لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
چرخ دکھاد کو مصرف ہے ہو دہشت ٹکے
آب گریا کرشا ہے یہ پیاز و ادرک سودا
قول فیصل۔ اب اردو بھی ہے۔ خشک کی ہوئی
ادرک کو سونٹھ کہتے ہیں۔ اس کا مزاج گرم و خشک ہے
معدہ اور جگر کی مقوی ہے۔ ریاح کی کاسر ہے۔ اشتہا
بڑھاتی ہے۔ کھانے کی چیزوں (کباب۔ سالن
اچار وغیرہ) میں ڈالی جاتی ہے۔ صرف ارہر کی
دال اور دال مسور کی دال میں ادرک نہیں ڈالتے
دنیا کے تمام گرم ملک اور ہندوستان کے سب حصوں میں
کوہ ہمالیہ سے لے کے راس کماری تک بوئی بھی جاتی
ہے اور استعمال بھی کی جاتی ہے۔ اس کا مربہ بھی بنایا
جاتا ہے۔ انگریزی دواؤں میں بھی استعمال ہوتی ہے
اَدْرَک کا پنجا۔ مین گرہی ہوئی ادرک۔
اَدْرَکی۔ نئے گڑ میں سونٹھ ملا کے اس کی ٹکیاں
بٹیاں بناتے ہیں۔
اردو، فصیح،
قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفی نے لکھا ہے کہ
اب گڑ کی پتلی پتلی عام ٹکیوں کو بھی ادرکیاں کہہ کر
فروخت کرتے ہیں۔ لکھنؤ کا ابھی تک یہ طریقہ نہیں ہے
اَدْرَکی پیاز۔ وہ پیاز جس میں ترہ نہ ہو اور
پیاز بھی پیازہ ہو
اِدْرِیس ۱ عبرانی، اخنوخ، یا اخنوخ معرب
جس کے معنی پڑھنے والا ہیں۔
عربی، مذکر،
ادریس ۲ ایک پیغمبر جو حضرت آدم کی اولاد سے
ساتویں پشت میں تھے توریت کی رو سے ۳۶۵ برس
کی عمر پائی اور زندہ آسمان پر چلے گئے۔ (اوکس لغات)
اور صاحب غیاث اللغات نے لکھا ہے کہ بہشت میں زندہ
داخل ہوئے۔ آپ حضرت شیث کی اولاد میں ہیں اور
حضرت آدم سے پانچویں پشت ہے۔ دریائے مصر پر
پیدا ہوئے علم نجوم اور سینا اور لکھنا آپ کی ایجاد ہے
ہاروت و ماروت نے آپ ہی سے شفاعت کی درخواست
کی تھی۔
ادریسی۔ ابو عبداللہ بن محمد عرب جغرافیہ داں۔
اس نے تین چار کتابیں جغرافیہ دنیا کے متعلق لکھی ہیں
اس نے شاہ سسلی کے پاس ملازمت کرلی تھی جس کے
لیے ایک چاندی کا کرہ تیار کیا۔
اَدْڑا گُدڑا۔ اَدْڑ گُدڑ (ہندی مذکر)
چیتھڑے اترے ہوئے پرانے کپڑے۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں بہت کم بولتے ہیں۔
اِدِّعَا۔ اِدِّعَاءٌ۔ ([illegible])
دعویٰ کرنا۔
عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک، خواص لکھنؤ
دہلی۔
تونہ آئی وہ ادعا کرتا
غیر ادعائے جاں بازی امیر مینائی
قول فیصل۔ عوام کم بولتے ہیں۔ مردوں کی
زبان، لیکن عورتیں بھی کبھی کے ساتھ بولتی ہیں۔
اگرچہ اردو میں کافی استعمال ہے لیکن اردو کہے جانے
کا مستحق نہیں۔
اَدْعِیہ۔ اَدْعِیَہ۔ ([illegible])
بہت دعائیں، دعا کی جمع۔
عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی
محل صرف۔ تمہارا ابا کا بہت باخدا ہے۔ صبح کی نماز
اور تلاوت قرآن کے بعد گھنٹوں ادعیہ پڑھا کرتا ہے
قول فیصل۔ دہلی میں کثرت بولتے ہیں۔ وہ دعائیں
جو رسول اور ائمہ طاہرین یعنی بارہ اماموں سے منقول
ہیں انہیں کو ادعیہ ماثورہ بھی کہتے ہیں۔ اردو زبان
کے اعتبار سے ادعیہ کے محل پر دعائیں بولنا زیادہ
فصیح ہے۔
اِدْغَام۔ ([illegible]) ایک جنس کے
دو حرفوں کو ملانا، عربی، مذکر،
میں نے پوچھا جس کی ترکیب کا کیا نام تھا
نبض کے بولے لطف وہ تجنیس کا ادغام تھا
قول فیصل۔ صرفیوں اور نحویوں کی خاص اصطلاح
اَدَق۔ ([illegible]) نہایت مشکل، دقیق تر،
عربی، مذکر، صفت، رائج، مشترک خواص
لکھنؤ دہلی۔

اُدّن پدّن ۔ دو آدمیوں کا یا چند آدمیوں کا شرط بد کے خاموش بیٹھنا۔
اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج، عورتیں اور بچے زیادہ بولتے ہیں۔
محل صرف۔ تم دونوں لڑکے ایک جگہ خاموش کیوں بیٹھے ہو کیا "اُدّن پدّن" بدی ہے۔
تحقیق۔ "اُدّن پدّن" کا بدنے کے ساتھ استعمال ہے۔ دو چار یا چند لڑکے جب ایک جگہ پر جمع ہوتے ہیں اور اتفاقاً کسی ایک کا پاد نکل جاتا ہے اور بدبو پھیلتی ہے (جس کو عام لوگ ہوا نکلنا بھی کہتے ہیں اور ضعفاء ریاح کہتے ہیں) اور پتہ نہیں چلتا کس نے پادا ہے تو ایک دوسرے کا نام لگاتا ہے ہر لڑکا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نے نہیں پادا۔ تو ہر لڑکا اپنی صداقت کے لیے "اُدّن پدّن" بد لیتا ہے اور اس یقین کے ساتھ بدتا ہے کہ جس کا ریاح نکلا ہوگا۔ پہلے وہی بولے گا۔ "اُدّن پدّن" بدنے کے بعد سب خاموش ہو کے بیٹھ جاتے ہیں۔ "اُدّن پدّن" بدنے میں جو چند جملے کہے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ "اُدّن پدّن نون چپدّن کالی چپدّنی کا اسوت، پادنے والا اس مضبوط جب تک ہم نہ بولیں کالی چڑیا نہ بولے۔ جو بولے وہ راجہ کا پتلا نہلا کر کھائے جو نہ بولے وہ ٹھنڈی صراحی کا پانی پیے۔" اس کے بعد سب خاموش بیٹھے رہتے ہیں اتفاقاً جب کوئی بول اٹھتا ہے خواہ اس کا ریاح نکلا ہو یا نہ نکلا ہو وہ ملزم قرار پاجاتا ہے اس وقت سب لڑکے مل کے یہ کہتے ہیں۔ "ہاتھی گھوڑا کھول دیا پادنے والا بول دیا۔"

اُدْوَار ۔ بہت سے دور۔ دور کی جمع۔

اُدْوَان ۔ وہ رسی یا ستلی یا بند جو پلنگ یا چارپائی کی پائنتی کی طرف اس لیے ڈالتے ہیں کہ پلنگ کھنچا اور کسا رہے۔
ہندی، مؤنث، رائج، فصیح، مشترک، دہلی عورت مرد
غیر کے ذرے چھپا کر پان ہیں
ڈال رکھا ہے مجھے ادوان میں — ذوق
قول فیصل۔ دہلی کی خاص زبان۔ باعتبار دہلی اردو بھی ہے۔ اس کی جمع (ی ان۔ اور وان) کے ساتھ بولی جاتی ہے جیسے ادونیں، ادوائیں۔

اُدْوَائن ۔ (دیکھیے ادوان)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں ادوائن کہتے ہیں۔ لکھنؤ کی خاص زبان۔ سنسکرت میں (ادو) کے معنے نیچے اور (اَیَن) کے معنے بننا۔ اس سے اُدوائن بنا ہے اس لئے کر بھی ادوائن کہتے ہیں جو چرخے میں لگایا جاتا ہے۔

اُدوائن باندھنا ۔ ادوائن ڈالنا۔

اُدوائن ڈھیلی ہونا ۔ اُدوائن ڈھیلی پڑجانا۔

اُدوائن کا تُوتا ۔ وہ شخص جو بجز شہر شہر کے بے ڈھنگی چال چلے یا بہت سست ہو۔
مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک، عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
قول فیصل۔ چوں کہ توتے کو اُدوائن پر چلنے میں دشواری ہوتی ہے ٹانگیں پھیلا کے اور جو پنجے سے ادوائن پکڑ کے چلتا ہے اس لیے پھبتی کے طور پر اس شخص کو کہتے جو ٹانگیں پھیلا کے آہستہ آہستہ چلتا ہو۔
بعض تحریروں میں توتا (ط) سے بھی لکھا دیکھا گیا ہے جیسے (طوطا) لیکن (صواو و ت) سے لکھنا چاہیے چونکہ اردو ہے۔

اُدوائن کاٹنا ۔ کمزور مریض کے لیے ادوائن کاٹنا تاکہ نیچے کھسک کر آسانی سے پاخانہ پیشاب کر سکے
محل صرف۔ بہت بیمار ہے چچا کی اب یہ حالت ہے کہ ادوائن کاٹ دی گئی۔

اُدوائن کسنا ۔ ادوائن کھینچنا۔

اُدوائن کھولنا ۔ پلنگ کے پائنتی کی رسی کھولنا۔ یعنی پلنگ سے علیحدہ کر لینا۔

اُدوائن کھینچنا ۔ پائنتی کی رسی کو اس لیے کھینچنا کہ پلنگ کس جائے۔

اَدوِیہ ۔ بہت سی دوائیں
عربی، مذکر، دوائی جمع۔
ساری یہ ادویہ تو کرا دی ہیں
ادویہ ایسی پا بھی جاتی ہیں — بشیر
قول فیصل۔ دہلی میں مؤنث اور لکھنؤ میں مذکر مستعمل ہے۔ اہل لکھنؤ ہر عربی جمع کو مذکر بولتے ہیں۔ عام اس سے کہ اس کا واحد مؤنث ہو یا مذکر۔

آدھا ۔ کسی مقدار معینہ کا نصف۔
ہندی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک، عوام خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
قول فیصل۔ اب اردو کا ہے۔ سنسکرت میں اَردّھ، (ناگری رسم الخط میں (ر) مخفف ہو کر (آدھ) ہوا اور بھاکا میں (آدھا) ہو گیا۔

آدھا ۔ لڑکوں کا کھیل
اردو، غیر فصیح، مشترک لکھنؤ دہلی۔
عہد طفلی میں رہا غم ہی فلک اپنا
کھیل میں بھی کبھی ادھانہ بھایا ری کا — ناسخ
طریقہ۔ بچوں کا ایک کھیل ہے وہ آپس میں اقرار کرتے ہیں کہ جب ایک دوسرے کو کوئی چیز کھاتے دیکھے تو آدھی بانٹ لے چنانچہ ایک دوسرے کو کھاتے دیکھ کے کہتا ہے "آدھا" جو کھاتا ہوتا ہے وہ آدھی بانٹ دیتا ہے۔
قول فیصل۔ اب چونکہ یہ کھیل نہیں کھیلا جاتا لہٰذا متروک۔

آدھا ۔ بوتل کا نصف۔

اُردو، مذکر فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ تم چوک جا رہے ہو۔ ایک اَدّھا کیوڑے کا لیتے آنا۔
قول فیصل۔ نشہ میں دوکاندار بوتل کو پیچ ہی پکارتے پھرتے ہیں۔ اَدّھا بوتل بیچ ڈالو۔ خاص طور سے آدھی بوتل شراب کو بھی اَدّھا کہتے ہیں۔ شراب خواروں کی خاص اصطلاح۔

اَدّھا۔ بیل گاڑی سے چھوٹا جس میں گاڑی کے پہیے ہوں اور دو بیل جتے ہوں۔
ہندی، اب اُردو بھی ہے، مذکر فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
قول فیصل۔ فصیح اس لیے کہ فصحائے لکھنؤ مجبوراً یہی بولتے ہیں اس لیے کہ اس محل پر اور کچھ کہہ ہی نہیں سکتے بیل گاڑی کا نصف ہوتا ہے اس لیے اَدّھا کہتے ہیں۔ دیہاتیوں کی خاص اصطلاح۔

اَدّھا۔ طبلہ اور پکھاوج کی تالوں میں سے ایک تال (از امیر اللغات)
تحقیق۔ طبلے کی ساڑھے بارہ تالیں ہیں۔ ان تالوں میں سے چھ تالوں کو ماترا کہتے ہیں۔ اور ایک ضرب جس کو سم کہتے ہیں۔ چھ ماترے یہ ہیں۔ دِھن۔ دِھن تا۔ دھا۔ تِرکٹ۔ تا۔ اور ان چھ ماتروں اور ایک ضرب کے مجموعے کو اَدھا کہتے ہیں۔ علم موسیقی کی اصطلاح۔

اَدّھا۔ ڈبیتی، اجادانی، سنگی، مشروع کے تھان کا نصف (از امیر اللغات)
قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

اُدّھا۔ بوچے کی قطع کی ٹوپی (از امیر اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہ اب اس قطع کی ٹوپی ہوتی نہ بولتے ہیں۔

اُدّھا۔ کانچ کی چوڑیوں کے پورے جوڑے کا نصف (از امیر اللغات)
قول فیصل۔ عموماً نہیں بولتے۔ منہاروں کی خاص اصطلاح۔

اَدّھا۔ کانپور کے ایک مشہور پہلوان کا نام جس نے آغا پہلوان کو لکھنؤ میں سنہ میں چت کر دیا تھا۔

اَدّھا۔ وہ کنکوا جو آدھے تاؤ کا بنایا جاتا ہے۔
اُردو، رائج، مشترک، عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ یاد رکھو پٹنہ والے یوسف حسین کے ہاتھ کا اَدھا پورے تاوے اور بھی کم تاؤ سے زیادہ اُڑ رہا ہے۔
قول فیصل۔ کنکوا بازوں کی خاص اصطلاح۔
اہل دہلی کنکوے کو پتنگ کہتے ہیں۔

اُدّھا۔ نگّن۔ لکھنؤ کی مشہور طوائف کا نام، جو ناچنے اور بھاؤ بتانے میں کسی طرح نمو اچھو سے کم نہ تھی۔ مشہور ہے کہ بندادین کے شاگردوں میں ممتاز حیثیت رکھتی تھی۔

اَدّھا اُدھند۔ کثرت کے محل پر۔ زیادتی کے معنی میں بے سوچے سمجھے۔
اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

> اَدّھا دھند روتے ہیں آنکھوں سے خوں
> نہیں دیکھتے ہم دگر کی طرف — تیر

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ نہیں استعمال کرتے۔

اَدّھار۔ خوراک، اتنی غذا جس سے بھوک جاتی رہے مگر سیری نہ ہو۔
ہندی، مذکر، غیر فصیح، مثل جیسے تمہارے منہ کا اُگال ہمارے پیٹ کا آدھار۔
قول فیصل۔ سنسکرت میں آدھار جس کے معنی سہارا یہ لفظ اُردو نہ ہوسکا۔

اُدھار۔ قرض۔ نقد کی ضد۔ ہندی، مذکر

> بے دام مرغ دل ہے مرے سوزِ تپ آفتاب
> دھرے ہے روزِ حشر کے پر کون اُدھار پے — ذوق

قول فیصل۔ اب اُردو بھی ہے، سنسکرت میں اُدّھار بولتے ہیں۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔

اُدھار آنا۔ کوئی چیز قرض، خریدی جانا۔
اُردو، غیر فصیح۔
محل صرف۔ تمہارے یہاں تمام سودا بازار سے اُدھار آتا ہے۔
قول فیصل۔ کسی پر قرض آنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے۔

> بولے وہ بوسہ کے تقاضہ پر
> کیا تمہارا اُدھار آتا ہے — مشرف

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔

اُدھار بیوپار۔ قرض، اُردو، مذکر غیر فصیح
محل صرف۔ اس وقت اُدھار بیوپار سے کام چلاؤ آئندہ مہینہ پر دے دینا۔
قول فیصل۔ فصحا نہیں بولتے۔

اُدھار دیجے دشمن کیجے۔ یہ مقولہ قرض کی مذمت میں بولا جاتا ہے۔ یعنی قرض کا لین دین نااتفاقی پیدا کرتا ہے۔ (از امیر اللغات)

اُدھار دینا۔ قرض دینا۔ اُردو، غیر فصیح۔

> دل چاہتا ہو مفت ملے نقد داغِ عشق
> اس بد چلن کو کوئی نہ کوڑی اُدھار دے — داغ

قول فیصل۔ فصحا نہیں بولتے۔

اُدھار کھانا۔ جانی دشمن ہونا۔ کسی ایک کے ساتھ برابر دشمنی کرنے کے محل پر۔
اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ

دلی عورت مرد

اس پہ بیزار ہو رہیں اٹھائے ہوئے
اس پہ بیٹوں میں اُدھار کھائے ہوئے — مثنوی گلزار نسیم

تحقیق۔ ہندوستان میں بہت پرانا قاعدہ یہ تھا کہ ہندو راجواڑوں میں جب کوئی راجہ مرجاتا تھا تو اس کا تمام لباس اور سامان واسباب جو اس کے روزانہ استعمال میں آتا تھا اس کے عزیز وہ کل سامان براہمن کو دیا کرتے تھے۔ براہمن اسی وعدہ پر قرض لیا کرتے تھے کہ بھائی جب کوئی راجہ مرے گا تو ہم تمہارا قرضہ دیں گے۔ اور اس براہمن کو فکر رہتی تھی کہ راجہ جلد کب مرے اور قرضہ ادا ہو۔ اسی وجہ سے یہ اصطلاح ہوگئی کہ جیسے فلاں انسان فلاں انسان پر اُدھار کھائے بیٹھا ہے یعنی وہ اس کا جانی دشمن ہے۔ اسی محل پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں بھی بولتے ہیں۔

اُدھار رکھانا۔ قرض سے کھانا

(دیکھیے اُدھار)

آپ کا بندہ اور پھروں ننگا
آپ کا نوکر اور کھائے اُدھار — غالب

اُدھار کھاتا۔ وہ کھاتا جس میں قرض کا لین دین لکھا جاتا ہے۔

قول فیصل۔ مہاجنوں کی اصطلاح، لکھنؤ کے بنیوں کی بھی خاص اصطلاح ہے۔

اُدھار کھانا پھوس کا تاپنا برابر ہے

جس طرح پھوس بہت جلد جل جاتا ہے اسی طرح اُدھار کی چیز میں برکت نہیں ہوتی۔ اُدھار کی مذمت میں کہتے ہیں۔ مثل

قول فیصل۔ فصحا نہیں بولتے۔ کا کی جگہ "سے" بھی بولتے ہیں۔

اُدھار کی کیا ماں مری ہے اپنی نقدی ہی قرض دے گا۔ ہر کیف کام چل جائے گا۔ مقولہ

قول فیصل۔ فصحا نہیں بولتے۔

اُدھار لینا۔ قرض لینا۔ اُردو، غیر فصیح،

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔

اُدھار مانگنا۔ قرض مانگنا۔

اُدھاری۔ [illegible] ایسا بیل جس سے ابھی کام نہ لیا گیا ہو اور جس نے ابھی بوجھ نہ اٹھایا ہو، ہندی، مذکر۔ یہ لفظ اُردو نہ ہوسکا۔

اُدھ بیچ۔ درمیان، اُردو

بلبل کا جی نکل کے بھی پہونچا نہ گل تلک
ادھ بیچ سے صبا اسے اپنے اڑا گئی — میر حسن

قول فیصل۔ اب متروک۔

اُدھ پکا۔ نیم پخت، آدھا پکا آدھا کچا (کھانے کے لیے، (فقرہ) بھوک کی حالت میں کچا ادھ پکا کچھ نہیں سوجھتا۔ اور بعض لوگ اسی جگہ ادھ کچا بھی بولتے ہیں (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ کھانے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے بلکہ پھل کو بھی ادھ پکا کہا جاسکتا ہے۔ فقرے میں صاحب امیر اللغات نے حالت کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی ازیادتی، جلدی، تیزی وغیرہ کے ہوسکتے ہیں۔ لیکن فصحا یہ فقرہ ہرگز نہیں بولیں گے۔ پھر لکھا ہے کہ اسی جگہ ادھ کچا بھی بولتے ہیں۔ لکھنؤ میں ادھ پکا کی جگہ ادھ کچا ہی زیادہ بولا جاتا ہے اور اصطلاح عوام میں بھی فصیح ہے

اُدھ پئی۔ آدھ پاؤ کے وزن کا باٹ۔ دو چھٹانک وزن، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ پلاؤ میں ادھ پئی گھی کم ہے۔ تین پاؤ سیر کا ادھ پئی کا پلاؤ بہت اچھا ہوتا ہے۔

اُدھ جلا۔ جو آدھا جلا ہوا ہو۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بہت کم استعمال ہے۔ بعض لوگ مؤنث کے لیے ادھ جلی بھی بولتے ہیں۔

اُدھ جل گگری چھلکت جائے۔

کم ظرف آدمی تھوڑی سی دولت پر اترانے لگتا ہے۔ اُردو مثل۔

قول فیصل۔ اب لکھنؤ کی عورتیں بھی کم بولتی ہیں

اَدھر۔ ۱۔ نچلا ہونٹ، ہونٹ، ہندی ۲۔ بدن کا نچلا حصہ ۳۔ آلۂ تناسل ۴۔ زمین اور آسمان کے درمیان کا ملا ہوا حصہ ۵۔ درمیان اور درمیانی فاصلہ ۶۔ وقفہ، درمیانی عرصہ ۷۔ صفت۔ ہوا میں درمیان میں۔ ۸۔ اکڑکر۔ بیچوں بیچ۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا اُردو زبان سے کوئی تعلق نہیں نہ ان معنوں میں مستعمل ہے۔

اُدھر۔ ۱۔ وہ شے جو کسی چیز سے متصل نہ ہو۔ عام اس سے کہ یمین و یسار کے اعتبار سے ہو یا تحت و فوق کے اعتبار سے۔

(دھر مشتق ہے دھرنا سے اور الف نفی کا ہے)

ادھر میں خاک ہو میری ہوا کے ہاتھوں سے
زمیں پسند نہ ہوں اور نہ آسمان پسند — جان صاحب

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُدھر۔ اس طرف، اسی جانب، اِدھر کے برعکس، اُردو، تابع فعل، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ادھر تو خیمۂ گردوں اداس لگتا تھا
اُدھر حسینؑ کا رن میں لباس لٹتا تھا — میر عشق

قول فیصل۔ فصحا اس بات کا لحاظ رکھتے ہیں کہ اِدھر کا جواب اُدھر لاتے ہیں اور یہاں کا جواب وہاں اور اِس طرف کا جواب اُس طرف۔ اہل دہلی قدیم زمانے سے

اس محل پر (ادھر سے) بولتے ہیں۔ اور اس کا عکس (ادھر سے) بولتے ہیں یعنی (اُدھر) جواب تک رائج ہے اور فصیح بھی ہے لیکن اہلِ دلی جہاں ادھر سے بولتے ہیں ادھر اُدھر بھی بولتے ہیں۔

لگ گئے ہیں دل اُس سے اب بارِ حیات
ادھر ہو گئی یا اُدھر ہو گئی — داغ

اُدھر۔ اُس طرف۔ اُس جانب۔ اِدھر کے برعکس (دیکھیے اِدھر)

نہیں فاصلہ بیچ میں اُدھر درد شکم سے
مُنہ فق تھا اور آنسو تھے رواں پیدوم سے — انیس

اِدھر اُدھر ۱؎۔ آس پاس، اردگرد، چار طرف۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دلی عورت مرد۔

اُٹھا کے شعلہ کی گردن اِدھر اُدھر دیکھا
کسی پتنگ کا کرتا ہے انتظار چراغ — عرش

اِدھر اُدھر ۲؎۔ یہاں وہاں، ایسی ویسی جگہ (دیکھیے اِدھر اُدھر ۳؎)

محل صرف۔ دیکھو یہ میرا ضروری خط ہے۔ اِدھر اُدھر نہ ڈال دینا ورنہ وقت پر نہیں ملے گا۔

اِدھر اُدھر ۳؎۔ دونوں طرف، داہنے بائیں (دیکھیے اِدھر اُدھر ۱؎)

کھلیں گے بازوؤں پر جان اِدھر اُدھر تعویذ
یہ نور تن کے عوض ہوں دل و جگر تعویذ — جان صاحب

اِدھر اُدھر ۴؎۔ جگہ بے جگہ، بے محل (دیکھیے اِدھر اُدھر ۲؎)

دل ویراں میں غم رہا تا عمر
کبھی یہ شے اِدھر اُدھر نہ ہوئی — داغ

اِدھر اُدھر ۵؎۔ پراگندہ، منتشر، تتر بتر (دیکھیے اِدھر اُدھر ۶؎)

محل صرف۔ سُنا ہے کل شہدے کی مسجد میں رات کو ڈاکو جمع تھے۔ وارد صبح ہی کو گارد کے دیکھ کے اِدھر اُدھر ہو گئے۔

اِدھر اُدھر ۶؎۔ غائب ہو جانا اور ٹل جانا یکجگہ (دیکھیے اِدھر اُدھر ۵؎)

محل صرف۔ کام کے وقت سب آدمی اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ ۵؎ اور ۶؎ کے معنی ایک ہی ہیں۔ بہت لطیف فرق کا لحاظ کرتے ہوئے مؤلف نے ۶؎ معنی نکالے۔

اِدھر اُدھر پھرنا۔ آوارگی، خانہ بدوشی، اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دلی عورت مرد۔

بیٹھوں گھر میں یہ ہو نہیں سکتا
روز پھرتا اِدھر اُدھر ہوں کہ — بجر

اِدھر اُدھر سے لینا نمبر (۱) ہر طرف سے اکٹھا کرنا (فقرہ) اِدھر اُدھر سے منی لے کر اور چندے پر چڑھا دو۔ نمبر (۲) اعتدال سے بڑھی ہوئی چیز کو کاٹنا چھانٹنا (فقرہ) مونچھیں بے قرینے بڑھ گئی ہیں۔ ذرا اِدھر اُدھر سے لے لو (حجام سے) جب تک شاخیں اِدھر اُدھر سے نہ لی جائیں گی درخت کا داک رہے گا۔

نمبر (۳) جا بجا سے قرض لینا (فقرہ) اب تو اِدھر اُدھر سے لے کر کام نکالنا چاہیے۔ پھر ادا کر دیا جائے گا۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے جو تین مختلف معنی لکھے ہیں۔ سوائے اس کے کہ محل صرف بدلا ہوا ہے ورنہ معنا ایک ہی ہیں۔

اِدھر اُدھر کر دینا۔ غائب کر دینا، چرا لینا۔

محل صرف۔ اُس کی عادت ہے کہ جہاں آنکھ بچی چیز اِدھر اُدھر کر دی۔

قول فیصل۔ چوری کے معنی میں اِدھر سے اُدھر کر دینا بھی بولتے ہیں۔

اِدھر اُدھر کی اُڑانا۔ موضوع سے ہٹ کے گفتگو کرنا۔ اُردو، غیر فصیح۔

محل صرف۔ مطلب کی بات کہو۔ کیا اِدھر اُدھر کی اُڑا رہے ہو۔

اِدھر اُدھر کی باتیں ۱؎۔ معمولی باتیں، یہاں وہاں کا ذکر۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دلی عورت مرد۔

محل صرف۔ کچھ اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے چلے گئے

اِدھر اُدھر کی باتیں ۲؎۔ مقصد کے علاوہ خلاف موضوع باتیں۔ جو کہنا ہے اس سے الگ باتیں (دیکھیے ۱؎)

محل صرف۔ تم کو جو کہنا ہو کہو اِدھر اُدھر کی باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔

اِدھر آیا اُدھر گیا۔ بہت جلد باقی نہ رہنا۔ اُردو، فصیح، ع

دُنیا کا مال کیا اِدھر آیا اُدھر گیا — تسلیم

قول فیصل۔ مال اور خیال وغیرہ کے لیے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ع

گویا خیال تھا اِدھر آیا اُدھر گیا — کمال

اِدھر دال اُدھر چاول بیچ میں کھٹ۔ جب بچے آپس میں کھیلتے ہیں اور کھیلتے کھیلتے جب کسی بچے سے بگڑ جاتے ہیں تو یہ جملہ کہہ کے گویا اس سے بگڑ جاتے ہیں۔ اور اسی محل پر یہ کہہ دیتے ہیں اِس ڈاڑھ میں دال اُس ڈاڑھ میں چاول بیچ میں کھٹ۔

اِدھر سے اُدھر کرنا۔ کسی چیز کو غائب کر دینا

اُدھر اِدھر کرنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ بڑا کا بڑا چمن نے اکھڑا بھی اور چیز اِدھر سے اُدھر کر دی۔

قولِ فیصل۔ بے ترتیب کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے تم نے پوری کتاب کے ورق اِدھر سے اُدھر کر دیئے۔

اِدھر سے اُدھر چلا جانا۔ غائب ہو جانا۔ اُردو۔

کہیں ایسا نہ ہو مجھے ہے یہ ڈر
کہ چلا جائے وہ اِدھر سے اُدھر — قلق

اُدھر سے آنا اِدھر سے جانا۔ عدم سے وجود میں آنا۔ دنیا سے خدا کے گھر جانا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ ؎

عدم آباد سے تا تنگنائے ملکِ ہستی تک
اُدھر سے کوئی آتا ہو اِدھر سے کوئی جاتا ہو — رند

اِدھر سے اُدھر پھرنا۔ آوارگی، خانہ بدوشی (دیکھیے اِدھر اُدھر پھرنا)

اِدھر قبلہ اُدھر قبر یا خیتیجہ نہیں کدھر۔ یعنی جب ایسا مسئلہ درپیش ہو جس کا ہر پہلو مشکل نظر آ رہا ہو تو عورتیں یہ مثل بیساختہ بولتی ہیں۔

قولِ فیصل۔ دلی کی عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ اس مثل میں ہر کی (با) متحرک یعنی زبر کے ساتھ عورتوں کی زبانوں پر جاری ہے تاکہ قبر اور کدھر میں قافیہ ہو جائے۔ اسی کے ساتھ یہ مثل بھی عورتیں بولتی ہیں۔ اِدھر قبلہ اُدھر قطب یا خیتیجہ سو دے کدھر۔ خیتیجہ سے مراد جنابِ خدیجہ بی بی جیسے (ت) کے ساتھ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اِدھر کاٹے اُدھر پلٹ جائے۔ آنا بھی جائے اور مکر جائے۔

قولِ فیصل۔ چونکہ سانپ کاٹ کے فوراً پلٹ جاتا ہے اس لیے ہر اس شخص کو جو اذیت دے کے مکر جائے یہ مثل اس کے لیے بولتے ہیں اور اسی مثل کو یوں بھی بولتے ہیں (اِدھر کاٹے اُدھر اُلٹ جائے) مگر لکھنؤ میں دونوں طرح بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اِدھر کا نہ اُدھر کا۔ نہ دین کا نہ دنیا کا۔

اِدھر کنواں اُدھر کھائی۔ ہر طرح نقصان ہر صورت میں دشواری ہے۔ کچھ کرتے بن نہیں پڑتی

اِدھر کی اُدھر کرنا۔ جھوٹ سچ، اس کی اس سے اس کی اس سے لگانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بنا گھر بگاڑے گی ماما چڑیل
اِدھر کی اُدھر کرتی پھرتی ہے روز — محشر

قولِ فیصل۔ نازک بات اس محاورے میں یہ ہے کہ بظاہر ترتیب محاورہ یہ چاہتی ہے کہ جو شخص اِدھر کی بات اُدھر کہہ دے تو اس سے کہہ سکتے ہیں کہ تم اِدھر کی اُدھر کرتے ہو۔ ایسا نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شخص اِدھر کی اُدھر کہے یا اُدھر کی اِدھر کہے دونوں حالتوں میں یہی کہیں گے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک کی دوسرے سے کہنے والے کو کہیں گے کہ تم اِدھر کی اُدھر کرتے ہو۔

اِدھر کی اُدھر لگانا (دیکھیے اِدھر کی اُدھر کرنا)

اِدھر کی دنیا اُدھر کرنا۔ آفت مچانا، قیامت برپا کرنا۔ اُردو، محاورہ۔

محل صرف۔ دیکھے کہے دیتی ہوں اگر میرا حق مجھ کو نہ دیا گیا تو میں اِدھر کی دنیا اُدھر کر دوں گی۔

قولِ فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جانا۔ ضد اور غصہ کے محل پر کہتے ہیں۔

نواب محمد عسکری نے دل میں ٹھان لی کہ چاہے اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے مینی تال ضرور جائیں گے (از سیرِ کہسار)

قولِ فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اِدھر کی دنیا اُدھر ہونا۔ بہت عظیم انقلاب ہونا۔ طبقہ الٹ جانا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

یہ کمال اس کی ترچھی نظر ہو گئی
اِدھر کی جو دنیا اُدھر ہو گئی — قلق

اِدھر کے نہ اُدھر کے۔ کسی طرف کے نہیں کسی شمار میں نہیں۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کیا مضطرب الحال ہو دل عشق کے ہاتھوں
مثلِ گلِ بازی نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا — بحر

اِدھر کی راہ نہ چلے۔ اس طرف کا قصد نہ کرے۔ اِدھر رخ نہ کرے۔

خدا نہ لائے سبب اس کو میرے پہلو میں
اِدھر کی راہ نہ وہ خانماں خراب چلے — عشرت
(از نور اللغات)

قولِ فیصل۔ زبردستی محاورہ بنا کے مثال میں شعر پیش کر دیا۔ اگر اسی طرح محاورے بنائے جائیں تو سیکڑوں بن سکتے ہیں۔

اِدھر کی نہ اُدھر کی یہ بلا کدھر کی۔ جو کسی قابل نہ ہو جس کو کوئی نہ پوچھے اس کی نسبت کہتے ہیں۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان پر یوں بھی بولتی ہیں۔ (ادھر نہ ادھر یہ بلا کہ جدھر)

اُدھر کی ہوا اُدھر نہیں جاتی۔

لازمی۔ تعلق کی جگہ۔

اُردو، فصیح، رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ہوا بھی ہونے کبھی نامہ بر نہیں جاتی
ہم ابھی آپ تو اِدھر کی اُدھر نہیں جاتی — امیر

اُدھر میں پڑے ہونا۔ کسی طرف کا نہ ہونا۔

محل صرف۔ نہ اِدھر کے ہیں نہ اُدھر جا سکتے ہیں اُدھر میں پڑے ہوئے ہیں۔

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

اُدھر میں چھوڑنا۔ کسی طرف کا نہ رکھنا۔ کنایۃً دھوکا فریب دینا۔ عین وقت پر بے وفائی کرنا۔

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے لیکن اب لکھنؤ میں اُدھر کے بجائے بیچ، دھڑ، میں بولتے ہیں

اُدھر میں لٹکنا۔ بیچوں کی حالت نہ جینا نہ مرنا نہ جینا۔ جیسے یہ مریض مرتا ہے نہ جیتا ہے اُدھر میں لٹکا ہوا ہے۔

تعلق دوست سے جانکنی ہو بہت بری آئی ہے
پڑے اُدھر میں لٹکے ہیں نہ ہم اِدھر کے نہ ہم اُدھر کے رہے

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔ بہار ہند میں اُدھر ورائے ہندی کے ساتھ لکھا ہے۔

اُدھر والا۔ اس طرف کا، اس طرف کی جماعت کا۔

وہ جہاں شہر کے ان کو ابھی باہم موجود
متفق ہوں گے اِدھر والے اُدھر والوں کے — آتش

اُدھر ہاتھ لانا۔ جب کسی موقع پر کوئی عمدہ بات سوجھ جاتی ہے تو یاران بے تکلف سے اس کی داد چاہتے کو یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں اور اسی حالت خوشی میں ہاتھ ملاتے ہیں۔

پھبتی ترے چہرے پہ کچھ دور کی سوجھی
لا ہاتھ اُدھر ہے کہ بہت دور کی سوجھی — انشا

صرف ہاتھ لانا زیادہ کہتے ہیں

مہندی مل کر ہے چوٹ مرہان پر
ہاتھ لانا نثار کیا کہنا — منیر

تو بھی اے ناصح کسی پر جان دے
ہاتھ لا استاد کیوں کیسی کہی — داغ

(از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب ہاتھ لانا اور دینا کم بولتے ہیں موجودہ دور میں ہاتھ لانا کا استعمال زیادہ ہے جیسے ہاتھ لاؤ۔ بیچ کہو کیسی کہی۔

اِدھر ہو یا اُدھر۔ کچھ ہو۔ جھگڑا چکے مختصر یا لکھی سے ہار جیت کی جگہ کہتے ہیں۔

بیت یا مرہٹہ بہار الفت
چکے جھگڑا اِدھر ہو یا اُدھر ہو — تسلیم

قول فیصل۔ اور کئی صورتوں سے بھی مستعمل ہے

جیوں یا مر چکوں یوں نزع کب تک
اِدھر ہو جاؤں یارب یا اُدھر ہوں — مومن
گرچہ گنتی میں ہوں پر ایک دم تو جھک آ
یا اِدھر ہوں یا اُدھر کب تک شمار دم کروں — میر

اِدھر ہونا یا اُدھر ہونا۔

(دیکھیے اِدھر ہو یا اُدھر)

اُدھر ہی کا اُدھر۔ باہر کا باہر اور اوپر ہی اوپر۔ بالا بالا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کہیں ایسا نہ ہو مجھے ہے یہ ڈر
کہ چلا جائے نہ اُدھر ہی اُدھر — قلق

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں اُدھر ہی اُدھر کے بجائے یوں بولتے ہیں (نہ اُدھر ہی سے اور ہو چلے گئے)

اُدھڑ جانا۔ اُدھڑنا۔ (۱) سیون کھلنا ٹانکے ٹوٹنا۔

پاس خاطر ہمیں جلاد کا ہے ورنہ ابھی
ایک خمیازہ میں سو ٹانکے اُدھڑ سکتے ہیں — آتش

اُدھڑ جانا۔ اُدھڑنا۔ (۲) کھال اُتر جانا۔ بدن سے پوست جدا ہونا۔

جنوں میں میرے پھٹے بند بند کو زاہتا
نہ بچا تا جو قبا کو بدن اُدھڑ جاتا — لطیف

قول فیصل۔ چھٹے اور مار کھانے کی جگہ بولتے ہیں۔

اُدھڑ جانا۔ اُدھڑنا۔ (۳) تباہ ہونا، برباد ہونا

بھلا ہوا ترے زخمی جو میہماں نہ ہوئے
عبث غریب رفو گر اُدھڑ گیا ہوتا — امیر

اُدھڑ جانا۔ اُدھڑنا۔ (۴) کھل جانا جیسے چھت اُدھڑ گئی۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک۔

اُدھڑ جانا۔ اُدھڑنا۔ (۵) طلاق ہو جانا

(از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

ادھ سیرا۔ آدھ سیر کے وزن کا باٹ۔

اُردو، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قول فیصل۔ ادھ سیرا کبھی پچاس تولے کا ہوتا ہے کہیں چالیس تولے کا۔ یو پی کے شہری مقامات میں چالیس تولے کا ہوتا ہے۔

اُدھ سیری۔ آدھ سیر وزن کی کوئی چیز جیسے ادھ سیری شیرمال لو وا ایسے ظرف کو بھی ادھ سیری کہتے ہیں جس میں آدھ سیر وزن کی کوئی چیز پک سکے

پاسا جائے۔ جیسے ادھ سیری دیگچی۔ ادھ سیری رکابی اور اسی طرح پنسیرا، دس سیرا دیگچہ، ادھ منی دیگ وغیرہ بھی بولتے ہیں (از نور اللغات)

قول فیصل۔ ادھ سیری شیرمال، ادھ سیری ہانڈی، ادھ سیری طباق تو بولتے ہیں لیکن ادھ سیری دیگچی، ادھ سیری رکابی نہیں بولتے۔

اُدھ کچرا۔ آدھا کچا آدھا پکا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عوام کی زبان بعض ادھ کچا بھی کہتے ہیں

ادھ کچلا۔ نیم کوب۔

جی میں آتا ہے کہ دوں پوری سزا اغیار کو
چاہیے انساں کو ادھ کچلا نہ چھوڑے مار کر — مصحفی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ادھ کچلا نہیں بولتے۔

اُدھ کھلا۔ نیم شگفتہ۔ جیسے ادھ کھلا پھول

کیونکر کاسے ہیں آپ لوٹو لال
ادھ کھلی جس طرح سے ہو کچنال — افسانہ

دیکھو تو منہ دم تبسم
جیسے کوئی ادھ کھلی کلی ہو — تسیر

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

اُدھ کھلا۔ نیم باز، کچھ کھلا کچھ بند جیسے کواڑ کے پٹ ادھ کھلے پڑے ہیں۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

اُدھ گلا۔ کم گلا ہوا جیسے اُدھ گلا گوشت ادھ گلا اچار۔

اُدھ گیہواں۔ آدھا گیہوں اور آدھا جو۔

قول فیصل۔ اس کو دیہات والے گوچنی کہتے ہیں یعنی گیہوں کا گات اور جو کا جس طرح گوچنی کر لیا۔ اگر آدھا گیہوں اور آدھا چنا ہو تو اسے برا کہتے ہیں۔ اور اگر گیہوں چنا اور جو ملا ہو تو دیہات والے اسے بیجڑ کہتے ہیں۔

اُدْھَل جانا۔ آوارہ اور خراب ہو جانا۔ جوش مستی میں آپ سے باہر ہو جانا۔ اُردو، غیر فصیح۔

مثال دیں کیا کہوں زاہد پیر کی کیفیت
کہ جس کو دختر رز دیکھ کر اُدھل جائے — سودا

قول فیصل۔ عورت کے لیے بولتے ہیں اور عورتوں کی زبان ہے۔ یہ لفظ اُدھرن سے ماخوذ ہے۔ اس کے معنی سنسکرت میں بگڑنے کے ہیں اب متروک ہو

اُدھلی ہو بلند سے سانپ دکھائے۔ بدکار عورت باہر جانے کے لیے کئی بہانے بناتی ہے ہندی (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

اُدھلی چتون۔ مستانہ چتون، خواہش نفسانی سے بھری ہوئی نگاہ۔

کہہ نظر آتی ہے اُدھلی تری چتون کو کا
ان دنوں رہتی ہے اینٹھی تری گردن کو کا — بیجی

قول فیصل۔ محلات شاہی دہلی کی زبان تھی مگر اب متروک۔

اُدْھَم۔ ایک درویش کا نام۔ ابراہیم ان کے بیٹے تھے اسی سے ان کو ابراہیم ادھم کہتے ہیں۔ (از امیر اللغات)

اُدْھَم۔ سیاہ رنگ کا گھوڑا۔ عربی، صفت،

تیز رو ایسا اسپ اُدھم تھا
پیچھے رہتا تھا دوڑ میں سایہ — تسیر

قول فیصل۔ بعض لغات میں اسپ سیاہ اور مار سیاہ دونوں معنی لکھے ہیں۔

اُدْھَم۔ بہت شور غل مچانا۔ فساد۔ شور۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

جانیں کیا سیر کو ہم باغ میں کیا رکھا ہو
واں اُدھم نالۂ بلبل نے مچا رکھا ہو — منتظر

قول فیصل۔ متقدمین (اودھم) واو معروف کے ساتھ بولتے تھے چنانچہ میر کا شعر۔

گرم کچھ ہنگامہ یہ بھی کم نہ تھا
اس روش کی دھوم کا اُودھم تھا — میر

قول فیصل۔ لیکن اب متروک ہے۔ بعض نے مؤنث بھی نظم کیا ہے۔

شور ہے قلقل مینا کا چلو آؤ پیو
سبھوں نے بھی مچا رکھی ہو کیا کیا اُودھم — داغ

اُودھم اُٹھانا۔ شور غل مچانا، ہنگامہ برپا کرنا۔ لڑکے کی عادت کیا خراب ہو رہی ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر اُودھم اُٹھاتا ہے۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب غیر فصیح ہے۔

اُدھم جوتنا۔ شور غل مچانا۔ اُردو۔ غیر فصیح، عوام کی زبان۔

مفت بھرے ہیں کرو یاب کو
کیا اُدھم کو توال نے جوتا — مسرور

اُدھم ڈھانا۔ شور غل مچانا، ہنگامہ برپا کرنا، اُردو، غیر فصیح،

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُدھم کرنا۔ اُودھم مچانا۔

قیامت ہے نہیں ہو کم جناب شیخ کا آنا
ادھم کرتے ہیں عشق میں بڑا لطف مچاتے ہیں — رضا

قول فیصل۔ عام لوگوں کی زبان۔

اُدھم مچانا۔ شور غل مچانا، اُردو، رائج، غیر فصیح۔

جانیں کیا سیر کو ہم باغ میں کیا رکھا ہو
واں اُدھم نالۂ بلبل نے مچا رکھا ہو — منتظر

قول فیصل۔ عام لوگ زیادہ بولتے ہیں۔

اَدھ موا۔ نیم جان، اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ادھ مُوا تو نے تو کر ڈالا بہت ساز جا — انشا

قول فیصل۔ عوام ادھ مرا بھی بولتے ہیں چونکہ اس خیال سے کہ اس میں ضم کا پہلو ہے اس لیے ادھ مرا زیادہ بولتے ہیں۔

اُدَھم مچانے والا۔ مجازاً فسادی۔ عوام زیادہ بولتے ہیں۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب کوئی نہیں بولتا۔

اَدَھن۔ وہ پانی جو پلاؤ کھچڑی وغیرہ پکانے کے پہلے جوش کیا جاتا ہے۔ اُردو، مذکر، رائج، مشترک، عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

سودائے خام ہم کو پکانا ضرور ہے
گرم اشک کا اَدھن نہ چڑھایا تو کچھ نہیں — ذوق

قول فیصل۔ باورچیوں کی اصطلاح اس کا مادہ دھن ہے جس کے معنی سنسکرت میں جلنے جلانے والا ہیں بعض مواقع پر گرم پانی کو بھی کہتے ہیں جیسے میں نے تم سے ٹھنڈا پانی مانگا تھا تم اَدھن اٹھا لائے یعنی گرم پانی۔

اَدھنا۔ ایک آنے کا آدھا جسے ٹکا بھی کہتے ہیں۔

اَدھن چڑھانا۔ پلاؤ وغیرہ کے لیے چولھے پر پانی چڑھانا۔

گرم اشک کا اَدھن نہ چڑھاؤں تو کیا کروں
سودائے خام کو نہ پکاؤں تو کیا کروں — شرف

اَدھن رکھنا۔ (دیکھیے ادھن چڑھانا)

اَدھن ہونا۔ اَدھن تیار ہونا۔ اُردو، رائج، مشترک، عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ ابھی اَدھن ہوا نہیں اور تم نے دال ڈال دی۔

قول فیصل۔ طریقہ یہ ہو کہ ظرف میں پانی آگ پر چڑھا دیتے ہیں جب پانی حد سے زیادہ کھولنے لگتا ہے تو تھوڑا ٹھنڈے پانی میں بھیگے ہوئے چاول اس میں ڈال دیتے ہیں۔ وقت معینہ کے بعد ایک صافی میں پانی اور چاول سب گرا لیتے ہیں۔ تمام پیچ پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہے اس کے بعد کسی ظرف میں دم دیتے ہیں۔ یہ طریقہ اس لیے ہے کہ چاول چپکنے نہ پائے۔ عموماً پرانے سے پرانے چاول کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

اَدھواڑ۔ بیچوں بیچ۔ جہاں سے کوئی چیز آدھی ہو۔ ہندی۔

محل صرف۔ چارپائی کا تھان چار گز کا ہے ادھواڑ سے آدھا کر دیعنی دو ٹکڑے کرو۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ کبوتر یا کنکوا جو دو رنگ کا ہو جیسے چپ کہتے ہیں اُسے بھی ادھواڑ (چپ) کہتے ہیں۔ کبوتر کو تو کبھی کبھی کہتے سنا گیا ہے وہ بھی مثل نہ سننے کے لیکن کنکوے کو کوئی نہیں بولتا۔

اَدھوتر۔ اَدْھ وُتَ رْ۔ سوتی، سفید کپڑا، ہندی، مذکر، غیر فصیح۔

قول فیصل۔ اکثر غربا اس کا لباس پہنتے ہیں لیکن اب اس کا نام بدل گیا۔ چند سال قبل گلی گلی کپڑا بیچنے والے گاڑھے دھوتر کہہ کے آواز لگاتے تھے مگر اب یہ آواز بھی نہیں سنائی دیتی۔ عموماً لکھنؤ میں ادھوتر کے بجائے (دھوتر) بولتے ہیں وہ بھی تنہا نہیں بلکہ گاڑھے دھوتر بولتے ہیں۔

اَدھورا ۱۔ ناتمام۔ پورا کی ضد، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ہر کسی کا کام رکھتا ہے ادھورا آسماں
گر ہم پہونچا سر شوریدہ تو پتھر نہیں — ناسخ

قول فیصل۔ مرد کم عورتیں زیادہ بولتی ہیں صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے مجازاً جو شخص کسی بات میں حد کمال کو نہ پہونچا ہو۔

کون مجھ کو کہے ادھورا ہے
اوسے تو سب گنوں میں پورا ہے — شوق

یہ لفظ زیادہ تر کام اور بات کے ساتھ بولتے ہیں جیسے اَدھورا کام اور ادھوری بات۔

اَدھورا ۱۔ ہندی، صفت، ۱۔ نامکمل ناتمام، ناقص ۲۔ جو شخص حد کمال کو نہ پہونچا ہو۔ ۳۔ پیش از وقت جیسے جنین ۴۔ کمزور، ناتوان ضعیف ۵۔ ناقابل، نالائق۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں سوائے ۱ اور ۲ کے اور کسی معنے میں نہیں بولتے۔

اَدھوری۔ (دیکھیے ادھورا اصلی)

اَدھورے کام اور جنتی لگائی کو کبھی نہ دیکھیے۔ نفرت ہو جاتی ہے۔

یہ دونوں باتیں انسان کے دل میں نفرت پیدا کرتی ہیں اس لیے اُن کو دیکھنا نہیں چاہیے (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ یہ مثل لکھنؤ میں نہیں بولی جاتی۔

اَدھوڑی۔ گائے بھینس کا کمایا ہوا چمڑا۔ موٹا کچا چمڑا۔

قول فیصل۔ موچیوں اور کھال بنانے والوں کی اصطلاح۔

اَدھوڑی استر۔ اس جوتے کو کہتے ہیں جس میں اوپر تری اور استر میں اَدھوڑی ہوتی ہے اس قسم کا جوتا مضبوط ہوتا ہے۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب عموماً بہت کم استعمال ہے۔

اُدھوڑی نانا۔ تھا۔ اتنا کھانا کہ پیٹ خوب تن جائے اور سانس پیٹ میں نہ سمائے۔ عوام کی زبان (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب عوام بہت کم بولتے ہیں۔

اُدھی ۱۔ پیسے کا آٹھواں حصہ، ہندی، مونث، فصیح، رائج، مشترکِ خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت، مرد تھا۔ ؎

سرو آزاد کے حلقہ کش افیونی نے
بیچا ایک اَدھی کو اور کوے لیئے ڈھائی کھول — انشا

قول فیصل۔ اب اُردو بھی ہے۔ آج سے پچیس تیس سال قبل تک کوڑیوں کا رواج تھا۔ ایک پیسہ میں آٹھ ادھیاں چار دمڑیاں اور دو دھیلے ہوتے تھے۔ ایک گنڈہ چار کوڑیوں کا۔ ایک اَدھی دو گنڈوں کی ہوتی تھی۔ اب رواج ختم ہوگیا۔

اُدھی ۲۔ ایک قسم کا باریک سفید سُوتی نہایت عمدہ کپڑا۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج، مشترکِ خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ ؎

اُدھی کا تھان خوب دیا مرزا جی نے داد
جھناٹو آ اجیر جھیرا کوڑی کے کام — قمر

قول فیصل۔ آج سے تیس سال قبل رؤسائے لکھنؤ بلکہ عموماً لوگ پہنتے تھے۔ اب بہت کمی کے ساتھ اس کا رواج ہے۔ جلاہوں اور بزازوں کی خاص اصطلاح۔

اُدھی اُدھی پر جان دینا۔ بہت بخیل بہت کنجوس ہونا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترکِ عوام لکھنؤ دہلی عورت، مرد۔

محل صرف۔ ایسا کنجوس آدمی دیکھا ہی نہیں۔ اُدھی اُدھی پر جان دیتا ہے۔

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اُدھی اُدھی پر جان جاتی ہے۔ (دیکھیے اُدھی اُدھی پر جان دینا)

کیا دے گا اُدھی اُدھی پہ جاتی ہے اُس کی جان
کھینچے بیٹھا بھی ہے امیر آتے نام کا — قمر

اُدھی اُدھی کا حساب۔ ایک ایک پائی کا حساب

محل صرف۔ وہ ایسی نہیں ہے جیسا ہے اُدھی اُدھی کا حساب کرتا ہے۔ یعنی ذرا ذرا سی چیز کا۔

اُدھیا دینا۔ کسی چیز کو آدھا کر دینا۔ نصف کر دینا۔ اُردو، غیر فصیح۔

محل صرف۔ تم نے مٹھائی کھا کھا کے اَدھیا دی

اُدھیانا۔ (دیکھیے ادھیا دینا)

دشت میں لیلیٰ ادا ہم کو بھی اب جانا پڑا
دشتِ وحشت حضرتِ مجنوں سے ادھیانا پڑا — عنقر

اُدھیا جانا۔ (دیکھیے ادھیانا)

اُدھیاؤ۔ آدھے پر، اُردو، غیر فصیح دیہاتی زبان۔

محل صرف۔ ہم نے اپنا کھیت بٹائی نصفی (ادھیاؤ) پر دے دیا ہے۔

اُدھیائی۔ (دیکھیے ادھیاؤ)

اُدھیڑ۔ جس کی عمر جوانی اور بڑھاپے کے درمیان ہو۔ نہ جوان ہو نہ بوڑھا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترکِ خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ ؎

اے زاہد دو رنگ نہ پیر آپ کو بنا
مانند صبح کاذب ابھی ہے ادھیڑ تو — ذوق

اُدھیڑ بن۔ سوچ، بچار، فکر، منصوبہ، اُردو، رائج، مشترکِ عوام و خواص لکھنؤ دہلی تھا۔

ہم سے الگ جھلک جو وہ سویا پلنگ پہ
کیا کیا ادھیڑ بن میں رہے ہم تمام رات — قمر

قول فیصل۔ شعرائے متقدمین نظم میں استعمال کرتے تھے مگر متاخرین اس وقت بھی احتیاط کرتے تھے اب نظم کرنا غیر فصیح، بول فصیح۔

اُدھیڑ دینا۔ سیون کھول ڈالنا، ٹانکے توڑ ڈالنا، اُردو، فصیح، رائج، مشترکِ خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت، مرد۔

محل صرف۔ اتنا کپڑا غلط سی گیا ہے اسے ذرا جلدی سے اُدھیڑ دینا۔

اُدھیڑ دینا ۲۔ بہت مارنے کی جگہ۔ اُردو فصیح، رائج، مشترکِ خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔ ؎

زلف کے اس نے مار کر کوڑے
دلِ عشاق کو اُدھیڑ دیا — داغ

اُدھیڑ کے رُوٹی نہ کھا ڈھنگی موتی ہو

اس طرح روٹی کا کھانا بُرا سمجھا جاتا ہے مثل (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ مثل کی صورت سے نہیں بولا جاتا البتہ روٹی کے چھلکے ادھیڑ کے کھانے پر عورتیں بچوں کو منع کرتی ہیں کہ منحوس ہوتا ہے۔

اُدھیڑنا۔ (دیکھیے اُدھیڑ دینا) ؎

ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجۂ جنوں
دے گا تمام عقل کے بخیے ادھیڑ تو — ذوق

اُدھیڑنا۔ بنی ہوئی چیز کو اُکھاڑنا جیسے کھپریل یا چھت اُدھیڑنا۔ اور انشا نے پتھر اُدھیڑنا بھی لکھا ہے ؎

سینہ صد چاک نظر آیا ترے عاشق کا
اُس کی تربت کے جو میں جاکے ادھیڑا پتھر — انشا

(از امیر اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں چھت اور کھپریل اُدھیڑنا تو کبھی بولا ہی نہیں گیا۔ نہ پتھر اُدھیڑنا بولتے ہیں۔

اڈا۔ یکے، تانگے اور رکشوں وغیرہ کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

قول فیصل۔ شہر کے اُن مقامات پر جہاں سواریاں کثرت سے آتی ہیں اور یکے تانگے وغیرہ کھڑے ہوتے ہیں اُس کو اڈا کہتے ہیں۔

اڈا۔ گوٹے کناری کے تھان کی مقدار معین۔

اڈا۔ افیون پینے والوں کے بیٹھنے کی جگہ۔

قول فیصل۔ ایک خاص جگہ افیونی جمع ہوکے افیون چا، حقہ وغیرہ پیتے ہیں۔ مختلف باتیں اور داستان گوئی ہوتی ہو۔

اڈا۔ چرس پینے والوں کے بیٹھنے کی جگہ۔

قول فیصل۔ چرس پینے والے ایک مقام پر اکٹھا جمع ہوکے چلم پر دم لگاتے ہیں۔ چلم سے لو نکل آتی ہے۔

اڈا۔ مدک پینے والوں کے بیٹھنے کی جگہ۔

قول فیصل۔ جب سے مدک کی ایجاد ہوئی ہے مدک پینے والے ایک جگہ پر جمع ہوتے ہیں اور سب مل کے نکالی میں بنی ہوئی مدک رکھ کے ایک رسے جلتے ہوئے کوئلے کو مدک کے قریب لے جاتے ہیں اور دم کھینچتے ہیں مدک لال ہو جاتی ہو، دھواں پیٹ میں پہونچ جاتا ہے۔

اڈا۔ جانوروں کا لوہے یا چیل کا، یا لو جانوروں کے بیٹھنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

اردو، رائج۔ مشترک عوام و خواص، لکھنؤ، دہلی عورت، مرد سہ

جب قمر وصف گل رخسار زیبا ہو گیا
خامہ میرا بلبل بننے کا اڈا ہو گیا مستور

قول فیصل۔ پنجرے میں بند رہنے والے جانوروں کے لیے جو بنایا جاتا ہو اس کو بھی اڈا کہتے ہیں اور آزاد جانوروں کے بیٹھنے کے لیے صلیبی شکل کا بناتے ہیں اس کو بھی اڈا کہتے ہیں۔

اڈا۔ کپڑا بننے کا۔

قول فیصل۔ جلاہوں کی خاص اصطلاح۔

اڈا۔ وہ تپائی جس پر بیٹھ کے گوٹا بنا جاتا ہو۔

قول فیصل۔ گوٹہ کناری والوں کی خاص اصطلاح

اڈا۔ کریشیا کا۔

قول فیصل۔ لکڑی یا ٹین کے دو حلقے ہوتے ہیں۔ پہلے حلقے پر کپڑا چڑھا کے دوسرا حلقہ اس پر چڑھا کے کس دیتے ہیں، اس طرح حلقے کے بیچ میں کپڑا تن جاتا ہو اور عورتیں اور لڑکیاں ڈی۔ ایم۔ سی کے گولوں سے پھول پتیاں اور مختلف قسم کے بیل بوٹے بناتی ہیں اور یہ بالکل حالی کی ایجاد ہے۔

اڈا۔ کاڑھنے کا، مثلاً جالی وغیرہ۔ اردو، رائج

پڑا ہو عکس کرتی کا جو ہنگام خود آرائی
نظر میں جو کھٹا آئینے کا اڈا ہو جالی کا منیر

اڈا۔ وہ مقام جہاں کہار رہتے ہیں اور ڈولیاں اور جو پلے رکھے رہتے ہیں سہ

سواری کا ساماں نہ اصلا ملا
کہ خالی کہاروں کا اڈا ملا مستقر

قول فیصل۔ لکھنؤ کا طریقہ یہ ہو کہ ایک مقام پر دیہات یا شہر کے مزدور پیشہ لوگ دن رات جمع رہتے ہیں، ڈولی، جو پہلا، فنس رکھی رہتی ہو، جب کوئی بلانے آتا ہے تو ڈولی اٹھا کے دو کہار چلے جاتے ہیں اور سواری پہونچا کے واپس آتے ہیں۔ جس کہار کے نام سے اڈا ہوتا ہے اس کو کچھ حق مزدوری سے دیا جاتا ہے۔

اڈا۔ ٹھکانا۔ روزانہ کسی خاص جگہ پر بیٹھنا۔

عمل جاوت۔ آج کل آپ کا اڈا تحسین کی مسجد پر ہے یہ اچھا نہیں ہے۔

اڈا۔ کارچوب بنانے کا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ کارچوب جسے زردوزی بھی کہتے ہیں اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہو کہ کاریگر ایک چوکھٹا جو طول میں زیادہ اور عرض میں کم ہوتا ہو مثل پلنگ کے جس کے پائے نہ ہوں اسے سینے تک بلند کرکے کسی چیز پر ٹکا کے بیٹھ کے کام بناتے ہیں۔ زردوزوں کی خاص اصطلاح۔

اڈا۔ چکلہ، کسبیوں اور طوائفوں کے رہنے کا مقام۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل تک کثرت سے بولا جاتا تھا، اب متروک سا ہو، اور اس کی جگہ ابھی کوئی لفظ وضع نہیں ہوا ہو۔

اڈا و اڈو ہونا۔ (ہندی) فعل لازم (عو) بدنام ہونا، رسوا ہونا، انگشت نما ہونا، نکو بننا، نظروں سے گرنا۔ (از فرہنگ آصفی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اڈھ۔ بمعنی شان۔ دیہاتی لغت۔

اڈھ بگھارنا۔ شان کی لینا۔

اڈی۔ اڈی ‏अड्डी‏۔ ہندی، مؤنث جوتے کا پچھلا حصہ جو پنجے کے مقابل ہوتا ہے۔ جفت سازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ کپڑے کی وہ کلی جو عورتوں کے شلوکے میں کٹوری اور آستین کے بیچ میں ہوتی ہے اس کو بھی اڈی کہتے ہیں۔ اب اس قسم کا لباس چونکہ متروک ہو اس لیے استعمال بھی مفقود ہے یہ لفظ اب اردو بھی ہے۔

اڈیٹر۔ اڈیٹر ‏एडीटर‏۔ اخبار کے لیے رائے یا خبریں جمع کرکے مرتب کرنے والا

انگریزی۔
قول فیصل۔ اردو داں طبقہ اڈیٹر بالفتح زیادہ بولتا ہے۔ یہ لفظ اب اُردو ہو گیا ہے، لیکن نظم میں فصحا استعمال نہیں کرتے، اس کے بجائے اگر اخباری کے لفظ کو رواج دیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ جیسے زید اخبار دوبراَدب کا اخباری (اڈیٹر) ہے۔

اڈیٹوریل۔ اڈیٹر کی خاص رائے اور مضمون۔ انگریزی
قول فیصل۔ اردو میں اس کے لیے چونکہ کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے اس لیے اردو کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ نظم میں احتیاط ضروری ہے۔ اس محل پر (خبریہ) کا لفظ وضع کر کے اگر بولا جائے اور استعمال کثیر ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے جیسے اخبار میں آج کا (خبریہ) اڈیٹوریل قابل دید ہے۔

اڈیٹوریل کالم۔ اخبار کا وہ حصہ جس میں اڈیٹر کے مضامین درج ہوں۔ انگریزی۔
قول فیصل۔ خاص خاص لوگ بولتے ہیں اردو میں اس کی جگہ پر کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے۔

اڈیٹوریل نوٹ۔ اڈیٹر کی مختصر رائے۔ انگریزی
قول فیصل۔ اس کے لیے بھی کوئی دوسرا لفظ اردو میں نہیں ہے اور استعمال کثیر ہے۔

اڈیشن۔ अडीशन۔ طبع۔ چھاپا۔ جیسے پہلا دوسرا اڈیشن۔ انگریزی۔
قول فیصل۔ صحیح اڈیشن ہے مگر اب ایڈیشن کثرت سے بولتے ہیں اور یہی درست بھی ہے یہ لفظ ایک حد تک اردو ہو چلا ہے۔

اڈیشنل۔ अडीशनल۔ زائد۔ بڑھا ہوا۔ اضافہ کیا گیا۔ جیسے اڈیشنل جج۔
قول فیصل۔ اس کی اصل اڈیشنل تھی۔ کثرت استعمال سے اڈیشنل ہو گیا۔ اب اسی طرح بولنا درست ہے۔

اذان۔ کان میں خبر یا آواز پہنچانا، بانگ نماز۔ نماز کے واسطے بلانے کی صدا جو مسلمانوں میں مذہباً رائج ہو۔ عربی۔ لیکن اردو بھی ہے۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد، بلکہ تمامی عالم، تیرہ سو سال قبل سے مستعمل، اہل اسلام کی اصطلاح۔

(طریقۂ اذان اہل تشیع)

جب اذان دینے کے ارادے سے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہیں۔ یعنی برتر ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اور نہیں ہے کوئی خدا سوا اللہ کے اور اللہ بزرگ ہے، اب اذان شروع کرتے ہیں چار مرتبہ کہتے ہیں اللہ اکبر یعنی خدا بزرگ ہے، دو مرتبہ کہتے ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ یعنی گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی اور خدا نہیں ہے۔ دو مرتبہ کہتے ہیں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ یعنی گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ جناب محمد مصطفیٰ خدا کے رسول ہیں یعنی اس نے ہماری ہدایت کے لیے دنیا میں بھیجا ہے۔ دو مرتبہ کہتے ہیں اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ وَوَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ۔ یعنی شہادت دیتا ہوں میں اس بات کی کہ مومنوں کے امیر اور پرہیزگاروں کے امام یعنی حضرت علی ابن ابی طالب اللہ کے ولی اور رسول خدا کے وصی اور خلیفہ بلافصل ہیں۔ اکثر شیعہ حضرات اذان میں حضرت علی کے اور القاب بھی بڑھا دیتے ہیں مثلاً قَاتِلُ الْمُشْرِکِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وغیرہ وغیرہ) دو مرتبہ کہتے ہیں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ یعنی نماز کے لیے آمادہ و تیار ہو جاؤ، دو مرتبہ کہتے ہیں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی آمادہ فلاح ہو جاؤ۔ دو مرتبہ کہتے ہیں حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ یعنی آمادہ ہو جاؤ بہترین عمل پر۔ دو مرتبہ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ بزرگ ہے۔ دو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی سوائے اللہ کے اور کوئی خدا نہیں ہے۔ اذان ختم ہوئی۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو کہنے والا اور سننے والے سب فوراً دونوں ہاتھ منہ کے پاس لیجا کر یہ دعا پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَیْشِیْ قَارًّا
اے پالنے والے میرے قلب کو نیک، اور میرے عیش کو برقرار
وَّعَمَلِیْ سَارًّا وَّرِزْقِیْ دَارًّا وَّاَوْلَادِیْ
اور عمل کو جاری رکھ اور میرے رزق کو ہمیشگی اور میری اولاد
اَبْرَارًا وَّاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّكَ
کو نیکوکاری عطا فرما، اور میرے لیے اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا
کے نزدیک قبر عطا فرما اور اللہ کی رحمت اور درود ان پر ہو اور
اَوْقَاتًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔
ان کی آل پر سلام مستقر اور برقرار اپنی رحمت کے ساتھ عطا فرما اے
بہت رحم والے

(طریقۂ اذان اہل تسنن)

مؤذن خارج مسجد اونچی جگہ قبلہ رو کھڑا ہوتا ہے اور اپنے دونوں کانوں میں دونوں انگلیاں شہادت کی ڈال کر اول چار مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ایک آواز میں دو بار کہتا ہے، پھر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو بار دو آوازوں میں۔ پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو بار دو آوازوں سے۔ پھر داہنی طرف منہ کر کے دو بار دو آوازوں سے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ پھر بائیں طرف منہ کر کے دو مرتبہ دو آوازوں میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پھر ایک آواز کے ساتھ دو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک آواز میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ فجر کی اذان میں دو آوازوں کے ساتھ بعد حَیَّ عَلَی

الفلاح کے الصلوٰۃ خیر من النوم دو بار کہتا ہے۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ حضرات اہل تشیع ہندوستان میں بالعموم تین وقت اذان دیتے ہیں۔ نماز صبح کے وقت ظہرین اور مغربین کے وقت، اس کی خاص وجہ یہ ہو کہ چونکہ نماز ظہر کے بعد ہی خفیف سے وقفہ کے بعد نماز عصر اور اسی طرح نماز مغرب کے بعد ہی قدرے توقف سے نماز عشا پڑھ لیتے ہیں، اس لیے تین ہی وقت اذان ہوتی ہے اور حضرات اہل تسنن چونکہ پانچوں نمازیں بہت کافی وقفہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اس لیے پانچ وقت اذان دیتے ہیں۔ اہل تشیع عصر مغرب کے اذان دیتے ہیں اور اہل تسنن بہ تعجیل۔ اذان کی جمع (ی۔ن) کے ساتھ اردو میں بولی جاتی ہے اور (و۔ن) کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ اور بعض مستند شعرا و فصحا نے اس کی جمع اذائین بنائی ہے۔ اور نظم بھی کیا جو خلاف قاعدہ اور غلط ہے۔

اذان۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو نہلانے کے بعد داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہتے ہیں۔ اردو۔ فصیح۔ رائج ؎

جوش آیا تھا رونے کا مگر تھام کے رقت
اس کان میں فرمائی اذان اس میں اقامت — انیس

اذان۔ طوفان، آندھی وغیرہ کے وقت بھی اذانیں دی جاتی ہیں۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

باندھ دو جلد جلد لب پر تم
کوئی یا ہو اذان بعجلت تم — قلق

اذان۔ نماز صبح کے وقت مرغ کے بولنے کو بھی اذان دینا کہتے ہیں۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

اذان دینا۔ (دیکھیے اذان) ؎

رہا ہو یار ابرو میں مجھے شغل فغاں برسوں
وہ مومن ہوں کہ دی ہو میں نے گھر میں اذاں برسوں — امیر

اذان کہنا۔ (دیکھیے اذان) ؎

تو جو ہو حامی اسلام تو بتخانوں میں
بت کریں قصد نماز اور کہیں ناقوس اذاں — ذوق

اذان ہونا۔ (دیکھیے اذان)

پڑھ کر درود فوج فلک مدح خواں ہوئی
جب ہم گئے تو کعبے کے اندر اذاں ہوئی — دبیر

اذان ہونا۔ مؤذن کی آواز معینہ کا نماز سے چند منٹ پہلے سنا جانا۔

صبح دم جب صحن مسجد میں اذاں ہونے لگی
ہم نے بھی میخانے کے دروازے پر آواز دی — (ناسخ)

اُذبک۔ (دیکھیے اُجبک)

اِذعان۔ اِذ ع ان۔ [Devanagari]۔ یقین کرنا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل۔ عربی لغت ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بولتا ہے اردو زبان میں داخل نہیں ہے۔

اَذفر۔ اَذ فَ ر۔ [Devanagari]۔ خالص اور وہ چیز جس کی بو تیز ہو، جیسے مشک اذفر۔ عربی فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

قول فیصل۔ عربی لغت۔ تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق، بوجہ قلت استعمال اردو زبان میں داخل نہیں ہوسکا۔

اذکار ۱۔ اِذ کَ ار۔ [Devanagari]۔ حمد کرنا۔ تسبیح کرنا۔ عربی مذکر

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ تک محدود۔

اَذکار ۲۔ یاد دلانا، اطاعت کی وایت کرنا۔ عربی۔ مذکر۔

قول فیصل۔ عربی داں حضرات بھی کبھی کے ساتھ بولتے ہیں

اَذکار۔ بہت سے ذکر۔ ذکر کی جمع۔ عربی۔ مذکر رائج مشترک خواص لکھنؤ، دہلی

قول فیصل۔ یوں تو یہ لفظ عربی تعلیم یافتہ طبقہ تک محدود ہے لیکن اس میں ذکر کے اضافہ کے ساتھ کبھی کبھی عام لوگ بھی بول دیتے ہیں جیسے اُن کا ذکر اذکار بھی نہیں تھا خواہ وہ بھلا مان گئے۔

اَذکیا۔ ذہین لوگ، بافہم آدمی، ہوشیار انسان ذکی کی جمع۔ عربی۔ مذکر

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔

اَذل۔ بہت زیادہ حقیر، کمینہ، رذیل، پاجی سفلہ، دون، ذلیل کا افعل التفضیل۔ عربی۔ مذکر صفت۔

قول فیصل۔ عربی داں طبقہ سے تعلق۔

اُذن۔ [Devanagari]۔ کان، گوش، عربی، مذکر

قول فیصل۔ عربی داں طبقہ تحریراً استعمال کرتا ہے

اِذن ۱۔ [Devanagari]۔ حکم۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج، مشترک خواص، لکھنؤ، دہلی ؎

نہیں امکان میں بے اذن ہلے پتا بھی
جس کو مختار کیا آپ نے مجبور کیا — برق

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ بھی محض اذن کم بولتے ہیں، البتہ بے اذن۔ یا اذن عام۔ جیسے ترکیب کے ساتھ۔ اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں اب یہ لفظ اتنا مستقل ہے کہ اردو داں حضرات کی سماعت پر بار نہیں ہوتا۔ بلکہ شعرا نظماً استعمال کرتے ہیں۔

اِذن ۲۔ اجازت۔ (دیکھیے اذن ۱) ؎

باموں سے اپنے پوچھ لیا تھا جواب دو
زینب نے تم کو اذن دیا تھا جواب دو — نامعلوم

اذن پانا۔ اجازت پانا۔ اردو۔ فصیح، رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی

اذن پڑھنا۔ وہ عبارت جو روضۂ سید الشہداؑ میں داخل ہونے کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ اردو فصیح، رائج، مشترک شیعیان تمام عالم، مرد عورت

قول فیصل۔ روضۂ مبارک امام حسینؑ میں داخل ہونے سے قبل پڑھتے ہیں۔ یہ اصطلاح فقط شیعوں کی ہے اور تمام عالم کے شیعہ جو اردو سے تعلق رکھتے ہیں یوں ہی بولتے ہیں۔

اذن چاہنا۔ اجازت چاہنا۔ اردو۔ فصیح رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

اذن دینا۔ اجازت دینا۔ اردو۔ فصیح رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت، مرد ؎

کچھ خبر ہے اس نبی کو دوں اذن میں رن کا
باقی کوئی سید نہ رہے نسل حسنؑ کا دبیر

قول فیصل۔ مردوں کی زبان عورتیں بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

اذن عام۔ عام اجازت۔ فارسی ترکیب۔ فصیح رائج، مشترک خواص لکھنؤ۔ دہلی، عورت مرد ؎

کم نصیب ایسا ہوں گر ہو خوشی کا اذن عام
ہو نہ شادی مرگ ہونے کے سوا شادی مجھے آتش

اذن عام۔ جنازے کی نماز کے بعد میت کا وارث عام اجازت دیتا ہے کہ جس کو جانا ہو چلا جائے۔ (پکارنا، سنانا، کہنا کے ساتھ) ؎

وہ جنازے پہ مرے کس وقت آئے دیکھنا
جب کہ اذن عام میرے اقربا کہنے کو ہیں ذوق

(از امیر اللغات و نور اللغات)

قول فیصل۔ خاص دہلی کا صرف ہے۔ لکھنؤ میں اذن عام ان معنے میں بولتے سنا گیا اور نہ پکارنا سنانا۔ کہنا کے ساتھ مستعمل ہے۔ حضرات اہل تشیع کی خاص اصطلاح۔

اذن لینا۔ اجازت لینا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک خواص لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت، مرد ؎

قفس میں بھی یہ پاس خاطر صیاد ہو ہم کو
لیا ہو اذن تب اک آہ سینہ سے نکالی ہو امیر

اذن مانگنا۔ اجازت مانگنا۔ اردو

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ اس کا استعمال ہو۔

اذہان۔ अज़हान۔ بہت سے ذہن۔ عربی ذہن کی جمع۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل۔ صرف عربی داں طبقہ بولتا ہے قلت استعمال کی وجہ سے اردو نہ ہو سکا۔

اذیت۔ اذی ت۔ अज़ीय्यत۔ عربی۔ فصیح رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد

ہے اذیت بھی زیادہ عمر سے عشق دراز
کیا پریشانی درازی سے ہو زلف یار کو امیر

قول فیصل۔ کثرت استعمال کی وجہ سے قریب قریب اردو ہو گیا ہے۔

اذیت اٹھانا۔ تکلیف اٹھانا۔ اردو۔ فصیح رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

میں یہ نہیں کہتا کہ اذیت نہ اٹھائیں
یا اہل ستم آگ سے خیمے نہ جلائیں انیس

اذیت اٹھنا۔ تکلیف اٹھنا۔ (دیکھئے اذیت اٹھانا)

پابندی گیسو کی اذیت نہیں اٹھتی
کس دن ہمیں اس قید سے آزاد کروگے برق

اذیت پانا۔ تکلیف پانا۔ (دیکھئے اذیت اٹھانا)

اذیت تجھ کو ہم سے پا گئی ہے تو
کہ اب پاؤں پڑ اٹھاتا ہے تو میر حسن

اذیت پہونچانا۔ تکلیف پہونچانا (دیکھئے اذیت اٹھانا)

کس کس طرح کے داغ یہ آنکھیں دکھائیں گی
کیا کیا اذیتیں مجھے پہونچائے گا یہ دل تجر

اذیت پہونچنا۔ تکلیف پہونچنا (دیکھئے اذیت اٹھانا)

بہت کیا تھا دعوی عشق کا یہ دل اے تونے
اذیت خوب اسے میرا اگر پہونچا تو وہی ہوتی ظفر شاہ

اذیت دہ۔ تکلیف دینے والا۔ فارسی ترکیب فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ تمہارا لڑکا بہت اذیت دہ باتیں کرتا ہے۔

قول فیصل۔ صرف پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے۔

اذیت دینا۔ تکلیف دینا (دیکھئے اذیت اٹھانا)

دینے سے اذیت تمہیں کیا تم نے کے حاصل
ہو جا ہو سو دل پہ کرو مائل تو وہی ہے ممنون

اذیت رساں۔ تکلیف پہونچانے والا۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ، دہلی

قول فیصل۔ صرف تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے۔ اذیت رسانی بھی بولتے ہیں۔

اذیت سہنا۔ تکلیف برداشت کرنا۔ (دیکھئے اذیت اٹھانا۔)

زنجیر پہنی پاؤں میں کیا کیا کڑی سہی
اسکے اذیت شب فرقت بڑی سہی تجر

اَذْر۔ بہت اونچا اور لمبا ایک قسم کا درخت جس کی لکڑی بہت ہلکی اور ریشہ کی سیدھی ہوتی ہے۔ جنوبی مذکر، اسم۔

قول فیصل۔ اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے اور پھلیاں لمبی ہوتی ہیں، جب پھلیاں جنگل کے بیچ گرتے ہیں تو درخت خود بخود نکل آتے ہیں۔ اس کی لکڑی سے تختے، پالکی وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔

ہندی میں اَرْڈ کہتے ہیں۔ اور سنسکرت میں اِرْلُو۔ اردو میں اور بالخصوص لکھنؤ میں اَرْڈوں کہتے ہیں۔ بنجاروں کی اصطلاح میں اَرْڑ کہتے ہیں۔ صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے کہ بعض لوگ ولائتی نیم بھی کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں ولائتی نیم دوسرے درخت کو کہتے ہیں اور اَرْنڈوں دوسرے درخت کو۔

اَرْرا۔ خاص قسم کی ترئی۔ ہندی۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ چوں کہ یہ قسم ارزاں ہوتی ہے، اسلئے غریب لوگ زیادہ کھاتے ہیں۔

بعضے اسے اَرْڑ بھی کہتے ہیں۔ کنجڑیوں کی اصطلاح عام لکھنؤ بہت کم بولتے ہیں۔

اَرَابَہ۔ اراب ہ۔ अराबा ۔ وہ گاڑی جس پر توپ کا سامان گولہ بارود وغیرہ لادا جائے چھکڑا وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر۔ اسم فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

حکمت ہو کچھ جو گردوں یکساں پھرا کرے ہو
چلتا نہیں و گرنہ شام و سحر ارابہ تیر

قول فیصل۔ اردو میں اس کی جمع اَرابے اور ارابوں ہے، جب تک رواج رہا سب بولتے تھے اب رواج نہیں متروک۔

اَرْرَاٹا۔ अर्राटा ۔ بہت زبردست چانٹا یا تھپڑ مارنا، اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ ؎

خاک میں ساری شرارت مل گئی
ایک اَرّاٹے میں چندیا بل گئی — ناسلوم

قول فیصل۔ عوام کی زبان، تھپڑ، تھپیڑ، چانٹا، گدا، ٹپا، لپوٹا، طمانچہ، جھانپڑ، ٹھونا، تھپ، چپت۔ ان سب سے اَرّاٹے کی منزل بلند ہے۔

اَرّاٹا دینا۔ انا، طمانچہ مارنا، بہت زور سے۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ، دہلی عورت مرد۔

محل عبارت۔ سالے نے مجھ سے زبان لڑائی ایک اَرّاٹا ایسا دیا کہ چرخی ہو گیا۔

قول فیصل۔ کنکوے بازوں کی بھی اصطلاح ہے۔ جب کنکوا بہت تیز کھینچ کے کاٹ دیتے ہیں تو کہتے ہیں ایک اَرّاٹے میں پیچ کاٹ دیا۔ پیچ کے ڈور کے تیز کھینچنے کو اَرّاٹا بولتے ہیں۔ اس محل پر اَرّاٹے سے کھینچنا بھی بولتے ہیں، اَرّاٹا اس آواز کو کہتے ہیں جو تیز کھینچنے سے پیدا ہوتی ہے، اوپر سے نیچے کی طرف تیز کھینچنے کو قد کہتے ہیں اور قد مارنا اور قد لگانا بھی بولتے ہیں ؎

ایسا میں نے دیا اک اَرّاٹا
ایک ہی ہاتھ میں اسے کاٹا — ناسلوم

اَرّاٹے سے پانی برسنا۔ موسلا دھار بارش ہونا اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ عوام کی زبان

اِرَادَت۔ اعتقاد۔ عربی، مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ، دہلی ؎

اپنے دل سے مجھے ارادت ہے
میں کسی پیر کا مرید نہیں — ہجر

ارادت رکھنا۔ معتقد ہونا۔

(فقرہ) حاجی صاحب سے ہزاروں آدمی ارادت رکھتے ہیں۔

قول فیصل۔ حضرات اہل تسنن کی خاص اصطلاح۔

ارادتمند۔ معتقد، فارسی ترکیب۔ صفت۔ فصیح رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل۔ ارادت مندی بھی بولتے ہیں یعنی خلوص اردو میں اس کی جمع صرف واؤ نون کے ساتھ بولتے ہیں جیسے ارادتمندوں اور ارادتمندی کی جمع ارادتمندیاں اور ارادتمندیاں۔

اِرَادَہ ؎ عزم، قصد، عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

اب مرے شوق شہادت میں ہے بجلی کا اثر
دوڑتا ہے خون ارادہ دیکھ کر سفاک کا — برق لکھنوی

اِرَادَہ ؎ نیت۔ خواہش ؎

تیرہ اس وقت ہیں تیرے یے ڈول
اور ارادہ ہو کچھ تو پڑھ لاحول

(راز نور اللغات)

قول فیصل۔ اس شعر میں چاروں معنے نکل رہے ہیں۔ نہ جانے یہ لکھنے سے کیا فائدہ ہوا۔

ارادہ باندھنا۔ قصد کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی ؎

ہم نے جب قطع علائق پہ ارادہ باندھا
پھاڑ کر خلعت شاہی کو لنگوٹا باندھا — ہجر

قول فیصل۔ علاوہ شعر کے روزمرہ کی گفتگو میں ارادہ باندھنا کا استعمال نہیں ہے۔

ارادہ بندھنا۔ (دیکھئے ارادہ باندھنا)

عدم کو بازگشت روح ہے اک روز ہستی سے
ارادہ بندھ رہا ہے مصر سے یوسف کا کنعاں کو — آتش

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں اس محل پر (ارادہ ہو رہا ہے) بولتے ہیں۔

ارادہ رکھنا۔ قصد رکھنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک لکھنؤ۔ دہلی۔ عورت مرد ؎

کاٹ کے پر مطمئن صیاد بے پروا نہ ہو
روح بلبل کی ارادہ رکھتی ہے پرواز کا — آتش

ارادہ کرنا۔ قصد کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔

مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

ہے بجا تو دیکھ ڈالے مجھے گردو قضا نہیں
میرے شمع سے کیا ہوا ب ارادہ دور کا — آتش

ارادہ ہونا۔ قصد ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ؎

ارادہ یوں ہوا اب گھر کو چلیے
طبیعت ہوش میں آئی سنبھلیے — (الف لیلیٰ)

ارادہ مستحکم ہونا۔ کسی کام کے لیے ٹھان لینا کہ ضرور کریں گے، مضبوط قصد ہونا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی عورت مرد

ارادی۔ اختیاری۔ فارسی۔ صفت۔ جیسے قوت ارادی ؎

ارادی رنج میں ہیں ترک مئے سے
محبت پھر ہوئی شیشوں کی مئے سے — (الف لیلیٰ منظوم)

اراذل۔ جمعنے کم ذات، رذیل کی جمع۔ عربی۔ مذکر ؎

گردوں کے کھینچنے میں اراذل کی جیت ہے
سرتاج آفتاب ہوا کا غلام کا رنگ

قول فیصل۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ یہ لفظ اردو نہ ہو سکا۔

اُراڑ۔ (ہندی۔ مذکر) ۱۔ سایہ۔ پناہ بچاؤ ۲۔ جنگل میں وہ جھونپڑی جس میں چرواہے آرام کرتے یا پناہ لیتے ہیں۔ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

اُراڑا۔ (ہندی۔ مذکر) ۱۔ سوجن جو کسی کیڑے مکوڑے کے کاٹنے سے ہو جائے ۲۔ ناخن کی خراش ۳۔ ڈھلوان ۴۔ دریا کا بہت اونچا کنارہ (از جامع اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کسی ایک معنے میں نہیں بولتے ہیں۔ یہ معنے میں لگا کر بولا جاتا ہو۔

اُراراٹ۔ ایک پہاڑ جس کی سب سے اونچی چوٹی سطح سمندر سے ۱۷۰۰۰ فٹ اونچی ہے بیان ہوتا ہو کہ اس پر حضرت نوحؑ کی کشتی آکر ٹھہری تھی۔

(از جامع اللغات)

اُرارُوٹ۔ अरारोट۔ ساگو دانے کی قسم۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

قول فیصل۔ یہ لفظ انگریزی میں ایرو روٹ تھا۔ کثرت استعمال سے اراروٹ ہو کے داخل زبان ہو گیا لہٰذا اب اردو ہے۔ اس کا درخت ہندوستان میں بہت ہوتا ہے۔ جڑ کو چھیل کر پانی میں گھولتے ہیں تو اراروٹ تہ میں بیٹھ جاتا ہے اور اس کو خشک کر لیتے ہیں، یہ سفید اور چکنا سفوف سا ہوتا ہے، زود ہضم ہونے کے سبب سے اکثر چھوٹے بچوں اور بعض مریضوں کو دودھ یا پانی میں پکا کر دیا جاتا ہے۔ اس کا مزاج گرم و تر ہے۔ اراروٹ کے بسکٹ بھی بنتے ہیں اور اسی کا کپڑوں میں کلپ بھی دیا جاتا ہے۔

اُراُرا کے بیٹھ جانا۔ دفعۃً گر پڑنا۔ کسی درخت یا چھت کا بیٹھ جانا۔

میں جو رونے کو شب ہجر میں کل بیٹھ گیا
اُراُرا کے وہیں گردوں کا محل بیٹھ گیا — ناسخ

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں (اراراکے) نہیں بلکہ اُراُرا کے بیٹھ جانا بولتے ہیں۔ چنانچہ صاحب نور اللغات نے خود ناسخ کی مثال پیش کی ہے جس میں اُراُرا کے نظم ہے اور ترجمہ بھی غلط کیا ہے اس لیے کہ چھت تو بیٹھ جاتی ہو لیکن درخت اُراُرا کے نہیں بیٹھتا۔

ارارا کے پانی گرنا۔ برسنا۔ تیزی کے ساتھ پانی برسنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ زبان کا خاص صرف۔

ارارا کے گر پڑنا۔ پختہ دیوار یا عمارت کا دفعۃً گر جانا کہ اس کے گرنے سے بڑی آواز ہو ؎

یوں ہی نالوں سے اگر عالم تہ و بالا رہا
گر پڑے گا اُراُرا کے آسمان بالائے سر — آتش

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے محاورے کی جگہ (ارارا) کے لکھا اور آتش کی مثال میں (اُراُرا) کے لکھا یہ صحیح نہیں ہے۔ فیصلہ یہ ہو کہ اُراُرا کے صحیح ہے

اَرَاضی۔ अराज़ी۔ زمینیں۔ ارض کی جمع۔ عربی۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

قول فیصل۔ اردو میں بصورت واحد بولا جاتا ہو اس لیے اس کی جمع اراضیات کر لی۔ کاشتکاروں کی اصطلاح میں اس کا استعمال مختلف صورتوں سے ہے (اراضی افتادہ) غیر آباد زمین (اراضی جھیل) وہ اراضی جس میں برساتی پانی کو آبپاشی کے لیے جمع کرتے ہیں۔ (اراضی سکنی) وہ اراضی جس پر رہنے سہنے کے لیے مکانات بناتے ہیں۔

مؤلف کے نزدیک (اراضی) الف ممدودہ کے ساتھ بجائے واحد اب مستقل ہے کہ اس کو اردو کا لفظ مانتے ہوئے بولنا صحیح ہے۔ لیکن فصحا کو نطق احتیاط ضروری ہے۔

اراکین۔ بہت سے رکن۔ اردو۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ رکن کی جمع ارکان صحیح ہے۔ اراکین جمع الجمع غلط ہے۔ اُرکون جس کے معنی سردار قبیلہ ہیں اس کی جمع اراکین آئی ہے۔

اراکین ۲: عربی۔ امرا۔ وزرا۔ جمع ارکان۔ واحد رکن ہے ؎

جی ہی اچھا نہ رہا پھر تو عیاذاً باللہ
فائدہ کیا جو تماشائے اراکین ہوئے — انشا

(از امیر اللغات)

قول فیصل۔ دیکھئے اراکین ۱

اَرَب۔ अरब۔ سو کرور۔ ہندی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ عورت۔ مرد ؎

ہوتا ہے سو کرور کا سمجھو تم اک ارب
اور سوا رب کا یاد رکھو ہوتا ہو کھرب — عاقل

ارباب۔ अरबाब۔ صاحب۔ مالک۔ رب کی جمع عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

بوسہ سیب ذقن دو گے جو اک کیا ہوگا
اکثر ارباب کرم باغ لٹا دیتے ہیں — کیف

اربابِ دولت۔ صاحبانِ مال۔ فارسی ترکیب۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ مردوں کی زبان۔

اربابِ سخن۔ شعرا۔

(دیکھئے اربابِ دولت)

روزمرہ وہ کہاں مان گئے اہل زباں
اصطلاحات پہ صدقے ہوئے اربابِ سخن — قلق

اربابِ صفا۔ صاحبانِ کشف۔

(دیکھئے اربابِ دولت)

ہیں جو اربابِ صفا ان کو تو کافی ہو یہی
روح موجودات کی تفسیر معانی ہو یہی — عزیز لکھنوی

اربابِ عشرت۔ محفل عشرت کے ناچ رنگ دیکھنے والے۔ شریک محفل نشاط۔ ہم جلسہ۔ جلیس، ہم صحبت۔

(از فرہنگ آصفی)

وہ اربابِ عشرت کا آپس میں مل
جمانا کرنے راگ کا دے کے دل — میر حسن

اربابِ کرم۔ صاحبانِ جود و سخا۔

(دیکھئے اربابِ دولت)

اکثر ارباب کرم باغ لٹا دیتے ہیں۔ — کیف

اربابِ کمال۔ صاحبانِ کمال۔

(دیکھئے اربابِ دولت)

اربابِ معنے۔ خداشناس۔ عارف لوگ۔

(دیکھئے اربابِ دولت)

اربابِ وفا۔ صاحبانِ وفا۔

(دیکھئے اربابِ دولت)

اربابِ نشاط۔ وہ لوگ جو ناچتے اور گاتے ہیں۔ (دیکھئے اربابِ دولت)

تھے رواں تختوں پہ اربابِ نشاط
ہر طرف عیش کی بچھی تھی بساط — میر حسن

قول فیصل۔ چونکہ ناچ گانے میں دل کو تفریح ہوتی ہے اس لیے ناچنے اور گانے والوں کو اربابِ نشاط کہتے ہیں۔

اربابِ ولا۔ صاحبانِ محبت۔

(دیکھئے اربابِ دولت)

خاصانِ خدا مستحق جور و جفا ہیں
اربابِ ولا جو ہیں وہ پابندِ بلا ہیں — انیس

اربابِ ہمم۔ صاحبانِ ہمت۔

(دیکھئے اربابِ دولت)

اقبال کرم میگزد اربابِ ہمم را — عرفی

اربابِ یقین۔ صاحبانِ یقین۔ صاحبانِ کشف۔ (دیکھئے اربابِ دولت)

کعبۂ اہل سخن کیوں نہ ہو تیری تربت
تو تھا خود قبلۂ اربابِ یقیں عرش جناب — خالد

اُربسی۔ अरबसी۔ ڈھگدھگی۔ ہندی مؤنث ؎

سیرے میں اس کے ہو ید بیضا کی روشنی
ہو کیونکہ اربسی کے ترے ہمسر آفتاب — مصحفی

قول فیصل۔ اب اردو میں ڈھگدھگی ہی بولتے ہیں۔

اَرْبَع۔ अरबा۔ چار۔ عربی۔ غیر فصیح۔

تو ہی اربع کتاب آسمانی کا خلاصہ ہو
تو ہی مسند ہو بیشک اس رباعی مجرد کا — تجر

قول فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہو۔

اربع عناصر۔ چار عنصر (آگ۔ پانی۔ ہوا۔ خاک)

قول فیصل۔ تمام جسم انھیں چار چیزوں سے بنے ہیں۔ اردو زبان میں داخل نہیں ہے۔

اَربعۂ متناسبہ۔ حساب کا ایک قاعدہ ہے جس میں چار عدد ہوتے ہیں۔ تین معلوم جن میں دو ہم جنس اور ایک غیر جنس ہوا کرتا ہے۔ اور ایک نامعلوم۔ انھیں تین عددوں کے ذریعہ وہ چوتھا عدد بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

(از امیر اللغات)

اربعین ۱: چالیس دن۔ چلّہ۔ عربی۔ مذکر۔ واحد، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

حل نے چار ہی دن میں لئے کیا تسخیر
اک اربعین بھی پورا نہ ہونے پایا تھا — نوازش

اربعین ۲: عربی مہینہ کے ماہ صفر کی بیسویں تاریخ۔ (دیکھئے اربعین ۱)

اربعیں کے سوگوار و الوداع — نامعلوم

قول فیصل۔ اسی کو چہلم بھی کہتے ہیں۔ چونکہ محرم کی دسویں تاریخ امام حسینؑ کی شہادت

واقع ہوئی تھی۔ اس لیے بیسویں ماہ صفر کو چالیس دن ہوتے ہیں۔ فرقۂ شیعہ اس دن مخصوص عائشانہ زیارت امام حسین و شہدائے کربلا پڑھتا ہے۔ جن کو اعمالِ اربعین کہتے ہیں۔

ارب کھرب۔ بہت۔ بےحد۔ بےشمار

ایسے مشتاق رنج کے ہم ہیں
ہوں اگر غم ارب کھرب کم ہیں	مسرور

(از امیر اللغات)

قولِ فیصل۔ اب بہت کم بولتے ہیں۔

ارتباط۔ इरतिबात۔ میل جول۔ دوستی۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی ؎

یوں ہی یکچند ارتباط رہا
دورۂ عشرت و نشاط رہا	مومن

قولِ فیصل۔ اس کا استعمال بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے۔ ابھی تک یہ لفظ اردو نہیں ہو سکا۔

اِرتحال۔ इरतेहाल۔ رحلت کرنا، کوچ کرنا۔ عربی۔ مصدر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ارتداد۔ इरतदाद۔ مذہب اسلام ترک کر دینا۔ مرتد ہونا۔ عربی۔ مذکر۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ۔ دہلی ؎

میں منکر ہی سہی لیکن خدا سے کام ہے مجھ کو
جناب شیخ رہنے دیں مگر اپنے ارتداد اپنا	اختر

قولِ فیصل۔ یہ لفظ اردو نہیں ہو سکا۔

اِرتعاش۔ इरतेआश۔ کانپنا، رعشہ۔ عربی۔ مذکر۔ مصدر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی ؎

قلبِ وحشی کو سکون آتا نہیں
ارتعاشِ دست و پا جاتا نہیں	مضطر

قولِ فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔

ارتفاع۔ इरतफ़ा۔ بلندی۔ اونچائی۔ رفعت۔ عربی۔ مذکر۔ مصدر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی ؎

جھک جھک کے آسمان بھی لینے لگا قدم
اللہ رے ارتفاعِ مراتب جناب کا	مضطر

قولِ فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہیں۔

اِرتقا۔ इरतक़ा۔ بلندی۔ ترقی کرنا۔ بلندی پر جانا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی ؎

اگر ہو جوہرِ ذاتی کے ارتقا کا خیال
گزار دے اسی اک دُھن میں عمر کے مہ و سال	شاد

قولِ فیصل۔ اردو زبان میں داخل نہ ہو سکا۔

اِرتکاب۔ इरतेकाब۔ کسی فعل یا جرم کا صادر ہونا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ۔ دہلی۔ مردوں کی زبان ؎

روک اپنی خواہشوں کو اک ذرا اے دیدہ ور
دیکھ تو ہوتا ہے کن فعلوں کا تجھ سے ارتکاب	لکھنوی

قولِ فیصل۔ محکمۂ پولیس میں یہ لفظ بہت زیادہ بولا اور لکھا جاتا ہے۔

ارتھمیٹک۔ اَرْتھْ مِہ مے ٹ کْ۔ علم حساب کی کتاب۔ انگریزی۔

امتحاں میں کامیابی ہو گئی کیا
ارتھمیٹک جب تم نے یاد کی	شوقی

قولِ فیصل۔ یہ لفظ اصل میں ارتھمٹک ہے جس کو اردو والے ارتھمیٹک بولتے ہیں۔ یہ لفظ اردو نہ ہو سکا۔

اَرتھی۔ अरथी۔ ہندوؤں کا جنازہ۔ ہندی۔ مؤنث۔ غیر فصیح ؎

ہندو و مسلماں کو پھر اس پالکی اوپر
ارتھی کا توہم ہو جنازے کا گماں ہے	سودا

قولِ فیصل۔ بانس کی سیڑھی سی ہوتی ہے جس پر ہندو مُردہ اُٹھاتے ہیں۔ یہ لفظ اب اردو میں ہے عوام زیادہ بولتے ہیں۔

ارتھی نکلے۔ ہندو عورتوں کا کوسنا ہے۔ یعنی مر جائے۔ جنازہ نکلے۔ لاش نکلے۔

(از فرہنگ آصفی)

اِرْث۔ इरस۔ میراث۔ ترکہ۔ وہ مال و اسباب جو کسی کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کو ملے۔ عربی۔ مؤنث۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ۔ دہلی ؎

زاہد بھی کیا ہو حضرت آدم کی نسل میں
اِرث پدر میں رند کا بھی اشتراک ہو	امیر

قولِ فیصل۔ اردو نہ ہو سکا۔

ارجل۔ अरजल۔ وہ گھوڑا جس کا ایک پاؤں سفید اور تین اور رنگ کے ہوں۔

ارجمند۔ अरजमन्द۔ ذی مرتبہ۔ عالی قدر۔ فارسی صفت۔

قولِ فیصل۔ یہ لفظ فرزند کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے۔

ارجن۔ अरजन۔ پانڈو کے تیسرے بھائی جو کنتی کے بطن سے اِندر دیو کے بیٹے تھے، اور ان کو تیر اندازی میں کمال خاص حاصل تھا۔ ہندی اسم ؎

وہ کماندار ہے آفاق میں تو جس کا تیر
دیکھ کر دور سے گوشے میں چھپیں ارجن و بھیم	میر حسن

ارجنٹ۔ अरजन्ट۔ فوراً۔ بہت ضروری۔ انگریزی۔ صفت۔ غیر فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ یہ لفظ انگریزی داں طبقہ بولتا ہے اردو نہ ہو سکا۔

اَرحَمُ الرّاحِمین۔ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا یعنی خدا۔ عربی جملہ۔

قول فیصل۔ ارحم مضاف۔ راحمین مضاف الیہ الف استغراق کا۔ سوائے پروردگار کے اور کسی کے لیے اس کا استعمال نہیں ہے۔

اُرَدْ۔ ماش۔ ایک قسم کا غلہ جس کی دال بناتے ہیں اور اس دال سے مختلف چیزیں بنتی ہیں جیسے امرتی، دہی بڑے وغیرہ۔ ہندی۔ مذکر۔

قول فیصل۔ فصحا ماش بولتے ہیں۔

اَرْدا گِرد۔ آس پاس، ادھر ادھر۔ اردو۔ غیر فصیح رائج، مشترک عوام۔

قول فیصل۔ فصحا (اِرد گِرد) بولتے ہیں اور لکھنؤ کی عورتیں (اِرد وگِرد) بولتی ہیں۔ اِرد حل ہے اور مبسوط پر تابع مقدم ہے۔

اُرْدا بیگنی۔ وہ ترکی عورت جو مردانہ لباس پہن کر محلات شاہی میں اہتمام کرتی ہے اور پہرا دیتی ہے اور حکم احکام پہونچاتی ہے۔ اردو۔ مؤنث۔

قول فیصل۔ یہ لفظ ترکی تھا، ہندوستان میں اردو کی منزل پر آکے ختم ہو گیا۔

اُرْدَاوا۔ جو اور گیہوں کا بھنا ہوا موٹا آٹا جو پانی میں ملا کے گھوڑوں کو کھلاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے گھوڑا موٹا ہوتا ہے۔ اردو۔

قول فیصل۔ اس کی اصل آرد آبا ہے (آرد آبا) سے (ارد ابا) بنا (ارداب) سے (ارداوا) ہو گیا۔

اَرْدَب۔ جنگ و جدال۔ فارسی۔ مذکر۔

قول فیصل۔ اصطلاح شطرنج میں اس مہرے کو کہتے ہیں جو شاہ کو کشت سے بچانے کے لیے بیچ میں لایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال دینا کے ساتھ بھی ہے۔ جیسے اگر وہ کشت دیں گے تو تم گھوڑے کا اردب دے دینا۔

اَرْدِ سَفیدی۔ مقدار قلیل۔ تھوڑی شے کے لیے کنایۃً کہتے ہیں۔ مثل

قول فیصل۔ یہ مثل جہلا عورتیں بولتی تھیں، اب بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

اُرد پڑھ کے مارنا۔ جادو کرتے وقت ماش پڑھ کے مارنا۔

قول فیصل۔ ماش پڑھ کے مارنا بولتے ہیں۔

اُرد کے آٹے کی طرح اینٹھنا۔ اکڑنا۔ اینٹھنا غرور کی چال چلنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ دیہاتی طبقہ سے خصوصیت۔ فصحا اُرد کے محل پر ماش بولتے ہیں۔ اس لیے کہ ماش کا آٹا گوندھنے کے بعد اینٹھ جاتا ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو اکڑ کے چلے۔ کہتے ہیں تم تو ماش کے آٹے کی طرح اینٹھ گئے۔

اِرد گِرد۔ آس پاس۔ (دیکھئے اردا گرد)

اِردگرد۔ آس پاس۔ (دیکھئے اردا گرد)

اِردگرد پھرنا۔ کسی کے چاروں طرف گھومنا۔ (دیکھئے اردا گرد)

اَرْدَلی ۱۔ وہ چپراسی جو حکام کے اجلاس پر حکم پہونچانے اور انتظام عدالت درست رکھنے کے لیے ہوتا ہے۔ اردو۔ مذکر۔

قول فیصل۔ اس کی اصل (آرڈرلی) ہے انگریزی لفظ ہے اسی سے اردلی ہو گیا۔

اردلی ۲۔ سواری کے ساتھ رہنے والے سپاہی۔ جلوس سواری۔ اردو۔ مؤنث سہ

اردلی تو پچاس بجا لائی عنایت کی اُس پر نظر ہو کمال
اختر شاہ اودھ

اردلی اُترنا۔ کسی ایک عورت پر بہت سے آدمیوں کا یکے بعد دیگرے اُترنا۔ یعنی جماع کرنا۔ اردو۔ محاورہ۔ مؤنث۔ غیر فصیح۔ رائج، مشترک لکھنؤ دہلی۔ عوام کی زبان۔

اردلی بازار۔ لشکر کا بازار۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح تھا۔ رائج تھا۔

قول فیصل۔ سفر میں بادشاہان دہلی کے ساتھ بازار ہوتے تھے تاکہ لشکر کو ضروریات کی چیزیں بہم پہونچائیں۔ اسی وجہ سے اسے اردلی بازار کہنے لگے۔ صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے کہ لکھنؤ اور بنارس میں اس نام کے محلے اب بھی ہیں۔ ممکن ہے کہ بنارس میں کوئی محلہ ہو۔ لیکن لکھنؤ میں کوئی محلہ اردلی بازار اب نہیں ہے۔ اب متروک۔

اردلی سپاہی۔ وہ سپاہی جو حکام کی خدمت کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔

اردلی کا چپراسی۔ (دیکھئے اردلی ۱)

پھر تو خاطر سے میم صاحب کی
بھیج کر اردلی کا چپراسی نامعلوم

اردلی میں چلنا۔ سواری کے ساتھ رہنا۔ امیروں کے ساتھ چلنا۔ اردو۔ اب بہت کم استعمال ہے۔

اردلی میں رہنا۔ (دیکھئے اردلی میں چلنا)

اُردُو ۱۔ لشکر۔ لشکرگاہ۔ ترکی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔

قول فیصل ۱۔ اب قریب بہ متروک۔ شعرائے متقدمین زیادہ استعمال کرتے تھے۔

اُردو ۲۔ उर्दू۔ ہندوستان کی وہ زبان جو ترکی، فارسی، عربی، سنسکرت، بھاکا اور انگریزی سے مل کر بنی ہے۔

ہیں۔ ز ایسے لفظوں کی زبان اُردو متحمل ہے۔
ارزاں۔ کم قیمت، سستا، گراں کی ضد۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

زر نقد دو عالم قیمت یوسف میں دیتے ہیں
اگر انصاف سے دیکھو تو ارزاں مول لیتے ہیں — امیر

قول فیصل۔ یہ لفظ اُردو نہ ہو سکا۔
ارزاں بعلت گراں بحکمت۔ کم قیمت چیز میں کوئی نہ کوئی خرابی ضرور ہوتی ہے، اور بیش قیمت میں کوئی نہ کوئی صفت ضرور ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ
ارزانی۔ سستی۔ اشیا کا ارزاں ہونا۔ یائے مصدری، فارسی صفت۔ فصیح، رائج، خاص طبقہ بولتا ہے ؎

ہوش ہو کس قدر ارزانی ہے جلوہ
کہ نسبت ہو ترے کوچے میں ہر در و دیوار — غالب

ازرق۔ نیلا جیسے آب نیلی۔
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے (یہ لفظ عام میں غلط مشہور ہو گیا ہے، صحیح اَزرق زائے معجمہ کے ساتھ ہے)، صاحب نور اللغات نے لکھا ہے (ارذق غلط ہے ازرق صحیح ہے) یہی قریب قریب امیر اللغات نے لکھا ہے، ان سب مؤلفین نے اجتہاد سے کام لیا ہے۔ یہ لغت عوام تک پہنچا ہی نہیں جو غلط استعمال ہوتا۔ لکھنؤ کی کوئی فرد، کوئی طبقہ ارذق بول کے نیلا یا نیلگوں نہیں مراد لیتا ہے، اس کو غلط لکھنا اور صحیح ازرق لکھنا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ صرف ترتیب حروف لغت کو باقی رکھنے کے لیے خود ساختہ لغت کو سب مؤلفین نے جگہ دی، البتہ اگر ارذق سے مراد وہ پہلوان ہوتا جو عاشورِ محرم کو جناب قاسم ابن حسنؑ سے لڑکے واصل جہنم ہوا، اور اس کو غلط عام بتایا جاتا تو ایک حد تک صحیح ہو سکتا تھا۔ کیونکہ عوام اور بعض جاہل ذاکرین ازرق بہ زائے معجمہ کو ارذق بہ ذائے ہوّز کر کے غلط بول جاتے ہیں۔
ارذق چشم۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے حسب ذیل تشریح کی ہے (ع۔ ف۔ صفت۔ عام۔ کرنجا، گربہ چشم، نیلی آنکھ کا آدمی۔ اہل قیافہ ایسے آدمی کو بے مروت اور بے دید کہتے ہیں)
قول فیصل۔ خدا معلوم مؤلف موصوف نے اس لغت کو کتاب میں کیوں جگہ دی۔ اور عربی اور فارسی کیوں لکھا، اس لحاظ سے کہ عربی ہونا تو ثابت نہیں اس لیے کہ ترکیب فارسی ہے۔ اب رہا فارسی ہونا اس کا لغات میں وجود نہیں۔ بجائے "ارذق چشم" کے صرف لفظ "ازرق بزائے معجمہ" ملتا ہے چنانچہ صاحب غیاث اللغات کی عبارت حسب ذیل ہے (ازرق بفتح اول و سکون زائے معجمہ کہ مقدم است برائے مہملہ یعنے نیلگوں کبود و یعنی آب صاف و کسے کہ سیاہی چشم او مائل بہ کبودی یا سبزی یا زردی باشد از صراح و منتخب و شرح نصاب) معلوم ہوا کہ لغت دیکھنے میں دھوکا ہوا، خلاصہ یہ کہ یہ ترکیب لغت میں اس محل پر جگہ دینے کے قابل نہ تھی فیصلہ اہل نظر پر ہے۔ (مؤلف)
ارژنگ۔ مازندران کا ایک دیو جسے رستم نے قتل کیا تھا۔
ارژناک۔ ایک تورانی پہلوان جسے طوسی نے قتل کیا۔
ارژنگ۔ نگارخانہ، نگار نامہ مانی جو ایک نامی مصور چین میں گذرا ہے۔

شاہا یار کی تصویر نے رنگ اُتارا اس کا
قلق تقویم پارینہ ہوا ارژنگ مانی کا

قول فیصل۔ بعض کا قول ہے کہ ارژنگ چین کے مصور کا نام ہے جو مانی کا ہمسر تھا، چنانچہ وزیر نے کہا ہے ؎

کھینچا تصویر اگر مجھ دل جلے کی اے وزیر
سوز سے پھر ایک ہو تا خامۂ ارژنگ و شمع — وزیر

ارژنگ ۲۔ نگارخانہ۔
ارسال ۱۔ بھیجنا۔ عربی۔ مصدر۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ، دہلی ؎

دعا گر صبح کا کرے اقبال
جلد سر روضہ کیجیو ارسال — قلق

قول فیصل۔ حیدرآباد دکن میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔ صاحب بہار عجم نے اس کے معنی سوغات، تحفہ، ہدایہ کے لکھے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ (در ہیں معنی چند نیز شہرت دارد) ممکن ہے کہ قدما نے استعمال کیا ہو، بہت تلاش کرنے کے بعد بھی اب تک کوئی مثال دستیاب نہیں ہوئی۔ فارسی زبان میں مثالیں موجود ہیں، لیکن اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔
ارسال ۲۔ وہ روپیہ جو تعلقہ سے وصول کر کے تعلقدار کو بھیجا جاتا ہے۔ مؤنث ؎

جمع ہو جائے گا دو دن میں خزانہ ترے پاس
دل یہ آتے ہیں کہ ارسال چلی آتی ہے — تیمز

قول فیصل۔ مخصوص دیہاتیوں اور زمینداروں کی اصطلاح۔
ارسال ۳۔ زمیندار کا خزانۂ سرکار میں مالگذاری جمع کرنا۔ مؤنث
قول فیصل۔ خاص زمینداروں کی اصطلاح استعمال کم ہے۔
ارسطو ارسطاطالیس۔ سکندر بادشاہ کے وزیر کا نام، اپنی نکتہ سنجی میں سب سے مشہور یونانی حکیم

اور فلسفہ داں، افلاطون کا شاگرد اور سکندر کا استاد تھا۔ سطاغیرہ ملک یونان میں پیدا ہوا۔ ۳۶۷ء قبل مسیح میں ایتھنز میں آیا اور افلاطون کی شاگردی اختیار کی اور ۲۰ برس تک اس کی خدمت میں رہا۔ ۳۴۷ء میں اس کی وفات پر وہ زنیا بادشاہ اطارنیس کے پاس چلا گیا اور تین برس اس کے پاس رہا۔ ۳۴۳ء میں فیلقوس شاہ مقدونیہ کے پاس آیا اور سکندر کا اتالیق مقرر ہوا۔ ۳۳۶ء میں فیلقوس کی وفات پر یہ ایتھنز میں واپس گیا اور ایک اسکول کھولا جس میں یہ بارہ سال تک لوگوں کو تعلیم دیتا رہا۔ سکندر کی وفات کے ایک سال بعد ۳۲۲ء میں فوت ہوا۔ ۴۰۰ کے قریب تصنیفات اس وقت بھی ملتے ہیں ؎

تیرے نکتہ پر ارسطو دنگ ہے   محمد سیادہ رجاب
فہم لقمان تک بیاں جو تنگ ہے   قالدہ از بنگال

ارسطو، ارسطاطالیس ا۔ (صفت) کامل، فاضل، عاقل، حکیم، دانشمند۔

قول فیصل۔ اکثر عوام و خواص ایسے شخص کو جو انتہائی کمال رکھتا ہو تو کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنے وقت کا ارسطو ہے۔ زیادہ تر حکیم کے لیے بولتے ہیں۔

ارشاد مذ۔ ہدایت کرنا، رہبری کرنا۔ عربی

قول فیصل۔ اہل ایران نے معنے ذکر میں استعمال کیا ہو۔ چنانچہ طالب آملی کا شعر ہے۔

چو نامہ و چہ برمین بروز من ارشاد
بہر دو شیوہ خسرو کرو بہر کار مرا

ان معنے میں فارسی زبان کا لغت ہے۔

ارشاد مذ۔ بیان کرنا، فرمانا۔ اردو۔ مذکر ؎

کچھ تو کیا ہے اُس نے ارشاد اس طرح کا
ہو اُسکے غم میں دل جو ناشاد اس طرح کا   جرأت

قول فیصل۔ اس کی جمع ہندوستان میں الف اور تا کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ جیسے ارشادات۔ خورد ہمیشہ بزرگ کے لیے استعمال کرتا ہے۔ برابر والے کے ساتھ بھی یہ لفظ استعمال ہو سکتا ہے اور ہوتا ہو بزرگ خورد کے لیے یا بڑا آدمی چھوٹے آدمی کے لیے نہیں استعمال کرتا۔ خواص زیادہ بولتے ہیں۔ عوام اس محل پر (کہا) بولتے ہیں۔ جیسے آپ نے روپیہ دینے کو کہا تھا۔ دیہاتی اور گنوار (شین) کو (س) سے بدل کے بولتے ہیں۔ جیسے ارساد۔ صاحب امیر اللغات نے مجازاً "حکم" کے معنے بھی لکھے ہیں اور یہ شعر پیش کیا ہے ؎

اب بجا لائیں وہ جو ہو ارشاد
نیر عمر و جاہ تاباں باد   قلق

لیکن بیان کرنے اور فرمانے کے معنے میں اہل ہند نے استعمال کیا ہے جیسے جرأت کا شعر اوپر مثال میں موجود ہے۔

ارشاد مذ۔ حکم۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ، دہلی۔

ارشاد مذ۔ مکرر شعر پڑھوانے کی خواہش کرنا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص و عوام۔

محل صراحت۔ کیا خوب شعر کہا ہے، پھر ارشاد ہو۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی خاص اصطلاح۔

ارشاد بجا لانا۔ حکم کی تعمیل کرنا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ دہلی۔

محل صراحت۔ آپ کا ارشاد بجا لانا میرا فرض ہو۔

ارشاد حسین۔ چودھری سید ارشاد حسین صاحب مرحوم۔ رودولی کے بہت بڑے تعلقدار اور علماء پرست علم دوست، مخیر، باخدا، رحم دل، بلا قید مذہب و ملت سلوک کرنے والے۔ ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۵ء میں انتقال فرمایا۔ مرحوم کی یادگار میں ایک مسجد اور ایک امام باڑہ ہے جو اپنی خوبصورتی میں عدیم المثال ہے۔ مرحوم کے وقت کے صحیح اور صحیح جانشین جناب چودھری سید علی محمد صاحب عرف ننھے میاں ہیں جو مرحوم کے تمام اوصاف کا آئینہ ہیں۔ مرحوم نے رودولی میں انتقال کیا اور کربلائے معلیٰ میں دفن ہوئے۔

ارشاد سے باہر نہ ہونا۔ حکم کے خلاف نہ کرنا۔

دن کو روزہ رکھیں گے اور رات پئیں گے اے اکمل
ہم نہ باہر ہوں گے اے پیر مغاں ارشاد سے   ناسخ

(از امیر اللغات)

ارشاد فرمانا۔ کہنا، بیان کرنا۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی۔ محاورہ۔

ارشاد کرنا۔ فرمانا۔ (دیکھئے ارشاد فرمانا)

کب تک در امید پہ افتادہ جان و دل
ارشاد کچھ تو کیجئے بندے کے باب میں   جرأت

ارشاد ہونا۔ کہنا، فرمانا۔

(دیکھئے ارشاد فرمانا) ؎

ساقی حدیث اسکو سمجھتے ہیں تیرے دوست
پیر مغاں کے منہ سے جو ارشاد ہو گیا   آتش

ارشد۔ بہت زیادہ ہدایت پایا ہوا، بہتر پایا ہوا۔ عربی۔

قول فیصل۔ اردو میں بہت کم استعمال ہے۔ صاحب نور اللغات نے مثال میں یہ فقرہ پیش

کیا ہے رزید تو آپ کا شاگرد ارشد ہے۔ اہل لکھنؤ اس محل پر شاگرد رشید بولتے ہیں۔ شاگرد ارشد نہیں بولتے بلکہ ارشد تلامذہ میں سے ب' بولتے ہیں۔

ارشدک اللہ تعالےٰ۔ نیک ہدایت دلا کرے تجھے خدائے بزرگ۔ عربی کا دعائیہ جملہ۔

شاباش ولا ارشدک اللہ تعالےٰ
پہچانا اسے تو نے تجھے دیکھانہ بھالا ظفرشاہ

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ چھوٹوں کے لیے کبھی بولتا ہے اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

ارض۔ زمین۔ دھرتی۔ عربی۔ مؤنث۔ مشترک خواص لکھنؤ، دہلی۔

سب ارض پاک غیرت باغ جناں ہوئی
ایسا مکیں ملا کہ فخر المکاں ہوئی انیس

قول فیصل۔ اردو بولنے والے زیادہ تر فارسی ترکیب کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، جیسے ارض پاک اگر ترکیب سے استعمال ہو تو فصیح ہو اور اگر بغیر ترکیب بولیں جیسے یہ ارض پتھریلی ہے تو غیر فصیح ہے۔

ارض و سما۔ زمین و آسمان۔

میان ارض و سما یوں ہوں آہ بے نالاں
کہ جس طرح سے ہو دو لب کے درمیاں فریاد انیس

قول فیصل۔ ارض عربی۔ سما عربی۔ واؤ حرف عطف فارسی زبان کا۔ مؤلف نور اللغات نے ارض و سما کو عربی لکھا ہے۔ حالانکہ درمیان میں حرف واؤ فارسی زبان کا ہے۔ اگر وضاحت کر دیتے تو بہتر تھا۔

ارضی۔ زمین کی۔ زمین کا۔ زمین کے۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال زیادہ تر لفظ آفات کے ساتھ ہے۔ جیسے آفات ارضی و سماوی۔

اَرْغَنُوْن۔ ایک قسم کا باجا جسے حکیم افلاطون نے ایجاد کیا۔ عربی۔ مذکر۔

محو صوفی کے جو نغمے سے حال اسکو آگیا
مطرب نے ٹکڑے سر سے مرے ارغنوں کیا آتش

قول فیصل۔ اس کا مخفف اُرغن ہے۔ اہل ہند اسے ارگن کہتے ہیں۔ یہ لغت فارسی بھی ہے۔

اَرْغَوَان۔ ایک درخت جس کی شاخیں ہیں ہوتی ہیں۔ اور موسم گل میں بکثرت پھول آتے ہیں۔ مجازاً سرخ رنگ کو بھی کہتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر۔

ترے شہید کا دھو کا تھا دے سپکائے ترک
جو کربلائے مقتل میں ارغواں ہوتا آتش

قول فیصل۔ اس کا معرب ارجواں ہے۔ اردو زبان میں بہت کم بولا جاتا ہے۔

اَرْغَوانی۔ سرخ پھول۔ سرخ رنگ۔ کسم کا رنگ۔ بہت سرخ رنگ ؎

وہ لال لال بھبوکا ہے ارغوانی پھول
نظر کا زور بڑھاتے تھے آسمانی پھول قدیم

قول فیصل۔ نارنجی رنگ کو بھی ارغوانی رنگ کہتے ہیں، مگر کم۔

اَرْفع۔ بہت بلند۔ عربی۔

اِرْقام کرنا۔ لکھنا۔ اردو ؎

یہ قصد خامہ ہے اب اسکی مرح غائب ہے
کرے یہ مطلع انور حضور میں ارقام سودا

قول فیصل۔ اہل ہند لکھنے کے معنے میں ارقام استعمال کرتے ہیں۔ عربی و فارسی میں اس محل پر ترقیم بولتے ہیں۔

اَرْکَان۔ بہت سے رکن۔ اور وہ ستون جن پر کسی بنا کا انحصار ہو۔ عربی۔ رکن کی جمع۔ مذکر۔ فصیح۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ارکان ادا کرنا۔ عبادت کو اصول شریعت کے مطابق بجالانا۔

ارکان ادا ہونا۔ (دیکھئے ارکان ادا کرنا)

جب ادا ہو چکے تمام ارکان
لاکھ اس نے چڑھائیں اشرفیاں قلق

اَرکانِ حج۔ حج کے وہ رکن جن میں سے کسی ایک کے نہ بجالانے سے حج نہ ہو۔

ارکانِ دولت۔ وزرا و عمائدین۔ فارسی ترکیب ؎

دو دانے نہ دیکھی جو شہ نے فلاح
کی ارکان دولت سے اپنے صلاح سودا

ارکانِ دین۔ دین کے وہ رکن جن میں سے اگر کسی ایک کا اعتقاد نہ رکھے تو دین مکمل نہیں ہوتا۔

ارکانِ سلطنت۔ وہ رکن جو سلطنت کے انتظام اور بقا کا باعث ہوتے ہیں۔ امرا و وزرا وغیرہ

جمع ارکان سلطنت تھے تمام
سب آئیں کیا ادب سے سلام قلق

ارکانِ نماز۔ وہ رکن جن میں سے کسی ایک کے نہ بجالانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

ارگجا۔ ایک مرکب عطر کا نام (رنگ بازی ہیں)، ہندی۔ مذکر ؎

مونڈھوں پر ارگجا لگے ہے جب
زرد اس کو وو بار کہتے ہیں سب سودا

اور اس پر ارگجے کا عطر مل
سلیقے سے لگاتے تھے یہ صندل میرحسن

(از امیر اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جس کو صندل، گلاب

کافور، مشک و عنبر وغیرہ سے بناتے ہیں۔ اہل لکھنؤ تنہا ارگجا نہیں بولتے، بلکہ عطر ارگجا بولتے ہیں۔

ارگن۔ ایک باجے کا نام، انگریزی، مذکر۔

چھیڑ کر دل کو وہ سن لیتے ہیں شیون کیا
کوک بیٹھے ہیں تو بجتا ہے یہ ارگن کیسا — صبا

قول فیصل۔ صندوقچے کے اندر ایک بیلن ہوتا ہے جس میں پن کی سی صدہا کیلیں لگی ہوتی ہیں کوک دینے سے وہ بیلن گھومنے لگتا ہے۔ کیلیں کنگھی کے سے دندانوں پر لگتی ہیں جس کی وجہ سے کوک رہنے تک نازک اور دھیمے سُروں میں گتیں بجتی ہیں۔ اس کا صحیح تلفظ (آرگن) ہے۔ عوام جیبی باجہ کو ارگن باجا کہتے ہیں۔ اب یہ لفظ اردو بھی ہے۔

اِرَم۔ وہ بہشت جو شداد بادشاہ نے ملک شام میں بنوایا تھا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ، دہلی۔ ؎

آب کوثر سے بھرے جام کرے زینت قصر
کہ دو رضواں سے کہ ہم سوئے ارم آتے ہیں — امیر

قول فیصل۔ اب عموماً مطلق بہشت کو ارم کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ ایک شہر کا نام جس میں قوم عاد آباد تھی، فارسیوں نے بہشت شداد استعمال کیا۔

ارمان۔ آرزو، تمنا، حسرت، حوصلہ۔ ترکی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔ ؎

کرلے مُرشد پر مرے زیر زمیں بھی ظلم و جور
آسماں ارماں نہ رہ جائے تجھے بیداد کا — تند

قول فیصل۔ یہ لفظ فارسی بھی ہے، اردو زبان میں بہت کثرت سے استعمال ہونے والا لفظ۔

ارمان بھرا۔ جس کے دل میں بہت زیادہ ایسی حسرتیں ہوں جو نکلی نہ ہوں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔ ؎

ارمان بھرے محفل ساقی سے چلے ہم
جز دیدۂ تر جام کسی روز نہ چھلکا — بحر

قول فیصل۔ عورت کے لیے ارمان بھری بولتے ہیں۔

ارمان بھری گھونگا۔ (ہندی) اس عورت کے متعلق کہتے ہیں جس کے دل میں بہت سے ارمان ہوں۔

قول فیصل۔ بہت کم استعمال ہے۔

ارمان پورا ہونا۔ آرزو بر آنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔ ؎

ماموں پہ دونوں بھانجے قربان ہو گئے
پورے مری بہن کے سب ارمان ہو گئے — دبیر

ارمان جاتا رہنا۔ کسی بات کی آرزو نہ رہنا۔ (دیکھئے ارمان پورا ہونا)

ہم سے جب تک رہا ارمان ترے وصل کا
جب گئے دنیا سے ہم ارمان بھی جاتا رہا — ظفر شاہ دہلوی

قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات اور نور اللغات نے بصورت محاورہ لغت میں جگہ دی ہے۔ درانحالیکہ صرف جاتا رہنا محاورہ ہے، ارمان جاتا رہنا محاورہ نہیں ہے۔

ارمان جی کے جی میں رہنا۔ حسرت نہ نکلنا۔ آرزو پوری نہ ہونا۔ ارمان رہ جانا۔ (دیکھئے ارمان پورا ہونا)

ملنے کے دھیان رہے جی ہی میں
جی کے ارمان رہے جی ہی میں — مومن

قول فیصل۔ ارمان دل کے دل میں رہنا بھی بولتے ہیں، اور فصیح ہے۔

ارمان خاک میں ملنا۔ یاس ہونا، مایوسی ہونا۔ (دیکھئے ارمان پورا ہونا)

میرے مٹنے کے تھے یہ سب ساماں
خاک میں ملتے ہیں مرے ارماں — فلق

قول فیصل۔ بصورت جمع استعمال زیادہ ہے۔ جیسے میرے سب ارمان خاک میں مل گئے۔

ارمان رہ جانا۔ حسرت رہ جانا، حوصلہ نہ نکلنا۔ دیکھئے ارمان پورا ہونا۔ ؎

وہ صبح شب وصل یہ کہہ کے گئے
جو ارمان اب رہ گئے رہ گئے — بحر صاحب لکھنوی

ارمان کرنا۔ حسرت کرنا، آرزو کرنا۔ (دیکھئے ارمان پورا ہونا)

تیرے وعدے کے جو ارمان کیے بیٹھے ہیں
تین دن پہلے ہی ساماں کیے بیٹھے ہیں — داغ

ارمان کھٹکنا۔ حسرتیں کھٹکنا۔ ؎

ایک دل اسیر کھٹکتے ہوئے ارماں دو چار
لاکھ تیروں کے برابر ہیں یہ پیکاں دو چار — داغ

قول فیصل۔ استعمال بہت کم ہے، محاورے کی تعریف صادق نہیں آتی۔

ارمان لے جانا۔ حسرت لے جانا۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے بہ شکل محاورہ لغت میں جگہ دی ہے، درانحالیکہ صرف لے جانا محاورہ ہے نہ کہ ارمان لے جانا۔ ہزاروں چیزوں کے ساتھ لے جانا استعمال ہو سکتا ہے۔

ارمان نکالنا۔ حسرت نکالنا، ارمان پورے کرنا۔ (دیکھئے ارمان پورا ہونا) ؎

چلو اب جیش کے کر دو ساماں
اپنے دل کے نکالو خوب ارماں — فلق

ارمان نکلنا۔ آرزو پوری ہونا، حسرت نکلنا۔
(دیکھیے ارمان پورا ہونا)

دل سے ارمان نکلے تو کہاں پورے ہوئے
وادیٔ حشر کی بھی تنگ بیاباں نکلا　　جناب لکھنوی

اَرمَغان۔ ... تحفہ، سوغات، نئی چیز، فارسی۔ مذکر۔

... دل کو ملال
جا بہ جا ... ارمغاں کیا کیا　　تسلیم

قول فیصل۔ اردو زبان میں بہت کم استعمال ہے۔ ... نے عربی زبان کا لغت لکھا ہے۔ ... نور اللغات نے فارسی زبان کا اور بعض نے ... دونوں طرح لکھا ہے۔ صاحب امیر اللغات نے ... لکھا ہے۔ بہار عجم میں بفتح میم لکھا ہے۔

ارمنی۔ ارمن کا باشندہ۔ فارسی۔ مذکر۔
قول فیصل۔ ارمن ایشیائے کوچک میں ترکوں کی سلطنت میں ایک صوبہ ہے جس میں زیادہ تر عیسائیوں کی آبادی ہے۔

ارنا۔ جنگلی۔ گائے بھینس کا گوبر جو چراگاہ میں خشک ہو جاتا ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔

ارنے اُپلوں کو گو جلا دیجیے
جنگڑوں سوئیاں لگا دیجیے　　الفت

قول فیصل۔ سنسکرت میں اس کی اصل (ارن) ہے جس کے معنے جنگل کے ہیں۔ جنگلی بھینسے کو بھی ارنا کہتے ہیں۔ اور وہ گوبر جو جنگلوں میں خشک ہو جاتا ہے اُسے بنو کنڈا کہتے ہیں۔ زیادہ تر بنا کنڈا بولا جاتا ہے۔ ارنا کوئی نہیں بولتا۔

ارنا بھینسا۔ وہ بھینسا جو نہایت قوی اور طاقتور ہو۔ اردو۔ مذکر۔
قول فیصل۔ اس کے سینگ بہت لمبے ہوتے ہیں مشہور ہے کہ شیر سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور سینگوں پر اچھال اچھال کر شیر کو مار ڈالتا۔ وہ آدمی جو بہت جسیم شحیم اور بد خلق ہو اسے بھی مزاحاً ارنا بھینسا کہتے ہیں۔

اَرَنڈ۔ [illegible]۔ ایک درخت کا نام جس کے پتے بہت چوڑے اور کٹے ہوئے کنگرہ دار ہوتے ہیں۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

پتے ارنڈ کے پھوٹیں دست نگار کو
کیونکر لگے نہ آتش حسرت چنار کو　　ناسخ

قول فیصل۔ اس کی لکڑی ہلکی، خستہ اور بودی ہوتی ہے۔ اس کے پتے درد اور ورم کی جگہ باندھے جاتے ہیں۔ اس کے تخم کو رینڈی کہتے ہیں جس کا تیل نکالا جاتا ہے اور جلانے کے کام میں آتا ہے۔ حکما ایسے مریض کو جس کو اجابتیں یا دست لانا مقصود ہوتا ہے تین یا چار تولے تک وزن میں پلاتے ہیں۔ اس کا کوئلہ بہت ہلکا ہوتا ہے جس کو پیس کر آتش بازی انار وغیرہ میں بارود وغیرہ کے ساتھ ملا کے بھرتے ہیں۔ ہندی اور سنسکرت میں ایرنڈ، پنجابی میں (ہیرنواں اور ہرنڈ) کہتے ہیں۔ فارسی میں بید انجیر، عربی میں (خروع) کہتے ہیں۔

اَرَنڈ خربوزہ۔ ایک پھل جو بجلی کے بلب کی طرح کا ہوتا ہے۔ اس کا درخت سرو کی طرح سیدھا جاتا ہے۔ بعض قسم کے درخت قد آدم ہوتے ہیں اور بعض قد آدم سے دوگنے سہ گنے نکل جاتے ہیں۔ اس کے تنہ میں پتے ہوتے ہیں۔ شاخیں نہیں ہوتیں۔ یہی فرق ہے ارنڈ اور ارنڈ خربوزہ میں۔ ارنڈ خربوزے برابر برابر پتوں کی جڑ میں لگتے ہیں۔ مشہور ہے کہ اس کے درخت میں مادہ بھی ہوتی ہے جس میں پھل نہیں آتا۔ اس کا پھل ویسے بھی کھایا جاتا ہے اور اس کا اچار بھی بنتا ہے۔ مدراس اور حیدرآباد دکن میں بہت بڑے پھل ہوتے ہیں۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے ارنڈ خربوزے کے معنے یہ لکھے ہیں (ارنڈ کی شکل کا ایک درخت جس کا پھل شکل خربوزے کے ہوتا ہے، پھل کو بھی ارنڈ خربوزہ کہتے ہیں۔) ارنڈ خربوزہ پھل کو کہتے ہیں، اس کے درخت کو ارنڈ خربوزے کا درخت کہتے ہیں۔ یہ ارنڈ کی شکل کا نہیں ہوتا۔ ارنڈ خربوزے میں شاخیں نہیں ہوتیں اور ارنڈ میں شاخیں ہوتی ہیں۔ ارنڈ خربوزے کا پھل شکل خربوزے کے نہیں ہوتا۔ بہت فرق ہوتا ہے۔ خربوزہ زیادہ تر گول ہوتا ہے اور ارنڈ خربوزہ جدھر سے درخت میں لگا ہوتا ہے پتلا ہوتا ہے اور اس کا وہ حصہ جو زمین کی طرف جھکا ہوتا ہے وہ اوپر کے حصے سے بہت کافی موٹا ہوتا ہے۔ اور یہ جملہ کہ (پھل کو بھی ارنڈ خربوزہ کہتے ہیں) اس میں "بھی" زائد ہے، اس لیے کہ صرف پھل ہی کو ارنڈ خربوزہ کہتے ہیں۔ اور یہ جملہ کہ (عوام اس کو رنڈ خربوزہ کہتے ہیں)، تو لکھنؤ میں نہ عوام نہ خواص کوئی رنڈ خربوزہ نہیں کہتا۔ البتہ دیہات میں "رنڈ ککڑ" بولا جاتا ہے ہیں۔

اَرَنڈ کی جڑ۔ بالکل ناپائدار اور غیر مستقل چیز جیسے کہتے ہیں۔ نوکری ارنڈ کی جڑ، چونکہ ارنڈ کی جڑ بودی اور کمزور ہوتی ہے اس لیے ہر اس محل پر جہاں ناپائداری ثابت کرنا ہو کہہ دیتے ہیں۔ ارنڈ کی جڑ کا استعمال کسی چیز کے ساتھ ہوتا ہے۔

تنہا نہیں بولتے ہیں، اردو، فصیح، رائج، مؤنث،
عوام زیادہ بولتے ہیں اور خواص کم، مشترک لکھنؤ
دہلی، عورتیں زیادہ بولتی ہیں، مرد کم۔ مثال۔

قیام ارنڈ کی جڑ سے بھی کم ہو دنیا کو — قمر شاہ
کچھ اس کی اصل نہیں ہو مگر فساد کی جڑ — دہلوی

اَرنڈی۔ ارنڈ کا بیج، اس کا تیل جُلاب اور
جلانے کے کام آتا ہے۔ اسی کو پورب اور لکھنؤ میں
رینڈی کہتے ہیں، لکھنؤ میں ارنڈی کوئی نہیں کہتا،
ہندی، مؤنث۔

اَرِنی ۔ تو مجھ کو دکھا، عربی، "اَرِ" صیغہ امر "ن"
نون وقایہ کا "یا" یائے متکلم۔ اہل ایران نے
بسکون دوم بھی استعمال کیا ہے۔ خلاف قاعدہ عرب
چنانچہ سالک یزدی کا شعر ہے۔

مرغ ارنی گو ز شوق لن ترانی میپرد
پیش موسیٰ خار خار وادی ایمن گل است

فصل۔

واقعہ۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے خداوند
عالم سے یہ عرض کیا تھا کہ بارالٰہا مجھے تیرے دیدار کا
اشتیاق ہے، مجھے ارمان ہے کہ میں تیری زیارت
کروں، تو مجھے اپنے کو دکھا دے، اور یہ جملہ عربی کا
زبان موسیٰ پر جاری ہوا تھا، رَبِّ اَرِنی، جواب
آواز آئی لَن تَرانی، تو مجھے کبھی نہیں دیکھ سکتا۔

مثال۔

اب تو باتیں بھی ہو گئیں موقوف — رشک
اَرِنی ہے نہ لن ترانی ہے — لکھنوی

بعض شعرائے اہل ہند نے فارسی والوں کا تتبع کرتے
ہوئے "اَرْنی" بسکون رائے مہملہ نظم کیا ہے حقیقت
کی نظر سے اگر دیکھا جائے تو بہت بڑی تحریف اور
غلطی ہے، لیکن چونکہ اہل ایران کے یہاں
استعمال موجود ہے اس لیے اہل ہند کا نظم کرنا قابلِ
اعتراض نہیں، پھر بھی بعض محتاط شعرائے لکھنؤ نے بسکون
رائے مہملہ استعمال کرنے سے احتیاط کی ہے، محقق لکھنوی
حضرت عشق نے ہمیشہ ایسی چیزوں سے احتیاط کی ہے
اور فرمایا کرتے تھے کہ میں غلطی میں کسی کی تقلید نہیں
کرتا ہوں۔

اگرچہ لکھنؤ کے اکثر اساتذہ نے "اَرْنی" بسکون رائے مہملہ
نظم کیا ہے اور اس دور میں بھی نظم کرتے ہیں بہر صورت نظم کرنا حق
نہیں ہے لیکن اس حیثیت سے کہ اہل ایران کی تقلید اہل ہند نے ہر غلطی
میں کی ہے اور اسکو صحیح سمجھا ہے لہذا صحیح ہے۔

اَرِنی کہنا۔ دیدار کا خواہشمند ہونا۔ دیکھنے کی التجا
کرنا۔ اَرِنی عربی، کہنا اردو۔ لفظ ارنی کا صرف
اردو میں صرف کہنے کے ساتھ ہے، مؤنث۔ فصیح۔
سو سال قبل سے بولا جاتا ہے۔ مثال

اَرِنی یار سے کہہ کر ہوئے کافر ہم تو
بجلیاں بن گئیں بت جو تجلی ہو کر — بحر لکھنوی

اَرِنی گو۔ جناب موسیٰ کلیم اللہ سے مراد۔ فارسی،
صفت، ہندوستان والے جب بھی اس کا استعمال
کرتے ہیں تو شعراء اور سنجیدہ تعلیم یافتہ حضرات فوراً
سمجھ جاتے ہیں کہ جناب موسیٰ مراد ہیں۔ اس جملہ کو
اردو سے بہت تھوڑا سا لگاؤ ہے۔

اَزْوَاج ۱۔ [illegible]، عربی، زوج کی جمع، زوج
بمعنی آشنا، جان، [illegible]، اس کی جمع اردو
میں یای نون اور واؤ نون کے ساتھ بولی جاتی ہے
جیسے ازواجیں، ازواجوں، لیکن بالکل خلاف اصول
قاعدہ ہے، اور یہ جمع غیر فصیح ہے۔ صرف عوام جہلا
اور بے پڑھی عورتیں بولتی ہیں۔ عربی قاعدے سے
ازواج حکم تانیث میں گویا تانیث، جیسے ازواج مطہرہ
گو زوج مؤنث ہے لیکن اردو قواعد کی بنا پر ازواج
مذکر جیسے ازواج آتے ہیں، ازواج نکل گئے، فصیح
رائج، خواص حقیقی معنے میں بولتے ہیں۔ بطور جمع
اور عوام اس کو واحد میں استعمال کرتے ہیں، مشترک
لکھنؤ دہلی، مشترک عورت مرد۔ لیکن عورتیں بجائے جمع
کو واحد استعمال کرتی ہیں۔ مثال

رہے جو عالم ازواج میں وہ خوب رہے
جو اس خرابے میں آیا وہی خراب ہوا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ازواج
کو مؤنث لکھا ہے۔ درانحالیکہ مذکر ہے، اس قاعدہ
کی بنا پر کہ عربی لفظ کی جمع اردو قاعدے سے ہمیشہ
حکم تذکیر میں ہوتی ہے۔ عام اس سے کہ واحد مذکر ہو یا
مؤنث، نہ معلوم کس قاعدے کی بنا پر مؤنث لکھا
مؤلف موصوف کی ازواج کی تشریح میں یہ عبارت
ہے (گر اردو میں عوام اور علی الخصوص مستورات مفرد
استعمال کرتے ہیں) عبارت بالا میں لفظ مستورات کو
جو عربی قاعدے سے جمع ہے اس کو موصوف نے
خود بھی مذکر استعمال کیا ہے۔ یعنی "مستورات مفرد
استعمال کرتے ہیں" موصوف کی عبارت میں انشاء
واقع ہے، مؤلف نور اللغات کی یہ عبارت ہے:۔
(عوام اور خاص کر عورتیں واحد کی جگہ مؤنث
بولتی ہیں، حضرت انیس کی بیت پیش کی ہے۔

ازواج رسولان زمن رو دے گی اس کو
سر پیٹ کے زینب سی بہن لوٹے گی اس کو — انیس

یہ ٹکڑا کہ خاص کر عورتیں واحد کی جگہ مؤنث
بولتی ہیں بالکل صحیح۔ عورتیں بولتی ہیں اور کثرت سے
بولتی ہیں۔ لیکن حضرت انیس کی یہ بیت جو موصوف نے
پیش کی ہے سمجھ میں نہیں آتی۔ غالباً کاتب کی غلطی
ہے، اس لیے کہ ازواج حکم تذکیر میں ہے لیکن بمعنی
واحد حالت تانیث میں فارسی نہیں ہے اردو ہی

اس لیے کہ عوام اور عورتوں نے مؤنث بولنا شروع کیا۔ اسی سبب سے ارواح بمعنی روح کہ جو مؤنث ہو اردو ہے۔ اتیسؔ کی سی مستی ارواح کو کہ جا رہے رسولان کی طرف کیونکہ اضافت نے رکھی تھی۔ اگر ارواح بمعنی واحد لغت میں مل جائے تو صحیح اور اگر نہ ملے تو انیسؔ کی بیت نہیں۔ ہاں اگر فارسی والوں کے کلام میں یا لغت میں کوئی ایسی جمع ملے جو بمعنی واحد مستعمل ہو تو تقلید کرتے ہوئے ترکیب سے استعمال کرنا قباحت نہیں رکھتا۔ جیسے لفظ احوال اس کو فارسی والوں نے بمعنی حال استعمال اور نظم کیا ہے ہندوستان والے احوال کو ترکیب سے واحد کے معنی میں نظم کر سکتے ہیں ؎

مرغابیوں کی طرح سے ارواح فوج شام
دریائے آب تیغ میں تھیں غوطہ زن تمام — دبیرؔ

حضرت دبیرؔ نے ارواح کو ترکیب سے نظم کیا ہے۔ اور (تھے) کے بجائے (تھیں) نظم کیا ہے، یہ بھی غالباً کتابت کی غلطی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ارواح ۲۔ نیت، طبیعت، اردو، واحد مؤنث غیر فصیح، رائج، مگر کم، صرف عوام عورتیں بولتی ہیں مثال ؎

نوج تجھ سی بھی نہ دیدی ہو کوئی اے بجو
تیری ارواح مٹھائی میں پڑی رہتی ہو — جانؔ صاحب

قول فیصل۔ فصحا اور شعرا کو زبان کو استعمال کرنے میں احتیاط لازم ہے۔

ارواح ۳۔ ہوائیں، عربی، جمع، مؤنث، اردو میں غیر فصیح، رائج نہیں ہے، عام و خاص کوئی نہیں بولتا۔

قول فیصل۔ ارواح بمعنی ریح یعنی ہوا، کوئی نہیں بولتا، نہ کبھی کسی نے استعمال کیا، ریح کی ایک جمع ریاح بھی ہے جس کو ہندوستان والے بعض گونہ واحد استعمال کرتے ہیں۔ جیسے۔ ریاح نکلا، ریاح صادر ہوا۔

ارواح اُدھر ہی رہے۔ کسی مرے ہوئے کا ذکر کرنے سے پہلے یہ جملہ زبان پر لاتے ہیں۔ یعنی اس کی روح ستانے نہ آئے۔

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس صرف کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں لکھا۔ اس کا فیصلہ یہ ہو کہ ان معنے میں جو موصوف نے لکھے ہیں یا خود یہ جملہ کہ ارواح ادھر ہی رہے لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

ارواح بھٹکنا۔ روح کا پریشان پھرنا اردو، مؤنث، واحد۔

قول فیصل۔ کوئی شخص کسی چیز کی حسرت میں نامراد مر جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کی ارواح بھٹکتی ہوگی۔

ارواح بھر جانا۔ جی بھر جانا، طبیعت کا بیزار ہو جانا، کسی شے کو جی نہ چاہنا۔

فقرہ۔ "ایسا نہ دیدہ ہو کہ دن بھر کھایا کرتا ہے مگر ارواح نہیں بھرتی"۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے یہ محاورہ اور یہ معنے مع فقرہ کے لکھے ہیں۔ دہلی سے مخصوص ہیں لکھنؤ میں نہ کبھی بولا جاتا تھا نہ بولا جاتا ہے۔

ارواح پڑی رہنا۔ ارواح لگی رہنا۔ اردو، مؤنث، متروک۔ کسی ایک شاعر کے استعمال کرنے سے محاورہ محاورہ نہیں ہو جاتا۔ جیسا کہ جانؔ صاحب نے کہا ہے ؎

نوج تجھ سی بھی نہ دیدی ہو کوئی اے بجو
تیری ارواح مٹھائی میں پڑی رہتی ہو — جانؔ صاحب

ارواح پھر جانا۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے معنے لکھے ہیں۔ کسی چیز سے سیر ہو کے جی ہٹ جانا۔

فقرہ۔ "اب آم نہیں کھائے جاتے ارواح پھر گئی"۔

قول فیصل۔ دہلی کی عورتوں کی زبان، اہل لکھنؤ اس کو استعمال ہی نہیں کرتے۔

ارواح تڑپنا یا بے چین ہونا۔ روح کا بے چین ہونا۔ اردو، مؤنث، رائج، عوام لکھنؤ۔

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

ارواح لگی رہنا یا لگی ہونا۔ نیت لگی رہنا۔

فقرہ۔ "ایسا لالچی لڑکا ہے کہ جب تک چیز نہیں مل جاتی اس کی ارواح لگی رہتی ہے"۔

(از امیر اللغات)

قول فیصل۔ عام اور جاہل عورتیں کبھی کبھی لکھنؤ میں بول دیتی ہیں۔

ارواح نہ شرمائے۔ جب کسی مردے کی برائی بیان کرنی ہوتی ہو تو پہلے یہ محاورہ زبان پر لایا جاتا ہے۔ اردو، مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ صرف عورتیں بولتی ہیں، عوام مرد بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ محاورہ مشترک لکھنؤ و دہلی ہے۔ (اُن کی روح نہ شرمائے) بھی بولا جاتا ہے۔

اَرْوَلی۔ سفید اور پیلے رنگ کا کاغذ، اردو، بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ ؎

وصفِ گیسو نہ ہوا جان کا جنجال ہوا
اَروَلی پہ بھی جو لکھا تو وہ جال ہوا — امیرؔ لکھنوی

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

اَرُوَل۔ ایک قسم کا درخت۔ (دیکھئے اَرَ)

اَرُوئی۔ ایک قسم کی ترکاری، جس میں پھل اور گھڑی ہوتی ہیں۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج ہے مگر کم۔

قول فیصل۔ کبڑیئے اور دیہاتیوں کی اصطلاح۔

اردوں گھردوں۔ بچے برابر برابر پاؤں پھیلا کر بیٹھتے ہیں اور پاؤں پر ہاتھ پھیرنے میں یہ کہتے جاتے ہیں "اردوں گھردوں گھی کی چپڑوں"۔

قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل یہ کھیل بچے بہت کھیلتے تھے مگر اب شاذ و نادر کھیلا جاتا ہو۔

اردونا۔ کسی چیز کے ڈھیر مثلاً دال چاول وغیرہ میں سے دونوں ہاتھوں سے اوپر اوپر کا اٹھا لینا۔ کہ اچھا اچھا آجائے اور کوڑا کرکٹ خاک وغیرہ نہ آنے پائے، اردو، ٹلسکتے ہیں،

فقرہ۔ دوکاندار سے کہتے ہیں کہ دال اردو اردو کے دو خاک مٹی نہ دینا، اردو، مصدر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔

اروی۔ چھوٹے سے درخت کی جڑ جس کے پتے پان کی طرح کے بڑے ہوتے ہیں اور بیسن کے ساتھ ملا کر تل کے کھائے جاتے ہیں۔ اور یہ جڑ زمین کے اندر ہی اندر آلو کی طرح بڑھتی ہے۔ اس کی ترکاری پوریوں کے ساتھ لوگ زیادہ کھاتے ہیں۔ اس کی ترکاری کو اہل لکھنؤ کلاجی کہتے ہیں اور بھاجی بھی کہتے ہیں۔ ہر ترکاری کو دیہات میں بھاجی کہا جاتا ہے۔ اسی اروی کو دیہاتی گھنیاں کہتے ہیں۔ اکثر لکھنؤ کے گلی کوچوں میں دیہاتی سودا بیچنے والوں کی یہ آواز سنائی دیتی ہے "گھنیا ترکاری کو" لوکی ترکاری کو وغیرہ وغیرہ۔ کبڑیئے مسلمان اور کھٹک ہندو، دونوں یہی آواز لگاتے ہیں۔ اردو۔ عربی میں اس کو قلقاس کہتے ہیں۔ واحد، اس کی جمع الف اور واؤ نون کے ساتھ بولی جاتی ہے جیسے اردیاں، ارویوں، اسم، فصیح، رائج، عوام و خواص سب بولتے ہیں، مشترک لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

اس کا مزاج اول درجہ میں گرم و خشک و بادی ہے۔

قول فیصل۔ اروی فصیح، گھنیاں غیر فصیح۔

اَرَّہ۔ لوہے کا دندانے دار نیم کی پتی کی طرح کا اوزار جس سے لکڑی کاٹی جاتی ہے۔ فارسی، مذکر، اسم ؎

کس کی مژگاں کا تصوّر بندھ گیا طاعت کے وقت
ذکر ارّہ جو ہمارے حق میں ارہ ہو گیا   بحر

قول فیصل۔ اردو زبان میں یہ لفظ داخل نہیں ہے بعض شعرا نے آرہ کی جگہ ارّہ نظم کیا ہے۔ اہل لکھنؤ اس کو آرا کہتے ہیں۔ اور اس کا مونث آری ہے۔

ارہر۔ ایک قسم کا غلہ، ایک درخت کا تخم، ہندی، مگر اب اردو ہو گیا ہے، مونث، اسم، فصیح، رائج شمالی ہند میں ارہر بولتے ہیں، جنوبی حصہ میں ارہر کی جگہ "تور" بولتے ہیں۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

(تفصیلات)

اس کے درخت دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قدآدم سے چھوٹا جسے اَرَدْیا کہتے ہیں جو ماش کے ساتھ جاڑے میں بوئی جاتی ہے اور اس کا دانہ سیاہ ہوتا ہے دوسرا قدآدم سے بڑا ہوتا ہے جسے سالی ارہر کہتے ہیں۔ اسکی پھلی جس کو دیہاتی چھیمیان کہتے ہیں، سبز سیاہی مائل ہوتی ہے۔ اور ایک انگل لمبی ہوتی ہے۔ اس کے اندر سرخ یا سفید دانے ہوتے ہیں۔ یہی اس کا تخم ہو ایکے دانے کا چھلکا دلنے میں الگ ہو جاتا ہے، اور ایک دانے کے دو ہو جاتے ہیں۔ اس کو ارہر کی دال کہتے ہیں۔ جو زرد رنگ کی ہوتی ہے۔ دیہاتی لوگ اسی کو ارہری کی دال کہتے ہیں۔ اس کا پھول زرد ہوتا ہے، اس کی پتی زرا لمبی پتلی اور سبز ہوتی ہے۔ اس کے کھیت میں خصوصیت سے شیرباز جال پھیلا کر شیروں کا شکار کھیلتے ہیں۔

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال زبان میں فتح رائے مہملہ و سکون رائے مہملہ دونوں طرح سے ہو۔ ؎

گھاٹس میں ارہر ہی کی پھول گئیں
ہرنیاں اپنے ہوش بھول گئیں   انشا

سوا خارش کے دانوں سے ارہر کی دال کی کثرت
زیادہ استخواں ریزوں سے چاولوں کی فراوانی   منیر

ارّہ کشی۔ آرہ کھینچنے کا پیشہ، فارسی ترکیب۔

کرو ارّہ کشی یا مشق کھود و چکیاں پیسو
اگر ہو جان لب منہ میں ٹپکائے کوئی پانی   منیر

اَرِی۔ مونث سے خطاب کرتے وقت کبھی محبت اور کبھی نفرت کے محل پر کہتے ہیں۔

فقرہ۔ (اری یہ تو نے کیا کیا) اردو۔ مونث فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

کشتی وہ لیے نوح کے مانند چلے آئیں
طوفان بپا کر شب فرقت میں اری آنکھو   منیر لکھنوی

اَرے ۱؎ کلمۂ تحقیر بصورت ندا، اردو، مذکر، اس کا استعمال صرف تذکیر ہی کے لیے ہوتا ہے اور مونث کے لیے اس محل پر "اری" بولتے ہیں، فصیح، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد، ؎

ہمارے ہاتھ سے دامن بچا کر
ارے بیداد گر جاتا کہاں ہے؟   مداح دہلوی

رقیب اب ہماری نہیں ان کے سامنے
وہ دن گئے کہ آپ تھے ہم اب ارے ہوئے   بحر لکھنوی

اَرے ۲؎ تکلیف و درد میں کراہتے وقت منہ سے نکلتا ہے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت، مرد۔

اَرے ۳؎۔ کبھی کلام میں زائد آتا ہے، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

صاحبانِ ذوق وادب

آجتک اتنا مکمل لغت آپ کی نظر سے نہ گذرا ہوگا جو سولہ جلدوں میں منقسم ہو اور پوری زبان کا ذمہ دار ہو واقعاً آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا، برابر اعلانات کیے گئے کہ اب مہذب اللغات شائع ہونے والا ہے اور اب منظر عام پر آنے والا ہے، لیکن چونکہ انقلابات کا بڑھتا ہوا طوفان آنا رہا اور ‌رکا ہوا ہے اس لیے ہمارے صدر، انجمن محافظ اردو حضرت مہذب مدظلہ اپنے [illegible] میں ناکامیاب ہوتے رہے۔ مگر داد ری ہمت کہ ارادوں کا استحکام ایک حال پر باقی رہا۔ کوششیں جاری رہیں۔ کارساز عالم نے آج اس قابل کر دیا کہ انجمن محافظ اردو کی طرف سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ مہذب اللغات دن رات طبع ہو رہا ہے۔ یہ لغت سولہ جلدوں میں منقسم ہے۔ اور ہر جلد ایک ہزار صفحات کی ہے، چنانچہ جلد اول یعنی الف ممدودہ و مقصورہ کے ایک ہزار صفحات ہیں۔ خیال تھا کہ مکمل جلد شائع کی جائے گی جس کی قیمت مجلد [illegible] اور غیر مجلد [illegible] ہوگی۔ چونکہ گرانی کا دور ہوا اور بہترین کاتبوں سے کتابت کرائی جا رہی ہے اور عمدہ سے عمدہ کاغذ استعمال کیا جا رہا ہے لہٰذا قیمت کے اضافے کا اعلان کرنا پڑا۔ اب مجلد [illegible] اور غیر مجلد [illegible] ہیں۔ چونکہ کمی سرمایہ ہو اسلیے یہ لغت قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ ہر ماہ میں ایک سو صفحات ان شاء اللہ بالالتزام شائع ہوں گے اور ہر قسط پر خوشنما ٹائٹل بھی ہوگا۔

دستور العمل

- (۱) ہر ماہ کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں سو صفحات یعنی چھ جزو شائع ہوں گے۔
- (۲) جو حضرات پیشگی بیس روپے مرحمت فرمائیں گے ان کو ہزار صفحات دس ماہ میں پہنچائے جائیں گے اور خرچہ ڈاک بذمہ دفتر رہے گا۔
- (۳) جو حضرات ماہانہ وی۔ پی منگائیں گے ان کے لیے [illegible] روپے قیمت اور خرچہ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ہمارے جلد خط بھیج کے ممبر بن جائیے اور اپنی منظوری سے مطلع فرمائیے۔ مکمل جلد کے ہزار صفحات پہنچنے پر لاجواب ٹائٹل اور شروع کے سولہ صفحات مع جلد آپ کی خدمت میں روانہ کیے جائیں گے۔ پہلی قسط یکم اگست [illegible] کو شائع کی جائے گی۔ سردست ہر ماہ سو صفحات شائع ہوں گے آئندہ ان شاء اللہ دو سو صفحات ہر ماہ شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ لغت جلد شائع ہو جائے صرف دوسری قسط دو ماہ کے فصل سے شائع ہوگی یعنے ماہ اکتوبر [illegible] میں شائع ہوگی اس کے بعد ماہ بماہ اقساط شائع ہوتے رہیں گے۔ (ادارہ)

(پتہ) دفتر انجمن محافظ اردو منصور نگر نیا محل لکھنؤ

(مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ)

قسط سوم

मुहज़्बुललुग़ात

क़िस्त ३

(الف مقصورہ)

مؤلفہ
ادیب اعظم علامہ حضرت مہذب لکھنوی
فاضل و ممتاز الافاضل و دبیر کامل
صدر انجمن محافظ اردو

باہتمام
سید حسن اکمال لکھنوی
معتمد (سکریٹری) انجمن محافظ اردو

دفتر انجمن محافظ اردو منصور نگر نیا محل لکھنؤ
سے شائع ہوا

قیمت دو روپیہ عکر

اُڑا پھرنا۔ جلد جلد گشت لگانا، عالم پرواز میں گشت کرنا۔

پر لگائے مجھے وحشت نے اُڑا پھرتا ہوں
مجھ سے پامال کوئی خار بیاباں نہ ہوا — ناسخ

اُڑا جانا:۱ نکل جانا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

مرے مطلب کی ہوا اس سے تو آ تیر
سن کے وہ صاف اُڑا جاتا ہے — امیر مینائی

اُڑا جانا:۲ کھا جانا، پی جانا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ ذرا سی بالائی لڑکے کے لیے رکھی تھی وہ بھی تم اُڑا گئے۔

اُڑا جانا:۳ چھوڑ جانا، گول کر جانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

خط مرا کچھ ادھر ادھر سے پڑھا
بیچ سے وہ اُڑا گیا مطلب — امیر مینائی

اُڑا جانا:۴ تیزی کے ساتھ جانا، اُڑتے ہوئے جانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

اڑا جاتا ہوں اس کوچہ میں بے اختیارانہ
دھواں ہوں میں یہ بخت اور جذب بادِ صرصر ہے — ناسخ

اُڑا دینا:۱ موقوف کر دینا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

یک لخت تم نے ہم سے جو ملنا اُڑا دیا
اس اضطراب دل نے کبوتر بنا دیا — شعور

اُڑا دینا:۲ بند کر دینا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

باغباں بلبل و طوطی کی زباں دانی گیا
ہم تو دونوں کو اُڑا دیتے ہیں آخر تیلیاں — امیر

قول فیصل۔ موجودہ دور میں غیر فصیح۔ اُڑا دینا ہوا کر دینا، اور بلند کر دینا کے معنے میں بھی استعمال ہوا ہے۔

وہ ناز سے زمیں پہ رکھتے نہیں قدم
تعریف کر کے اور بھی ہم نے اُڑا دیا — داغ

باعتبار لکھنؤ غیر مستعمل۔

اُڑا دینا:۳ چوری کر لینا، غائب کر لینا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

محل صرف۔ میز پر دیا سلائی کی ڈبیا رکھی ہوئی تھی، خدا جانے کس نے اُڑا دی۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اُڑا دینا:۴ خرچ کر ڈالنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ باپ نے لاکھوں روپیہ چھوڑا تھا بیٹے نے سب اُڑا دیا۔

اُڑا دینا:۵ افواہ کے ساتھ، خبر کے ساتھ مشہور کر دینا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

اُڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی — عزیز لکھنوی

اُڑا دینا:۶ کمال کے ساتھ، اُدھیڑ دینا، بہت زیادہ مارنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ شرارت چھوڑ دو ورنہ کسی دن ہم مارتے مارتے اُڑا دیں گے۔

اُڑ اُڑا۔ اونچے مکان یا دیوار کے گرنے کی آواز۔ پورب میں دریا کے کرارے کو اُڑاڑا کہتے ہیں۔
(از فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُڑاڑا دھڑیم۔ بے تحاشا گر پڑنے کی آواز کو بطور مزاح ان الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ [illegible] تھی اب جو پاؤں پھسلتا ہے تو اڑاڑا دھڑیم! [illegible] اڑاڑا دھم، بھی بولتے ہیں جبکہ بلندی سے نیچے گرے۔

لکھنؤ میں قدیم زمانے سے عموماً یہ طریقہ رائج ہے کہ چھوٹے بچوں کو خوش کرنے اور بہلانے کے لیے بچہ جھلاتے ہیں جس کی یہ صورت ہوتی ہے کہ خود چت لیٹ کے بچے کے دونوں شانے پکڑ کے اٹھا لیتے ہیں اور گھٹنے اوپر کی طرف کر کے بچے کے دونوں شانے پکڑ کے آہستہ آہستہ اپنی ٹانگوں کو اونچا نیچا کرتے ہیں اور بچے سمیت ٹانگوں کو ہلاتے جاتے ہیں اور یہ جملے کہتے جاتے ہیں: جھو جھولے جھو جھولے جھو کی کشتی جھوم پڑی۔ بڑھیا اپنے برتن باسن جھاڑ رہی دیوار گرتی ہے، کچی دیوار ڈھہتی ہے۔ "اڑاڑا دھڑیم، اڑاڑا دھڑیم" آخر میں ٹانگوں کو جلدی جلدی اونچا نیچا کر کے لڑکے کو آہستہ سے کسی ایک جانب گرا دیتے ہیں۔

اڑاڑا دھوں۔ (دیکھیے اڑاڑا دھڑیم)

اڑا اڑا کے بیٹھنا۔ پختہ دیوار یا عمارت کا دفعتہ گر جانا اس طرح کہ بہت بڑی آواز پیدا ہو۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

یہ جو رونے کہ شب ہجر میں دل بیٹھ گیا
اڑا اڑا کے دریں گردوں کا محل بیٹھ گیا — ناسخ

قول فیصل۔ اڑا اڑا کے گرنا بھی بولتے ہیں۔

یوں ہی نالوں سے اگر عالم تہ و بالا رہا
گر پڑے گا اڑا اڑا کے آسماں بالائے سر — آتش

اڑا اڑا کے بیٹھ جانا۔ آ رہنا بھی بولتے ہیں۔

اُڑا لانا:۱ ہوا کی مدد سے کسی ہلکی چیز کو بالا بالا لانا۔

کمال عشق حسن گل سے بلبل کو ہوا حاصل
صبا وہ پھول اڑا لائی تھی کہ تن تیرہ بستر سے — آتش

۲ لگا لانا، چرا لانا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس معنے کے لحاظ سے شعر نہیں پیش کیا ہے۔ اس لیے کہ ہوا کی مدد سے صبا پھول اُڑا کے نہیں لائی، بلکہ خود اڑا لائی ہے

اب بہت کم مستعمل ہے۔ اور با اعتبار معنے مذکورہ عوام کی زبان ہے۔

اڑا لینا۔ چرا لینا۔ (دیکھئے اڑا لانا ؎)

اڑا لینا۔ جودت طبع سے کسی چیز کو دیکھ کے سیکھ لینا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔

عمل صورت۔ عجب ذہین بچہ ہے جسے کوئی اچھا کام کرتے دیکھتا ہے فوراً اُڑا لیتا ہے۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال طرز وغیرہ کے ساتھ زیادہ ہے۔

اڑا لے جانا۔ چرا لے جانا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔

تری آنکھ کا تل وہ بادی ہے جو
اشاروں میں دل کو اڑا لے گیا — امیر مینائی

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ ان معنے میں بہت کم بولتے ہیں۔

اڑان۔ پرواز۔ ہندی۔ مؤنث۔ غیر فصیح۔ رائج

طائر وہم کی اڑان سے کیا
اڑ کے چھولے جو کنگرہ اس کا — بہشت گلزار

قول فیصل۔ اب اردو بھی ہے۔ اڑان کے کبوتر بھی بولا جاتا ہے ؎

خدا اس کو لکھا ہے پریوں کو جو اڑا ہو
کبوتر ایسے ہوں جن کی اڑان ایسی ہو — فائق

اڑانا۔ ایک مضبوط لکڑی جو کمزور چھت کو روکنے کے لیے چھت یا دیوار میں لگا دیتے ہیں کہ وزن اسی پر رہے اور چھت یا دیوار کو نقصان نہ پہونچے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔

عمل صورت۔ دیکھو یہ دھنی بیچ سے جھک گئی ہے جلدی سے یہاں اڑانا لگا دو ورنہ چھت گر جائے گی۔

قول فیصل۔ دہلی میں ٹیکن اور اڑوار بھی کہتے لکھنؤ میں کبھی کبھی عوام ٹیکن تو بولتے ہیں۔ لیکن اڑوار کوئی بھی نہیں بولتا۔

اڑانا۔ مرد کا اپنے عضو تناسل کو حالت ایستادگی میں لڑکے کے مقام مخصوص پر رکھ کے زور لگانا۔ اردو۔ غیر فصیح ؎

خدا کے واسطے جانے دے اندر
اڑے بچھڑا نہیں جاتا اڑا کر — صاحبقران

قول فیصل۔ غیر مہذب عوام کی اصطلاح۔ تہذیب یافتہ طبقہ ایسے الفاظ کا استعمال حرام سمجھتا ہے۔

اڑانا۔ (دھجیاں کے ساتھ) لڑائی کے حل پر ناگفتہ حالات بیان کرنا جس سے اس کی توہین ہوتی ہو۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔

عمل صورت۔ کل بھری محفل میں ڈومنیوں نے بیگم صاحب کی خوب چھاڑ اڑائی۔

قول فیصل۔ خاص عورتوں کی زبان۔ کبھی کبھی مرد بھی بول دیتے ہیں۔

اڑانا۔ بجھان کے ساتھ (دیکھئے چھاڑ اڑانا)

قول فیصل۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

اڑانا۔ دھرے کے ساتھ (دیکھئے چھاڑ اڑانا)

اڑانا۔ (خلیل خاں اور فاختہ کے ساتھ) شان باقی نہ رہنا۔ تنزل ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد

عمل صورت۔ اب ان کی وہ شان نہیں رہی۔ خلیل خاں فاختہ اڑا گئے۔

اڑانا۔ پرندوں کے ساتھ۔ مثلاً کبوتر وغیرہ اڑانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

عمل صورت۔ وہ اپنے کوٹھے پر چار بجے روزانہ کبوتر اڑاتے ہیں۔

اڑانا۔ (کنکوے، ٹکل اور پتنگ کے ساتھ) بڑھانا، اڑانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

ٹکل جو چاندوار اڑائے وہ شام کو
پھر آسماں پہ قدر رہے کیا ہلال کو — ناسخ

اڑانا۔ کاٹنا، قلم کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ؎

کیا تیز اس کی تیغ نگہ ہو کے وحشت میں
چاروں اڑا دیے ہیں غزال ختن کے پاؤں — امیر

اڑانا۔ نقل کرنا۔ کسی کی کوئی بات دیکھ کے سیکھ لینا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

زاہد نے اڑائے تو صفات ملکوتی
حضرت کا فرشتوں کے بھی پر نہیں تھا — داغ

ہوا ہے کچھ عجب سے ہم کو ظاہر
اڑایا ہو بلبل نے نالہ ہمارا — صبا

قول فیصل۔ بہت کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔

اڑانا۔ چرا لینا، غائب کر دینا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

گلچیں نے وہ پھول جب اٹھایا
اور غنچہ صبح کھلکھلایا — گلزار نسیم

شہید ناز وہ دل کا ترے زمانہ ہوا
اڑا لیا حسن نے دل چور کا بہانہ ہوا — مصحفی

قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے گلزار نسیم کا جو شعر مثال میں پیش کیا ہے اس میں اڑانا چرانے کے معنے میں ضرور ہے۔ لیکن چونکہ یہ شعر مثنوی کا ہے اور مثنوی مسلسل ایک واقعہ سے تعلق رکھتی ہے اس شعر و سیاق کو تنہا اس شعر سے چرانے کے معنی نہیں پیدا ہوتے جبتک

ماقبل و مابعد کے شعر نہ پڑھے جائیں۔ اس لیے اگر صرف آتش کا شعر لکھتے تو تنہا مطلب ادا کرنے کے لیے اور معنے ظاہر کرنے کے لیے کافی ہوتا۔

(نگہیں نے وہ پھول جیب اُڑایا) اس سے زیادہ واضح آتش کا یہ مصرع ہے (اڑایا اسی نے دل چور کا جانا ہوا) اڑایا یعنی چرایا مستعمل ہے، مگر فصحا بہت کم بولتے ہیں۔

اُڑانا۔ ثالث۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت، مرد ؎

اس شوخ کی نہ پوچھئے کچھ مجھ سے داستاں
آیا جو ذکر عاشق بیدل اُڑا دیا — برق

گریباں چاک ہوا تک سنا تھا کہ مرا لالہ
ہنسی میں گل اڑا دیتے ہیں بلبل تیرے شیون کو — ناسخ

قول فیصل۔ ٹالنے کے معنے میں صاحب امیر اللغات نے برق کا شعر پیش کیا ہے، آخری مصرع (آیا جو ذکر عاشق بیدل اُڑا دیا) یہ شعر اُڑا دینا کی مثال میں پیش ہونے کے قابل تھا اس لیے اُڑانا کے لیے اُڑایا اور اُڑا دینا کے لیے اڑا دیا لانا چاہیے۔ جس لفظ کے لیے جو مثال پیش کی جائے اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ مطابقت لے بعینہٖ یہی بات ناسخ کے شعر میں ہے۔

اُڑانا۔ (رنگینی کے ساتھ) بالکل بے بنیاد بات بیان کرنا، بالکل جھوٹ خبر دینا۔
اردو۔ غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد

مثال صریح۔ تم ہمیشہ رنگینی اڑایا کرتے ہو، کبھی کوئی بات سچ نہیں کہتے۔

قول فیصل۔ بات کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔ جیسے اس نے بات اڑائی یعنی خبر بنائی اپنی عقل کی تیزی اور قرینوں سے بات معلوم کر لی۔

اُڑانا۔ بیجا صرف کرنا، فضول اٹھانا۔
اردو۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت، مرد ؎

ہم دولت دنیا کے اڑانے کو ہیں آئے
اکسیر بھی پائیں گے تو برباد کریں گے — آتش

زر گل کردیا برباد چمن میں آخر
دی اُڑا تو نے صبا بادِ بہاری دولت — ظفر شاہ

اُڑانا۔ فریب دینا، بیوقوف بنانا۔
اردو۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ؎

ہو گئیں نے حبیب خدا کی نگاہ بھی
عاشق ہوں میں اڑانی ہو کیا اے صبا مجھے — امیر

نہیں گلشن میں جاتا ہوں نہ بوئے گل وہ لاتی ہے
صبا کو میں اڑاتا ہوں صبا مجھ کو اڑاتی ہے — امیر

قول فیصل۔ ان معنے میں بولے ضرور ہیں مگر فصحائے زبان احتیاط کرتے ہیں۔

اُڑانا۔ بھگانا، نکالانا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد ؎

ایسی بامردی سے اُڑا لائیں
کہ وہ سب ان کے ہاتھ رہ جائیں — قلق

کچھ فسوں سیکھو ایسا حضرت دل
اس پری کو اڑا کے لے آؤ — ظفر شاہ

قول فیصل۔ موجودہ دور میں فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔ گذشتہ زمانے میں بھگا لانے کے معنے میں بولتے ضرور تھے۔ اور عوام اب بھی بولتے ہیں۔ لیکن اُڑا لانا کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو لے آؤ۔ عام اس سے کہ وہ بہکانے میں آئے یا دس بیس مل کے اٹھا لائیں۔ کسی نہ کسی طرح آجائے۔ صاحب امیر اللغات نے قلق کی مثال پیش کی جس کا پہلا مصرع (ایسی بامردی سے اڑا لائیں) یہ اڑا لانے کی مثال میں پیش کرنا چاہیے تھا۔ بہرحال معنی دینا ہی جس کے لیے مثال پیش کی ہو۔ ظفر شاہ کا شعر بھی اڑا لانا کی مثال میں پیش کرنے کے قابل تھا، گو معنا صحیح ہو۔

اُڑانا۔ رونق دینا۔ چمکانا۔
اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

اڑایا پان کی تحریر نے اور ان کے دانتوں کو — [illegible]
نگیں کا رنگ چمکائے مقرر ڈاک کشتی کا

اُڑانا۔ ہٹانا، نکالنا، ہنکانا
اردو۔ فصیح۔ رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد ؎

نام عشاق سے آتی ہے انھیں شرم ایسا
باغ سے قمری و بلبل کو اڑا دیتے ہیں — کیف

اُڑانا۔ تیز لے جانا، دوڑانا۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت، مرد ؎

گھماتے یوں اڑائیں سانڈنیاں
جیسے پرواز کرتی ہیں پریاں — قلق

اُڑانا۔ حد سے بڑھانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

دن کو بے پر عرش اعظم پر اڑاتے ہیں مرید
کیا غضب لائیں خدا جانے جو ہوں پیروں کے پر — ذوق

اُڑانا۔ تباہ کرنا، برباد کرنا، مٹانا، ناپید کرنا
اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

لے ہوا دو ہوس عشق خدا اُس کو اڑائے
ہم پسینے میں ہیں اے یار کا پنکھا کھینچا — رشک

اُڑانا۔ منتشر کر دینا ؎

وہ ناز سے زمیں پہ رکھتے نہ تھے قدم
تعریف کرکے اور بھی ہم نے اُڑا دیا ـ داغ

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنے میں نہیں بولتے۔

اُڑانا۔ بیجا تعریف کرنا۔

(فقرہ) آپ اتنا نہ اُڑایئے کہ ان کو بھی شرم آئے۔

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر اُڑانا نہیں بولتے۔

اُڑانا۔ کھڑا کرنا، قائم کرنا، گاڑنا جیسے جھنڈا اُڑانا۔

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر کوئی نہیں بولتا۔

اُڑانا۔ کھانا نوش کرنا، تناول کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد

محل صرف: آج کل وہ بہت آرام میں ہیں دونوں وقت انڈے پراٹھے اُڑاتے ہیں۔

صبح مسجد کو گئے اور شام کو میخانے میں
رات کو ہم نے اُڑائی صبح استغفار کی ـ داغ

اُڑانا۔ نوکری سے چھڑا دینا، موقوف کر دینا۔

(فقرہ) یہ بہت نمک حرامی کرنے لگا ہے اس کو اُڑا دیجئے۔

(از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک۔

اُڑانا۔ (مزے کے ساتھ) اٹھانا، لوٹنا، حاصل کرنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد۔

اب عشق میں ہو کاش نہ تلخی بھی سہی
اُڑ لیں ترے جانباز شہادت کے مزے ـ ذوق

اُڑانا۔ چھینا، کاٹنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص، عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد

ہر دم دل کے بھونوں کو اڑانا تھا عمل اس کا
تھا مشغلہ ان میں ازل سے عمل اس کا ـ انشا

اُڑانا۔ مٹا دینا۔

(فقرہ) ناخنگیری کی کیا حاجت ہے، خان صاحب تو چاٹ کر پوری وصلی اُڑا سکتے ہیں۔ (از نور اللغات)

اُڑانا۔ قلمزد کرنا، کاٹ دینا، خارج کر دینا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔

محل صرف۔ نوکری خطا کی نہ قصور بیکار بیچارے کا نام رجسٹر سے اُڑا دیا۔

اُڑانا۔ (کھال کے ساتھ) اُدھیڑنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ لاکھ خطا سہی مگر اتنا تھوڑی مارتے ہیں کہ مارتے مارتے کھال اُڑا دی۔

اُڑانا۔ گرا دینا، اکھاڑ کر پھینک دینا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد

محل صرف۔ جب غنیم نے چڑھائی کی اور فوج مخالف پسپا ہو کے قلعہ میں چھپ گئی تو کوئی دیر نہ لگی۔ آخر کار توپ کے گولوں سے قلعہ کی دیوار اُڑا دی، اس کے بعد کامیابی ہو سکی۔

اُڑانا۔ (شراب کے ساتھ) پینا۔ اردو، غیر فصیح، رائج

صبح مسجد کو گئے اور شام کو میخانے میں
رات کو ہم نے اُڑائی صبح استغفار کی ـ داغ

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ احتیاط کرتے ہیں۔

اُڑانا۔ مار ڈالنا، ہلاک کر دینا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ توپ کے منہ پر رکھ کے اُڑا دیا گیا مگر اس بے چارے کا حال نہ بتانا تھا نہ بتایا۔

اُڑانا۔ (تان کے ساتھ) گانا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف۔ جب اپنا جی چاہتا ہو تو خوب خوب تانیں اُڑاتے رہو، اور جب ہم کہتے ہیں تو گاتے ہوئے

تمہارا دم نکلتا ہے۔

اُڑانا۔ (ہوش کے ساتھ) کھو دینا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

ہوش اُڑا دیتے ہیں طاؤس و عنادل کے بُت
ایسی تانیں یہ گلیں نام خدا لیتے ہیں ـ رشک

اُڑانا۔ (نیند کے ساتھ) کھو دینا۔ (دیکھئے ہوش کے ساتھ) ؎

اپنے نالوں سے عالم کی اُڑا دیتا ہوں نیند
دیکھ پائے تازہ کوئی اگلی صورت خواب میں ـ ناسخ

اُڑانا۔ اُچھالنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ؎

بہار آکے اُڑانے لگی ابیر و گلال
نہیں تعجب گرد و غبار گلشن میں ـ رشک

قول فیصل۔ چھینٹوں کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے چھینٹیں نہ اُڑاؤ کپڑے نجس ہو جائیں گے۔

اُڑانا۔ ہوا میں پریشان کرنا، برباد کرنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

اُڑ لیجئے اسے برباد کیجئے اس کو
اسی لیے مری مشت غبار باقی ہے ـ صبا

اُڑانا۔ دل کا مطلب سمجھ لینا، تاڑ جانا۔

(فقرہ) یار تم نے خوب اُن کے دل کی اُڑا لی۔

کیا ذہن کی جودت ہے چٹ دل کی اُڑا جانا
ہونٹوں کا ہلنا وہاں بات کا پا جانا ـ ذوق

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بات کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُڑانا۔ گھس ڈالنا، رگڑ رگڑ کے مٹا دینا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔ ؎

ماتھا رگڑ کے سجدوں میں سارا اُڑا دیا
اک حرف بھی اُڑا نہ مری سرنوشت کا ـ عاشق

اُڑ کر کہاں جاؤ گے۔ تمھاری میاں کی پہنچ نہیں سکتی ؎

ہم کیا دیکھتے ہو ہم نے بھی دیکھا ہو دنیا کو
بھلا سوچو تو جا سکتے ہو تم اُڑ کر کہاں ہم سے — رنجیدہ

اُڑ کے۔ زیادہ سے زیادہ، بہت سے بہت۔
(فقرہ) یہ سونا اُڑ کے ماشہ بھر ہوگا، وہ اس کے دام اُڑ کے لگائیں گے تو چار روپیہ (از نور اللغات)
قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُڑ کے۔ بڑھ کے ؎

اللہ رے وفا نے کبک و بلبل
کیا اُن سے اُڑ کے حوصلہ ہو — درد

(از نور اللغات)
قول فیصل۔ آج سے پچاس سال قبل بولتے تھے۔ مگر موجودہ دور میں بالکل متروک ہے۔

اُڑ کے۔ تیزی سے، فوراً ؎

چاہتے ہیں تو اُڑ کے آئیں گے
ورنہ ہر طرح الجھائیں گے — داغ

اُڑ کے بیٹھنا۔ جم کے بیٹھنا، اس ارادے سے بیٹھنا کہ جب تک مقصد پورا نہ ہوگا اٹھیں گے نہیں ؎

اپنے مزاج میں بھی جو تیر صفت بناوٹ
پھر بھی کے اٹھیں گے بیٹھے ہم جو اُڑ کے — میر

اُڑ کے لگنا۔ ایک کا مرض دوسرے کو لگ جانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد ؎

دم میں کرتا ہے بھلے چنگے کو بیمار سے عشق
چھوتی بی اُڑ کے لگے وہ بُرا آزار ہے عشق — جان صاحب

قول فیصل۔ یہ امراض کی اصطلاح ہے، اطبا میں امراض متعدیہ کہتے ہیں۔

اُڑ کے ملنا۔ جلدی سے پہنچ جانا بغیر سیل جو پہنچ

جانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

تقدیر میں لکھا ہو تو وہ اُڑ کے ملے گا
ہوگا نہ کبھی یار اگر دانا ہمارا — قدر

اُڑ کے منھ میں کھیل نہ جانا۔ کچھ نہ کھانا، ذرا سی بھی غذا نہ کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورتوں کی زبان، مرد بہت کم بولتے ہیں۔
محل صرف:۔ اگر جھوٹ کہتی ہوں تو خدا تجھے سمجھے، ہم دونوں میاں بیوی کے جھگڑوں ہی میں تو مر گئی، بارہ بجے ہیں، ابھی تک منھ پر کھیل بھی اُڑ کے نہیں گئی۔
قول فیصل۔ یہ محاورہ مشترک لکھنؤ دہلی ہے تو مگر ذرا سے فرق کے ساتھ۔ لکھنؤ "منھ پر" اور دہلی میں "منھ میں" بولتے ہیں۔

اُڑ گڑا۔ گھوڑوں کے درست کرنے اور بنانے کی جگہ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔ چابک سواروں کی اصطلاح۔
قول فیصل۔ پورب میں اڑگڑا کانجی حوض کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے یہ گنے ہمارے کھیت کو چر گئی اسے اڑگڑے بھجوا دو۔

اُڑ گڑا۔ وہ لکڑی جس میں گاڑی کے گھوڑے جوت کر نکالے اور درست کیے جاتے ہیں۔ اردو، فصیح رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔
قول فیصل۔ چابک سواروں کی اصطلاح۔

اُڑ گڑا۔ وہ جگہ جہاں گاڑیاں، بگھیاں کرائے پر جانے کی غرض سے کھڑی رہتی ہیں۔ اڈا۔
(از نور اللغات)
قول فیصل۔ خاص دہلی کی زبان، لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُڑ گڑے میں نکالنا۔ شائستہ کرنے کے لیے گھوڑے کو اڑگڑے میں پھیرنا۔
(فقرہ) سب سے پہلی حکومت جس کے اڑگڑے میں آدمی نکالا جاتا ہے وہ والدین کی حکومت ہے۔
(از نور اللغات)
قول فیصل۔ خاص دہلی کا صرف، لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُڑ گیا۔ خانہ خراب، غارت گیا، درگور، غصے اور بیزاری سے، اور کبھی تکیہ کلام کے طور پر بھی بولا جاتا ہے اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، صرف عورتوں کی زبان ؎

کوئی جھگڑا ڈر سا جاہی ہو تو گوئی اڑ گیا
لے دو جواب کھائے کاٹ کا کا تجھے — ناشاد

اُڑم۔ انبار، ڈھیر، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام دہلی عورت مرد۔
محل صرف:۔ اُن کے یہاں کتابوں کا اڑم لگا ہے۔
قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا، بلکہ بجائے اڑم کے انبار بولا جاتا ہے۔

اُڑنا۔ جگہ سے نہ کھسکنا، سرکشی کرنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔
محل صرف:۔ یہ گھوڑا سب طرح اچھا ہے مگر اڑتا بہت ہے۔

اُڑنا۔ جمنا۔ قائم ہونا ؎

نہ ہٹی پیٹ پہ اس کے جو پڑی میری آنکھ
بن گئی ناف شکم ایسی اڑی میری آنکھ — تسلیم

قول فیصل۔ اب یہ استعمال متروک ہے۔

اُڑنا۔ پھنسنا، رکنا، نکل نہ سکنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد ؎

آب و گل میں اڑ گیا ہے توسن عمر رواں
توڑ کے تار نفس کو تازیانہ کیجیے — ناسخ

اُڑنا: سدِ راہ ہونا، حائل ہونا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

محلِ صرف: تم تو دروازے میں اڑے بیٹھے ہو، اب کمرے میں کوئی کدھر سے جائے۔

اُڑنا: ضد کرنا، مچلنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

محلِ صرف: تمھارا لڑکا بڑا ضدی ہے جب کسی بات پر اڑ جاتا ہے تو بغیر ضد پوری کیے نہیں مانتا۔

اُڑنا: چبھنا، گڑنا۔

اب خدا جانے تری پلکوں نے کیا باندھا ہو ندر
پہلے تو نوک ان کی میرے دل میں یوں اڑتی نہ تھی ظفر علی

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اس محل پر چبھنا اور گڑنا بولتے ہیں۔

اُڑنا: پرواز کرنا، اُردو، لازم، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

بیچ ہو جس کا طریقہ وہ ہو کیونکر سیدھا
کہیں اڑتا ہو گرہ باز کبوتر سیدھا ظفر شاہ

اُڑنا: ہوا میں کسی شے کا بلند ہونا۔ (دیکھیے مٹ)

ہم شہیدوں کی جو خاک اسکی سواری سے اڑی
ایک دم میں تو بن عمر رواں گلگوں ہوا ناسخ

اُڑنا: ترشنا، کٹ کے الگ ہو جانا، قلم ہونا۔ (دیکھیے مٹ)

دستِ قاتل کو نہ دی تکلیف شوقِ قتل نے
سایۂ شمشیر پڑتے ہی مرا سر اڑ گیا وزیر

اُڑنا: نقل اُترنا، پڑھنے یا لکھنے کی طرز بغیر اُستاد کے بتائے ہوئے سیکھ لینا۔ (دیکھیے مٹ)

محلِ صرف: شیخ صاحب کے لڑکے کا کیا اچھا ذہن ہے، کسی کی کوئی دُھن سنی اور اُڑالی۔

اُڑنا: غائب ہونا، چوری ہونا۔ (دیکھیے مٹ)

محلِ صرف: گھر کیا ہو گیا بازار ہو گیا۔ ادھر کوئی چیز رکھی اور اُڑ گئی۔

اُڑنا: اُٹھنا، بہت جلد صرف ہو جانا۔ (دیکھیے مٹ)

محلِ صرف: میرے پاس جتنا روپیہ تھا سب اڑ گیا میں خود ایک ایک پیسے کو پریشان ہو رہی ہوں۔

اُڑنا: فریب کی باتوں سے اصلی حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرنا اور فقرے بتانے کی جگہ۔ (دیکھیے مٹ)

بولی افسردہ ہو کے وہ گلِ تر
ہم سے اُڑتی ہو لے پڑی پیکر شوق

اُڑنا: اترانا، غرور کرنا۔ (دیکھیے مٹ)

گیا دماغ فلک پر جو لی گئی سندیل
وہ اُڑ چلا جو ہوا اور پر سوار ہوا بحر

اُڑنا: چل دینا، بھاگ جانا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

محلِ صرف: آخر کچھ معلوم تو ہو دو دو گھنٹے کہاں اُڑے رہتے ہو۔

قولِ فیصل: یہ عوام جہلا کی زبان ہے، فصحا اس قسم کے جملے کبھی نہیں بولتے۔

اُڑنا: جست کرنا، پھاندنا۔ (دیکھیے مٹ)

جا کے پاؤں کو دیوار پار اُڑ گئے ہم
اسیر ہو گئے وقت شبِ تنگ ناخن پہ امیر

قولِ فیصل: آج سے پچاس سال قبل رائج تھا مگر موجودہ دور میں بالکل متروک ہے۔

اُڑنا: ترارے بھرنا (گھوڑے کے لیے)۔ (دیکھیے مٹ)

اُڑتا ہو شوقِ راحتِ دنیا سے اسپ عمر
مہمیز کہتے ہیں کسے اور تازیانہ کیا جرأت

اُڑنا: خوب کھایا پیا جانا۔

اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

یہ بزم مے نہیں ساقی شراب اُڑتی ہے
ہماری دولتِ عمرِ شباب اُڑتی ہے ظفر شاہ

اُڑنا: دھوم کے ساتھ ہونا، مشغل ہونا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

خوب موسم ہے اڑیں چل کر لبِ ساغر کے مزے
سا قیا خیمہ ہو دریا کا کنارہ دیکھ کر صبا

اُڑنا: (حرف کے ساتھ) مٹنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

مضموں تیرے سمند کے نکلے تو تھے مگر
وہ حرف جتنے تھے مرے دیوان سے اڑ گئے امیر

اُڑنا: اُدھڑنا۔ (دیکھیے مٹ)

محلِ صرف: اُن کے غصے سے خدا بچائے، کل ذرا سی خطا پر لڑکے کو اتنا مارا کہ کھال اڑ گئی۔

اُڑنا: گولے بارود وغیرہ سے ہلاک ہو جانا۔ (دیکھیے مٹ)

محلِ صرف: میگزین کے ساتھ فوج کے ہزاروں آدمی اڑ گئے۔

اُڑنا: گانا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

محلِ صرف: کل ایک بجے رات کو نہ معلوم کون شخص ایسے مزے میں بھیرویں اڑا رہا تھا کہ دل کھنچا جا رہا تھا۔

اُڑنا: معدوم ہو جانا، اُٹھ جانا۔ (دیکھیے مٹ)

نہیں خالی وفا سے کوئی حسین
کیا وفا اُٹھ گئی زمانے سے خلیل

اُڑنا: اُچٹنا۔ (دیکھیے مٹ)

گلشن میں شورِ خندۂ گل سے اُڑی ہے نیند
بلبل کی آنکھ لگ ہوئی آشیاں میں بند امیر

اُڑنا: جاتا رہنا (ہوش کے ساتھ)۔ (دیکھیے مٹ)

دیکھ پریوں کے ہوش اُڑتے ہیں
تجھ سا کوئی نہیں حسیں دیکھا — وزیر

اُڑنا۔ (چھینٹوں کے ساتھ) اچھلنا (دیکھئے ما)

منھ سے جائیں گی کیا خون کی چھینٹیں اُڑ کر
آستیں کا ہو تری کوس لمِن مسنزل قاتل — وزیر

اُڑنا۔ چھل جانا، سوراخ ہو جانا، رہ اُتر جانا۔

عمل صورت:۔ ایسے حرف چھیلے کہ کاغذ ہی اُڑ گیا۔

اُڑنا۔ ہرت ہو جانے کی جگہ۔ (دیکھئے ما)

تر بھی نگہ سے جانو دل ہو چکا شکار
جب تیر کج پڑے گا اُڑے گا نشانہ کیا — آتش

اُڑنا۔ (روٹیوں کے ساتھ) کُتنا، زچاجانا (دیکھئے ما)

عمل صورت۔ اتنے دشمنوں میں جا سے ہو تو کچھ لو کر
وہاں سے زندہ آنا دشوار ہو بوٹیاں اُڑ جائیں گی۔

اُڑنا۔ (گپ کے ساتھ) جھوٹی خبریں۔ اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد

عمل صورت:۔ تم وہاں نہ بیٹھا کرو، وہاں روز گپیں اُڑتی ہیں۔

قول فیصل۔ پہلے کے لوگ اس محل پر گپ بولتے تھے۔ اب گپ صحیح ہے۔ اور اسی محل پر بے پر کی اُڑانا، دور کی اور زٹیں اُڑانا بھی بولتے ہیں۔

اُڑنا۔ (دھجیوں کے ساتھ) پھٹنا (دیکھئے ما)

کیا خبر دوں میں چاک داماں کی
دھجیاں اُڑتی ہیں گریباں کی — اسلم

اُڑنا۔ (خاک کے ساتھ) دیکھئے مذ ابتسان اور سنا ٹا ہونے کی جگہ۔ ع

حضور کے در دولت پہ خاک اُڑتی ہے۔ — امیر

اُڑنا۔ ہوا کے زور سے دور جا پڑنا۔
(دیکھئے ما)

عمل صورت:۔ کیا قیامت کی آندھی آئی تھی کہ
ہزاروں درخت، مکان، اور چھپر اُڑ گئے۔

اُڑنا۔ تباہ ہونے، برباد ہونے کی جگہ۔ جیسے دھوئیں اُڑنا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر کوئی نہیں بولتا۔

اُڑنا۔ (قہقہے کے ساتھ) پڑنا۔ جیسے قہقہے اُڑنا (دیکھئے ما) ؎

کیفیتیں چمن میں ہیں فصل بہار ہے
اُڑتے ہیں قہقہے صفت آبشار روز — صبا

اُڑنا۔ پھڑکنا۔ دیکھو آنکھ اُڑنا (از نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُڑنا۔ جلنا، شعلہ دینا۔ (دیکھئے ما)

ہو سوز عشق شہپر پرواز مرغ دل
یا رو کب اُڑنے ہے جگنک شرر بے پر دو — ناسخ

اُڑنا۔ (خبر کے ساتھ، دیکھئے ما) پھیلنا، مشہور ہونا۔

پر اُڑنے سے کبوتر کے وہاں
یہ خبر روز اُڑا کرتی ہے — رشک

قول فیصل۔ متقدمین انہیں معنوں میں شہرہ اُڑنا بھی بولتے تھے۔ جیسے ؎

اے صبا شہرہ جو میری اشکباری کا اُڑا
ہو گیا معدوم مثل سایۂ عنقا سحاب — صبا

مگر موجودہ دور میں متروک

اُڑنا۔ (بات کے ساتھ) وقعت نہ ہونے کی جگہ۔ (دیکھئے ما)

عمل صورت:۔ ان کی محفل میں ہماری کوئی وقعت ہی نہیں ہے۔ ہماری ہر بات تو مذاق میں اُڑ جاتی ہے۔

اُڑنا۔ (رنگ کے ساتھ) فق ہونا، پھیکا پڑنا۔ (دیکھئے ما) ؎

تم جو دیکھو طرف باغ ترشرو ہو کر
رنگ خسانہ ہر گل سے اُڑنے ہو کر — امیر

اُڑنا۔ (دماغ کے ساتھ) پراگندہ ہونا، پریشان ہونا۔ (دیکھئے ما)

عمل صورت:۔ خدا جانے صبح سے کس چیز کی بو آرہی ہے کہ دماغ اُڑا جا رہا ہے۔

اُڑنا۔ (گھر سے کے ساتھ) عیش و عشرت کی جگہ (دیکھئے ما) ؎

پڑ گئی قفس کی امید اُڑنے گھر سے
دو روز اُڑوں پر اگر اُڑنے چڑھائی بتڑی — امیر

اُڑنا۔ تیز چلنا۔ (دیکھئے ما) ؎

کیا اُڑا آتا ہوں تیرے باد پا کے ساتھ ساتھ
آج خاک آب و آتش بھی ہوا سے کم نہیں — ناسخ

اُڑنا۔ (ہنسی کے ساتھ) ہونا۔ (دیکھئے ما)

اے رشک ڈوب مر تری تاثیر دیکھ لی
اُلٹی ہنسی اُڑی مری چشم پر آب کی — ناسخ

اُڑنا۔ غائب ہو جانا۔ (دیکھئے ما)

عمل صورت:۔ اب آج سے جو لوکر کا نور ڈھانک کے رکھا جاتا ہو تم نے کھلا رکھ دیا سب اُڑ گیا۔

اُڑنا۔ رونق بڑھ جانے لطف زیادہ ہونے کی جگہ۔ اردو، فصیح تھا، رائج تھا، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد تھا۔ ؎

مہندی سے ہاتھ پاؤں ترے اور اُڑ چلے
سرمہ سے چشم شوخ نے پایا بلا کا رنگ — امیر

قول فیصل۔ اب سے پچاس سال قبل رائج تھا۔ اب لکھنؤ میں بالکل متروک ہے، کوئی نہیں بولتا۔

اُڑنا۔ (پرزے کے ساتھ) ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا۔ اردو، غیر فصیح ؎

پرزے اُڑ جاتا ہو سب کاغذ بجا ہے جنوں
حال جب لکھتا ہوں کوئی جو گریباں چاک کا — نادر لکھنوی

قول فیصل۔ اب پرزے پرزے ہو جانا مستعمل ہے۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر کوئی نہیں بولتا۔

اُڑن گھائی۔ उड़न घाई ۔ ہندی ہوئی چوٹیں، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

اُڑن گھائی۔ شعبدہ بازی، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

اُڑن گھائی۔ انگلیوں کی جڑ کا حصہ جہاں سے ایک انگلی دوسری سے جدا ہو جاتی ہے۔ چالاکی، فریب دہی، چھوٹی سی فقرہ بازی، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد

قول فیصل۔ چھکیتوں کی خاص اصطلاح ہے، اس کا استعمال بتانے کے ساتھ بھی ہو، دو۔ گزشتہ زمانہ میں اُڑان گھائی زیادہ بولا جاتا تھا ؎

سب کو اڑان گھائی اک بات میں بتائی
پروانے کے تصدق اس گفتگو کے صدقے — جرأت

اب اُڑن گھائی بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُڑن گھائی۔ جواری دھوکا دینے کے لیے انگلیوں کی گھائی میں کوڑی کو دبا کر اڑا دیتے ہیں۔ اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

اڑنگے پر چڑھا کر مارنا۔ اڑنگے کے داؤں سے حریف کو دست مارنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

یہ وہ ہم پہلوان عشق، ہم کو اکھاڑ مارے
یل گردوں کو جب چاہے اڑنگے پر چڑھا لے — [illegible]

اڑنگے پر مارنا۔ دیکھئے اڑنگے پر چڑھا کے مارنا۔

اڑنگے پر چڑھانا۔ اڑنگے کا داؤں کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

اڑنگے پر چڑھانا۔ فریب سے قابو میں لانا، جُل دینا، جھانسا دینا۔ اردو، غیر فصیح۔

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُڑواڑ۔ अड़वाड़ ۔ (پالیس) وہ لکڑی جو پرانی چھت کے نیچے گر پڑنے کے خوف سے لگا دیتے ہیں ؎

تو جنوں کو کس کر سکتے ہیں لاگ مجھ سے
ٹوٹے گا ایک دن تو اڑواڑ آسماں کی — مصحفی

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں استعمال کرتا۔

اُڑوانا۔ उड़वाना ۔ اُڑانا کا متعدی، المتعدی، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد ؎

ہم جا کے بیٹھے زد پہ دل اڑوانے کے لیے
صیاد نے خدنگ جو سوئے کماں کیا — حسرت

اڑوس پڑوس۔ अड़ोस पड़ोस ۔ (پڑوس) ہمسایہ، اڑوس اس کا تابع ہے جو قبیح پر مقدم ہے۔ پاس پڑوس، آس پاس، ہمسایہ، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

جو گلے ملتے تھے اڑوس پڑوس
بھاگے نالوں سے میرے سو کوس — مسرور

اڑوسی پڑوسی۔ ہمسایہ کے رہنے والے، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد

مثال از فسانۂ آزاد۔ بیاہے معصوم بچے کا تڑپنا، بلبلانا، بیوی کا رونا کلپنا، اعزہ و اقربا کا بکا و بین، اڑوسیوں پڑوسیوں کا شور و شین۔

اُڑھانا۔ لحاف چادر وغیرہ کسی آدمی پر اوپر سے ڈال دینا، اُڑھانا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ؎

لگی ہو آگ جو کمبل مجھے اڑھایا ہے
تمہارے برہنے گری دو شالہ کیا کرتا — آتش

قول فیصل۔ اُڑھانا بالعموم انسانوں کے لیے اور جانوروں کے لیے بھی کبھی کبھی بولا جاتا ہے، جیسے منہ پر مکھیاں لگ رہی ہیں ذرا چادر اڑھا دو۔ یا بھینس ٹھٹھر کا نہ کھا جائے رات کو ٹاٹ اڑھا دیا کرو، ڈال دیا کرو بھی بولتے ہیں۔ ضلع مظفر نگر میں ٹوپی کے ساتھ بھی اوڑھنا بولتے ہیں، اور دہلی میں ٹوپی اوڑھنا مستعمل ہو۔ اس کا مادہ سنسکرت میں ادردھ، یعنی اوپر اوڑھنا ہو۔

اڑھائی अढ़ाई ۔ دو اور آدھا، ہندی، نگراب اردو، باعتبار دہلی، فصیح، رائج، مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ اڑھائی کو عوام ڈھائی بھی بولتے ہیں۔ لکھنؤ کے عوام نہیں خواص بھی ڈھائی ہی بولتے ہیں۔ جیسے ڈھائی سیر گھی چاہیے لیے بھی لے لینا، لکھنؤ میں باعتبار زبان اردو اڑھائی سیر غیر فصیح اور ڈھائی سیر فصیح ہے۔ اور یہی عوام و خواص بھی بولتے ہیں۔

اڑھائی انچھر۔ مختصر اور نہایت پرتاثیر باتیں۔ پھونک دینا کے ساتھ،

فقرہ۔ شاہ صاحب کا کیا کہنا جس پر اڑھائی انچھر پھونک دیئے ان کا مرید ہو گیا۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ محاورہ کوئی نہیں بولتا۔

اڑھائی اینٹ کی مسجد الگ بنانا۔ غیریت برتنا، کم حقیقت بات کو اپنی شان دکھانے کے لیے سب کی رائے سے الگ ہو کر کرنا۔ اردو، باعتبار دہلی فصیح، رائج، مشترک خاص و عام دہلی عورت مرد۔

قول فیصل۔ یہ مثل مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی منزد ہے مگر لکھنؤ نے فرق کے ساتھ۔ لکھنؤ میں ڈیڑھ اینٹ کی بولتے ہیں۔ اور دہلی میں اڑھائی اینٹ مستعمل ہے۔

اڑھائی بکائن میاں باغ میں کانی حرم محل خانہ میں۔ (ع) جب کوئی بے حقیقت آدمی شیخی مارتا ہو تو یہ مثل بولتے ہیں۔ یعنی کم ظرف بہ اوچھا ہے زمین پر پاؤں نہیں رکھتا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ مثل لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اڑھائی چاول الگ گلانا۔ دیکھئے اڑھائی اینٹ کی مسجد الخ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں محض گلانا اور دہلی میں گلانا اور پکانا دونوں مستعمل ہے۔ وہ ناچنے گانے ہی کی ڈلیاں کھاتے ہیں آپ کیوں اپنے اڑھائی چاول گلاتے ہیں۔

(فسانۂ آزاد)

اڑھائی چلو لہو پی لینا۔ کنایۃً ہلاک کرنا۔ غصہ کی حالت میں دوسرے کے لیے کہتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اڑھائی کے بجائے ڈھائی چلو مستعمل ہے۔ کبھی کبھی ایک آدھ آدمی اڑھائی بھی بول دیتا ہے جو معتبر اور لائق اعتنا نہیں ہو۔

اڑھائی دن کی سقے نے بھی بادشاہت کی ہے۔ چند روزہ حکومت قابل فخر نہیں ہے۔ انقلاب زمانہ سے کبھی ادنیٰ بھی اعلیٰ مرتبہ پر پہونچ جاتا ہے ؎

عجب نہیں ہے کمینہ جو کجکلاہ ہوا
اڑھائی روز کو سقہ بھی بادشاہ ہوا　　مصحفی

کہتے ہیں کہ ہمایوں بادشاہ شیر شاہ سے شکست کھا کر بھاگا تو دریا میں گھوڑا ڈال دیا۔ نظام سقے نے جو مشک کے ذریعے سے پیرتا جاتا تھا، جب بادشاہ کو ڈوبتے دیکھا تو سہارا دے کر اس پار پہونچا دیا۔ بعد تسلط اڑھائی دن کی بادشاہت صلے میں پائی جس اڑھائی دن کی بادشاہت میں شخص کٹوا کر اپنے نام کا سکہ چمڑہ کا جاری کیا اور بہت سے عزل و نصب کیے۔ اس وقت سے یہ اصطلاح ہو گئی ہو۔

اڑھائی دن کی بادشاہت۔ چند روزہ عیش۔ ناپائدار خوشی، تھوڑے دن کی حکومت۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب سے پچاس سال قبل اڑھائی کا استعمال تھا لیکن موجودہ دور میں متروک ہے۔ اب اس جگہ بجائے اڑھائی کے ڈھائی بولا جاتا ہے۔

اڑھائی گھڑی کی موت آئے۔ فوراً مر جائے کرنے کی جگہ بولا جاتا ہے، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

قول فیصل۔ موجودہ دور میں لکھنؤ کی عورتیں ڈھائی گھڑی کی موت بولتی ہیں۔

اڑھائی ہاتھ کی ککڑی اور نو ہاتھ کا بیج۔ مثل۔ یعنی بچہ تیزی اور شرارت میں ماں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔　(از نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ مثل لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اڑھتالیس، اڑھتالس۔ دو کم پچاس، ۴۸، ہندی میں اٹھتالیس تھا، اب اردو۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد

قول فیصل۔ عوام و خواص لکھنؤ دہلی بغیر ہائے ہوز "اڑتالیس" بولتے ہیں۔

اڑھری۔ (ہندی) مونث (ع) غیر کفو کی جورو عام اس سے کہ منکوحہ ہو یا مدخولہ۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اڑھیا۔ ڈھائی سیر کے وزن کا باٹ۔ ہندی۔ مونث، غیر فصیح، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اڑھیا کے بجائے ڈھیا مستعمل ہے اور یہی فصیح ہے۔

اڑی۔ مثل کا وقت، مصیبت کا زمانہ، اردو، باعتبار دہلی فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص دہلی عورت، مرد ؎

دام سر پہ مصیبت پڑی نہیں رہتی
ہمیشہ یار کسی کی اڑی نہیں رہتی　　ذوق

قول فیصل۔ باعتبار لکھنؤ غیر فصیح، صرف عوام عورت مرد بولتے ہیں۔ فصحا احتیاط کرتے ہیں۔

اڑی۔ چوسر، پچیسی کھیلنے والوں کی اصطلاح میں گوٹ کا ایسی جگہ پھنسنا جہاں چوٹ کھاتی ہو اور مقصود ہو کہ وہاں سے نکل جائے۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد چوسر کی اصطلاح ؎

چوسر میں عناصر کی بچے زر و نقش کیا
کھائی ہوئی یہ گوٹ پھنسنے کی اڑی ہو　　شاہ

اڑی۔ کشتی کا ایک پیچ۔ باعتبار دہلی۔ فصیح، رائج، مشترک عوام دہلی، مردوں کی زبان، کشتی گیروں کی اصطلاح ؎

رکھ کے گردن پہ ہاتھ ماری اڑی
کیا کہوں کس طرح کی کشتی لڑی　　سودا

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ دونوں نہیں رائج ہیں۔ ہاں کوئی پہلوان بولتا ہے۔

اڑی وڑی قاضی جی کے سر پڑی۔ مثل۔ پرائی بلا اپنے سر آئی، مصیبت کسی کی اور کس کو اٹھانا پڑی۔　(از نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اڑی مار۔ دغاباز، جعلساز (از نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

مثال فسانۂ آزاد۔ پیر و مرشد یہ بڑا اڑی مار بے ایمان آدمی ہے، حضور، تو بھولے بھالے۔ میں ہی

جس نے جو کہا وہ اڑا دیا۔

اڑی مشکل۔ دشوار مشکل، سخت گھڑی وقت، یا اللہ اس کی اڑی مشکل آسان کر دے۔

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اڑے وقت۔ مصیبت کے وقت۔

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا، بلکہ اڑے وقت کے بجائے "آڑے وقت" بولتے ہیں ؎

آڑے وقت میں دائیں بائیں، جھانکو
سودا ایسا گاڑھی لوٹ آپ بانکو — حالی

اڑے وقت کا آنا۔ (محاورہ) مشکل۔ اس چیز کی نسبت کہتے ہیں جو سخت ضرورت کے وقت کام آنے کے قابل ہو۔

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ خاص دہلی کا صرف، لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اڑی اڑی طاق بیٹھی۔ رفتہ رفتہ مشہور ہو گئی، چرچا ہوتے ہی ہوتے پھیل گئی، بات پھیل جانے اور رفتہ رفتہ شہرت پانے کی جگہ کہتے ہیں۔ اردو، فصیح تھا، رائج تھا، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد تھا ؎

غصے میں بھول جی جانا نالے و فغاں پر
دیکھو اڑی اڑی کہیں بیٹھے نہ طاق پر — نسیم

بعض شعرا نے اس مثل میں تصرف کر کے بھی نظم کیا ہے ؎

محتسب چھپ کے پی لے دل بیاست کی خبر
اڑتے اڑتے طاق بیٹھی تو غضب ہو جائے گا — شاد

لے ... : عاشق ابد
اڑی ... : طاق بیٹھے — ماتم

قول فیصل۔ اب یہ ... لکھنؤ میں بھی بولا ...

جاتا تھا، لیکن موجودہ دور میں بالکل متروک ہے۔

اڑ جائے۔ اڑ جائے۔ تباہ ہو، برباد ہو جائے، ناپید ہو جائے۔ اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورتوں کی زبان۔

اڑے اڑے پھرتے ہو۔ دکھائی نہیں دیتے، ملتے نہیں، قابو میں نہیں آتے۔ اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورتوں کی زبان۔ داغ نے دوسری طرح بھی نظم کیا ہے ؎

آئی اڑائی ہوئی کس کی گلی سے یارب
کہ نسیم سحری ہم سے اڑی پھرتی ہے — داغ

اڑی پڑی بات۔ (محاورہ) گپ۔ افواہ، اخبار خبر ؎

اے شاد خیریت ہو بلبل کے مشت پر کی
او صبا بھی آئی سن کر اڑی پڑی بات — شاد

(از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب کوئی نہیں بولتا۔

اڑے کھڑے پر، اڑے کھڑے میں۔ (دہلی) ضرورت کے وقت، مصیبت کے وقت ؎

اے ... قدر جو دل کی تو در کس کی کریں
اڑے کھڑے میں ہمارے یہ کام آتا ہے — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اڑیل۔ سرکش، اڑ جانے والا، وہ گھوڑا جو تھوڑی تھوڑی دور چل کے رک جائے اور شرارت کرے۔ ہندی، مگر اب اردو، صفت، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

کوچۂ ناز کے گدا ہوں قدم اٹھتا نہیں
کیا ہی شبدیز شب فرقت بھی اڑیل ہو گیا — ناسخ

اڑیل مہاجن۔ بڑا مہاجن، جنہ دی دل ساہو کار۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت، مرد ؎

سیمیں تنوں کی شادی تنی دولت شباب
اڑیل مہاجنوں کا دوالہ نکل گیا — شاد

اڑیچ۔ کاوش، بغض، دشمنی۔ اردو، غیر فصیح، رائج تھا مگر اب متروک، مشترک خاص و عام تھا، مشترک عورت مرد بھی تھا ؎

دن دم میں شرہ باندھے چاندنی کا سوپ
رکھے اڑیچ جو کرے ابرام کے ساتھ — انشا

قول فیصل۔ بہت قدیم زبان تھی۔ اب متروک۔

اڑے ہونا۔ سد راہ ہونا ؎

بے نشۂ شراب محبت نہ جائیں گے
ساقی کے در پہ تو ہیں ہم بھی اڑے ہوئے — آتش

ازار۔ إزار۔ پیجامہ۔ عربی، مؤنث، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

چشم بد دور شیخ جی صاحب
کیا ازار آپ کی اونچی ہے — انشا

قول فیصل۔ اب اردو بھی کہا جا سکتا ہے، ازار بندنا بھی بولتے ہیں، مگر اب غیر فصیح ہے۔

ازار بند۔ کمر بند۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد ؎

لال نیفا ازار بند پڑا
لپٹا اک کنبھوکا اس میں پڑا — شوق

قول فیصل۔ کمر بند بھی بولا جاتا ہے، لیکن فصحائے لکھنؤ ازار بند ہی بولتے ہیں۔ اس کا استعمال ڈالنا، نکالنا، سینا، ٹوٹنا، کھل جانا، وغیرہ کے ساتھ ہے۔

ازار بند کھولنا۔ بد فعلی کرنا، بری حرکت کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

... اپنی ماں کا ازار بند کھولوں اب اگر ... کسی حرکت کروں۔

قول فیصل۔ بازاری زبان۔

ازاربند کی ڈھیلی۔ بدکار، فاحشہ عورت۔ اردو غیر فصیح۔ رائج۔

عمل صورت۔ ایسی ازاربند کی ڈھیلی تو کبھی بھی نہیں تھی کسی نے منہ دیکھے بات کی اور حرام کاری پر، اتنی ہوگئی۔

ازاربند کی سچی۔ عصمت دار عورت (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ بہت کم بولتے ہیں۔

ازاربند میں گرہ لگانا۔ یاد رکھنے کے لیے۔ اردو، غیر فصیح۔ رائج۔ عورتوں کی زبان۔

عمل صورت۔ تم بھولتی بہت ہو، ازاربند میں گرہ لگا لو ورنہ آؤ گی نہیں۔

ازاربند کھلنا۔ ازاربند کی گرہ کھل جانا۔ اردو فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

عمل صورت۔ دیکھو تمھارے بچے کا ازاربند کھل گیا گھٹنا گر پڑے گا۔ باندھ دو۔

ازاربندی رشتہ۔ سسرالی رشتہ، بیوی کا رشتہ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔

ازار سے باہر ہو جانا۔ غصہ سے بے قابو ہو جانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔ عورتوں کی زبان۔

عمل صورت۔ ذرا سی بات ہوئی اور تم ازار سے باہر ہو گئے۔

قول فیصل۔ اب آپے سے باہر ہونا زیادہ بولتے ہیں۔ اور پائجامہ سے باہر ہونا بھی بولا جاتا ہے۔

ازار میں ڈال کر پہن لینا۔ خاطر میں نہ لانا، ادب و لحاظ نہ کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

عمل صورت۔ تم بڑوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتے سب کو ازار میں ڈال کے پہن لیا۔

قول فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اِزالہ۔ [illegible]۔ دور کرنا، زائل کرنا، مٹانا۔ عربی، مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

> تمہیں ضعف ہو بیماری تمہیں کیونکر کہہ دوں
> مرض ہجر کا اب تک تو ازالہ نہ ہوا — تسلیم

قول فیصل۔ اردو زبان اس وزن کی متحمل نہیں۔ ازالہ کرنا بھی بولتے ہیں۔

> صفا ہوا نہ ریاضت سے نفس امارہ
> کوئی نجاست سگ کا ازالہ کیا کرتا — آتش

ازالۂ بکارت۔ کنواری لڑکی کو تصرف میں لانا کنوارپن دور کرنا۔ عربی، فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ، دہلی۔

ازالۂ بکر۔ دیکھئے (ازالۂ بکارت)

ازالۂ حیثیت عرفی۔ ہتک عزت، آبرو ریزی۔ عربی، فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قول فیصل۔ قانون داں کچہری کے حضرات زیادہ بولتے ہیں۔

ازالۂ نجاست۔ نجاست کا دور کرنا۔ عربی فارسی ترکیب، علما و فقہا زیادہ بولتے ہیں۔

ازبر۔ [illegible]۔ حفظ، یاد، برزبان۔ فارسی، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام، لکھنؤ دہلی۔

> حشر میں زخموں کو ازبر ہے ابھی قصۂ ظلم
> کون کہتا ہے کہ بھولے ہوئے کو یاد کیا — ثاقب لکھنوی

ازبرائے خدا۔ خدا کے لیے، خدا کے واسطے (دعا و قسم)۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

> جلد فریاد از برائے خدا
> دل نہیں اختیار میں اصلا — تسلیم

قول فیصل۔ عوام میں زیادہ بولتی ہیں۔

ازبر کر لینا۔ زبانی یاد کر لینا۔ اردو، فصیح، رائج۔

> ادائیں اس کی دیکھ کے بلبل ہو غنچہ دہن
> ازبر کرے ہیں بادہ چمن کی کتاب کو — شعلہ

ازبر ہونا۔ دیکھئے (ازبر کر لینا)

ازبر یاد کرنا۔ زبانی یاد کرنا۔ دیکھئے (ازبر کر لینا)، غیر فصیح۔

ازبس۔ [illegible]۔ بہت، بے انتہا۔ فارسی۔

> ازبس کہ جلتے تھے گرمی کے تب سے
> سوکھ گئے تھے رنگ جوانان عرب کے — انیس

قول فیصل۔ اب استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔

ازبس کہ۔ چونکہ، حالانکہ، باوجودیکہ، بہرحال۔

> ازبسکہ تھی فالٹ سے فضا میں فساد
> بس منعقد وہ ہو گئے سب باسر فساد — انیس

قول فیصل۔ متاخرین نے استعمال بہت کم کر دیا۔

ازبک۔ دیکھئے (اُزبک)

از حد۔ [illegible]۔ نہایت، بےحد، بہت۔ فارسی، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ، دہلی، عورت، مرد۔

عمل صورت۔ تم از حد ستاتے ہو اسی سے تو سب بچے ڈرتے ہیں۔

قول فیصل۔ اس کثرت سے استعمال ہے کہ اَحد حد بھی کہا جا سکتا ہے۔

از خرس موئے بس است۔ کنجوس آدمی سے تھوڑی سی چیز مل جائے تو بہت ہے۔ فارسی نثر۔

از خود۔ [illegible]۔ خود بخود، آپ سے آپ۔ فارسی، فصیح، رائج، مشترک خواص، لکھنؤ، دہلی۔

> آیا ہے بیکدہ میں جو وہ طفل محتسب
> از خود سرا پا ہوش سے میں شیشے ڈھک گئے

ازغیب کا دھکا۔ غیب کی مار، آفت ناگہانی، خدا کا قہر۔
قول فیصل۔ اس مصیبت کی نسبت کہتے ہیں جو یکایک آ جائے
اب بہت کم بولتے ہیں۔ ازغیب ڈھیلا بھی بولتے ہیں۔

ازغیب کا طمانچہ۔ غیب کی مار۔ اردو ؎

جوں شانہ سر چڑھا ہو اس ہیبت ماب ہو کے
ازغیب کا طمانچہ منہ پر لگے حسد کے — نکہت

قول فیصل۔ ازغیبی طمانچہ اور ازغیبی گولا بھی بولتے ہیں
مگر بہت کمی کے ساتھ۔

ازغیبی گھونسا۔ آفت ناگہانی، غیب کی مار۔ اردو

بچنے سے غیر کے جو مراد لربا گئے
ازغیبی گھونسا غیر کے دل پر چلا گئے — نکہت

قول فیصل۔ ازغیبی گھونسا بھی بولتے ہیں اور ازغیبی
مار بھی بولتے ہیں۔ ازغیب کا استعمال جتنے طریقوں سے اکثر
یہ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں جو بالکل غلط ہے۔

ازکار رفتہ۔ بیکار شے جو کام کی نہ رہ جائے۔
فارسی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔
محل صرف:۔ تم نے میرا بوسے اس قدر پہنا کہ
ازکار رفتہ ہو گیا۔

ازل۔ ابد کی ضد، وہ زمانہ جس کی ابتدا نہ ہو۔
مجازاً آغاز خلقت کا زمانہ۔ عربی، مذکر، فصیح رائج
مشترک خواص لکھنؤ دہلی ؎

ازل سے دشمنی طاؤس و مار آپس میں رکھتے ہیں
دل پروانہ کو کیونکر ہو عشق اس زلف پیچاں کا — ناسخ

ازلی۔ ہمیشگی والا، پروردگار کی صفت۔
(دیکھئے ازلی)

کیا عاشق سب ازلی کو مارا — (مثنوی)

ازمات کہ برماست۔ یعنے ہمارے اوپر جو
مصیبت ہے وہ ہماری ہی وجہ سے ہے۔ اپنے کیے پر
پچھتانے کو کہتے ہیں۔ فارسی مقولہ

اَزمنہ۔ بہت سے زمانے۔ عربی، زمانے کی جمع۔
قول فیصل۔ عربی داں طبقہ ازمنۂ ثلاثہ زیادہ بولتا ہے
یعنی ماضی مستقبل، حال۔ عوام سے اس کو کوئی ربط نہیں ہے

اَزواج ۔ अज़वाज ۔ کئی زوج، زوج کی
جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی
قول فیصل۔ اردو زبان میں تنہا ازواج بولنا غیر فصیح
ہے۔ عربی زبان میں زوج کا اطلاق شوہر اور زوجہ
دونوں پر ہوتا ہے۔ دونوں کی جمع ازواج ہے۔ زوجہ کی
جمع زوجات اور ازواج ہے۔ اہل ہند ازواج بول کے
صرف بیویاں مراد لیتے ہیں۔ جیسے ازواج مطہرات رسولؐ
یعنی رسولؐ کی پاک بیویاں۔

اَژدر۔ अज़दर ۔ اژدہا، بہت بڑا اور
خوب موٹا سانپ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک
خواص لکھنؤ، دہلی۔

شیر خدا کا زور تجھے یاد کیا نہیں
اژدر کو گاہوارے میں چیرا ہو یا نہیں — دبیر

قول فیصل۔ یہ لغت بوجہ قلت استعمال داخل
زبان اردو نہ ہو سکا۔ صرف پڑھے لکھے طبقہ سے
مخصوص ہے۔

اژدرِ موسیٰ۔ اس عصا سے کنایہ ہے جو حضرت
موسیٰ اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ صفت اس کی یہ تھی
کہ جب زمین پر ڈال دیتے تھے تو وہ عصا اژدہا بن کر
کافروں اور منکروں کی طرف دوڑتا تھا۔ اور پھر ہاتھ
میں اٹھا لینے سے عصا ہو جاتا تھا۔ فارسی ترکیب، فصیح
رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ؎

سابقہ افعی گیسو سے پڑا ہو جس کو
کیا بھلا اژدر موسیٰ سے وہ دہشت کھائے — حسرت

قول فیصل۔ داخل زبان اردو نہیں ہو صرف تعلیم یافتہ
لوگوں تک محدود ہے۔

اژدہا۔ بہت بڑا اور موٹا سانپ، پہاڑوں
اور بڑے بڑے غاروں میں رہتا ہے۔
اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی، مونث، مذکر ؎

چلّہ نشین کمان کے گوشوں میں ہے قضا
نیزہ ہو اپنا زہر اگلنے میں اژدہا — دبیر

اژدہات۔ (دیکھئے اژدہات)

اژدہے کے منہ میں پاؤں رکھنا۔ لازم،
خطرناک جگہ جانا ؎

واں سے ناچار آئے ہم گھر میں
پاؤں رکھتے دہن اژدر میں — (از نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اژدہے کے منہ سے پھرے۔ بڑی مصیبت
سے نجات پائی، موذی کے پنجے سے چھٹے۔
(از نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اژدہے کے منہ سے پھرے، زیادہ بولتے ہیں۔

اژدہے کے منہ میں جھونکنا۔ بد آدمی اور موذی
کے حوالے کرنا۔ خطرناک جگہ بھیجنا ؎

دیکھئے اژدہے کے منہ میں کسے جھونکتی ہیں
زلفیں رخسار پہ لٹکتی ہیں بلا کے جھونکے — بحر

(از نور اللغات و امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب بہت کم بولتے ہیں۔

اژدہے کے منہ میں ہاتھ ڈالنا یا ہاتھ دینا۔
(متعدی) اندیشناک کام کرنا، نہایت موذی اور خونخوار
شخص کو چھیڑنا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اژدہے کے منہ میں ہونا۔ لازم، دشمن کے
چنگل میں پھنسنا۔ موذی سے سابقہ پڑنا۔
(از نور اللغات)

اَسَاوَرِی ۔ ایک قسم کا ریشمی باریک کپڑا جس میں لال زرد اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں اور دونوں میں زرد پیلے تاروں سے بنا ہوتا ہو ۔ ہندی۔

نظیرے مجھ اساوری کے بادلے کے جال
جھالرے موتیوں کی جدا ساتھیاں تھا　　منیر

اَسْبَاب عـ ۔ وجوہ ۔ ذریعے ۔ کئی سبب ۔ عربی ۔ سبب کی جمع ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

اسباب زیج کر مشترد کے
دکھ پہنچ نہ دماغ پر شرد کے　　گلزار نسیم

اسباب عـ ۔ اثاثہ ۔ ضرورت کا سامان ۔ فارسی مذکر ۔ واحد ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک عوام وخواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

سر پہ پروانہ ہوگی کہ بجاتی کو دے کفن
نیچے جلا کے ڈھیر لگے اسباب انجمن　　انیس

اِس برس ۔ سال رواں ۔ اس سال ۔ اردو فصیح رائج ۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ہوگیا سامان بہم ماہ تاباں اس برس
کم نصیبی نے دیا رنج فراواں اس برس　　شعور

اسبغول ۔ ایک قسم کا لعاب دار تخم ۔ اردو ۔ مذکر فصیح رائج ۔ مشترک عوام وخواص لکھنؤ دہلی عورت مرد

ہے وصل یہ سمجھ ملا ہے پیچش کا
ذرا جو پیچ ہوا اسبغول پھانک لیا　　جان صاحب

قول فیصل ۔ فارسی میں اسپغول کہتے ہیں ۔ پیچش میں چبایا جاتا ہو ۔ اگر کوٹ کے کھا لیا جائے تو زہر کا اثر کرتا ہو اسی لیے کل نسخہ میں اسبغول مسلم لکھ دیتے ہیں ۔ اس کی بھوسی بھی پیچش میں دی جاتی ہو۔

اَسْپ ۔ عـ گھوڑا ۔ فارسی ۔ مذکر فصیح ۔ رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

کسلئے ہے دیکھو گو فرخ ۔ اسپ جوانی جیسا رخ پا نہ ہوا
کھیا

قول فیصل ۔ نظماً استعمال کر فصیح گفتگو میں استعمال کرنا غیر فصیح

اسپ ۔ عـ شطرنج کے ایک مہرے کا نام جو ڈھائی گھر چلتا ہے۔

مانند اسپ خانۂ شطرنج اپنے پاؤں
جز دست غیر کے نہیں چلتا ہے زینہار　　سودا

قول فیصل ۔ شطرنج کھیلنے والوں کی خاص اصطلاح۔

اَسپتال ۔ شفاخانہ ۔ دارالشفا ۔ اردو فصیح ۔ رائج مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی ۔ عورت ۔ مرد۔

گلی میں بھیڑ مریضان عشق کی دیکھی
ہمارے یار نے کھولا ہے اسپتال نیا　　مسرور

قول فیصل ۔ اس کی اصل انگریزی میں ہاسپٹل ہو۔

اس پر بھی ۔ باوجود اس کے ۔ اتنا کچھ ہولینے کے بعد بھی ۔ اردو ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

کیوں طفل اشک تجھ کو آنکھوں میں ہے پناہ
اس پر بھی بے حیا منہ پہ یوں گرم ہو کے آیا　　مسرور

اس پر نہ بھولو ۔ قوت پر بھروسہ کر کے دباؤ نہ ڈالو ۔ محل صرف ۔ اس پر نہ بھولو کہ تمہارے بڑے لوگوں سے تعلقات ہیں ۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

اس پر نہ جاؤ ۔ اس پر نظر نہ کرو ۔ یہ خیال نہ کرو ۔ محل صرف ۔ اُن کے کمال کو دیکھو ۔ اس پر نہ جاؤ کہ ان کی زبوں حالت ہو۔

اِسپرنگ ۔ پیچ ۔ کمانی ۔ انگریزی ۔ مذکر ۔ رائج

قول فیصل ۔ بعض نے مؤنث بھی استعمال کیا ہو

ہم آج کو چ بان پہ گاڑی کی اسپرنگ
ٹوٹی ہے اک سکنڈ میں گاڑی کی اسپرنگ　　ضمیم

اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔

اسپشل ٹرین ۔ وہ خاص ریل گاڑی جو اوقات معینہ کے خلاف کسی خاص ضرورت کے لیے روانہ کی جائے۔

اِسْپَند ۔ کالا دانہ ۔ فارسی ۔ مذکر فصیح ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

نکلے سپند سے ہیں تڑپ کر دل بدگمانی
بجانے والا چند بچوے گئے ہیں ۔　　قدشاد

قول فیصل ۔ عربی میں حرمل کہتے ہیں ۔ مزاج گرم وخشک ہو ۔ دواخانے میں اس کی دھونی دینا تاپ و درد قولنج ۔ مرگی ۔ گٹھیا اور بخار سردی کے واسطے میں استعمال کیا جاتا ہو اور دفع نظر بد کے لیے اسپند کا بھی جلایا کرتے ہیں۔

واللہ نظر آج تو اسپند کیجیے
پوشاک صندلی ہمیں کیا خوشنما لگی　　رند

اسپیچ ۔ اِ س پ ی چ ۔ خطبہ خاص جو تقریر کی جائے ۔ انگریزی ۔ مؤنث ۔ واحد ۔ رائج۔

اعلیٰ حضرت نے جو کل اسپیچ دی
آج کے اخبار میں چھپ جائے گی　　شرق

قول فیصل ۔ اکثر دربار اور جلسوں میں اسپیچ دینے کا دستور ہو ۔ وکلا مقدمہ میں جو آخری بحث کرتے ہیں اس کو بھی اسپیچ یا تقریر کہتے ہیں ۔ دنیا اور کتنا کیسا مشکل ہے ۔ ابھی تک یہ لفظ اردو نہ ہو سکا۔

اِسپیکر ۔ اسپیچ کہنے والا ۔ عموماً تقریر کرنے والا دیکھیے اسپیچ۔

اِسْتَاد ۔ کھڑا ہونا ۔ فارسی ۔ مؤنث ۔ رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

استاد ہوئے بہر نماز آخری شاہ　　انیس

قول فیصل ۔ خیمہ اور شکیرے کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہو ۔ خیمے اور شامیانے کی چوب کو بھی کہتے ہیں۔

جڑاؤ دو استادیں الماس کی
ڈھلی ایک سانچے کی اک راس کی　　میر حسن

اُسْتَاد ۔ معلّم ۔ سکھانے والا ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ فصیح رائج مشترک عوام وخواص لکھنؤ دہلی۔

کیا اُستاد کو شاگرد اس طفل پری رو نے
پڑھایا روز بسم اللہ علم عشق علا کر — آتش

قول فیصل۔ بعض شعراء نے اُوستاد بھی نظم کیا ہے۔

دبستان ازل میں اُوستاد عشق نے مجھ کو
سبق پہلے دیا تھا ابجد و اب محبت کا — آتش

یہ غیر فصیح ہے۔

اُستاد۔ عـ۲ آزمودہ کار۔ کامل فن۔ دیکھیے ۱ مثال آزمودہ کار۔

دو دستی دل بنا کے وہ صیاد
فن صید و شکار میں اُستاد — آتش

مثال کامل فن۔

آتش یہ وہ زمین ہے کہ جیسی شفق میں
سودا ہوا ہے میکدہ اُستاد کی طرف — آتش

قول فیصل۔ اُستاد ہونا۔ اور بڑے اُستاد ہو بھی بولتے ہیں۔

اُستاد۔ عـ۳ چالاک عیار۔ اُردو۔ دیکھیے ۱

میں کیسے دیتا ہوں انشا سے ذرا بچ کھیلو
وہ بلا ہو کہ آفت کا اُستاد ہو — انشا

اُستاد کا جواب۔ بےتکلفی سے دوستی کے محل پر ایک دوسرے کو کہتے ہیں۔ اُردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ و دہلی۔

تو بھی اے ناسخ کسی پر جان دے
ہاتھ لا اُستاد کیوں کیسی کہی — داغ

قول فیصل۔ زیادہ تر طنز کے محل پر بولتے ہیں عموماً صاحب کمال ڈھاڑیوں کو خواہ دل سے گانا سیکھیں یا نہ سیکھیں اُستاد جی کہتے ہیں۔

اُستاد عـ۴ گرو۔ پیر۔ مرشد۔

جانے تم جوان کو رسم بیداد آیا
یہ خوش اخلاق تو غنچہ کا بھی اُستاد آیا — منیر
(از نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنے میں بہت کم بولتے ہیں۔

اُستاد جی۔ اُستاد۔ تعلیم دینے والا۔ اُردو۔ غیر فصیح

محل صرف۔ اُستاد جی آپ ہمیں دل سے گانے کی تعلیم نہیں دیتے۔

قول فیصل۔ ڈھاڑیوں اور طوائفوں کی خاص اصطلاح گزشتہ زمانے میں زردوزی اور کامدانی وغیرہ کے کارخانوں میں کارخانہ دار کو کہا کرتے تھے اب شاذ و نادر کہتے ہیں جو قریب بہ متروک ہے۔

اُستاد باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ مقولہ

محل صرف۔ تم بڑی بےادبی کرتے ہو یہ نہیں سمجھتے کہ اُستاد باپ کی جگہ ہے۔ اُستاد کا مرتبہ باپ سے کم نہیں۔

اُستاد بیٹھے پاس تو کام آئے راس۔ مثل

قول فیصل۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی جاننے والا بیٹھا ہو تو کام اچھا ہوتا ہے۔ اس کے خیال سے بابرکت سے بن پڑتا ہے۔

اُستاد کرنا۔ کسی کو اپنا معلم بنانا۔ اُردو۔ غیر فصیح۔

ریختہ خوب ہی کہتا ہے جو انصاف کرو
چاہیے اہل سخن میر کو استاد کریں — میر

قول فیصل۔ اُستاد بنانا فصیح۔ استاد کرنا متروک۔

اُستادی کرنا۔ چالبازی کرنا۔ چالاکی کرنا۔ دھوکا دینا۔ اُردو

محل صرف۔ تم ہر بات میں اُستادی کرتے ہو۔ چالاکی دکھانا بھی بولتے ہیں۔

اِستادگی۔ عـ۱ کھڑا ہونا۔ فارسی۔ حاصل مصدر۔

قدم کو چھونے سے استادگی بھی ہے ہوئی
کبھو وہ پاں تو مرے ہاتھ بھی لگا ہوتا — میر

قول فیصل۔ چونکہ عوام و خواص لکھنؤ زیادہ تر باہ کی جگہ اور بعض مخصوص کے کھڑے ہونے کو کہتے ہیں لہذا اس کا استعمال نظم و نثر میں اب مذموم ہے۔

اِستادہ کرنا۔ (علم وغیرہ کے ساتھ) کھڑا کرنا۔

محل صرف۔ محرم کی پہلی تاریخ ہو گئی اور تم نے ابھی تک علم استادہ نہیں کیے۔

قول فیصل۔ استادہ کرنا بھی بولتے ہیں مگر لکھنؤ میں کم۔ کیا ہوا اور دیگر مقامات پر بکثرت بولتے ہیں۔ استادہ ہونا اور استادہ ہونا بھی بولتے ہیں۔

اُستادی۔ چالاکی۔ عیاری۔ اُردو۔ غیر فصیح۔ رائج

محل صرف۔ آپ ہمیشہ اپنی اُستادی سے کام لیتے ہیں

اُستاذ۔ اُستاد کا معرب۔ عربی۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ استاذ الاساتذہ صحیح۔ استاد الاساتذہ غلط

اُستانی۔ معلمہ۔ پڑھانے اور سکھانے والی۔ اُردو۔ مؤنث۔

محل صرف تمہاری لڑکی دن بھر کھیلتی ہے کوئی اُستانی رکھ دو کہ پڑھ جائے۔

قول فیصل۔ اُستاد کی بیوی کو بھی اُستانی کہتے ہیں۔ خواہ پڑھائے یا نہ پڑھائے۔ معلمہ کو آتون بھی کہتے ہیں۔ یہ ترکی زبان کا لفظ ہے جو اب متروک ہے لکھنؤ میں اُستانی جی بھی کہتے ہیں

اِستبرا۔ طلب براءت۔ عربی۔ مذکر۔

قول فیصل۔ اصطلاح فقہا میں پیشاب کرنے کے بعد تین انگلیوں سے مبرز کے قریب بیخ ذکر تک دبا کر سونتنا اُس کے بعد بیخ ذکر سے سر حشفہ تک تین بار حرکت دینے کو کہتے ہیں اور یہ اس لیے کرتے ہیں کہ پیشاب کا کوئی قطرہ نہ رہ جائے

اِستبرق۔ اِ س ت ب ر ق۔ ایک سنگین ریشمی کپڑے کا نام ہے جو نہایت چمکیلا اطلس کے مثل ہوتا ہے۔ عربی۔ مذکر۔

خدمت روضہ پہ نوکر ہے کیا رضواں
فرش استبرق و سندس تو ہے مستعمل — میر

قول فیصل۔ استبرک کا معرب ہے اُردو زبان میں نہیں بولتے

اَسْتُت۔ گانے کی وہ چیز جو ابتدا میں گائی جائے اور اس میں مضامین معرفت ہوں۔ ہندی۔

اگر اس وقت قسمت خاں بھی آتے
تو اک استُت نیا گانے کا گاتے — میر حسن

قول فیصل۔ سنسکرت میں اس کا صحیح لفظ (ستُت) ہے۔ چھوٹے کی زبان سے بڑے کی تعریف۔ یہ لفظ اردو زبان میں داخل نہیں۔

اِستِثنا۔ نکالنا۔ علیحدہ کرنا۔ الگ کرنا۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ و دہلی۔

محل صرف۔ لرزاں کی فہرست سے ان کا استثنا بتاتا ہے کہ حاکم تک سفارش پہونچ گئی۔

اِستحاضہ۔ عورتوں کی ایک بیماری کا نام۔ عربی۔

قول فیصل۔ اسلامی فقہی کتابوں میں اس کی تشریح دیکھیے۔

اِستحالہ۔ ایک ماہیت سے دوسری ماہیت ہوجانا جیسے غذا کا کھانے کے بعد اپنی صورت نوعیہ کو چھوڑ کر اخلاط کی صورت میں ہوجانا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

باعث گریہ ہوئی فرقت میں مجھ کو مے کشی
ساقیا اشکوں سے مے کا استحالہ ہو گیا — ناسخ

قول فیصل۔ یہ محال ہونے اور دشوار جاننے اور ناممکن ہونے کے معنے میں بولا جاتا ہے۔ اور اصطلاح علم کیمیا میں۔ جب کئی چیزیں کیمیائی طور پر ترکیب پا کر ایک مختلف الخواص چیز پیدا کر دیں تو اس تبدیلی کو استحالۂ کیمیائی کہتے ہیں۔ (از نور اللغات)

علما و فقہا کی اصطلاح میں نوعیت و ماہیت شے کا بدل جانا۔ جیسے کوئلے کا جل کے راکھ ہو جانا۔

اِستحسان۔ پسندیدگی۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ و دہلی۔

ذبح کرکے خاک کی چٹکی بھی اک ڈالی نہیں
اور بھی احسان میں استحسان پیدا ہو گیا — [illegible]

اِستحقاق۔ حقدار ہونا۔ طلب حق کرنا۔ عربی۔ مذکر۔ دیکھیے استحسان۔

غضب ہے اک تو یہ دل مفت ظالم
جتائے اس پہ استحقاق اپنا — مصحفی

قول فیصل۔ حق کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے جیسے تم کو کیا استحقاق ہے یعنی تم کو کیا حق ہے۔ اس کا استعمال جتانا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

اِستحکام۔ مضبوط کرنے کی خواہش۔ مضبوطی۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

گری از خود عمارت قصر تن کی
ذرا اس میں نہ استحکام پایا — منتظر

اِستخارہ۔ طلب خیر کرنا۔ کوئی بات کرنے یا نہ کرنے میں ایک طریقۂ خاص سے اشارۂ غیبی چاہنا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔ تحریر۔

کچھ تردد نہیں دیا ہے اُسے
دیکھ کر ہم نے استخارہ دل — امیر

قول فیصل۔ اہل سنت بھی استخارہ دیکھتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے بعد دعائے استخارہ پڑھ کر سو رہتے ہیں تاکہ اشارۂ غیبی معلوم ہو یا قلب کو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں یکسوئی ہو جائے (از امیر اللغات) اور اہل تشیع عموماً دو طریقوں سے استخارہ دیکھتے ہیں۔ ایک تسبیح سے۔ دوسرے قرآن مجید سے۔ تسبیح کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ میں تسبیح لیکے پہلے تین مرتبہ اول درود پڑھتے ہیں پھر تین مرتبہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہٖ خِیَرَۃً فِیْ عَافِیَۃٍ کہتے ہیں پھر آخر میں تین مرتبہ درود پڑھ کے اور آنکھیں بند کر کے داہنا ہاتھ تسبیح پر رکھتے ہیں اور دو دو دانے شمار کرتے ہیں۔ اگر آخر میں ایک دانہ آیا اور نیت فعل کی تھی تو بہتر۔ اور اگر دو دانے بچیں تو منع آیا اور اگر نیت ترک فعل کی تھی ایک دانہ بچنے پر منع اور دو دانے بچنے پر وجوب آتا ہے۔ اور استخارہ قرآن مجید کا طریقہ یہ ہے کہ دعائے استخارہ پڑھنے کے بعد قرآن مجید کھولتے ہیں اور داہنا جو صفحہ ہو اس کی پہلی آیت ہی استخارہ کا جواب ہوتی ہے۔

استخارہ اچھا آنا۔ بہتر آنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

مرض عشق حقیقت میں بُرا ہوتا ہے
استخارہ بھی پرہیز پر اچھا آیا — [illegible]

قول فیصل۔ شیعوں کی خاص اصطلاح۔

استخارہ آنا۔ بہتر آنا۔ دیکھیے استخارہ اچھا آنا۔

محل صرف۔ استخارہ آگیا اب شادی کی تاریخ مقرر ہو جانا چاہیے۔

استخارہ بہتر آنا۔ دیکھیے استخارہ اچھا آنا۔

استخارہ دیکھنا۔ استخارہ دیکھنا۔ دیکھیے استخارہ اچھا آنا۔

استخارہ تو دیکھ لیو ذرا سے پر
منھ میں پکا دو واجب آئے اگر — [illegible]

قول فیصل۔ استخارہ دکھانا اور دکھلوانا [illegible]

استخارہ سجادیہ۔ امام زین العابدین سے ایک طریقہ مروی ہے۔

استخارہ کرنا۔ استخارہ دیکھنا۔ دیکھیے استخارہ اچھا آنا

سیاروں سے کرکے استخارہ
اس برج کے رخ وہ مہ سوار [illegible]

قول فیصل۔ عموماً اپنے سے بہتر اور نیک انسان سے استخارہ دکھلواتے ہیں۔ بعض حضرات ہر ہر بات پر استخارہ دیکھتے ہیں بالخصوص شادی کے موقع پر عالم مجتہد سے استخارہ دکھلواتے ہیں۔ واجب استخارہ کے ترک پر کفارہ واجب ہوتا ہے۔ [illegible] استخارہ کرتے ہیں

کہیں گے اور جب مشبہ مذکور اور مشبہ بہ متروک ہو تو استعارہ بالکنایہ
کہیں گے اور مشبہ بہ کا ذکر جس قرینے سے کیا جائے اور
قرینے کو استعارہ تخییلیہ کہیں گے جیسے ؎

دل کے ہم زخم کو مژگاں سے رفو کرتے ہیں

مژگاں کو سوئی سے استعارہ کیا ہے جو مشبہ اور مذکور ہے سوئی
مشبہ بہ ہے جو متروک ہے اور رفو کرنا جو قرینہ ہے اس کو سوئی
بھی جانتی ہے۔ مژگاں استعارہ بالکنایہ اور رفو کرنا استعارۂ
تخییلیہ ہوا۔ اور استعارۂ تخییلیہ جب استعارہ بالکنایہ کی
طرف مضاف ہوتا ہے تو اس اضافت کو اضافت استعارہ کہتے ہیں
جیسے پائے فکر۔ اس میں فکر کو شخص سے استعارہ کیا ہے جو
مشبہ بہ ہے اور متروک ہے اور لفظ پا قرینہ ہے جو فکر کی طرف
مضاف ہوا اور مشبہ اور مذکور ہے۔ تسلیم کا مصرع

آج ہم رنگ چمن ہے بشکل صبح سے

نوٹ استعارہ بالکنایہ کو دوسرے اور تخییلیہ کا لفظ قرینہ
ہو جو موت کی طرف مضاف ہو۔

استعانت۔ مدد چاہنا۔ مدد۔ عربی۔ مؤنث

کام کا بن جانا گر مطلوب ہو
حق سے خود ہی استعانت چاہیے — شوق

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو نہ ہو سکا۔

استعجاب۔ تعجب۔ عربی۔ مذکر۔

بیقراری کی سب یارو جب کہتے تھے مجھے
مستعجب ہو گیا ... استعجاب تھا — جوہر

استعداد۔ آمادگی۔ فطری صلاحیت۔ علمی مادہ۔
قابلیت۔ عربی۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔

کمائے خون دل کی ناسزا ...
صرف ... استعداد تھی — آہ

استعفا۔ معافی چاہنا۔ نوکری ترک کرنے کی درخواست
عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ
دہلی۔ عورت۔ مرد۔

وقت جب مجھ پر پڑا ہر ایک نے دھوکا دیا
صبر رخصت ہو گیا راحت نے استعفا دیا — محسن

قول فیصل۔ عوام استیفا بولتے ہیں۔ یہ لفظ اس قدر عام
ہو گیا ہے کہ اردو بھی کہا جا سکتا ہے۔ دینا لینا اور منظور نامنظور
ہونا کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

استعمال۔ عمل میں لانا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔
مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

جسم دل پر کیوں مجھے مرہم کا استعمال ہو
شک اگر ہوتا ہے تو کیا زخم کا بھی گمان ہو — ذوق

قول فیصل۔ یہ لفظ دوا کے لیے بھی بولا جاتا ہے جیسے

ہم نے مانا مرض کی ہو دوا دارئے عشق
لیکن استعمال اس کے سنتے ہیں اچھا نہیں — ذکی

کپڑے کے لیے بھی بولتے ہیں جیسے یہ کپڑا استعمالی نہیں کہ
روز مرہ استعمال کیا جائے۔ محاورہ اور لفظ کے لیے بھی بولتے
ہیں جیسے یہ لفظ یا محاورہ بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ مشتری
کے لیے بھی بولتے ہیں (مشتری) روئی کی موٹی بتی کو کہتے
ہیں جو دوا میں تر کر کے عورت کے مقام مخصوص میں رکھی
جاتی ہے، جیسے خون روکے نہیں رکے گا۔ مشتری کا استعمال
ضروری ہے۔

استعمالی چاول۔ چاول کی ایک قسم جو عموماً بارہ
اور برسوں رکھنے کے بعد استعمال ہوتا ہے۔ اردو۔ مذکر۔
فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
محل صرف۔ دیکھو پلاؤ کے لیے استعمالی چاول لانا، دوسرا
چاول آنا گلیں نہیں اٹھائے گا۔

استغاثہ۔ داد خواہی۔ فریاد۔ نالش۔ عربی۔ مذکر۔
فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

بتوں کے ظلم کی ہرگز ہوئی نہ شنوائی
خدا کے گھر میں بہت میں نے استغاثہ کیا — مسرور

قول فیصل۔ استغاثہ کرنا اور استغاثہ دائر کرنا بھی بولتے ہیں۔

استغراق۔ غرق ہو جانا۔ کسی فکر یا کسی خیال میں ڈوبنا
عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ہوش اپنے بھی نہ سر و پا کا نہیں یارب ہمیں
کس کی دھن میں یکہ استغراق پیدا ہو گیا — تسلیم

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو نہ ہو سکا۔ خدا کی یاد میں محو
ہو جانے کو بھی استغراق کہتے ہیں۔

استغفار۔ طلب مغفرت۔ عربی۔ مؤنث فصیح۔ رائج
مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

سلسلہ چھوٹا نہ چھٹنے ہی بتوں کے عشق کا
توبہ کی سو بار اور سو بار استغفار کی — تسلیم

قول فیصل۔ توبہ کے معنے میں بھی بولتے ہیں۔

توبہ توبہ کیسی استغفار ہے
وقت توبہ میری استغفار ہے — ذوق

جاہل عورتیں اس لفظ کے الف اور تا کو زیر کیساتھ بولتی ہیں

استغفار کرنا۔ توبہ کرنا۔ (دیکھیے استغفار)

زیست کے ہیں ابھی تو سب آثار
بولا وہ غم زدہ کر استغفار — خلق

استغفر اللہ۔ خدا سے مغفرت چاہتا ہوں عربی جملہ
فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

استغفر اللہ، استغفر اللہ
توبہ کر اے دل یہ کیا ہوا ہے — امیر

قول فیصل۔ نفرت اور انکار اور غصہ کے محل پر بھی
بولتے ہیں۔

پیر مغاں سے ہے اعتقادی
استغفر اللہ، استغفر اللہ — جرأت

استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ۔ اپنے
خدا سے مغفرت چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ دیکھیے استغفر اللہ

استغنا۔ بے پروائی۔ بے نیازی۔ عربی۔ مؤنث۔ فصیح
رائج۔ مشترک خاص لکھنؤ دہلی۔

خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

ماں کہتی تھی مختار ہیں بی بی شہ عالم
میرے تو کلیجے پہ چھری پھرتی ہے اس دم — انیس

اَسرار۔ بھید۔ راز۔ سِر کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح
رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ہر چار طرف سے ہیں احاطہ کیے کفار
گرداب میں ہے دُرِ گراں مایۂ اسرار — دبیر

قول فیصل۔ اسرار خفی اور اسرار جلی بھی بولتے ہیں۔
جیسے۔ پیدا لب جاں بخش سے اسرار خفی تھے
اُس دم ہمہ تن گوش لب اعجاز جلی تھے — دبیر

اَسرار۔ آسیب۔ جن کا سایہ۔ پری کا سایہ۔ اُردو۔
فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص و عوام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

کوئی بلا ہے کسی کا ہے اسرار
اُسے حضور اس میں کچھ نہیں اسرار — نق

اسرار کھلنا۔ بھید ظاہر ہونا۔ راز کھلنا۔
اُردو۔ فصیح۔ رائج۔

احرام تک اُن کا نہ کھلے تھے شہ ابرار
جو کھل گیا احمد کے نواسے پہ یہ اسرار — انیس

اِسراف۔ فضول خرچی۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح
رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

فضول اتنا بہا کر ہوئیں خراب آنکھیں
نہ وہ ہے جمع کہ اسراف اختیار کیا — خوش

اِسرافیل۔ ایک فرشتۂ مقرب کا نام جو قیامت
کے دن دو بار صور پھونکے گا۔ پہلی مرتبہ میں مخلوق فنا ہو کے
نابود ہو جائے گی دوسری مرتبہ میں سب زندہ ہو
جائیں گے۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و
خواص عالم۔ عورت۔ مرد۔

یہ نیزہ کی رفتار سے طرز قیامت ہو عیاں
منہ تکا دیتا ہے اسرافیل مرحوم صور کے — ناسخ

قول فیصل۔ شعرا نے سرافیل بھی نظم کیا ہے۔

صور سرافیل ہے نالہ مرا
گور کے مردوں کو خبر کر گیا — مصحفی

اِسرائیل۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام ہے۔ بنی
اسرائیل آپ ہی کی اولاد ہیں۔ عبرانی۔

وہ ہے اس طرح سے عزت دہ اولاد قمر
جیسے موسیٰ شرف افزائے بنی اسرائیل — قلق

قول فیصل۔ یہ لفظ (اسرا بمعنی برگزیدہ اور
ئیل بمعنی خدا) سے بنا ہے۔

اِس سبب سے۔ اس وجہ سے۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج
مشترک عام و خاص لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
محل صرف۔ تم جو پرہیزی بہت کرتے ہو اس سبب سے
بیمار پڑ جاتے ہو۔
قول فیصل۔ اس محل پر (اس لیے) زیادہ فصیح ہے۔

اسسٹنٹ۔ مددگار۔ معاون۔ نائب۔ جیسے
اسسٹنٹ کلکٹر۔ اسسٹنٹ سرجن وغیرہ۔
قول فیصل۔ یہ لفظ اُردو نہ ہوگا۔

اُس اِس سرے۔ اُڑ کے۔ زیادہ سے زیادہ۔

اُس اِس سرے اُڑ کے تمنا جو مجھے ہے تو یہی
کاش اُس رنگ پریدہ پر اشہپر ہوتا — شوق

فقرہ: یہ گھوڑا اُس اِس سرے سے دو سو کا ہوگا۔
(از امیر اللغات)
قول فیصل۔ اب متروک۔

اِس سرے سے اُس سرے تک۔ اِس
طرف سے اُس طرف تک۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک
خاص عام
محل صرف۔ آج نو بجے سے سب دکانیں بند
ہو گئیں۔ اس سرے سے اُس سرے تک سناٹا ہے۔
قول فیصل۔ شروع سے آخر تک اور تمام و کمال
کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے تمہارا دیوان اِس
سرے سے اُس سرے تک بے معنی ہے مگر بہت
کمی کے ساتھ۔

اُس سرے کا۔ بعید۔ پلے سرے کا۔
(فقرہ) وہ تو اس سرے کا بدمعاش ہے (از منتخب اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ زبان اب نہیں بولی
جاتی۔

اِس سوا۔ اس کے علاوہ۔ بجز اس کے۔

ہم کو چھوڑا تو چھوڑ غیر کو بھی
اس سوا اور التماس نہیں — آتش (از منتخبات)

قول فیصل۔ قدما کے زمانہ تک رائج تھا اس کے بعد سے
اب تک متروک ہے۔

اِس سے۔ اس سبب سے۔ اس وجہ سے۔ اُردو۔ فصیح
رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔
محل صرف۔ میاں اس سے نہیں جانے کو منع کرتا ہوں کہ
تم کمزور بہت ہو۔
قول فیصل۔ فصحا اس محل پر (اس سبب سے) اور
(اس لیے) زیادہ بولتے ہیں ایک معنی یہ بھی ہیں جوتی
سے ٹھینگے سے۔ حقارت سے بے پروائی جتانے کی
جگہ کبھی جوتی کبھی ہاتھ کا انگوٹھا دکھا کر کہتی ہیں۔

ابھی دھنو کے باجی ہی یاد کریں گی بی بی بہلی کو پیار کریں
سے اس نے زنانی ہزار کریں گی جوتی دیکھیے جا کریں — جان صاحب

خاص عورتوں کی زبان ہے اور کبھی عوام مرد بھی ہاتھ سے
عضو مخصوص کی طرف اشارہ کر کے حقارت سے بے پروائی
کے محل پر کہتے ہیں۔ (اس سے) اور (میرے اس سے بھی)
بولتے ہیں۔

اِس سے۔ اس کی جگہ۔ اس کے بدلے۔ اُردو
فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی
عورت۔ مرد

کرتے پھرتے کیوں کسی کے مصحف رُخ پر نگاہ
صبح سے تا شام جیسے اس سے قرآن دیکھیے — آتش

قول فیصل۔ (تو) پڑھانے کے بھی بولتے ہیں۔

جب جوش میں تو آیا اُدھر سے لپٹنے پایا
اس تو پر چیدہ کو جی میں جا رہ — میر

اپنے اپنے محل پر دونوں طرح فصیح ہے۔

اس سے۔ اس آدمی سے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

ترے سور سے اس بہانے مجھے دن سے بات کرنا
کبھی اس سے بات کرنا کبھی اس سے بات کرنا — میر

اس سے اچھا تو خدا کا نام ہے۔ کسی چیز کی تعریف میں انتہائی مبالغہ کرنا کہتے ہیں کہ اس سے اچھا اور کیا ہوگا۔

اس سے تو کتے کی ناک دے کٹے مثل۔ کند چاقو یا چھری کے لیے مبالغہ کے محل پر کہتے ہیں۔

اس سے کیا پورا پڑے گا۔ یہ مقدار کافی نہیں ہے اس شخص سے خاطر خواہ کام نہیں ہوگا۔

اس سے ہاتھ دھو دو۔ اس سے صبر کرو۔ اس سے قطع نظر کرو۔ (فقرہ) یہ گھوڑا کبھی سواری نہ دے گا اس سے ہاتھ دھو دو۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب دھوؤ کی جگہ (دھو) اور (دھولو) بولتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔

اس طرح سے۔ اس عنوان سے۔ اس صورت سے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

محل صرف۔ جس طرح سے آج اس سے تقاضا کیا اس طرح سے کبھی نہیں کیا تھا۔

اس طرح کا۔ اس طریقے کا۔ دیکھیے اس طرح سے

صحت میں گوارہ ہے جو تکلیف گزر جائے
اس طرح کا بیمار نہ مرتا ہو تو مر جائے — انیس

اُسطو خودوس۔ ایک گھاس کا نام جس کے پتے صعتر کے پتے سے مشابہ اور پھولوں کے گچھے جَو کے خوشہ کے مانند لیکن اس سے چھوٹے صنوبری شکل کے مائل بہ سرخی و سیاہی روئیں دار اور نہایت تند بو ہوتے ہیں۔ انھیں پھولوں کا دوا استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مزاج دوسرے درجے میں گرم و خشک ہے۔ دماغ کو پاک کرتا ہے اور ردی مادے کو تحلیل کرتا ہے۔ مسہل سودا و بلغم ہے۔ جسم دل۔ دماغ وغیرہ کو قوت بخشتا ہے۔ دماغی۔ بلغمی۔ سوداوی جنسی کے امراض اور وجع مفاصل۔ صرع۔ نسیان۔ مالیخولیا۔ رعشہ وغیرہ کے لیے نافع ہے خصوصاً دماغی امراض اور نزلے کے لیے اس قدر نافع ہے کہ اس کو دماغ کی جھاڑو کہتے ہیں۔

اَسفل۔ کم مرتبہ۔ عربی۔ صیغہ افعل التفضیل۔ رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

اسفل کی انکسار سے پاتا ہے مرتبہ
گر کر بڑھا نہال سے سایہ نہال کا — محشر

قول فیصل۔ اعلیٰ کی ضد اور سب سے نیچا کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے۔

اَسفل السّافلین۔ دوزخ کا سب سے نیچا طبقہ۔ عربی ترکیب۔

اِسفنج۔ ابر مردہ (اسپنج کا معرب) عربی۔ مذکر۔

یہ ذکر کا کام ہی نہیں کرتا
کیا اسفنج ابھی آیا ہے — شوق

اسفندیار۔ گشتاسپ کا بیٹا جو کیانی خاندان میں پانچواں بادشاہ گزرا ہے اس نے بہت سے ممالک فتح کیے۔ رویین تن اور بڑا بہادر تھا۔ اور جب باپ سے فتح پانے کے بعد باپ سے تاج و تخت کی خواہش کی۔ باپ کو یہ بات ناگوار ہوئی اس لیے رستم کے مقابلے میں بھیج دیا۔ رستم نے اُسے قتل کر دیا۔

اِسقاط۔ گر جانا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد

جس فلک میں آوارگی ہوتی ہو نہایت
ہوتا ہے زیادہ وہاں اسقاط حمل کا — تسنیم

قول فیصل۔ حمل کے ساتھ اسکا استعمال زیادہ ہے اسی کو پیٹ گرنا بھی کہتے ہیں۔ اور اس لفظ کو تنہا استعمال کرکے اسقاط حمل ہی مراد لیتے ہیں۔ تسنیم نے شعر میں حمل بمعنی اوّل و دوم نظم کیا ہے۔ اور ایک بیکسون دوم ہی تعلق ہونا بھی بولتے ہیں جس کے معنی اسقاط حمل کے ہیں۔

اس قدر۔ اتنا۔ اس درجہ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد

فرما مصطفیٰ نے بزم ہوا اس قدر — دبیر

اس کا بھی منہ جھلس دو۔ اس کو بھی کپڑے دلا کر نال دو۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

اسکاٹ لینڈ۔ ملک برطانیہ کا وہ حصہ جو انگلستان کے شمال میں ہے۔

اس کا منہ کالا۔ یعنی رُوسیاہ ہو جائے۔ اردو مقولہ۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ زیادہ تر کسی بات کے انکار کرنے کی جگہ قسم کے طور پر کہتی ہیں جیسے (جس نے اِدھر کی اُدھر کی ہو اُس کا منہ کالا)

اُسکانا۔ اُبھارنا۔ ہندی۔ غیر فصیح۔ رائج مشترک عوام۔ عورت۔ مرد۔

محل صرف۔ دیکھو چراغ کی روشنی کم ہو ذرا بتی اُسکا دو۔

قول فیصل۔ اُبھارنے اور جوش دلانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے تم نے ہمارے لڑکے کو اُسکا دیا ورنہ اسکی کوئی خطا نہیں۔ اب اس محل پر اُکسانا بھی بولتے ہیں جو فصیح تر ہے۔

اس کاندھے چڑھ اُس کاندھے اُتر یعنی ہم کو کسی بات میں عذر نہیں ہر طرح خاطر منظور ہے

لگ جگے اس سے دل چند سے جو کوئی اسکو جانےگا

تو نہ خیر بتیں ہو وہ بڑی اچھائی برتے گا

قول فیصل۔ ایسے موقعوں میں کوئی نہیں بولتا۔

اس کے چھپیر لو پھوس نہیں۔ نہایت مفلس ہے مسکین ہے۔ اُردو مقولہ۔

قول فیصل۔ صرف عوام بولتے ہیں۔

اُس کے دل گردے کو دیکھو۔ دیکھیے (اس کے جگر کو دیکھو)

اس کے دینے کے ہزاروں ہاتھ ہیں خداوند عالم ہزار طریقے سے دیتا ہے۔ اُردو مقولہ۔

اُس کے راج میں گا بھن گا بھ ڈالتی ہے۔ حکومت کے ظلم اور رعب و سطوت میں مبالغہ کے طور پر کہتے ہیں۔ اُردو مقولہ۔

اس کی قدرت کے کارخانے ہیں جب کوئی کام غیر معمولی طور پر خلاف اُمید ہو جائے تو کہتے ہیں۔ اُردو مقولہ۔

اُس کی قدرت کے کھیل ہیں۔ دیکھیے (اس کی قدرت کے کارخانے ہیں)

اُس کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ ظالم کو اس کے ظلم کی قدرتی طور پر سزا مل جاتی ہے۔ اُردو مقولہ

اُس کے منہ کی۔ وہ بات جو اُس نے اپنی زبان سے کہی۔ اُردو مقولہ۔

اُس کے منہ کی نہیں ہو یہ قاصد

تو نے تقریر جو زبانی کی

قول فیصل۔ اس جگہ بات محذوف ہے۔

اُس کے نام کا کتا بھی نہیں پالتے۔ کسی سے سخت نفرت ظاہر کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔

اسگندھ۔ ایک سفید رنگ کی جڑ جو شیلا، اس کی بو ذرا ہے اور گھوڑے کے پسینہ کی سی بو ہوتی ہے۔

درد، فساد، بلغم، سودا اور بعض دیگر امراض کے لیے مفید ہوتی ہے اور بعض محققین نے اقسام معصری سے شمار کیے ہیں۔ اس کا درخت گز سوا گز سے اونچا ہوتا ہے۔ عمدہ قسم کی ناگوری ہوتی ہے۔

اس گھر کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یعنی خلاف عادت اور رواج کے خلاف باتیں جو اس گھر میں رائج ہیں۔ اُردو مقولہ۔

اَسلاف۔ اگلے لوگ۔ خاندانی بزرگ جو مر چکے ہوں۔ عربی۔ مذکر۔

سوچو کیسے تمھارے تھے اسلاف

تم خلف اُن کے ہو کر اُن کے خلاف

قول فیصل۔ عربی داں اور خواص بولتے ہیں۔

اسلام۔ کفر کی ضد۔ صلح چاہنا۔ سلامتی میں رہنا۔ مسلمانوں کا مذہب۔ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص و عوام۔ اہل عالم عورت۔ مرد۔

تاہم ہو ادین اور بڑھی رونق اسلام

ہم پلہ صبح نسب برج بنی ہاشم

قول فیصل۔ کثرت استعمال کی وجہ سے اس کو اُردو بھی کہا جا سکتا ہے۔ لانا اور قبول کرنا اسلام میں داخل ہونے کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

اسلحہ۔ لڑائی کے ہتھیار۔ بندوق۔ تلوار وغیرہ۔ عربی۔ مذکر۔ جمع۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

کاندھے پہ ڈھال ہاتھ میں خنجر کمر میں تیغ

وہ کون اسلحہ تھے جو زیب بدن نہ تھے

قول فیصل۔ سلاح بکسر سین کی جمع۔ اس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔

اُسلوب۔ راہ۔ طریقہ۔ طرز۔ ڈھب۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص۔ لکھنؤ۔ دہلی۔

یاد ہے اُسلوب ... ہر ڈھب

دشمن کا ... ہوں ... ہے

قول فیصل۔ اس کو بفتح الف بولنا صحیح نہیں ہے۔

اُسلوب پر ہونا۔ درست ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ لازم۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ہو نہ آج سو تک ہے تو اسلوب

زندگی کا ہونا ہو کچھ اسلوب

اِسم۔ نام۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

... سے ہر گز ... مذکر

آمد ... اس کا جو نام ... نہ کرتا

قول فیصل۔ علم صرف و نحو کی اصطلاح میں اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنے معنی بتانے اور کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔

اسماء۔ بہت سے نام۔ اسم کی جمع۔ دیکھیے اسم۔

ذوق ... معنی ہیں سب بہ اظہار

اُسکے ہر نام میں عزت ہے وہ ذات ہے خاص

اسماء افعال۔ وہ اسم جو فعلوں سے بنائے جائیں

اسم اشارہ۔ وہ لفظ جس سے اشارہ کریں جیسے وہ، یہ۔ اُردو۔ مذکر۔

اسم اعظم۔ خداوند عالم کا بزرگ تر نام۔ عربی ترکیب۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

دین اُس نے کتابیں جو پڑھا پیدا

اسم اعظم وہی قرآں میں نہاں ہو کہ جو تھا

قول فیصل۔ اس میں اختلاف ہے کہ خدا کے ناموں میں کون سا نام اسم اعظم اور بادہ ... کو اسم اعظم کہا جاتا ہے اس لیے کہ ... ہے بعض کے نزدیک صمد اور حی اور قیوم ہے اور بعض اور ناموں کے قائل ہیں لیکن بسم اللہ کہتے ہیں۔ ... قرآن مجید میں اسم اعظم ہے لیکن یقین ساتھ کسی کو نہیں معلوم۔

اسمٰعیل۔ ایک پیغمبر کا نام جو حضرت ابراہیم کے صاحبزادے تھے۔ عربی۔ مذکر۔

اُسی کو کہیں لیے نہ رنگ شعلۂ حسرت کا
کیا تر اسم تفضیل ہوا ہے جو مشتاق ہو — رنگ

اسم آلہ ۔ وہ اسم جو اوزار کے معنی دے۔

اسم با مسمّی ۔ اس کی نسبت کہتے ہیں جس کے صفات اس کے نام کی طرح ہوں۔ جیسا نام ہو ویسے ہی صفات ہوں۔ جیسے بہادر حسین اگر واقعی دلیر ہوں تو کہیں گے کہ آپ تو اسم با مسمّی ہیں۔

اسم تصغیر ۔ وہ اسم جس کے معنی میں کسی قسم کا چھوٹا پن پایا جائے۔ جیسے ڈبیا وغیرہ۔

اسم تفضیل ۔ وہ نام جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس ذات کو [illegible] جس معنی اصلی میں فوقیت ہو۔

اسم تنکیر ۔ وہ اسم جو عام چیز پر بولا جائے اور ایک وقت عام افراد کے لیے فرداً فرداً استعمال ہو سکے جیسے انسان گھوڑا وغیرہ۔

اسم جامد ۔ وہ کسی لفظ سے نکلے اس سے کوئی لفظ نکلا۔ جیسے اونٹ بکری۔

اسم جلالی ۔ خدا کا وہ نام جس سے خدا کی شان ظاہر ہو جیسے قہار و جبار۔

نقش اعظم سے دل پر داغ تیر نشانہ ہوا
میں ترا اسم جلالی پڑھ کے دیوانہ ہوا — تجر

قول فیصل ۔ عاملوں اور عالموں میں مشہور ہے کہ اسم جلالی کا عمل نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ ذرا سی غلطی سے اکثر وظیفہ خواں دیوانے ہو جاتے ہیں۔

اسم جمالی ۔ وہ نام جس میں شانِ رحمت کا اظہار ہو جیسے رحمٰن و رحیم۔

جو گیا میں تو اس کا نام لے کر بیمار
ہو کے میٹھی یار کا اسم جمالی ہو گیا جبار

اسم جمع ۔ جو خود مفرد ہو مگر معنی جمع کے دے۔ جیسے گروہ۔ فوج۔

اسم جنس ۔ وہ نام جو عام چیز پر بولا جائے اور اپنی ہر فرد پر صادق آئے جیسے درخت انسان وغیرہ۔

اسم خاص ۔ جو کسی خاص چیز مقام اور شخص کا نام ہو جیسے احمد۔ گجرات۔

اسم ذات ۔ کنایۃً تو اللہ کے اس نام کو کہتے ہیں جو اس کی ذات پر دلالت کرے اور علم صرف و نحو میں جس سے کسی چیز کی حقیقت پر بینت دیر دیکھنے لگ بھی جائے۔

اس مرض کا تو تاکوئی اور پاتا ہوگا ۔ اس جھگڑے میں نہیں پڑتا۔ اس بات کو میں پسند نہیں کرتا۔ اردو معقولہ۔

محل صرف ۔ آپ مجھ سے یا میدان کہیں کہ آپ کو قرض دو نگا اس مرض کا تو تا کوئی اور پاتا ہوگا۔

قول فیصل ۔ اس مرض کا تو تا میں نہیں پاتا بھی ہوتے ہیں۔

اسم زمان ۔ جو زمانے کو ظاہر کرے۔

اسم شریف ۔ یعنی آپ کا کیا نام ہے۔ عربی۔ فارسی ترکیب۔ انفیبیہ۔ دانہ شنر کی خواص کھلتو دلی۔

کیجیے کچھ حضور کی تعریف
کون ہیں آپ کیا ہے اسم شریف — فق

قول فیصل ۔ صاحبانِ تہذیب اخلاق اب تک بولتے ہیں۔

اسم صفت ۔ جس سے کسی چیز کی حالت یا کیفیت ظاہر ہو۔

اسم صوت ۔ جس میں کسی طرح کی آواز کے معنی پائے جائیں۔

اسم ضمیر ۔ وہ لفظ جو بجائے اسم کے استعمال ہو جیسے وہ۔ میں وغیرہ۔

اسم ظرف ۔ جس سے زمانے یا جگہ کے معنے پائے جائیں۔

اسم عدد ۔ جس سے چیزوں کا شمار ظاہر ہو۔

اسم فاعل ۔ جو کام کے کرنے والے کو ظاہر کرے۔

اسم فرضی ۔ وہ نام جو فرضی ہو اور اس میں کوئی اصلیت نہ ہو۔

اسم فرضی ہے نام کو ہو کر
بے دہن ہو دہن کو کہنے کو — بیخلوم

اسم مبارک ۔ دیکھیے اسم شریف۔

اسم مشتق ۔ وہ اسم جو مصدر سے بنا ہو۔

اسم معرفہ ۔ وہ جو کسی خاص مقام یا شخص کا نام ہو۔ جیسے زید۔ بارہ بنکی۔

اسم مفعول ۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس شخص یا چیز کو ظاہر کرے جس پر کام واقع ہوا ہو جیسے مارا زید نے عمرو کو۔ یہاں عمرو مفعول ہے۔

اسم نویسی ۔ وہ کاغذ جو شادی کے رقعہ سے پہلے لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں کے یہاں بھیجا جاتا ہے جس میں لڑکے کا نام اور خاندانی حالات وغیرہ لکھے جاتے ہیں۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل ۔ شادی ٹھہرنے اور رقعہ بھیجنے سے پہلے معمولی کاغذ پر مختصر حالات لکھ کے بھیجے جاتے ہیں۔ اگر منظور ہوتا ہے تو لڑکی والے رقعہ منگواتے ہیں۔ اور جامع اللغات نے حسب ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔ حاضری کا کاغذ جس پر رجسٹر کرنا یا نام درج کرنا رجسٹر۔

اسم وار ۔ ناموں کی ترتیب کے ساتھ فرداً فرداً۔

اس میں کچھ فی ہے ۔ اس فقرہ میں کوئی فریب اور پیچ کی بات پوشیدہ ہے یا کوئی وجہ ہے کہ معلوم نہیں ہوتی۔ اردو مقولہ۔

محل صرف ۔ بھلا وہ اور مجھ سے بات شروع کرتے اس میں کوئی نہ کوئی فی ہے۔

قول فیصل ۔ اس میں کچھ تہ ہے بھی بولتے ہیں اور شاہ ہمارے زریں ہو کر (فی) فریب اور پیچ کے محل پر بولتے ہیں اور آثار یک در پوشیدہ بات کے محل پر بولتے ہیں جیسے فلاں کے کلام میں تہہ ہے یعنی باریکی ہے گو این

دو چشم لطف اور وہ عنایات کیا ہوئی
وہ غمزہ و ادا وہ اشارات کیا ہوئی　میر حسن

لیکن اب مؤنث اور واحد متروک ہے۔ اشارات مصنفہ بوعلی سینا میں سے علم حکمت کی ایک کتاب کا نام ہے
زردشتی خوف سے شبلی بر فانی احد
کیسے قانون اشارات نجات اور شفا　خلف عشق

اشارت۔ اشارہ۔ مؤنث دیکھیے (اشارات)

سوال میں نے جو انجام زندگی سے کیا
قد خمیدہ سے ہوئے زمیں اشارت کی

قول فیصل۔ اب متروک۔ شعراء نے اس کی جمع اشارتیں بھی کہا ہے۔ یہ بھی متروک ہے سہ

آنکھ پیشش بہت ہی نگرگو چہ یار کا
بیچارہ نظرت سے ہوتی ہیں ہم پر اشارتیں

اشارۃ۔ بطور اشارہ۔ بعنوان اشارہ۔ از روئے اشارہ۔ عربی۔ بحالت تمیز۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ آپ کا اشارۃً کہہ دینا بھی میرے لیے کافی ہو سکتا تھا۔

اشارم اشارہ۔ اشارہ بازی۔ اردو۔ مذکر غیر فصیح۔ رائج۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ وہ لڑکی خراب ہے ہم نے خود مردوں سے اشارم اشارہ ہوتے دیکھا ہے۔

اشاروں سے کہنا۔ ہاتھ آنکھ ابرو کے ذریعے سے کسی بات کا کہنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل۔ اسی محل پر اشاروں میں کہنا بھی کہتے ہیں۔

اشارہ۔ ایما۔ کنایہ۔ عربی۔ واحد۔ مذکر۔ فصیح رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد۔

مجھے خوب بیاں آنکھوں کے اشارے ہیں
قدم دیکھنے والوں میں ہیں تمہارے ہو　تو

اشارہ پانا۔ ایما دریافت ہونا۔ مخفی مطلب معلوم ہو جانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔

اے چشم فسوں گر کا اگر پائے اشارہ
طوطی کی طرح آئینہ گفتار میں آئے　غالب

اشارہ فہم۔ جو کنائے سے مطلب سمجھ جائے۔ وہ جو منشا معلوم کر لے۔ فارسی ترکیب۔

قول فیصل۔ صرف خواص بولتے ہیں۔

اشارہ کرنا۔ اشارے سے دل کا مطلب ظاہر کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

لے جنوں باد بہاری ہے تحسین جنبش میں
کچھ گریباں سے کرتا ہے اشارہ دامن　قدیر

قول فیصل۔ مجملاً اور کنایۃً کسی بات کو تحریر یا تقریر میں ظاہر کرنے کے محل پر بھی بولتے ہیں جیسے کبھی خط لکھنا تو ہمارے لیے بھی اشارہ کر دینا کہ ہماری امانت اب تک نہیں بھیجی۔ تمہاری زبان ہلنے کی دیر ہے۔ تم اگر اشارہ کر دو تو کام ہو جائے۔ ابھارنا۔ بھڑکانا۔ ہیجان کے محل پر بھی بولتے ہیں جیسے۔

رحمت حق ہو سبب میری گنہگاری کا
ابر کرتا ہے اشارہ مجھے مے خواری کا　ناسخ

اشارے بازی۔ ناجائز طور پر اشارے کنائے سے باتیں کرنا۔ اردو۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد۔

نام جھکنے کا سنا کہیں اشارے بازیاں
کیا ہی کھل کھیلی ہے ہو آتے ہی سنبھلے　حاجی صاحب

قول فیصل۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا استعمال ہے فصحا اشارہ بازی بولتے ہیں۔

اشارت پر چلنا۔ کسے پر چلنا۔ اردو۔ مذکر اشارہ دینا پر زبر۔ حکمی یا عمومی پتلی بتلی
تمنا بھی مرتا نظرت نہیں کسی ہے

قول فیصل۔ اشارے پر چلنا بھی بولتے ہیں۔

اشارے چلنا۔ اشارے بازی ہونا۔ اردو۔

کسی ناکس پر اسی تعریف تمہارا خوب چلتے ہیں
تمہاری آنکھوں سے وہ دونوں اشارے خوب چلتے ہیں

اشارے کرنا۔ (دیکھیے اشارے بازی)

یاد کو رات کو تم ہوتے تھے ہم سے نزدیک
اور سے کرتے تھے جان اشاروں پہ

اشاروں میں باتیں کرنا۔ اشاروں سے مطلب ادا کرنا۔ اردو۔ رائج۔

سو روز کی کرتا ہے اشارے میں وہ باتیں
بالمشافہ جو علی میں کلم سے زیادہ

اشارے ہونا۔ کسی کو آنکھوں کی جنبش سے کچھ جتانا۔ اردو۔ سہ

چلے تو سیر کو میں آپ سے کسی گلشن میں
اشارے کیسے ہوں گے لہجاں سوسن میں　آتش

اش اش کرنا۔ بہت ہی پسند آنا۔ خلاف امید وہی سے جبرگرنا۔ کسی چیز پر لوٹ ہو کر بے اختیار تعریف کرنے لگنا۔ سہ

اسے دیکھ اس نے تو جبر غش کیا
لباس اور زیور پر اش اش کیا　میر حسن

فقرہ۔ واہ دی آواز جس نے گانا سنا اش اش کر گیا۔ (از نیر اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نیر اللغات نے اش اش پر حسب ذیل حاشیہ لکھا ہے۔

اش اش کی اصل اشاش اور ششش معلوم ہوتی ہو جیسے سنی صرف ششہ میں شادی اور خوشی منانے کے

اَشَدّ۔ شدید ترین۔ عربی۔ صیغہ افعل التفضیل غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

مثال صرف۔ [illegible] اشد ضرورت تھی جب ہی تو [illegible] نے ان کے آگے ہاتھ پھیلایا۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال ضرورت کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے۔

اَشرار۔ شریر لوگ۔ عربی۔ شریر کی جمع۔ مذکر۔

مثال صرف۔ [illegible] اشرار کے مجمع میں [illegible] کرنا اپنی زندگی کو [illegible] کرانا۔

قول فیصل۔ عربی گویوں نے زیادہ استعمال کیا ہے گفتگو میں بولنا فصیح نہیں ہے۔

اَشراف۔ بہت سے شریف۔ وہ لوگ جن کا حسب نسب اچھا ہو۔ عربی۔ شریف کی جمع۔ مذکر۔

اشراف سے کھینچتے ہیں یہ برتر کیا ہوا
گوہر [illegible] — [illegible]

قول فیصل۔ واحد کے لیے بھی بولتے ہیں جیسے

وہ اشراف صاحب دولت
تاجروں میں کمال ذی عزت — شوق

اگر یہاں بھی جمع کو واحد استعمال کیا گیا ہو تو میر نواب شوق کا استعمال صحیح ہے۔ ترکیب کے ساتھ لفظ بغیر ترکیب کے [illegible] استعمال اردو کے حکم میں ہوگا جیسے اشراف وہ ہیں جن کے پاس اشرفی ہو۔ یہ ایک مقولہ ہے جو زبان زد عام ہے۔ اشرافوں بھی بولتے ہیں جو قطعاً غلط ہے۔

اشراف پاؤں بڑے کمینہ سر چڑھے۔ کمینہ شریف کی خوشامد کرتا اور دلیر ہو جاتا ہے۔ اردو۔ مثل۔

اِشراق (۱) چمکنا روشن ہونا۔ وہ وقت کہ آفتاب طلوع ہو گیا ہو اور اس میں تیزی آ گئی ہو۔ اس وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز اشراق اور صرف اشراق بھی کہتے ہیں (غیاث اللغات)۔

قول فیصل۔ یہ اصطلاح خاص حضرات کی [illegible] اور یہ لفظ مذکر ہے۔

اِشراق (۲) صفائے باطن اور روشن ضمیری۔ عربی۔ مذکر۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

دل ہوں لیکن منفعل ہو جیاں سب حال یار
کشف ہو اعجاز سے اشراق سے — ناسخ

اِشراقین۔ وہ حکما جن کے نزدیک [illegible] تصفیہ قلب کر کے اپنے شاگردوں کو [illegible] تعلیم دیا کرتے تھے اور مثل مشائین کے ایک کو دوسرے کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔

اَشرف الناس۔ تمام دنیا کے لوگوں سے زیادہ شریف۔ عربی ترکیب۔

ایک ہی منہ اشرف الناس ہے
آدمی کا [illegible] خناس ہے — [illegible]

قول فیصل۔ اردو زبان میں اس کا کوئی مرتبہ نہیں

اَشرف المخلوقات۔ تمام مخلوقات خدا سے بزرگ ترین۔ عربی ترکیب۔

قول فیصل۔ بنی آدم کو اشرف المخلوقات اس لیے کہتے ہیں کہ خدا نے عقل کا جوہر دے کے تمام مخلوق پر شرف دیا ہے یہ جوہر نہ حیوانات میں ہے نہ نباتات میں نہ جمادات میں۔

دیا ہے تو نے تمغہ اشرف مخلوق کا اس کو
نہیں تو ایک مشت خاک ہے ہستی انساں کی — خالد

اَشرَفی۔ سونے کا سکہ جو دو ماشے سے ایک تولے تک ہوتا ہے۔ فارسی۔ مؤنث۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

قول فیصل۔ صاحب غیاث اللغات نے شرح دیوان خاقانی کے حوالے سے لکھی ہے کہ اشرف ایک بادشاہ تھا جس کے عہد میں یہ سکہ رائج ہوا۔ شاہی دور میں اس کا رواج کثرت سے تھا صرف اس لیے بنائی گئی تھی کہ خرید و فروخت میں سہولت ہو۔ جب سے نوٹوں کی ایجاد ہوئی اشرفی کم ہو گئی۔

اشرفیاں لٹیں کوئلوں پر مہر۔ بڑے بڑے مصارف میں روپے پیسے کی کوئی پرواہ نہ کی جائے اور ذرا ذرا سی بات میں کفایت شعاری۔ اردو۔ مثل۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔ عورت مرد

اشرفی بوٹی۔ اشرفیوں کے برابر گول بوٹیاں جو زربفت اور کمخواب وغیرہ پر ہوتی ہیں۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔ عورت مرد

اشرفی کا پھول۔ ایک پھول جو زرد اور گول اشرفی سے مشابہ ہوتا ہے۔ اردو۔

خواہش زر [illegible] وہ گلزار جہاں اٹھ گیا
کیوں نہ کھلیں اشرفی کے گور بخیل پھول — قابل

اِشعار۔ خبر دینا۔ آگاہ کرنا۔ عربی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

عاشقانہ شعر کیوں محفل میں پڑھتے تھے آج
کس کی جانب تھا اشارہ کس طرف اشعار تھا — تسلیم

اَشعار۔ بہت سے شعر۔ شعر کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

نقش معنی خیز ہیں دیوان فطرت کے یہی
مختلف اشعار ہیں دیوان قدرت کے یہی — [illegible]

اشعار لکھے ہوئے ہونا۔ وہ اشعار جن کا مطلب واضح نہ ہو۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔

[illegible] خاطر دار [illegible] سو ذکی
دل لکھتا ہوں نکلے ہیں جو اشعار لکھے

اَشغال۔ بہت سے شغل۔ مشغلے۔ عربی۔ مذکر۔ شغل کی جمع۔ قول فیصل۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

اَشغلا۔ فتنہ و فساد والی بات۔ اردو۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ مشترک عوام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

اصحاب رِدایت ۔ مورخان۔

اصحاب سیوف ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ سپاہیان۔

اصحاب فیل ۔ وہ گروہ جو ابرہہ والی یمن کے ساتھ ہاتھی لے کر خانۂ کعبہ کو ڈھانے آیا تھا۔ (واقعہ) رسول اکرم صلعم کی ولادت سے کچھ قبل ابرہہ حبشی نے جو بادشاہ حبش کی طرف سے یمن کا حاکم تھا لشکر اور بہت سے ہاتھی لے کر خانۂ کعبہ کے ڈھانے کو چڑھائی کی تھی جب وادی محسر میں پہنچے جہاں سے مکۂ معظمہ چھ کوس رہ جاتا ہے۔ تو وہاں ہاتھی زانو زدہ ہو کر بیٹھ گئے۔ ہر چند فیل بان کوشش کرتے تھے مگر وہ نہ اٹھتے تھے اتنے میں سمندر کی طرف سے سبز چڑیوں کا ایک غول نمودار ہوا ان میں سے ہر ایک کے پاس چنے سے چھوٹی تین تین کنکریاں (ایک چونچ میں اور دو پنجوں میں) تھیں ان چڑیوں نے پہنچ کر ابرہہ کے لشکر پر نشانے لگانا شروع کیے۔ جس کے سر پر کنکری پڑتی تھی اس کو چھیدتی ہوئی اسفل سے نکل جاتی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں سارا لشکر ہلاک ہو گیا ہاں ابرہہ یہ کیفیت دیکھ کر بھاگا اور نجاشی بادشاہ حبش کے سامنے جا کر گر پڑا۔ جس چڑیا کی چونچ میں اس کی قضا کا سنگریزہ تھا وہ وہاں پہنچی اور ابرہہ کو وہیں ہلاک کر دیا۔

اصحاب کہف ۔ چند خداپرست نیک جو بادشاہ جابر دقیانوس کے خوف سے اس وقت سے اب تک ایک پہاڑ کی کھوہ میں آرام کر رہے ہیں۔ فارسی ترکیب۔

نفسے میں دل پہ ہیچ تپاک سے گئے
اصحاب کہف کروٹ لیتے رہ گئے — مکرنوی مذوب

(واقعہ) یہ چھ آدمی تھے جن کے نام یہ تھے۔ مکسلمینا ۔ سارنیولس ۔ تملیخا ۔ مرطونس ۔ نینونس ۔ دربولس ۔ جس شہر میں یہ لوگ رہتے تھے اس کا نام "افسوس" اور وہاں کا بادشاہ "دقیانوس" جو لوگوں کو بتوں کی پرستش پر مجبور کرتا تھا۔ پرستش نہ کرنے والے قتل کر دیے جاتے تھے شہر کے دروازے پر دربان متعین تھے کہ جو شہر سے باہر نکلے پہلے بتوں کو سجدہ کرے۔ اصحاب کہف باایمان اور خدائے یکتا کی عبادت کرنے والے تھے جب ان لوگوں نے یہ کیفیت دیکھی اور اپنے کو ہر طرح مجبور پایا کہ یا جان دیں یا بتوں کو پوجیں تو آخر ایک دن شکار کے بہانے چھپ کے باہر نکلے جب آبادی سے دور ہوئے تو ایک چرواہے پر نظر پڑی جس کا نام "کفشیطیونس" تھا۔ ان لوگوں نے ہدایت کر کے اس کو ساتھ لے جانا چاہا مگر وہ ان کے کہنے میں نہ آیا۔ غرض ان لوگوں نے اسے بھی چھوڑا اور آگے بڑھے تو اس کا کتا جس کا نام قطمیر تھا ان کے ساتھ ہو لیا۔ غرض جب یہ لوگ اس میدان کو طے کر گئے تو دقیانوس بادشاہ کو ان کے بھاگ جانے کی خبر اور وجہ معلوم ہوئی تو اس نے چند سواروں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا۔ جب ان لوگوں نے سواروں کو دیکھا تو خوف کے مارے پہاڑ کی ایک کھوہ میں جا چھپے اور بیساختہ ان کی زبان سے نکلا "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل" غرض ان کا اس کھوہ میں جانا تھا کہ خدا نے نیند کو ان پر غالب کر دیا کہ سب کے سب سو گئے اور کتا غار کے باہر آگے کے دونوں پاؤں پھیلا کر بیٹھ رہا۔ چونکہ یہ لوگ کھوہ میں جا چھپے اسی وجہ سے ان کو اصحاب کہف کہتے ہیں۔ آخر جب دقیانوس غار کے پاس پہنچا تو اپنے وزیر سے جس کا نام "داریوس" تھا اور باطن میں باایمان تھا کہنے لگا تو غار کے اندر جا اور ان کا حال دیکھ کہ کیا ہے۔ داریوس نے اندر جا کر ہر چند لوگوں کو پکارا مگر آواز نہ آئی تو اس کو بھی چونکہ ان کی نجات مقصود تھی کہنے لگا وہ لوگ سب کے سب تیرے خوف سے مر گئے یہ سن کر دقیانوس خوش ہو گیا اور حکم دیا کہ غار کے دروازے کو بند کر دو۔ داریوس نے ایک تختی پر ان لوگوں کے نام اور شب بھاگنے کی تاریخ لکھ کر غار کے دروازے پر لٹکا دی۔ اسی وجہ سے ان لوگوں کو اصحاب رقیم بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ رقیم کے معنی تختی کے ہیں۔ غرض یہ لوگ غار میں سوئے تو سوئے اب کیوں اٹھتے تین سو نو برس تک سوتے رہے اسی اثنا میں دقیانوس کا زمانہ بھی ختم ہو گیا۔ اور اس کے مرنے کے بعد "تیپی" بادشاہ تھا جب یہ لوگ اٹھے تو دروازہ بند پایا اب سخت حیران ہوئے کہ کیونکر کھولیں تو ان میں سے ایک شخص نے بارگاہ خدا میں یہ عرض کی کہ میں نے ایک دن ایک مزدور کو ایک کام کے واسطے رکھا وہ آدھا دن کام کر کے چلا گیا جب میں اس کو دن بھر کی مزدوری دینے لگا تو اس نے نہ لی اور خفا ہو کر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری سے ایک گائے کا بچہ خرید کر جنگل میں چھوڑ دیا اس کی نسل بڑھی اور کئی ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ مزدور پریشان اور تنگدست ہوا تو میرے پاس مزدوری مانگنے آیا تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کے صحرا میں پہنچا دیا اور کہا کہ یہ گلہ تیرا مال ہے وہ بولا کہ مجھ سے دل لگی کرتے ہو آخر میں نے قسم کھائی اور پورا قصہ اس سے بیان کیا تو اس نے اس پر قبضہ کیا۔ پس خداوندا اگر یہ کام میں نے خالص تیری رضا کے واسطے کیا تھا تو اس کا دروازہ کھول دے۔ اس کہنے کے ساتھ ہی غار کا ایک تہائی دروازہ کھل گیا جب تہائی دروازہ کھل گیا تو دوسرے نے کہا کہ قحط کے زمانے میں ایک خوبصورت عورت میرے پاس گیہوں لینے آئی میں نے اس سے ناجائز مطلب حاصل کرنے کی خواہش کی یہ سن کر وہ واپس چلی گئی اور راضی نہ ہوئی پھر دوبارہ آئی میں نے وہی سوال کیا وہ پھر واپس چلی گئی غرض اسی طرح جب وہ چوتھی بار آئی تو بہت بیقرار تھی اور مجبوری سے راضی ہو گئی جب میں نے ارادہ کیا تو وہ کانپنے لگی۔ میں نے سبب پوچھا تو وہ بولی خدا سے ڈرتی ہوں یہ سنتے ہی میں نے خوف خدا سے توبہ کی اور اس کو غلہ دے کر رخصت کیا۔ خداوندا اگر یہ میرا کام محض تیری خوشی کے لیے تھا تو تو اس کا دروازہ کھول دے۔ تیسرے

محل صرف۔ جس کی اصل میں فرق ہوتا ہے اُس کی ہر کنیں بھی ذلیل ہوتی ہیں۔ ۲ وہ رقم جو سود پر دی یا لی جائے۔ (محل صرف) اصل کے سو روپیوں پر چار سال میں سود کے دو سو روپے دینا پڑے۔

۳ متن۔ (محل صرف) یہ مضمون اصل کتاب میں نہیں ہے بعض شارحین نے اضافہ کیا ہے۔

اصلا۔ ہرگز۔ کسی طرح۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بیٹھا ہمیں اپنا نظر اصلا نہیں آتا
گر آج بھی وہ رشک مسیحا نہیں آتا — ذوق

قول فیصل۔ عربی زبان میں اصلاً تھا اُردو والے اصلا بولنے لگے۔ ذرا۔ مطلق اور نام کو کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ ۵

کشتہ کرتا ہے مرے سنگ کو دل ریش کی
ہم اصلا دل خوباں ستمگر میں نہیں — آتش

اصلاً۔ حقیقتاً۔ از روئے اصل۔ از روئے حقیقت۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ یہ کتاب جو اُن کے نام سے شائع ہوئی ہے اصلاً اس کا مصنف کوئی اور ہی ہے۔

اصلاب۔ پشتیں۔ پیڑھیاں۔ عربی۔ مذکر۔ صُلب کی جمع۔

اصلاح۔ [illegible] درستی ترمیم۔ عربی۔ مونث فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد

شاعر ہوں بُت سیب زنخداں ہوں سخن گو
اصلاح ربتی ہے مجھے اپنے دماغ کی — آتش

قول فیصل۔ اطبا کی اصطلاح میں ایک دوا کی مضرت کو دوسری دوا سے زائل کرنے کو بھی کہتے ہیں جیسے دوا کے بادی پن کی اصلاح شکر سے ہوجاتی ہے۔ موافقت میل۔ دفع فساد۔ صلح وغیرہ کے لیے بھی بولتے ہیں ۵

مشق تم ہو اس لیے اس طفل شوخ کو
اصلاح پر نہ مجھ سے کبھی آئے تا مزاج — آتش

محل صرف۔ تمہیں اصلاح بنانے کا سلیقہ نہیں کتنی جگہ زخم سے لگائے ہیں۔

قول فیصل۔ لکھنؤ کے علاوہ دیگر مقامات پر خط اصلاح بنانا وغیرہ میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ لکھنؤ میں اصلاح خط کے ساتھ ہی مستعمل ہے۔ ۵

خط رخسار جاناں کی کہیں اصلاح ہو یارب
یہ بال کب تک گھیرے رہے گا ماہ کامل کو — امیر

نظم کے علاوہ نثر میں بھی بنانا کے ساتھ اصلاح کا رواج ہے لیکن خواص۔ نیز عوام لکھنؤ اس محل پر خط بنانا یا بنوانا ہی بولتے ہیں۔ صرف کچھ عرصہ سے کسی کسی کو بولتے سنا جاتا ہے۔ حیدرآباد دکن میں حجام کی دوکانوں کو اصلاح خانہ کہتے ہیں۔

اصلاح پر آنا۔ صلاحیت پر آنا۔ نقصان دفع ہونا۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ اچھے حکیم کے علاج سے مریض کی طبیعت اصلاح پر آگئی۔

اصلاح دینا۔ درست کرنا۔ غلطی یا عیب کو دفع کرنا۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ عوام و خواص لکھنؤ دہلی

محل صرف۔ آج اُستاد نے غزل پر ایسی اصلاح دی کہ چار چاند لگ گئے۔

اصلاح لینا۔ شعر یا نظم اُستاد کو دکھا کر درست کرانا۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

اصلاح لیتے آئے ہیں ہم فکر خیال کی
خدمت کی اس سخن میں تجھے انتظام کی — آتش

قول فیصل۔ نظم و نثر پر اصلاح کے علاوہ خوشنویسی پر اصلاح لینا بھی مستعمل ہے۔

اصل اصل ہی ہے نقل نقل ہی ہے جو بات کہ اصل میں ہوتی ہے وہ نقل میں نہیں ہوتی۔ اُردو مثل۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ مندرجہ ذیل طریقوں سے بھی بولتے ہیں ۱ اصل اصل ہے نقل نقل ہے۔ ۲ اصل کی بات نقل میں نہیں۔ ۳ اصل اور نقل میں بڑا فرق ہے ۴ اصل اور نقل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

اصل بد۔ بُری ذات۔ بُری اصالت والا۔ فارسی ترکیب۔ غیر فصیح

اصل پر کھنچ جانا۔ کمینے کا کمینہ پن کرنا۔ اُردو۔ مقولہ۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عام و خواص لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد۔

محل صرف۔ لاکھ تربیت کی جائے مگر بد اصل اپنی اصل پر کھنچتا ہے۔

قول فیصل۔ اصل کی طرف رجوع ہونا بھی بولتے ہیں

اصل خیر سے۔ خیریت سے۔ سلامتی سے۔ اُردو مقولہ

محل صرف۔ جنگ کے زمانہ میں وہ حج کرنے گئے ہیں۔ خدا اصل خیر سے اُن کو واپس لائے۔

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں اور خدا کو مقدم کرکے بجز اصل کے ص کو زبر کے ساتھ بولتی ہیں۔

اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں شریف سے بُرائی اور کمینے سے بھلائی نہیں ہوتی۔ اُردو مقولہ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ۔ دہلی عورت۔ مرد۔

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں اصل کے ص کو زبر دیکر بولتی ہیں۔

اصل الاصول۔ خلاصہ۔ لُب لباب۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ دہلی۔

اب مانو یا نہ مانو تمہیں اختیار ہے
اصل الاصول جو کہ تھا سب سچ کہہ دیا — نواز

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے وہ بھی بہت کم، اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

اِضمار۔ اشارہ کرنا۔ عربی مصدر۔ غیر فصیح

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں عربی داں طبقہ میں اضمار قبل الذکر کا جملہ مستعمل ہے جس کے معنی ہیں کسی کے ذکر سے پہلے اس کے واسطے ضمیر لانا جیسے ؎

ذبح وہ کرتا تو ہو جاتے لے مرغ دل
دم پھڑک جاتے تڑپنا دیکھ کر صیاد کا — جلال

مذکورہ شعر میں 'وہ' کی ضمیر پہلے اور 'صیاد' بعد میں استعمال ہوا ہے۔

اِضمحلال۔ اِ ض م ح ل ا ل [illegible] پژمردگی۔ سستی۔ ضعف۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

کچھ طبیعت کو جو اضمحلال تھا
کیا کہوں اس دور کا کیا حال تھا — ہم

اطاعت۔ فرماں برداری۔ بندگی۔ تابعداری عربی مصدر۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

سرگرم اس صفت سے جو عباس علمدار
بھڑکا دیا خندق میں ہیں آگ کو اک بار — انیس

قول فیصل۔ اس کا استعمال کرنا کے ساتھ ہے

اطاعت جو کرو یاں جان کرتے ہیں دلیری
وہ منش اور ہیں جو غیرت بھی اٹھاتے ہیں — قلق

اطبّا (اَ طِ بّ ا) [illegible] بہت سے طبیب۔ حکیم۔ طبیب کی جمع۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

معطل ہیں اطبّا جن کے بیمار اچھے ہوتے ہیں
نشانہ تیرے غمزے کا سیب نے تخم دل کا — آتش

قول فیصل۔ عوام سمجھ لیتے ہیں بولتے نہیں

اطراف۔ [illegible] حوالی۔ بہت سی سمتیں عربی۔ طرف کی جمع۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

واں ہو چکے ہیں جمع کئی لاکھ ستمگر
اطراف و جوانب سے چلے آتے ہیں لشکر — دبیر

قول فیصل۔ عوام اسے واحد بھی بولتے ہیں جیسے اس اطراف میں بھی کبھی شیر نکل آتا ہے۔ دیہاتی بھی واحد بولتے ہیں۔ اطبا اس لفظ کو ترنم کے ساتھ جب بولتے ہیں تو اطراف سے ہاتھ پاؤں مراد لیتے ہیں۔

ٹوٹ دل میں نقش سرو جو کھینچا ہم نے
دو اطراف ہو اتار جنم کو بھی — تحیر

اِطریفل۔ ایک قسم کی معجون۔ عربی۔ مذکر۔ قول فیصل۔ حکیموں کی اصطلاح۔ یہ معجون ہیلہ بلیلہ آملہ وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔ نزلہ و دیگر امراض دماغی میں مفید ہے۔ اطریفل زمانی اور اطریفل کشنیزی اس کی مشہور قسمیں ہیں۔

اَطعِمہ (اَ ط ع م ہ) بہت سے کھانے۔ عربی۔ طعام کی جمع۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ۔ دہلی۔

اِطفا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ غیر فصیح۔

ع — طالب اطفائے نور اللہ کرد

اَطفال۔ بہت سے بچے۔ عربی۔ طفل کی جمع۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ دہلی۔

جانے دو بچے نہر پہ تم صلح کی ہے چاہ
پیاسے شب ہفتم سے ہیں اطفال شہنشاہ — دبیر

قول فیصل۔ عوام سمجھ لیتے ہیں مگر بولتے نہیں، خواص بولتے ہیں۔ مرثیہ میں اس لفظ کا استعمال بہت کثرت سے ہے

اطلاع۔ آگاہی۔ خبر۔ عربی۔ مصدر۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص، عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

درد جگر کی جب نہ ہوئی دل کو اطلاع
پھر خاک ہو گی اس بت قاتل کو اطلاع — جلیل

قول فیصل۔ اردو زبان میں یہ لفظ اس قدر عام ہو کر کسی حد تک اردو کہنا بھی بیجا نہ ہوگا۔ بشرطیکہ بغیر ترکیب کے بولا جائے یا لکھا جائے۔

اطلاعاً۔ از روئے اطلاع۔ بطور اطلاع۔ عربی فصیح رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ پرسوں آپ کے بھتیجے کی شادی ہے اطلاعاً عرض ہے۔

اطلاع بھیجنا۔ اطلاع کرنا (دیکھیے اطلاع)

محل صرف۔ اگرچہ زبانی کہہ دیا گیا ہے لیکن تحریری اطلاع بھیجنا بھی ضروری ہے

اطلاع پانا۔ (اطلاع ملنا) (دیکھیے اطلاع)

محل صرف۔ تم جس وقت اطلاع پاؤ فوراً چلے آنا۔

اطلاع دینا۔ اطلاع کرنا (دیکھیے اطلاع)

زباں ہو کیفیت مطلب جو ہمارا [illegible] کی اطلاع تصدق [illegible]

اطلاع کرنا۔ اطلاع دینا۔ اردو (دیکھیے اطلاع) ؎

کی ہو یاران عدم کو حال دل کی اطلاع
نامہ اپنا شاہبال طائر بسمل میں ہے — ناسخ

اطلاع ملنا۔ اطلاع پانا۔ اردو (دیکھیے اطلاع)

محل صرف۔ کامیابی کی اطلاع ملتے ہی کہ طالب علم خوشی سے پاگل ہو گیا۔

اطلاع نامہ۔ اطلاعی تحریر جو عدالتوں سے مدعی یا مدعا علیہ کے کسی مقدمہ کے سلسلہ میں جاری کی جائے۔ اردو فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد

اطلاع ہونا۔ اطلاع ملنا۔ اردو۔ (دیکھیے اطلاع)

محل صرف۔ جھگڑے کی اطلاع ہوتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔

اطلاعی۔ بطور اطلاع۔ اردو (دیکھیے اطلاع)

محل صرف۔ قتل کی اطلاعی رپورٹ تھانے میں درج کرا دو۔

اطلاق۔ کھولنا۔ آزاد کرنا۔ مجازاً ایک چیز کا دوسری چیز پر حمل کرنا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

رہ گئے جو زخم جدائی کا
اس پہ اطلاق بیوفائی کا　　عشق

اطلس۔ ایک قسم کا چمکیلا ریشمی کپڑا۔ عربی۔ مؤنث فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد۔

تن پر اپنے اے جنوں ہر گز نہ الکوں گا
وحشیوں کو زرد اطلس کا لبادہ چاہیے۔　　تبسم

آتش نے مذکر بھی نظم کیا ہے سہ

عیب عریانی چھپا کر کیا قیامت کیجیے
اطلس بہت آسماں صرف قبا ہو جائے گا　　آتش

اطمینان۔ دلجمعی۔ ڈھارس۔ خاطر جمعی۔ بے فکری تسلی۔ تشفی۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص و عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ظلم غالب ہے وہ اطمینان سب کو ہو گیا
شاید پر ہم کر نہیں کر سکتا ہے کچھ بیاں　　نسیم

قول فیصل۔ یہ لفظ بھی اردو کہے جانے کا مستحق ہے کیونکہ دنیا بولتی ہے۔

اطمینان دلانا۔ مطمئن کر دینا۔ بے فکر کر دینا۔ اردو۔ (دیکھیے اطمینان)

محل صرف۔ بیمار کو ڈاکٹر نے ایسا اطمینان دلایا کہ اس کا چہرہ بحال ہو گیا۔

اطمینان رکھنا۔ مطمئن رہنا۔ اردو (دیکھیے اطمینان) محل صرف۔ آپ اطمینان رکھیے۔ میں آپ ہی کی طرف سے گواہی دوں گا۔

اطمینان کرنا۔ مطمئن ہونا۔ اردو (دیکھیے اطمینان)

محل صرف۔ دشمن پر اطمینان کرنا جہالت ہے۔

قول فیصل۔ اطمینان کر دینا بھی بولتے ہیں جو متعدی ہے یعنی دوسرے کو مطمئن کر دینا۔

مدتیں گزریں کہ اطمینان ان کا کر دیا
نالۂ بے سود نے، فریاد بے تاثیر نے　　نسیم

اطمینان ہونا۔ مطمئن ہونا۔ اردو۔ (دیکھیے اطمینان)

محل صرف۔ مقدمے میں کامیابی کی خبر سن کر دل کو اطمینان ہوا۔

اطوار۔ بہت سے طریقے۔ طور۔ عربی۔ طور کی جمع مذکر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

یہ سنتے ہی نکھر آگیا وہ مرد خوش اطوار
معشوق کے قدموں پہ گرا دوڑ کے اک بار　　انیس

قول فیصل۔ اطوار اچھے ہونا۔ ٹھیک ہونا۔ درست ہونا۔ خراب ہونا۔ بگڑ جانا۔ وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

اطہار۔ بہت سے صاحب طہارت۔ عربی۔ بصفت مذکر طاہر کی جمع۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

محل صرف۔ رسول کی آل اطہار قابل تعظیم ہے

اطہر۔ بہت پاک۔ عربی۔ طاہر کا اسم تفضیل غیر فصیح

توبہ کر لے بادۂ اطہر تو نہیں ہے
کچھ پیر مغاں ساقی کوثر تو نہیں ہے　　وزیر

قول فیصل۔ تنہا استعمال غیر فصیح ہے۔ نظم میں اور ترکیب کے ساتھ شعراء نے استعمال کیا ہے۔

ارشاد کیا احمد مختار نے ہنس کر
لے آ کر نواسا ہے مرا طاہر اطہر　　انیس

اظلم۔ بہت بڑا ظلم کرنے والا۔ عربی۔ ظالم کا اسم تفضیل۔ عربی۔ غیر فصیح۔

تجھ کو ایسا نہ جانتے تھے ہم
جو کیا تو نے ہم سے وہ اظلم　　عشق

قول فیصل۔ اس کا صرف ظالم کے ساتھ بھی ہوتا ہے "ظالم اظلم"

تھا خوف نہیں ظالم اظلم کے غضب سے
اٹھواتے تھے سلام اگر وہ کہتے تھے ادب سے　　انیس

اظہار۔ ظاہر کرنا۔ عربی۔ مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قدموں سے لپٹ کے کہا یا سید ابرار
اس جلدی کے جانے کا سبب کیجیے اظہار　　انیس

قول فیصل۔ گواہی کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

پوری زدوں نے مار دل کے بچہ کو
کوئی اظہار میں ثابت نہ ٹھہرا　　سحر

اس کا صرف کرنا، دینا اور لینا کے ساتھ ہے

ع کیا اس دوست نے وہ سب اظہار
کچھ کہ جس کے کچھ نگار پگار
منصف نے سنا پکڑ بلایا
لے کے اظہار ساتھ لایا　　حور دلہن

اظہر۔ بہت واضح۔ ظاہر تر۔ عربی۔ غیر فصیح۔

اظہر من الشمس۔ آفتاب سے زیادہ واضح۔ عربی جملہ۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ جو بات اظہر من الشمس ہو اس سے انکار کون کر سکتا ہے

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

اعادہ۔ پھیرنا۔ پلٹانا۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قبر پر وہ آئے ہم زندہ ہوئے نئے فلسفی
دیکھنا معدوم کا کیونکر اعادہ ہو گیا　　ناسخ

قول فیصل۔ کسی بات کو دہرانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں سہ　دل کا اس شوخ سے ہر بار تقاضہ کیسا
بات جو ہو چکی پھر اس کا اعادہ کیسا　　قلق

صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

اعتدال پیدا کرنا۔ کسی چیز میں برابری پیدا کرنا۔ اردو۔ (دیکھیے اعتدال)

اعتدال ہونا۔ برابری ہونا۔ اردو۔

محل صرف۔ ہر چیز میں اعتدال ہونا چاہیے زیادتی ہر چیز کی بری ہوتی ہے۔

اعتراض۔ عیب نکالنا۔ شبہ کرنا۔ نکتہ چینی عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ مذکر

ہوئی کلام کی اصلاح نکتہ چینی سے
بڑا سلوک کیا جس نے اعتراض کیا

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفی نے حسب ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔ حائل ہونا۔ روک۔ عذر۔ انکار۔ کسی بات قباحت میں پیش کرنا۔ روگردانی۔ حجت۔ مخالفت۔ اس کی جمع اعتراضات اردو میں واو۔ نون کے ساتھ ہے (اعتراضوں)

اعتراض اُٹھانا۔ اعتراض وارد کرنا۔ اردو۔

دعویٰ ہی جار حد میں تقدر رائج کیوں کلام اپنا
اٹھا کے اعتراض غیر کو سنگ بٹھاتے ہیں ہیر

اعتراض اُٹھائے نہ اُٹھنا۔ ایسا عیب نکالنا جس کا جواب نہ بن پڑے۔ اردو۔

اعتراضات کی بوچھار کرنا۔ پے در پے اور مسلسل اعتراضات کرنا۔ اردو۔

محل صرف۔ میں نے آپ جو اعتراضات کی بوچھار کی تو میاں تقریر کرنا بھول گئے۔

اعتراض جھاڑنا۔ اعتراض کرنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ اُن کے شعر پر میں نے ایسا اعتراض جھاڑ دیا کہ جواب دیتے نہ بنا۔

قول فیصل۔ صرف عوام کی زبان۔

اعتراض جڑنا۔ اعتراض کرنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی

محل صرف۔ تم نے تو بات کرنا دشوار کر دیا۔ ادھر بات کی اور اعتراض جڑ دیا۔

قول فیصل۔ عوام زیادہ بولتے ہیں۔ کبھی کبھی خواص کی زبان پر بھی آجاتا ہے۔

اعتراض کرنا۔ عیب نکالنا۔ اردو۔ دیکھیے (اعتراض)

سب کا نکلے گا ترے لعل لبن پر اعتراض
زلف ہی کرتی تو کیا شک ختن پر اعتراض — نظر شاہ

اعتراض نکالنا۔ عیب نکالنا۔ اردو۔ دیکھیے (اعتراض)

سب نو لیں گے ترے لعل لبن پر اعتراض
زلف ہی کرتی تو کیا شک ختن پر اعتراض — نظر شاہ

قول فیصل۔ یہ صرف سوائے اس مثال کے اور کسی شاعر کے کلام میں نظر سے نہیں گزرا

اعتراض وارد کرنا۔ اعتراض کرنا۔ اردو۔ دیکھیے (اعتراض)

محل صرف۔ یہ تم میں بڑا عیب ہے۔ پوری بات نہیں سنتے اور اعتراض وارد کر دیتے ہو

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

اعتراضوں کی بوچھار۔ دیکھیے (اعتراضات کی بوچھار)

اعتراض ہونا۔ کسی کا اعتراض کرنا۔ اردو۔ دیکھیے (اعتراض)

اعتراف۔ ماننا۔ تسلیم کرنا۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

وہ شوق سے جو چاہے سزا دیں عشق کی
دیکھ کر اعتراف ہو لیے قصور کا — حسرت

قول فیصل۔ خواص کے بولنے کا لفظ ہے۔

اعتقاد۔ دل میں مضبوطی کے ساتھ کوئی بات قائم ہونا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی بصورت ہمدرد۔

کام اک کام کو بتکدے کا اعتقاد
ایک جی کی طبیعت اپنا اپنا اعتقاد — تسلیم

اعتقاد اُٹھ جانا۔ عقیدہ جاتا رہنا۔ اردو۔ دیکھیے (اعتقاد)

اعتقاد اب دنیا سے ہمارا اُٹھ گیا
منہ میں بیٹھے دو زبانیں لیکن کیا بھروسا ہے

قول فیصل۔ اعتقاد اٹھنا بھی بولتے ہیں۔

اعتقاد بیٹھنا۔ عقیدہ جمنا۔ اردو۔ غیر فصیح

تخت پر بیٹھا ہے جس پر اعتقاد
اُٹھ گیا اب دل سے اپنے اعتقاد — اسلام

قول فیصل۔ شعر مذکور تو درست ہے لیکن بولنا غیر فصیح ہے۔ اعتقاد کا استعمال مختلف صورتوں سے ہوتا ہے۔ اعتقاد پیدا ہونا۔ یہ غیر فصیح ہے۔ اعتقاد ٹھیک ہونا یہ فصیح ہے۔ اعتقاد جاتا رہنا۔ یہ فصیح ہے۔ اعتقاد جمنا۔ فصیح ہے۔

یہ وہ کلام نہیں ہے یہ وہ بیاں نہیں
ذکیہ تمہارا سب سے اعتقاد اہل ہند — داغ

اعتقاد درست ہونا۔ یہ فصیح ہے اور استعمال کرنا کے ساتھ بھی آتا ہے۔ اعتقاد رکھنا فصیح ہے۔ اعتقاد ضعیف ہونا فصیح ہے۔ اعتقاد کرنا غیر فصیح ہے کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے جو فصیح ہے۔ اعتقاد کمزور ہونا فصیح ہے۔ اعتقاد کم ہونا فصیح ہے۔ اعتقاد مضبوط ہونا فصیح ہے۔ اعتقاد میں فرق آنا۔ یہ بھی رائج ہے۔

اعتکاف۔ [illegible] اپنے کو باز رکھنا عبادت کے لیے مسجد میں گوشہ نشین رہنا۔ گوشہ نشینی عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

کسی حسین کو چھپ چھپ کے دیکھنا منظور
اسی غرض سے ہے یہ اعتکاف زاہد کا — تسلیم

اعتکاف سے نکلنا۔ اعتکاف ختم کرنا۔ اردو

محل صرف۔ عید کا چاند دیکھ کر اعتکاف سے نکلنا چاہیے تھا

اعتکاف کرنا۔ شرائطِ اعتکاف کے ساتھ گوشہ نشین ہونا۔ اُردو۔ ؎

بھوؤں کے دھیان میں ہم پاؤں توڑ کر بیٹھے
جو اعتکاف کیا بھی تو جا کے کعبے میں — جرأت

اعتکاف میں بیٹھنا۔ اعتکاف کرنا۔ اُردو

بیٹھا ہو اعتکاف میں کیا زاہد مکّار
تا توڑ کے کرے سیر خرابات چند روز — مجروح

اعتماد۔ [illegible]۔ بھروسا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

پھر لے ہم سے رُخ اس بادشاہِ خوباں کا
کچھ اعتماد نہیں ہے مزاجِ سلطاں کا — برق

قول فیصل۔ اس کا استعمال حسبِ ذیل طریقوں سے کیا جاتا ہے جیسے اعتماد اُٹھ جانا۔ (بھروسا نہ رہنا) اعتماد پیدا ہونا (کسی پر بھروسا ہونا) اعتماد جمانا (بھروسا جما رہنا) اعتماد کرنا یا ہونا (بھروسا کرنا یا ہونا)

اعتنا۔ [illegible]۔ توجہ۔ پروا۔ عربی۔ مؤنث فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ دہلی۔ ؎

نہ اعتنا نہ حضرت کی تعظیم کی
نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی — امیر

اعجاز۔ [illegible] معجزہ۔ خرقِ عادت جو انبیاء اور ائمہ علیہم السلام سے ظہور میں آئے۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ دہلی۔

زندہ مسیحا سے ہوا کشتۂ اُلفت
مُردوں کو جلانا تو کچھ اعجاز نہیں تھا — داغ

اعجاز بیان۔ ایسا شخص جس کی بات بیان معجزہ کا سا اثر ہو۔ فارسی ترکیب۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک اہل لکھنؤ دہلی۔ ؎

تو وہ اعجاز بیاں ہے کہ تری محفل میں
شرم سے صورتِ مریم ہے مسیحا خاموش — ناسخ

اعجاز بیانی۔ پُرتاثیر گفتگو۔ فارسی ترکیب۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

وہ سُوکھے ہوئے ہونٹ وہ اعجاز بیانی
دکھلا کے زباں مانگتے تھے پیاس میں پانی — انیس

اعجاز دکھانا۔ معجزہ دکھانا۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی۔

کام کرتی رہی وہ چشمِ فسوں ساز اپنا
لبِ جاں بخش دکھایا کیے اعجاز اپنا — آتش

قول فیصل۔ اسی محل پر انھیں معنوں میں فارسی ترکیب کے ساتھ اعجاز نمائی مستعمل ہے۔

اعجاز رقم۔ ایسا خوشنویس جس کی مثال نہ ہو۔ فارسی ترکیب۔ **قول فیصل۔** ایک خوشنویس قدیم زمانے میں گزرے ہیں جن کو یہ خطاب دیا گیا تھا۔ اُن کے قطعات اب تک بعض اہلِ ذوق کے یہاں موجود ہیں۔

اعجاز کھلنا۔ معجزہ ظاہر ہونا (دیکھیے اعجاز دکھانا)

تاکہ تجھ پر کھلے اعجاز ہوائے صیقل
دیکھ برسات میں سبز آئینہ کا ہو جانا — غالب

اعجاز مسیحائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جس سے مُردہ زندہ ہو جاتا تھا۔ فارسی ترکیب۔ فصیح رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

مارا شترِ بار شترِ بار زندہ کر دیا
پھر بھی دعویٰ اعجازِ مسیحائی نہیں — رشک

قول فیصل۔ حضرت عیسیٰ کے خصوصی معجزات یہ تھے کہ مبروص و مجذوم مکمل صحت پا جاتے تھے اور آپ مُردہ پر ٹھوکر لگا کر قُم بِاِذنِ اللہ کہہ کر کہ خدا سے زندہ کر دیا کرتے تھے۔ آپ کے زمانے میں چونکہ حکمائے یونان کا علم و فن اپنے انتہائی کمال کو پہنچا ہوا تھا لہٰذا پروردگارِ عالم نے آپ کو ایسے معجزے عطا فرمائے (یعنی مبروص و مجذوم کا اچھا کرنا) جس پر حکمائے یونان قادر نہ تھے۔

اُعجُوبہ۔ اُ ع جُ وْ بَ ہْ۔ عجیب۔ الوکھا۔ نادر۔ عربی۔ غیر فصیح۔ ؎

ساق سیمیں شاخِ اعجوبہ ہو باغِ حسن میں
انگلیاں انگور کی ہیں سیب ترکی ایڑیاں — ناسخ

قول فیصل۔ اُردو زبان میں عجوبہ مستعمل ہے۔ ایک درخت کو بھی کہتے ہیں جس کے پتّے کا عرق کان کے درد وغیرہ میں مفید ہے۔

اَعدا۔ [illegible]۔ بہت سے دشمن۔ عدو کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

اعدا کی زبانوں پہ یہ حیرت کی تھی تقریر
حضرت یہ رجز پڑھتے ہیں تولے ہوئے شمشیر — انیس

قول فیصل۔ اس لفظ کا استعمال مرثیوں میں بہت کثرت کے ساتھ ہوا ہے۔

اَعداد۔ [illegible]۔ گنتی۔ عدد کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ ؎

یار کی چینِ جبیں سے خوف کرنا چاہیے
منتشر اس عشق میں فنا کے اعداد ہیں — بحر

اعراب۔ حرکات۔ زیر۔ زبر۔ پیش۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک۔ خواص لکھنؤ دہلی۔

موئے خطِ رُخ نہ تھے زیر و زبر
مصحفِ رخسار میں اعراب تھے — زاہد علی

اعراب دینا۔ زیر۔ زبر۔ پیش لگانا۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محلِ صرف۔ قرآن مجید کی کتابت میں اعراب دینا ضروری ہے۔ انھیں معنوں میں اعراب لگانا بھی بولتے ہیں۔

اعراب۔ [illegible]۔ بہت سے عرب۔ عرب کی جمع۔ عربی۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ اُردو میں اعرابی بھی مستعمل ہے جس کے

سنی عرب کا صحرا نشین۔

اِعراض۔ [illegible] چشم پوشی۔ روگردانی۔ عربی۔ مصدر۔ غیر فصیح۔

جو دلبر نے اغماض مجھ سے کیا
مرے دل نے اعراض مجھ سے کیا — تجمل حسین خاں

قول فیصل۔ عربی داں حضرات بولتے ہیں وہ بھی بہت کم۔

اَعراف۔ [illegible]۔ دوزخ اور بہشت کا درمیانی ایک مقام۔ عربی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

کچھ غم ہجر تو کچھ وصلت دلبر کی خوشی
جب تلک میں رہا میرے لیے اعراف رہا — قمر

قول فیصل۔ قرآن مجید کا ایک سورہ بھی ہے جو آٹھویں پارہ سے شروع اور نویں پارہ میں ختم ہوتا ہے۔

اَعزّا۔ [illegible]۔ بہت سے عزیز۔ عزیز کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔ محل صرف۔ شادی بیاہ اور غمی کے موقع پر تمام اعزا اقارب جمع ہو جاتے ہیں۔

اِعزاز۔ [illegible]۔ عزت دینا۔ عزت۔ رتبہ۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

پوچھا جو مجھے آپ نے کی بندہ نوازی
نامہ جو لکھا آپ نے اعزاز بڑھایا — تسنیم

قول فیصل۔ اس کا استعمال بڑھنا پیدا کرنا گھٹنا ہونا اور کرنا کے ساتھ ہے۔

اعزازی۔ باعتبار عزت۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف۔ میں آپ کو اپنی انجمن کا عمومی ممبر نہیں بلکہ اعزازی ممبر بنانا چاہتا ہوں۔

اَعصاب۔ [illegible] پٹھے۔ یہ ایک قسم کی ڈوریاں سی ہوتی ہیں جو دماغ سے یا حرام مغز یا عصبی عقدوں سے نکل کر جسم میں پھیلے ہوتے ہیں۔ ان کی کئی قسمیں ہیں۔ عصب کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ علم طب کی اصطلاح۔

اعصاب حاسّہ۔ وہ اعصاب جن کے وسیلے سے انسان کو سونگھنے دیکھنے اور چکھنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اصطلاح طب۔

اعصاب حرکت۔ حرکت دینے والے پٹھے جن کے ذریعہ اختیاری عضلات وغیرہ کو حرکت دی جاتی ہے۔ اصطلاح طب۔

اعصاب حِس۔ حس کے پٹھے جن کے ذریعہ سردی گرمی سختی اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ طبی اصطلاح۔

اعصاب دماغیہ۔ وہ پٹھے جو دماغ سے نکلتے ہیں۔ اصطلاح طب۔

اعصاب شرکیہ۔ اعضا میں ہمدردی یا شرکت پیدا کرنے والے پٹھے۔ اصطلاح طب۔

اعصاب ظہریہ۔ پشت کے پٹھے۔ اصطلاح طب

اعصاب عَجُزیّہ۔ سرین کے پٹھے۔ اصطلاح طب

اعصاب عُنقیہ۔ گردن کے پٹھے۔ اصطلاح طب

اعصاب قَطَنیہ۔ کمر کے پٹھے جو کمر کے مقام پر حرام مغز سے نکلتے ہیں۔ یہ پانچ جوڑے ہیں۔ اصطلاح طب

اعصاب مُرکّبہ۔ مرکب پٹھے جو حس و حرکت کے اعصاب کے باہم ملنے سے بنتے ہیں۔ اصطلاح طب۔

اعصاب نُخاعیّہ۔ حرام مغز کے پٹھے جو ۳۱ جوڑے ہیں۔ اصطلاح طب۔

اَعضا۔ [illegible]۔ بدن کے اجزا۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ عربی۔ عضو کی جمع۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

ہجر میں ٹوٹتے ہیں سب اعضا
ہر شب وصل مومیائی ہے — قلق

اعضائے انسانی۔ جسم انسان کے اجزا۔ فارسی ترکیب

اعضائے تناسل۔ مرد کا عضو مخصوص۔ بدن۔ ذکر۔

قول فیصل۔ صحیح عضو تناسل ہے۔ عوام اور جہلا کثرت سے اعضائے تناسل بولتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔

اعضا ٹوٹنا۔ جسم کے حصوں میں درد سا ہونا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ عوام (ہاتھ پیر ٹوٹنا) اور خواص (اعضا شکنی) بولتے ہیں۔

اعضائے رئیسہ۔ دل۔ جگر۔ دماغ۔ فارسی ترکیب۔ طب کی خاص اصطلاح

اعضا شکنی۔ (دیکھیے اعضا ٹوٹنا)

اعظم۔ [illegible] بہت بڑا۔ عظیم کا افعل التفضیل۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

بام پر جب ہوا اک رشک پری کو دیکھا
رخ دیوانہ سپر قسمت کب اعظم ہے — آتش

قول فیصل۔ زیادہ تر کسی دوسرے لفظ کے ساتھ مل کر صفت ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے جیسے نیر اعظم عرش اعظم وغیرہ۔

اَعقاب۔ پسماندگان۔ آل اولاد جو باپ کے مر جانے کے بعد باقی رہے۔ عربی۔ عقب کی جمع۔

قول فیصل۔ عربی داں طبقہ بولتا ہے شعر میں کم آیا ہے۔

اِعلان۔ [illegible]۔ ظاہر کرنا۔ اظہار۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

یہ زیبائی بھی سنی آج دیکھیں کہ کرنے
حسن پیدا کر دیا ہے نون کے اعلان نے — آتش

قول فیصل۔ شہرت کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

قتل مجھ کو کیا اچھا ہوا احسان ہوا
پر برا ہوگا ترے حق میں جو اعلان ہوا — قمر

اشتہار کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے جیسے اکثر اخبار یا کتابوں کے اخیر صفحے پر عوام کو کسی ضروری بات

قول فیصل۔ شعرائے لکھنؤ و دہلی نے اغیار بمعنی رقیب بہت زیادہ استعمال کیا ہے۔ اغیار سے وہ لوگ مراد لیتے ہیں جو اپنے محبوب کے عاشق ہوں، جنھیں رقیب بھی کہتے ہیں۔ شعرائے ایران نے بھی ان معنوں میں بکثرت استعمال کیا ہے۔ انھیں کی تقلید کرتے ہوئے شعرائے ہند بھی استعمال کرتے ہیں۔

اُف۔ اوہ۔ آہ۔ تکلیف یا صدمہ کے وقت کبھی یہ کلمہ منھ سے نکلتا۔ عربی۔ مؤنث۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔ عورت۔ مرد۔

بجھے دل میں بھی آگ جلتی رہی
دھوئیں کے عوض اُف نکلتی رہی — جلال

قول فیصل۔ اب اردو بھی ہے۔ شعرائے لکھنؤ و دہلی نے ہمیشہ مؤنث نظم کیا ہے۔ داغ دہلوی کا شعر ؎

اُف نہ کی ہم نے تہِ تیغِ جفائے ظالم
اس سے بڑھ کے رہِ تسلیم و رضا کون سی ہو

صرف آتش لکھنوی کا ایک شعر ایسا ملا جس میں مذکر نظم کیا ہے ؎

سوزشِ دل سے زباں کو نہ ہوئی آگاہی
اُف کیا ہم نے نہ منھ سے نہ کبھی راز کھلا

ممکن ہے "اُف کی" نظم کیا ہو، کتابت کی غلطی سے "اُف کیا" چھپ گیا ہو۔

اِفادہ۔ فائدہ۔ نفع۔ فائدہ پہنچانا۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج، مشترک۔ خواص لکھنؤ و دہلی۔

؎ جو کہ جس نے کیا اچھا برا جانے دیا
دوست دشمن مجھ کو دونوں سے افادہ ہو گیا

قول فیصل۔ کچھ عرصہ سے افادی، افادیت، کا کافی رواج ہو گیا ہے ان کو اردو کہنا حق بجانب ہے۔ افادہ کے معنوں میں افادت بھی نظم کیا گیا ہے ؎

حل ہوتے ہیں عقدے علما و فضلا کے
جو بات ہو تعلیم و افادت کے برابر — منیر

عربی زبان کے اعتبار سے صحیح ہے لیکن اردو کے اعتبار سے غیر فصیح ہے۔

اُف اُف کرنا۔ آہ آہ کرنا۔ کراہنا۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔ عورت۔ مرد۔

محل صرف۔ درد سر کے مارے غریب دیر سے اُف اُف کر رہا ہے کوئی خبر نہیں لیتا۔

افاقہ۔ تکلیف میں تخفیف۔ مرض میں کمی۔ آرام۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج، مشترک، خواص لکھنؤ و دہلی۔

راحت شب و روز علاقہ بے ہو گا
فاقہ جو کروں گی تو افاقہ بے ہو گا — انیس

اُفتاد[1] اتفاقیہ، سانحہ۔ فارسی۔ مؤنث۔ فصیح، رائج، مشترک، عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔ عورت۔ مرد۔

؎ نہیں معلوم کیا پڑی افتاد
کر فراموش کی ہماری یاد — شوق

اُفتاد[2] ابتدا، خلقت، فطرت، (دیکھیے افتاد[1])

محل صرف۔ وہ مجبور ہیں کیونکہ ان کی طبیعت کی افتاد ہی ایسی ہے۔

اُفتاد اُٹھانا۔ مصیبت برداشت کرنا۔ اردو (دیکھیے افتاد[1])

؎ مر کے بھی اٹھائیں ہیں افتادیں یہ خاک
اب ہو مرا غبار زمیں سے بلند خاک! — شوق

اُفتاد پڑنا۔ اتفاقیہ حادثہ پیش آنا۔ اردو (دیکھیے افتاد[1])

؎ ایسی افتاد کبھی یار پڑی ہووے زنہار
جیتے جی اس سے رو ٹھ کر اکثر چھوٹے

قول فیصل۔ بنیاد قائم ہونا کے معنی میں جیسے حسن رضا کے مزاج کی افتاد ایسی پڑی تھی کہ اپنے ہی گھر بیا سب سے بگاڑ تھا (نبات النعش)

اُفتادگانِ خاک۔ گرے ہوئے، خاک نشیں سے کنایہ، فارسی ترکیب، رائج، مشترک خواص لکھنؤ و دہلی

؎ افتادگانِ خاک کو پابوسی کا ہے شوق
رکھنا قدم زمیں پہ ذرا یار دیکھ کر — نسیم

اُفتادگی۔ عاجزی، خاکساری۔ اردو۔ مؤنث (دیکھیے افتاد[1])

؎ جو کرے احسان اس کو چاہیے افتادگی
پیش پائے شمع دیکھا تو سر گل گیر کر — ناسخ

قول فیصل۔ یہ لفظ فارسی ہے لیکن مذکورہ معنوں میں اردو ہو گیا ہے۔ فارسی میں اس کے معنی افلاس کے ہیں۔

اُفتادہ۔ ناکارہ۔ غیر مزروعہ۔ غیر آباد۔ اردو۔ (دیکھیے افتاد[1])

؎ آسماں سے ہو توقع کیسے سرسبزی کی
ہوں علاقۂ افتادہ میں جو نہ اٹھی بہتان سے — آتش

اُفتادہ ہونا۔ افتاد پڑنا۔ اردو (دیکھیے افتاد[1])

کیسی افتاد ہو خدا جانے
حال تقدیر کوئی کیا جانے — شوق

اُفتاں خیزاں۔ گرتے پڑتے، بدحواسی کی حالت میں، اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ و دہلی

محل صرف۔ میں بہت تیزی سے افتاں خیزاں حکیم صاحب کے یہاں پہنچا مگر افسوس کہ ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔

قول فیصل۔ فارسی میں افتان و خیزان بولتے ہیں، اردو میں کثرتِ استعمال سے افتاں خیزاں رہ گیا۔

اِفتتاح۔ کھولنا۔ شروع کرنا۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج، مشترک۔ عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔

[illegible] افتتاح ہوا۔ [illegible] کا افتتاح ہوا

قول فیصل۔ [illegible]

بادشاہ کا نام جو ایران کے کیانی بادشاہوں سے ایک عرصہ تک لڑتا رہا۔ نتیجہ میں کیخسرو بن سیاوش کے عہد میں مارا گیا۔ ؎

خونِ سیاوش اک دن دکھلائے گا خرابی
اس ظلم کا عوض لے افراسیاب ہوگا — صبا

قول فیصل۔ طلسم ہوشربا میں جادوگروں کا سب سے بڑا بادشاہ جو کماؤں کے سب سے بڑے سردار صاحبقراں سے لڑتا رہا۔

افراط [illegible]۔ زیادتی۔ فراوانی۔ کثرت۔ بہتات۔ عربی۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی عورت۔ مرد۔

؎ وہ تیغ تیز دشمنِ جاں قاتلوں کی تھی
افراط دن میں چار طرف کی لوں کی تھی — ترنم

افراط و تفریط۔ بڑھانا گھٹانا۔ زیادہ کرنا کم کرنا۔ ہر دو عربی مصدر۔ واو عاطفہ فارسی۔ مؤنث۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

مستعمل صورت۔ اعتدال دنیا پسند کرتی ہے۔ افراط و تفریط صاحبانِ عقل کا کام نہیں۔

افروختہ۔ روشن۔ بھڑکا ہوا۔ مجازاً غصہ میں بھرا ہوا۔ آگ بگولا۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔

؎ افروختہ تھا صورتِ گل چہرۂ روشن
جاں آئینے میں عکس سے پھولا ہو گلشن — نسیم

قول فیصل۔ مذکورۂ بالا صورت میں افروختہ کا صرف فصیح ہے لیکن ظفر شاہ کے شعر میں ؎

مجھ کو وہ افروختہ جس دم تو آنکھے رو برو
جو ظفر کیا تیز آتش کا منہ پھر جائے گا

جس طرح روشن ہونا کے معنی میں صرف ہوا ہے، یہ غیر فصیح ہے۔ مجاز الغصہ کے معنی میں فصحا زیادہ تر برافروختہ بولتے ہیں۔

افروختہ کرنا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔ (فقرہ) تم نے اُن کو چھیڑ چھیڑ کر اور افروختہ کر دیا۔ (امیر اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر برافروختہ فصیح ہے۔ تنہا افروختہ کا صرف غیر فصیح ہے۔ اسی طرح افروختہ ہونا کے مقابلہ میں برافروختہ ہونا فصیح تر ہے۔

اُف رے۔ [illegible]۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی عورت۔ مرد۔

؎ اُف رے عیار، اُف رے خود مطلب
یاد کیا کیا لگاوٹوں کے ہیں ڈھب — حق

قول فیصل۔ کسی چیز کی زیادتی ظاہر کرنے میں بطور مبالغہ کہتے ہیں۔ لکھنؤ اور دہلی کے شعرا و نیز متقدمین نثر نویسوں نے زیادہ تر اس کا لحاظ کیا ہے کہ مذکر کے ساتھ "رے" اور مؤنث کے ساتھ "ری" کا استعمال کیا ہے۔ چنانچہ رند لکھنوی کا شعر ؎

سوزِ غمِ فراق کی اُف رے ری حرارتیں
اُدھے کی طرح سنہ میں زباں تک پگھل گئی

بعض شعرائے دہلی نے اس کا التزام ضروری نہیں سمجھا ہے جیسے ذوق ؎

[illegible] تری نکہت، اُف ری تیزی
واہ رے تیرا تبختر، تیری اب بے نخوت — ذوق

تمام شعرائے لکھنؤ اس کا التزام ضروری سمجھتے تھے۔ اور اب بھی سمجھنا چاہیے۔ بعض شعرا نے انھیں معنوں میں صرف اُف بھی کہا ہے ؎

اُف ترے کشتہ کا سوزِ دل کہ عالم سنگ بھی
گر زیر اس کی دہ با تشیر تک جلتا ہوا — ظفر شاہ

افریقہ۔ کرۂ زمین کے حصوں میں سے ایک حصہ کا نام۔ کرۂ ارض کے نصف شرقی حصہ میں جنوب و مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس کا رقبہ ایک کروڑ پچاس لاکھ مربع میل ہے۔ آب و ہوا دنیا بھر سے گرم ہے۔ صرف دو موسم یعنی گرمی اور برسات ہوتے ہیں۔ [illegible] جو تین ہزار میل لمبا اور ایک ہزار میل چوڑا ہے [illegible] کی بادِ سموم سے جب ساحل شمالی [illegible] ہیں۔ بڑے بڑے [illegible] کی ریت میں [illegible]۔ اسکندریہ اس کا رونق دار شہر [illegible]۔

افزائش۔ زیادتی۔ کثرت۔ ترقی۔ فارسی۔ افزودن کا حاصل مصدر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

؎ غم کی ہر چند شبِ ہجر میں افزائش تھی
کاش اب بھی ادھر جاتی تو آسائش تھی — بحر

قول فیصل۔ صرف مؤنث بولتے ہیں۔ افزوں اور افزونی بھی زیادتی کے معنوں میں رائج ہے۔

افساد۔ [illegible] فساد پیدا کرنا۔ عربی مصدر۔ مذکر۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ اُردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

افسانہ ۱ [illegible]۔ داستان۔ قصہ۔ کہانی۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی عورت۔ مرد۔

؎ پھر تو اُن دل فگاروں نے باہم
چھیڑے افسانۂ مصیبت و غم — حق

افسانہ ۲۔ سرگزشت۔ روداد۔ (دیکھیے افسانہ ۱)

پوچھیے آپ سے اس کا افسانہ
کس پری رو کا ہے یہ دیوانہ — حق

افسانہ ۳۔ مشہور۔ (دیکھیے افسانہ ۱)

بیشتر احباب در یاد دیکھتے ہیں خواب میں
ہجر اپنا حال [illegible] عجب افسانہ ہوا

افسانہ ۴۔ غیر واقعی اور بے اصل بات۔ (دیکھیے افسانہ ۱)

؎ دولتِ دنیائے دنی کو وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا — [illegible]

؎ آنکھیں شتاب ہو آپ ہیں اس نور کے لیے
افسردہ دل ہیں آتش منظور کے لیے

قول فیصل۔ فارسی کا مشہور مصرع "افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را" چونکہ خاطر کے معنی دل کے ہیں اس لیے فصحا خاطر بھی انھیں معنوں میں بولتے ہیں۔ افسردہ خاطر اور افسردہ دل بھی مستعمل ہے۔

افسوس۔ (ā-fsōs) حسرت۔ دریغ۔ رنج۔ تاسف۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد۔

؎ تو جانے تو کیوں نہ آئے افسوس
افسوس افسوس ہائے افسوس — مرزا نسیم

قول فیصل۔ کبھی آہ اور ہائے کے مثل یہ کلمہ زبان پر آتا ہے۔ یہاں رنج کے معنی نہیں دیتا بلکہ حالت رنج کو ظاہر کرتا ہے۔

؎ ہیں بڑا ہچکا کہ گئی افسوس
جو تیرے جی میں آگئی افسوس — ذوق

قول فیصل۔ فارسی میں جہاں افسوس بولتے ہیں بغیر ہمزہ (فسوس) بھی بولتے ہیں لیکن اردو میں (فسوس) رائج نہیں۔ اہل ایران واو معروف بھی استعمال کرتے ہیں اور افسوس کو فانوس وطاؤس کا قافیہ قرار دیتے ہیں چنانچہ زلالی ایرانی کا شعر ہے۔

؎ ترا باید کہ شب بے درد افسوس
خیالش را فروزی شمع فانوس

اہل ایران کی تقلید کرتے ہوئے شعرائے لکھنؤ و دہلی نے بھی افسوس کو فانوس کا قافیہ قرار دیا ہے چنانچہ ناسخ کی غزل میں جس کا قافیہ طاؤس و فانوس ہے یہ شعر موجود ہے

؎ گل نہیں جز داغ حسرت بوستان دہر میں
میوہ پیدا ہوگی شجر میں بجز کف افسوس کا

قول فیصل۔ موجودہ دور میں افسوس کو طاؤس و فانوس کا قافیہ قرار دینا غیر فصیح سمجھا جاتا ہے اور متروک بھی۔

افسوس آنا۔ تاسف ہونا۔ ایک قسم کا ملال سا ہونا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد

؎ کبھی افسوس سے آتا کبھی رونا آتا
دل بیمار کے دو ہی ہیں عیادت والے — ذوق

افسوس دل کڑھتے ہیں۔ کسی چیز کو دل چاہے اور قدرت حاصل نہ ہو تو طرافت کے محل پر کہتے ہیں۔ اردو مقولہ۔ غیر فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔ فصحا استعمال عوام سمجھتے ہیں۔

افسوس رہ جانا۔ تاسف اور ترس باقی رہ جانا۔ حسرت نہ نکلنا۔ اردو (دیکھیے افسوس آنا)

؎ حسرت نہ نکلی وصل میں مشتاق وصل کی
افسوس رہ گئی تو یہ افسوس رہ گیا — رشک

افسوس صد ہزار افسوس۔ بہت زیادہ افسوس ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں۔ انتہائی افسوس۔ فارسی جملہ

؎ مر گیا میں ملا نہ یار افسوس
آہ افسوس صد ہزار افسوس — میر

قول فیصل۔ اسی محل پر افسوس صد افسوس اور افسوس ہزار افسوس بھی بولتے ہیں۔

افسوس کرنا۔ صدمہ کرنا۔ قلق ظاہر کرنا۔ اردو (دیکھیے افسوس آنا)

؎ نہ کیا تو نے ایک بار افسوس
حال پر میرے صد ہزار افسوس — درد

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات و امیر اللغات نے افسوس کرنا کی مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔

؎ حال پر اس کے کر کے کچھ افسوس
خاص اپنا عطا کیا ملبوس — مصحفی

شعر قابل پیش نہیں کیا جا سکتا تھا اس لیے کہ افسوس یہاں واو معروف ملبوس کا قافیہ ہے جو اس جگہ خارج از بحث ہے

افسوس کھانا۔ افسوس کرنا۔ غم کھانا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص دہلی عورت۔ مرد

؎ جب کبھی کرتے ہیں تم تھوڑے بیان احوال غم
ایک عالم اے ظفر افسوس ہی کھانے لگے

اہل لکھنؤ کے اعتبار سے غیر فصیح ہے کیونکہ یہاں کوئی نہیں بولتا۔

افسوس ہے۔ غم ہے۔ تاسف ہے۔ اردو (دیکھیے افسوس آنا)

؎ بس از کچھ دیر رو سلطان ذی جاہ
بڑا افسوس ہے تم نے گذر گاہ — مثنوی

قول فیصل۔ افسوس ہونا۔ غم اور تاسف ہونے کے معنوں میں بولتے ہیں جو رائج اور فصیح ہے۔

افسوں ۱۔ (a-fsūn) سحر۔ جادو۔ منتر۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

؎ کیا ہاتھ میں اس اپنی گیسو کو لگاؤں
افسوں نہیں آتا مجھے منتر نہیں آتا — امیر

افسوں ۲۔ فریب۔ مکر۔ حیلہ۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

محل عرفی۔ تم نے ابھی ایک ہی مکر دیکھا ہے۔ ابھی ایسے ہزاروں افسوں یاد ہیں۔

افسوں پڑھنا۔ منتر پڑھنا۔ اردو۔ غیر فصیح

؎ گرچہ سیاؤں نے پڑھا افسوں بہت لقا کے لیے
خون ہم جب ہوئے تب لکھا تعویذ
جس پری کا مجھے سایہ تھا نہ اترا لیکن
کام آیا نہ مرے واسطے گنڈا تعویذ — رشک

افسوں پھونکنا۔ منتر پڑھ کے پھونکنا۔ اردو۔ (دیکھیے افسوں ۱)

؎ پڑھا جو میرے وقت نزع تو نے منہ ہی منہ میں کچھ
تری تکبیر نے کچھ پڑھ کے افسوں دل پہ پھونکا — داغ

مُتنفّر ہو۔ مُرُوّتی، خلیفت رساں۔ فارسی ترکیب غیر فصیح۔ ؎

ہو اگر سحر بیاں دشمنِ افعی سیرت
قلم اپنا بھی عصائے کفِ موسیٰ ہو گا — ناسخ

اَفْغَانْ۔ شور، فریاد، نالہ۔ فارسی۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔

؎ اس قدر عشق میں نالہ و افغاں کی ہیں
یادِ محبوب تیرے طرزِ سخن بھول گئے — ناسخ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نے ہمیشہ تانیث نظر کیا ہے چنانچہ حضرت جلال اور مولوی شہید الدین احمد صاحب نے اپنے رسالوں میں افغان کو مونث ہی لکھا ہے باعتبار دہلی مذکر ہے ؎

بے سبب کیونکر لبِ تم پہ افغاں ہوگا
شورِ محشر سے بھرا اُس کا نمکداں ہوگا — [illegible]

تنہا استعمال ہونے پر نون غنہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہو لیکن تنہا لی کے ساتھ مستعمل ہے۔ زیادہ تر شور و افغاں، نالہ و افغاں مستعمل ہے۔ صاحبِ امیر اللغات نے افغاں پر قیاس کر کے اس کو مونث تسلیم کیا ہے افغان اگر نون کے اعلان کے ساتھ کہا جائے تو اس سے مراد ملک افغانستان کا باشندہ ہوتا ہے۔

افغانستان۔ ایشیا، ہندوستان کے شمال مغرب میں ایک خود مختار ملک ہے جس میں افغان قوم [illegible] یہ لوگ مسلمان ہیں [illegible]

[illegible]

کی جگہ۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

؎ زرد تو فلک تھا چہرۂ سُرخِ آفتاب کا
صحنِ اُفق بنا ہوا تختہ گلاب کا — انیس

اَفْکار (ع) انتشار، تردد، پریشانی۔ عربی۔ فکر کی جمع، مذکر۔ فصیح۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

؎ فارغ افکارِ دنیا سے، نجاتِ آزار سے
دی ہے مجھ کو یہ دو نعمتیں خوانِ توکل سے — آتش

اَفْکار (ع) شعر و سخن (فقرہ) یہ تو آپکا پرانا کلام ہے کچھ افکارِ تازہ سنائیے۔ (امیر اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر فکر زیادہ بولتے ہیں جیسے "فرمائیے کچھ تازہ فکر کی" افکار باعتبار لکھنؤ غیر فصیح ہے۔

اُف کر دینا۔ جلا کر خاک سیاہ کر دینا، تباہ و برباد کر دینا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

دو دشمنِ بزم نے گھر عدو تک اُف کر دیا
کیا دل ہی یاد وہ زلفِ خمیدہ تو مجھے — رشک

قول فیصل۔ لکھنؤ اور دہلی دونوں میں اس کا استعمال تھا چنانچہ آغا حجو لکھنوی کا شعر ؎

آتشِ ہجرِ صنم نے آہ آہ
گھر ہمارا [illegible] اُف کر دیا

لیکن اب متروک ہے جس وقت اس کا استعمال کثرت سے تھا عورتیں بھی زیادہ بولتی تھیں۔ مذکر مونث دونوں [illegible]

اَفْگار۔ مجروح، زخمی، چاک چاک۔ فارسی۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

؎ جو ہجر کے ذرا نے تھے شیر دل افگار
اب [illegible] وفادار — رشک

قول فیصل۔ صفت کی صورت میں اس کا استعمال زیادہ ہے جیسے دل افگار، جگر افگار۔

اِفْلاس۔ [illegible] مفلسی، پریشانی، تنگدستی۔ عربی۔ مصدر، مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔ عورت، مرد۔

؎ رنجِ افلاس خدایا نہ دکھانا مجھ کو
پانچ دن زیست کے ہیں عزت سے بسر ہو جانا — امیر

قول فیصل۔ ممکن ہو کہ حضرت امیر نے چار دن نظم کیا ہو اس لیے مشہور فقرہ "چار دن کی زندگی ہے"

اَفلاطون۔ ایک بڑے مشہور یونانی حکیم کا نام

چین کی جا کوئی دنیا میں نہیں جز خمِ کدو
کیا ہی دانا ہو کر ساکن خُم ہیں افلاطون جلو — ناسخ

قول فیصل۔ یہ حکیم ارسطو کا استاد اور سقراط کا شاگرد تھا یہ ایسا حکیم ہے جس نے حکمتِ اشراقی کے اصول درست کیے۔ حضرت عیسیٰ سے ۴۳۰ برس پہلے پیدا ہوا۔ کمسنی میں صنعتوں کی طرف طبیعت بہت متوجہ تھی اور شعر کہنے کا بھی شوق تھا۔ بیس برس کی عمر میں قصائد، مثنویاں اور کئی دیوان تصنیف کیے اس کے بعد حکمت و فلسفہ کی طرف متوجہ ہو کر آٹھ برس تک سقراط کی خدمت میں رہا۔ استاد کے مرنے پر بہت بڑا ذخیرہ علم کا لیکے مقام ایتھنز میں ایک درسگاہ قائم کی اور تادمِ آخر پڑھانے کا شغل جاری رکھا۔ اتنی خوش بیان تھی کہ عورتیں مردوں کا لباس پہن کر آتی تھیں اور اس کی گفتگو سنا کرتی تھیں۔ نہایت صاحبِ اوصاف و خوش اخلاق حکیم تھا جو فلسفیات افلاطون کے نام سے موسوم ہیں، جنمیں مباحث اور [illegible] مکتوبات ہیں جن میں مختلف فنون طبیعات، سیاست مدن، علم تہذیب اخلاق وغیرہ کا تذکرہ ہے ۸۰ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ شعرا جو افلاطون کے ساتھ خم کا ذکر کیا کرتے ہیں اس کا صحیح پتہ نہیں چل سکا البتہ صاحب غیاث اللغات نے بحر الکتب تاریخ

شمع کو جلانے میں بلند کرتی جاتی تھی اب اس کا رواج نہیں رہا۔

اکاڑے مگدر کی ایک بڑی اور بھاری فرد جس کو پہلوان قوت بڑھانے یا آزمانے کے لیے ہلاتے یا محض اٹھاتے تھے (دیکھیے اکاڑا)

ورزش ترے دکھانے کو پیر فلک نے رات
رستم کے زور کرنے کا اِکّا اٹھا لیا　　　نجم

اکّا تاش اور گنجفہ کا ایک پتا جس پر ایک ہی نقش ہوتا ہے (دیکھیے اکّاڑا)

گردوں کے گنجفہ میں اراذل کی جیت ہو
سر تاج آفتاب سے اِکّا غلام کا　　　نجم

اکّا عہد شاہی میں ہندوستانی فوج کا وہ عہدہ دار جو اپنے ماتحتوں کو براہ راست تقسیم کرتا اور کمر بندی کا حکم دیتا تھا اور صرف یہی خدمت اسکے سپرد ہوتی تھی

قول فیصل۔ استعمال مفقود اور لفظ متروک۔

اکّا ریاستوں اور رجواڑوں میں اُن خاندانی زمیں زادوں کا لقب جو حکومت کی طرف سے جاگیر اور وظائف پاتے تھے نہ کوئی خدمت اُن سے متعلق ہوتی تھی نہ وہ کسی کے ماتحت ہوتے تھے۔

معانی کے فرمان جاری ہوئے
جو بکے تھے بادن ہزاری ہوئے　　　تحو

قول فیصل۔ محمد شاہ بادشاہ کے دور حکومت میں ایسے خاندانی زمیں زادے "سترہ سو" تھے جن کو اِکّا کہا جاتا تھا۔ اب متروک ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں (۱) "ایک قسم کے ہندوستانی سپاہی جنھیں اصلی کہتے ہیں مرد آدمی"

(۲) "صفت میں اکیلا، تنہا، یکتا، لاثانی، جو فرد ہے نظیر، کامل فن۔

اکادشی एकादशी ہندی مہینے کی گیارہویں تاریخ۔ ہندی۔

قول فیصل۔ اس تاریخ کو ہندو برت روزہ رکھتے ہیں اور بجز میوے کے اناج نہیں کھاتے۔

اکابر۔ اَکَ اُبِ رْ۔ अकाबिर۔ بزرگ لوگ اور معتبر لوگ، عربی، مذکر، کبیر کی جمع، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

گو کہ آباد تھے دنیا کے اکابر اس میں
پہ نہ تھی منزلت گور غریباں سمجھا　　　بحر لکھنوی

اِکّا دُکّا۔ ایک آدھ، اِکّا دُکّا، اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت، مرد۔

محل صرف۔ وہ پہر کو سڑک پر سناٹا تھا۔ اکّا دکّا آدمی دکھائی دیتے تھے۔

قول فیصل۔ قلت تعداد ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔

اکارت۔ بیکار، بے فائدہ، بے سود، ضائع، برباد، اُردو، غیر فصیح۔

محل صرف۔ تندرستی نہ ہو تو زندگی اکارت ہو۔

قول فیصل۔ ا + کارتھ سے بگڑ کر بنا ہے۔ سنسکرت میں اَ کے معنی بغیر اور ارتھ کے معنی ہیں مطلب یا کام میں مستعمل ہے۔

اکارت جانا۔ بیکار جانا۔ اُردو۔ (دیکھیے اکارت)

محل صرف۔ امتحان کے زمانے میں اگر بیمار پڑ گئے تو ساری محنت اکارت جائے گی۔

اکارت کرنا برباد کرنا، ضائع کرنا۔ اُردو۔ (دیکھیے اکارت)

محل صرف۔ بے محل سفارش کر کے تم نے میری بات اکارت کر دی۔

اکارت ہونا۔ بیکار ہونا۔ فضول ہونا (دیکھیے اکارت)

محل صرف۔ بیچ میں غلط علاج میں تو کچھ پیسہ صرف ہوا سب اکارت ہوا۔

آکاس باندھیں پتال باندھیں۔ گھر کی ٹٹی کھلی۔ ان کا یہ دعویٰ ہے زمین اور آسمان پیا کرتا ہے مگر گھر کا انتظام نہیں ہو سکتا یعنی بیرونی معاملات میں ہوشیار اور اپنے گھر کی طرف سے بے خبر۔ اُردو، مقولہ۔

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بولا جاتا تھا مگر اب متروک ہے۔

اِکاسی۔ इक्यासी۔ اسی اور ایک (۸۱) ایک کم سو۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت، مرد۔

قول فیصل۔ کسی عدد کی تخصیص کرنے میں جو ان کا جو اضافہ کیا جاتا ہے جیسے دسواں بیسواں وغیرہ یہ اضافہ ان اعداد میں جو ی سے معروف یا مجہول پر ختم ہوتے ہیں غیر فصیح ہے جیسے اکاسی واں یا اکانوے واں وغیرہ۔

اِک اِک۔ ایک ایک فرداً فرداً۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت، مرد۔

ذرہ ذرہ مہ و ماہ میں اندازوں میں فرق تھا
اک اک جوان حسن کے دریا میں غرق تھا　　　انیس

اِک اکیلا۔ تنہا، تنہا۔ اُردو (دیکھیے اک اک)

روح بولی بھینک کر لشارہ جسم زار پر
اک اکیلے سے نہیں اٹھتا یہ بھاری بار　　　غلو

قول فیصل۔ اک اکیلا مقابلۃً زیادہ فصیح ہے

اِک اِک کرکے۔ ایک کے بعد ایک، وقفہ وقفہ۔ اُردو (دیکھیے اک اک)

محل صرف۔ سامعین اس طرح اک اک کر کے اٹھنے لگے کہ مشاعرہ بے لطف ہو گیا۔

لیکن ہندوستانی میں اب متروک ہو۔

اکتارا ۔ تنبورے سے مشابہ ایک تار کا ساز جس پر سنت و فقیر اکثر بھجن وغیرہ گاتے ہیں۔ اُردو۔ فصیح رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دلی عورت۔ مرد

ے تالے طرح طرح کے کر یگا یہ ایک دم
اکتارے کو فراق میں ارگن بنائیگے — رشک

قول فیصل۔ ڈوریے کی وضع کے بہت باریک اور سفید کپڑے کو بھی کہتے تھے جس میں باریک باریک خانے ہوتے تھے۔ لیکن ان معنوں میں اب مستعمل نہیں۔

اکتالا ۔ تین سو ساٹھ تالوں میں سے اول تال۔ اُردو مذکر۔

قول فیصل۔ موسیقی کی خاص اصطلاح۔ ہم کو اسلئے اس کی چارٹ میں مقرر کی گئی ہیں۔

اکتالیس ۔ [illegible] ۔ چالیس اور ایک (۴۱) ڈیڑھ کم پچاس۔ اُردو۔

اُکتانا अकताना بیزار ہونا۔ گھبرانا۔ اُچاٹ ہونا۔ اُردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دلی عورت۔ مرد۔

ے بخت خوابیدہ بھی اُکتا گئے سوتے سوتے
کیا شب ہجر ہے نے دیدۂ بیدار دیا — ناسخ

ے جوشِ وحشت میں جو اُکتا کے کبھی اُٹھ بھاگا
سیکڑوں کوس غزالوں نے نہ پایا مجھ کو — آتش

قول فیصل۔ کسی بات کی کثرت سے دل سیر ہونے کی جگہ بھی بولتے ہیں جیسے روز روز دال کھاتے کھاتے دل اُکتا گیا۔ یہ لفظ اصل میں اُکلانا تھا جس کے معنی سنسکرت میں بیچین ہونے کے ہیں۔ کثرتِ استعمال سے اُکتانا ہو گیا۔

اُکتائی کمہاری ناخن سے مٹی کھودے
انسان جب محنت کرتے کرتے اُکتا جاتا ہے تو بیہودہ ول

اور بے ترتیبی سے کام کرنے لگتا ہے جس کا کوئی حاصل نہیں ہوتا۔ اُردو مثل۔

اکتساب ۔ کوشش سے حاصل کرنا۔ عربی فصیح رائج، مشترک خواص لکھنؤ دلی۔

دونوں جہاں میں جس سے بہتر نہیں ہم عیب
انسان کے لیے ہے وہ اکتساب علم — ?

اکتفا ۔ کافی ہونا۔ عربی۔

اکتفا کرنا ۔ کافی ہونا، پورا ہونا۔ اُردو فصیح رائج، مشترک خواص لکھنؤ دلی۔

ے کم بضاعت کے خیال خام سے کثرت کو تحقیق
اکتفا کرتا نہیں لشکر کو پانی چاہ کا — آتش

قول فیصل۔ کافی سمجھنا۔ قناعت کرنا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے زیادہ لکھنے کی فرصت نہ تھی اس لیے چار سطروں پر ہی اکتفا کی۔

اُکت لی لینا ۔ بے محل اور بے موقع کوئی بات کر بیٹھنا۔ اُردو۔ غیر فصیح۔

ے چشم غضب پہ اُنکی نگاہیں وار نے
ابھی اُکت کی لی دل اُمیدوار نے — تسلیم

قول فیصل۔ دلی میں انہیں معنوں میں اُکت لینا بولتے ہیں۔ ے

ملا غیر سے جا، جفا کیا نکالی
اُکت لیکے آخر ادا کیا نکالی — تیر

اس محل پر اُکت کی سوجھنا بھی بولتے ہیں۔

اکتوبر अक्तूबर ۔ شمسی اعتبار سے سال کا دسواں مہینہ، اکتیس دن کا ہوتا ہے اور ہندی مہینے کنوار کاتک سے قریب قریب مطابق ہوتا ہے۔

انگریزی میں اس کا تلفظ آکٹوبر ہے۔

اکتیس ۔ تیس اور ایک (۳۱) تو کم چالیس۔ اُردو۔ گنتی کا عدد۔

اَکٹ ۔ مضبوط اور سخت چیز جو نہ توڑے ٹوٹے اور نہ کاٹے کٹے۔ اُردو۔ غیر فصیح۔

ے حجت اور کج بحثی میں اُستاد ظریف الطبعان
بیٹھے اُٹھتے ہیں جیالاک تو جھگڑوں میں اَکٹ — مصحفی

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

ایکٹ ۔ حکومت کا نافذ کردہ قانون۔ اُردو

(انگریزی میں اصل لفظ ایکٹ ہے)

قول فیصل۔ عوام کی زبان۔

اکثر ۔ بیشتر، بارہا، بہت زیادہ۔ عربی فصیح رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ دلی عورت۔ مرد۔

ے روز رہتا تھا حاضر دربار
متعلق تھے اس سے اکثر کار — تق

قول فیصل۔ کبھی اکثر بول کے بہت سے آدمی یا متعدد اشخاص مراد لیتے ہیں۔ نیز اس محل پر اکثر و بیشتر بھی بولتے ہیں۔

ے زندہ پہنچا یا کسی نے بھی ز ذوالفقار کے پاس
لے گیا یہ التجا میں بیشتر اکثر کے پاس

جہلا اور عوام اکثر کو کبھی کبھی ایک کے معنوں میں بول جاتے ہیں جو غلط ہے۔

اکثر اوقات ۔ بارہا، بیشتر۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک، خواص لکھنؤ دلی۔

محل صرف۔ میں اُن سے ملنے برابر جاتا ہوں لیکن اکثر اوقات وہ گھر پر نہیں ملتے۔

اکثر کرکے ۔ بارہا، بیشتر، اُردو، غیر فصیح رائج، مشترک عوام لکھنؤ دلی۔

محل صرف۔ میں اپنی طرف سے کبھی زیادتی نہیں کرتا، اکثر کرکے وہی مجھے عاجز کیا کرتے ہیں۔

اک جا ۔ اکٹھا، ایک جگہ، اُردو، فصیح رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ دلی عورت مرد۔

اکڑو۔ (اَکْ ڑُو) अकड़ू بات بات میں اکڑنے والا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اُن سے مذاق نہ کیا کرو وہ بہت اکڑو ہیں۔

اُکڑوں بیٹھنا۔ उकड़ूँ बैठना۔ گھٹنوں کے بل اس طرح بیٹھنا کہ گھٹنے سینے سے اور پنڈلیاں رانوں سے مل جائیں۔ اردو۔

اک زنّے کی آؤں گا۔ ایک طمانچہ دوں گا۔ اردو، غیر فصیح۔

محلِ صرف۔ تم بہت بدتمیزی کرتے ہو، اک زنّے کی آؤں گا کہ تمہارا منھ ٹیڑھا ہو جائے گا۔

(واقعہ) سُنا ہے کہ ایک یورپین میم صاحب نے اردو میں کافی مہارت حاصل کر لی تھی اور یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ اردو کا کوئی لفظ اور کوئی جملہ ایسا نہیں جو وہ نہ سمجھ سکتی ہوں۔ ایک دن راستے میں دو آدمیوں کو جھگڑا کرتے دیکھا، ایک نے یہی فقرہ کہا (اک زنّے کی آؤں گا...) اس پر میم صاحب کو تعجب ہوا اور ہمراہی ملازم سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ ملازم نے سمجھایا اور میم صاحب کو محسوس ہوا کہ ایک ملک کی زبان پر دوسرے ملک والے کو مکمل اختیار ہونا بہت مشکل ہے۔

ہو سکتا ہے کہ طبیعت کے جوش میں یہ فقرہ اسی وقت کہنے والے کی زبان سے پیدا ہو گیا ہو اور اس سے قبل رائج نہ ہو لیکن اس کے بعد بھی رواج نہیں ہوا۔

اکسار۔ یکساں، برابر، ایک سطح۔

(فقرہ) جو چاہے لے لیجیے۔ سب موتی اکسار ہیں، ہم وزن۔

(فقرہ) چاروں طرف سے دور تک ہے اتنی سی زمین اکسار نہیں ہوتی (از امیر اللغات)

قولِ فیصل۔ کسی معنی میں بھی اب مستعمل نہیں۔

اکساں۔ یکساں، ہموار۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کھیت کی زمین بہت ناہموار ہو گئی ہے یکساں کر دو۔

قولِ فیصل۔ بالکل عوام کی زبان، فصحا اس محل پر یکساں بولتے ہیں۔ متواتر اور پے در پے کے معنوں میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ جیسے تمہاری عادت ہو کہ ایک بات کو اکساں کہے جاتے ہو۔

اُکسانا۔ उकसाना۔ روشنی تیز کرنے کے لیے چراغ کی بتی بڑھانا۔ اردو، غیر فصیح۔

دل گئی اچھی نہ سوجھی ہے دلِ مجروح کو
روز اُکساتا ہے جا جا کر چراغِ طور کو — قمر

قولِ فیصل۔ اگرچہ اکسانا بہت رائج ہو گیا ہے لیکن اُسکانا ہی صحیح اور فصیح ہے۔

اُکسانا۔ اُبھارنا، آمادہ کرنا۔ اردو، غیر فصیح۔

اُکسانے جائے رند جو ساقی کو بزم میں
ہرگز چراغِ ساغرِ صہبا بڑھے نہیں — کیفی

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں بھی غیر فصیح ہے۔ اہلِ زبان فصحا اُسکانا بولتے ہیں۔

اُکسانا۔ ہلانا، اُٹھانا۔ (فقرہ) زمانہ کسی حکومت سے کوئی سر نہیں اُکسا سکتا اس کا قانون بالکل اس کے برخلاف ہو (آبِ حیات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کبھی رائج تھا نہ ہے۔ اس کا فعل لازم یعنی اُکسنا بھی لوگوں نے نظم کیا ہے۔ صاحبِ نور اللغات نے ایک شعر شاعر کا نام بغیر نقل کیا ہے۔

اُلفت میں خستہ تنگ حوادث کی ہو بوچھار
بے طور پھنسے ہیں کہ اُکستے نہیں پاتے

متقدمین نے استعمال ضرور کیا ہو لیکن اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے اس محل پر جنبش یا اُٹھنا یا اس کا متعدی اُٹھانا ہی بولتے ہیں۔

اِکسٹھ۔ इकसठ۔ ساٹھ اور ایک (۶۱) گنتی کا عدد۔ اردو۔

اِک سرے سے (۱) ایک طرف سے، اردو، فصیح رائج، مشترک عوام و خواص گفتگو و نظم، صورت، مرد۔

ساکنانِ دیر و کعبہ کس قدر نادان ہیں
اک سرے سے چلیے نافہموں کو کھائے جنگ — کیفی

قولِ فیصل۔ عام بول چال میں اک سرے سے، فصیح تر ہے۔

اِک سرے سے (۲) تمام و کمال، سب کا سب (دیکھیے اک سرے سے ۱)

یوں وہ بلبل جب سے گل کی گل پر چھا گئی
اک سرے سے سارے پھولوں پر اداسی چھا گئی — امیر

اک سُوانگ ہے۔ بے حقیقت ہے، بے اصل ہے، ناپائدار ہے۔ اردو، مقولہ۔

معشوق کیا بنے گا بناوٹ سے خشک مغز
اک سوانگ ہے جو کاٹھ کی پتلی سنور گئی — جگر

قولِ فیصل۔ زیادہ تر بناوٹ اور بناوٹی چیزوں کے لیے بولتے ہیں۔

اک سُو۔ ایک سمت، ایک طرف، اردو، غیر فصیح۔

کھلا آخر معمہ زلفِ شب کا
اُٹھا وہ پردہ اخبار اک سُو غضب کا (الف لیلیٰ)

قولِ فیصل۔ فصحا اس محل پر ایک طرف، ایک جانب، ایک سمت بولتے ہیں۔

اک سُو ہونا۔ مطمئن ہونا۔ اردو، فصیح رائج، مشترک عوام و خواص گفتگو و نظم، صورت، مرد۔

محلِ صرف۔ عرصے سے اُن کا خط نہیں آیا ہے۔ خط آئے تو طبیعت اک سُو ہو۔

قولِ فیصل۔ دل اور طبیعت کے لیے زیادہ بولتے ہیں لیکن فصحا یکسو کو ترجیح دیتے ہیں۔ (تفصیل ہونا اور چکنا (جھگڑے اور قضیے کے ساتھ) تم بھی فرق دیکھ لو

لڑنے سے پہلے اگر مٹی خشک ہو گئی ہے تو تھوڑا پانی
ڈال کر کر مٹی تر ہو جانے گوڑتے ہیں اور ہاتھ پیروں
سے مٹی برابر کر دیتے ہیں۔ اکھاڑے کے پچھم کی طرف
وسط میں منڈیر پر ذرا دیوار اونچی کر کے ایک طاق
بناتے ہیں جو مولا علیؓ کا طاق کہلاتا ہے کشتی لڑنے سے
پہلے کوئی ایک پہلوان زیادہ تر اکھاڑے کا خلیفہ یا
جس کو وہ اجازت دے ایک سکورے میں ذرا سی
آگ رکھ کے اور اس میں ذرا سا لوبان ڈال کے
اس کی دھونی دیتا ہے جس کا طریقہ یہ ہو کر لوبان کی
دھونی پہلے طاق میں دینے کے بعد اکھاڑے کے
چاروں کونوں میں دھونی دیتے اور ذرا ذرا سی
مٹی اٹھاتے جاتے ہیں آخر بیچ اکھاڑے میں لوبان کا
سکورا رکھ کر جو دھونی دے رہا تھا وہ اپنے جسم پہ
اس طرح دھونی لیتا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے ذرا
بیک سے جو دھواں اٹھ رہا ہے اسے اپنے جسم تک
پہنچاتا ہے اور چاروں کونوں کی مٹی تھوڑی تھوڑی
پورے اکھاڑے میں چھڑک دیتا ہے اب اس کے
بعد وہ پھاوڑا جس سے اکھاڑا گوڑا جاتا ہے اس میں
دھونی دیتا ہے اس کے بعد اور پہلوان جو پہلے
سے کشتی لڑنے کے لیے یا زور کرنے کے لیے لنگوٹ
باندھے اکھاڑے کی منڈیر پر بیٹھے رہتے ہیں ان کے
آگے لوبان کا سکورہ پیش کرتا ہے اور وہ اپنے
دونوں ہاتھوں سے اس کے دھوئیں کو اپنے جسم تک
پہنچاتے ہیں اس کے بعد استاد سے اجازت لے
کے آپس میں زور کرنے لگتے ہیں۔ زور کرنے کا طریقہ
یہ ہے کہ دو پہلوان اکھاڑے میں اترتے ہیں اور دونوں
ذرا ذرا سی مٹی اٹھا کر پہلے طاق کی طرف پھینکتے ہیں
اور ذرا سی اپنے اپنے بازو پر مل لیتے ہیں اس کے
بعد ہاتھ بڑھا کر ایک دوسرے سے لاگ

پھر زور ہونے لگتے ہیں گھر کے اکھاڑے میں زور کرنے میں
ہار جیت کا خیال نہیں ہوتا بلکہ دوسروں سے لڑنے کے لیے
گھر کے اکھاڑے پر مشق کی جاتی ہو جو بالکل مبتدی ہوتا ہے
اُسے اُستاد یا جسے اُستاد اجازت دے وہ زور کراتا ہے
اکھاڑے زیادہ تر اُستادوں کے نام سے مشہور ہوتے
ہیں جیسے سعادت گنج میں چکیٹ رائے کے تالاب کے
قریب "پودری کا اکھاڑا" مستاجان کا اکھاڑا، اچھے
خاں کا اکھاڑا، اچھے صاحب کا اکھاڑا، مجیدن کا اکھاڑا
جو بعد میں گوئن کا اکھاڑا مشہور ہو گیا۔ چھوٹے سید کا اکھاڑا
صمد کا اکھاڑا، غازی کا اکھاڑا، شیدی غلام علی کا اکھاڑا
وغیرہ وغیرہ۔

اکھاڑا [illegible] ناچ رنگ کی محفل۔ اردو۔ دیکھیے اکھاڑا [illegible]
سے [illegible] دولت کا [illegible] کھلے ہیں [illegible]
اکھاڑا ما جو اندر کا پریوں کا دنگل نہ — عاشق

اکھاڑا [illegible] جمع۔ اردو۔ دیکھیے اکھاڑا
سے حسن کا چرچا ہوں [illegible] دیوانہ مزاج
مجھ کو پریوں کے اکھاڑے میں سلیمان چھوڑے — قلق

قول فیصل۔ اسی قسم کے اور جمع کو بھی کہتے ہیں سے
فصل گل آنے کو ہو پھر دور دور جام ہو
پھر وہی جم جائے ساقی کا اکھاڑا چاہیے — تسلیم

اکھاڑا بدنا۔ اکھاڑا قرار دینا سے
بد دیا ہم چمنستاں میں اکھاڑا کب سے
دونوں جانب سے وہ خوب لگے آئے بادل — قدر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا

اکھاڑا جمنا۔ کھلاڑیوں کا اکھاڑے میں جمع
ہونا (فقرہ) سو برس سے ابھی اکھاڑا جما نہیں۔
(از نور اللغات)

اکھاڑا جمنا۔ کسی مقام پر بہت سے آدمیوں کا
جمع ہونا۔ (فقرہ) آج کل ان کے دروازے پر
روز اکھاڑا جما رہتا ہے۔ (از نور اللغات)
(قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب بہت کم [illegible] بولا
جاتا ہے

اکھاڑا گرم ہونا۔ زیادہ مجمع ہونا۔ بھیڑ بھاڑ
ہونا۔ اردو
سے گرم اندر کا اکھاڑا تو ہے [illegible]
رقص [illegible] کا کوئی [illegible] ہے — [illegible]

قول فیصل۔ اصل میں گرم ہونا محاورہ ہے اکھاڑے
کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں ہو جیسے بازار گرم ہونا
وغیرہ۔

اکھاڑا گوڑنا۔ اردو دیکھیے اکھاڑہ [illegible]
[illegible] دھیان [illegible] کی قبر [illegible]
کشتی کے واسطے بھی اکھاڑا جو گوڑیے — قدر

اکھاڑا نکلنا۔ [illegible] محرم [illegible] امام حسین [illegible]
کا جلوس۔ اردو۔

قول فیصل۔ صوبہ بہار میں مسلمانوں کا جلوس جو
ایام محرم میں نکلتا ہے جس میں بہت سے نشان اور سپر تیغ
جو خاص طریقے کی بنی ہوتی ہیں لوگ اپنے ہاتھوں
میں لیے ہوتے ہیں اور بعض فنون سپہ گری اور اس کے
کمالات کا مظاہرہ کرتے ہیں جس میں دھول تاشے وغیرہ
بھی ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ عوام اہل سنت کا ہے۔

اکھاڑا بچھانا۔ تغیر و تبدیل [illegible]
اردو۔ غیر فصیح۔

محل صرف۔ ان کی ریاست میں روز اکھاڑا بچھایا
[illegible] رہتی ہے۔

قول فیصل۔ [illegible] کے معنوں میں بھی بستے ہیں۔

اکیس ہونا۔ اکیس رہنا۔ غالب ہونا، غالب رہنا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس محل پر کوئی نہیں بولتا ہیں بڑا یا بیس رہنا بولتے ہیں۔

اکیلا اکیلا تنہا۔ اُردو۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

داغ
اکیلا دل مرا فوج تمنا کے مقابل ہو
الٰہی کیجیو تو کامیاب اس مرد غازی کو

اکیلا غیر آباد، خالی، اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بیتاب
راتیں پہاڑ سی ہیں برادر کا دھیان ہے
اب آج ہم ہیں اور اکیلا مکان ہے

اکیلا یکتا، لاثانی، فرد، بے مثل، لاجواب، اُردو، غیر فصیح۔

رشک
حُسن بندش، صحتِ الفاظ، مضمون جدید
آج اک اک بات میں لے رشک اکیلا ہو گیا

قول فیصل:۔ رشک کے مصرع ثانی کا آخری ٹکڑا "اکیلا ہو گیا" باعتبار لکھنؤ خلاف محاورہ ہے، شاعر کا مطلب اکیلا ہو گیا ہے یہ ہے کہ آج ہر چیز میں یکتا اور فرد گزرے، لیکن باعتبار لکھنؤ اکیلا ہو گیا، کے معنی یہ ہوئے کہ آج تنہا رہ گئے اور سب مر گئے، البتہ ان ہی معنوں میں لکھنؤ میں یوں بولتے ہیں کہ "وہ شخص اپنے فن میں اکیلا ہے"۔

اکیلا پوت کمائی کرے، گھر کرے یا کچہری کام کرنے والا ایک، کام بہت، کن کن کو انجام دے۔ اُردو، متروک۔

اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔ بہت سے لوگوں کے کرنے کا کام ایک آدمی نہیں کر سکتا۔ اُردو، مثل۔

اکیلا جنسو لڑے کہ قبر کھودے۔ جب کسی مصیبت اور پریشانی کی حالت میں کئی کام کرنے کے پیش آتے ہیں اور کام کرنے والا تنہا ہوتا ہے تو اس جگہ بولتے ہیں۔ (از نور اللغات)

اکیلا سو باولا، دُکیلا سو سنگ، تکیلا سو کھٹ پٹ، چوکیلا سو جنگ ؛ مقولہ اکیلے آدمی کو تنہائی سے وحشت ہوتی ہے، اور دو ہوتے ہیں تو لطف کے ساتھ بسر کرتے ہیں اور جہاں تین آدمی جمع ہوئے باہم بگڑ جاتی ہے اور جب چار شخص اکٹھا ہو گئے تو جنگ ہو جانے میں کوئی شک نہیں۔ (امیر اللغات)

قول فیصل:۔ اب یہ مقولہ بہت کم رائج ہے بلکہ اب اس محل پر یوں زیادہ بولتے ہیں "ایک کی سیر دو کا تماشا، تیسرے کی موت چوتھے کا جنازہ" اور یہ عوام کی زبان ہے۔

اکیلا ہنستا بھلا نہ روتا۔ اکیلے آدمی کو کسی بات میں لطف نہیں آتا، خوشی ہو یا غم تنہا کچھ نہیں اچھا لگتا، جب تک چار آدمی نہ ہوں کسی شغل میں مزا نہیں آتا۔ اُردو، مقولہ، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اکیلے اکیلے ؛ کسی کی تنہا خوری یا اس کے اکیلے کسی چیز سے لطف اٹھانے کے موقع پر کہتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ جیسے کوئی دوست کچھ مزے کی چیزیں کھا رہا ہو دوسرا دوست بے تکلفی سے ہنس کے کہے کہ "کیوں صاحب اکیلے اکیلے"!

قول فیصل:۔ یہ فقرہ کا تصرف بڑے کی طرف سے چھوٹے کے لیے یا برابر والوں میں ہوتا ہے۔ کوئی چھوٹا اپنے بڑے کے لیے استعمال نہیں کرتا۔

اکیلی تو لکڑی بھی نہیں جلتی۔ تنہا آدمی سے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

شعور
کوئی بات تنہا کی چلتی نہیں
اکیلی تو لکڑی بھی جلتی نہیں

(از نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں، بجائے اس کے "اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا" مستعمل ہے۔

اکیلی جان۔ تنہا، جس کا کوئی ساتھی نہ ہو۔ اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورتوں کی زبان۔

جان صاحب
اکیلی جان تھی چھٹک ہر اک حسرت گزرتی تھی
مری جاتی ہوں جیتے جی کرآئی تھی جدا ہو

اکیلے چلیے نہ باٹ جھاڑ بیٹھیے کھاٹ مقولہ (تن تنہا سفر نہ کیجے اور بستر کو جھاڑ کر بیٹھیے) سفر ہو خواہ حضر احتیاط شرط ہے۔ (امیر اللغات)

قول فیصل:۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

اکیلے دو کیلے ایک دو آدمی، (فقرہ) اور جو قافلہ بھی مشکل سے گزرتا ہوگا اکیلے دکیلے کا کیا ذکر۔ (از نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ان معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

اکیلے دو کیلے تن تنہا، اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ دیکھو تمھیں سمجھاتے ہیں کہ اکیلے دوکیلے گھر سے باہر نکلا کرو تم نہیں مانتے کسی دن نقصان اٹھاؤ گے۔

اکیلے دو کیلے کا اللہ بیلی۔ تنہا آدمی کا خدا ہی حافظ ہے اکیلا آدمی ہمیشہ خطرناک حالت میں رہتا ہے۔ (از نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر کوئی نہیں بولتا۔

اکیلی کمائی گڑ سے میٹھی۔ اپنا اتفاق بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ (جامع اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ مثل اب کوئی نہیں بولتا۔

ہوتی ہے، مثلاً یہ کہیں کہ "اگر زید میرے پاس نہ آئے گا تو میں اس کو انعام دوں گا اگرچہ وہ امیر کبیر ہو۔" اس صورت میں لفظ اگرچہ کو معنی شرطیہ سے کوئی تعلق نہیں (ا) اگر اس سے قبل والے جملے میں معنی شرطیہ پائے جاتے ہیں۔ اور کبھی لفظ "اگرچہ" کے واسطے اس کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ اس سے قبل جملہ شرطیہ ہی مذکور ہو۔ مثلاً یوں کہیں کہ "زید آگیا اگرچہ عمرو نہیں آیا۔" یہ اس صورت میں بولتے ہیں کہ زید کا آنا عمرو کے آنے سے خاص تعلق رکھتا ہو۔ مثلاً زید اور عمرو کا آنا ساتھ قرار پا چکا ہو اور زید چلا آیا ہو اور اپنے وعدے کو پورا کیا ہو اور عمرو نہ آیا ہو۔ کبھی حرف لیکن اس کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے مثلاً کہیں کہ "میرا ارادہ اگرچہ بمبئی جانے کا ضرور ہے لیکن سردی کا خیال بار بار روکتا ہے۔" عربی میں ترکیب کلے کی حالت میں اس جملہ کو جس پر واؤ داخل ہوتا ہے حال کہتے ہیں۔ مثلاً اس مثال میں کہ زید آیا اگرچہ عمرو نہیں آیا۔ یوں کہیں گے کہ زید کا آنا عمرو کے نہ آنے کے ساتھ مقرون ہے یہ اس وجہ سے کہ حال کو معیت زمانی اس فعل سے ہوتی ہے جس سے وہ حال ہے۔ خلاصہ یہ کہ "چہ" محض تاکید کے واسطے آتا ہے مقصود اس سے ربط و وصل ہوتا ہے۔ مثلاً زید بخیل ہو اگرچہ وہ مالدار ہے۔ یا بکر لئیم ہے اگرچہ وہ صاحب منصب و جاہ ہے۔ اس واؤ کو عربی میں واؤ وصلیہ کہتے ہیں مگر حرف "چہ" کا اردو میں کوئی نام نہیں ہے تو بیچ میں داخل کرکے اگر حرف "چہ" کو وصلیہ یا اتصالی یا رابطی کہیں تو مناسب ہے۔

(امیر اللغات)

قول فیصل۔ اس کا استعمال اس کثرت سے ہو کہ اب اردو بھی ہے۔

اگر مرے عود۔ ایک عظیم الشان پہاڑی درخت کی لکڑی جس کا رنگ بھورا سیاہی مائل ہوتا ہے جلنے سے خوب خوشبو دیتی ہے اور پانی میں ڈالنے سے غرق ہو جاتی ہے اسی لیے اس کو عود غرقی کہتے ہیں جس میں یہ صفات نہ پائے جائیں وہ اصلی نہیں۔ عربی۔ مذکر (دیکھئے اگر ۱)

مری لحد پہ نہیں احتیاج عنبر و عود
سلگ رہا ہو جگر کہ استخواں اگر کی طرح — انیس

(تحقیق) اصل میں اس کی لکڑی وزنی اور بھاری نہیں ہوتی لیکن زمین میں دفن کرنے سے وزنی ہو جاتی ہے۔ سرحد چین، قمار اور دکن میں نیز سلہٹ کے قریب اس کے درخت ہوتے ہیں۔ سلہٹ اور قمار کا اگر عمدہ ہوتا ہے اور مشہور بھی ہے۔ اس کا مزاج دوسرے درجہ میں گرم اور تیسرے درجہ میں خشک ہے۔ خفقان، غشی، کھانسی، نقرس وغیرہ کو مفید ہے۔ اور حواس، قوائے دماغی، پٹھے، معدہ، جگر اور آنتوں کو نہایت قوت بخش اور مفرح ہے۔ ریاح کو تحلیل اور منہ کی بدبو کو دفع کرتا ہے۔ اس کی بتیاں بنا کر اکثر متبرک مکانوں میں خوشبو کے لیے اور ہوا کی صفائی کے لیے جلاتے ہیں۔ اس کا عطر خوشبو میں نہایت پائدار اور ملیح ہوتا ہے اور جس قدر پرانا ہو اسی قدر عمدہ اور قیمتی ہوتا ہے۔

(امیر اللغات)

اگرچہ ۔ باوجودیکہ، ہرچند۔ فارسی۔
(دیکھئے اگر ۲)

خدا نے چاہا تو اس بت کو اب نہ چاہیں گے
اگرچہ سانحہ گزرے گا جان پہ گزرے — جگر

اگردان ۔ وہ ظرف جس میں اگر کی بتی جلائی جاتی ہے۔ اردو۔ مذکر۔ (دیکھئے اگر ۱)

ہم نے دیکھا نہ دوسرا ایسا
گل اگردان جو ایک آیا تھا — نعیم

قول فیصل۔ فصحا اگرسوز زیادہ بولتے ہیں۔ اور عورتیں اگردان اور انگیٹھی دونوں بولتی ہیں۔

اگرسوز ۔ اگردان۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ، دہلی سے

طلائی مشک، عنبر سوز اگرسوز
مرصع مجمر زرین مخمل افروز — تنویر

اگر کی بتی ۔ اگر اور صندل کے برادے میں دوسری خوشبو کی چیزیں ملا کر بناتے ہیں۔ سرے پہ آگ لگا دینے سے بتی آخر تک سلگا کرتی ہے۔ اردو (دیکھئے اگر ۱)

بتی اس کے نیل کی بتی اگر کی بن گئی
ریزہ ریزہ نیل صندل کا برادہ ہو گیا — ناسخ

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند ۔ بے ثبات اور جلد مٹ جانے والی چیز کے لیے کہتے ہیں۔ فارسی مصرع۔

قول فیصل۔ خواص زیادہ بولتے ہیں۔ کبھی کبھی عوام بھی بول دیتے ہیں۔

اگر مگر ۔ پس و پیش۔ ہچکچاہٹ۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ، دہلی۔ عورت، مرد محل صرف۔ اگر مگر سے کوئی فائدہ نہیں، تم کو یہ کام کرنا ہو تو کر دو۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال کرنا کے ساتھ (اگر مگر کرنا) ہے یعنی پس و پیش کرنا۔ ہچکچانا۔ صاحب امیر اللغات نے اگر مگر کرنا کے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں۔ "حجت کرنا۔ بات میں شاخیں نکالنا قابلیت جتانا۔" اور مثال میں یہ فقرہ پیش کیا ہے "جہاں دو چار سطر پڑھ گیا اگر مگر کرنے لگا۔" لکھنؤ میں ان معنوں میں شاید ہی بولتے ہوں۔

اگروال ۔ अग्रवाल۔ بنیوں کی ایک قوم۔ ہندی، رائج۔

قول فیصل۔ اس قوم کے لوگ اکثر مہاجنی پیشہ

رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ کھانے والا منھ سے اگل دے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

قول فیصل:۔ اگلا آنا بھی بولتے ہیں جیسے کھانا ایسا بدمزہ تھا کہ نوالا منھ سے اگلا آتا تھا۔

اُگل پڑنا۔ نکل آنا۔ اردو۔ (دیکھئے اُگل آنا)

بے طرح ابر نے قاتل کے نکلنے پہ دم
اُگلی پڑتی ہے یہ تلوار خدا خیر کرے — تمنا

قول فیصل:۔ لڑنے کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے اتنا بڑا نوالا کھا لیا کہ منھ سے اگلا پڑتا ہے۔ باہر نکل آنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے ؎

کیا لطف تن چھپا ہے لے تنگ پوشش کا
اُگلا پڑے ہے جامے سے اس کا بدن تمام — میر تقی

اُگلتی تلوار میسو اگلتی ہے خصم کو مار کھیتی پر چلنا تلوار میان سے اچانک نکل پڑنے پر آدمی کو زخمی کر ڈالتی ہے اسی طرح میسو اعورت سے شوہر کو ضرر ضرور پہونچتا ہے۔ اردو مقولہ۔

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُگل دینا۔ کھائی ہوئی چیز کا منھ سے باہر نکل جانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ خدا جانے بچے کو نہ معلوم کیا ہو گیا ہے کہ جب آتا کھلاؤ فوراً اگل دیتا ہے۔

اُگلنا۔ متعدی۔ منھ سے باہر نکالنا۔ نگلنے کی ضد۔ اردو (دیکھئے اُگل دینا)

کیوں گلا دیکھ کے سیاہ زلف میں گوش
اُگل رہا ہے یہ آئینہ زلف عنبریں کا سانپ — ذوق

قول فیصل:۔ نکالنے اور پیدا کرنے کی جگہ بھی بولتے ہیں۔ جیسے ؎

شعر تو اتنے نکالے کہ بہا دے دریا
اے ظفر طبع رواں نے تری طوفاں اُگلا — ظفر شاہ

کوئی راز ظاہر کرنے اور بھید کھول دینے کی جگہ بولتے ہیں جیسے ملزم پہلے تو انکار کرتا جب پولیس نے سختی کی تو سب اُگل دیا۔

کھا یا پیا مال مجبوراً اپس کرنے کی جگہ بھی بولتے ہیں

محشر کو چاہیے کہ اُگلنا پڑے تجھے
کھا کر تو مشت خاک کو خوش ہے زمیں نہ — صبا

اُگل اُگل کے کھانا:۔ انتہائی بے رغبتی کے ساتھ کوئی چیز کھانا۔ اردو، غیر فصیح۔

محل صرف:۔ کھانا ایسا بے مزہ تھا کہ اگل اگل کے کھایا گیا۔

قول فیصل:۔ اسی محل پر اُگل اُگل کے کھانا بھی بولتے ہیں۔

اگلی باتیں۔ پرانی باتیں۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ میر صاحب اب اگلی باتوں کو بھول جائیے۔

قول فیصل:۔ اسی محل پر اگلے وقتوں کی بات بھی بولتے ہیں۔

اگلے پانی پچھلے تیج۔ جو وقت پر پہونچ جاتا ہے وہی مزے میں رہتا ہے یا جو کام ابتدا میں ہو جاتا ہے وہی اچھا رہتا ہے۔ اردو، مثل۔

اگلے پچھلے:۔ متقدمین و متاخرین کی نسبت کہتے ہیں۔ (فقرہ) میر کو اگلے پچھلے سب مانتے ہیں۔ (از نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اس طرح بہت کم بولا جاتا ہے۔

اگلے تو اندھا کھائے تو کوڑھی۔ مشہور ہے کہ سانپ چھچھوندر کو اگل دے تو اندھا ہو جائے اور نگل جائے تو کوڑھی۔ یہ اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی ایسا کام پیش آجائے جو نہ کرتے بنتا ہو نہ چھوڑتے۔

اگلے دفتر کھلوانا۔ پرانی باتوں کا ذکر کرنا۔ گزرے ہوئے حالات بیان کرنا۔ اگلی شکایتیں چھیڑنا ؎

خاک اُگلی ہے منھ پہ کھلوا نہ اگلے دفتر
پہلے ہی بات بات پہ مجھ کو حجاب ہو گا — بحر

قول فیصل:۔ اب کم کسی ساتھ بولتے ہیں۔

اگلے زمانے والے۔ پرانے آدمی، قدیم زمانے کے لوگ۔ اردو، ظریف۔

کچھ پانی کی راہیں کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے — صبا

قول فیصل:۔ بھولے اور سیدھے سادے آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

اگلے کو کھانس نہ پچھلے کو پانی۔ مہمانوں کی تواضع میں جب بدنظمی ہوتی ہے اکثر کوئی چیز کسی کو نہیں پہونچتی تو اس جگہ یہ کہتے ہیں۔ (امیر اللغات)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اگلے لوگ۔ اگلے زمانے والے۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

تیر کیوں کر مغتنم جیسا ہمیں
اگلے لوگ اب ہیں اک دو یا دو یہ — میر

قول فیصل:۔ اگلے لوگ کم اور اگلے زمانے والے زیادہ بولا جاتا ہے اور اسی محل پر اگلے وقت کے لوگ بھی مستعمل ہے ؎

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انھیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہیں — غالب

اگلے نے کیا پچھلے پر آئی۔ بڑوں نے قصور کیا چھوٹے نے سزا پائی۔ افسر نے خطا کی اور ماتحت

لزوم ٹھہرا، کیا کس نے اور تعجب گئی کس کے مسرے
(امیر اللغات)

قول فیصل :- اب لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اگنے لگے :- پچھلے چھپے تھے پرو اماں جہاں پڑنے
نوکروں اور قدیم خیر خواہوں پر نئے لوگوں کو ترجیح
دی جائے اس جگہ کہتے ہیں۔ (امیر اللغات)

قول فیصل :- اب لکھنؤ میں بہت کم کے ساتھ بولتے ہیں۔

اگن ۱ :- अगन ایک چھوٹا سا پرندہ، مذکر، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی، عورت مرد۔

> نظر آیا اگن جو پیٹ پس
> بر گیا تیر سے دو نہ اجل — *مصحفی*

قول فیصل :- یہ پرند کنجشک (چڑیا) کے برابر ہوتا ہے اسکی خوش آوازی کی وجہ سے لوگ اسے پالتے ہیں۔

اگن ۲ :- آگ، آتش، سنسکرت، مؤنث، غیر فصیح۔

> تھا مرے جگر کے سبب سینہ پُر تف
> ہر ایک کا دل میں تھا انگارہ اگن سا — *سودا*

قول فیصل :- اب اردو میں مستعمل نہیں۔

اگنا :- उगना پیدا ہونا، نکلنا، (نبات کے لیے)، اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی، عورت مرد۔

> بجھا ہو دل جنوں کے گیسو پر شکن میں
> اگتی ہے جانے سبزہ لگی ہے چمن میں — *آتش*

اگن باؤ :- अगनबाउ گھوڑوں کا ایک مرض جس میں کھال اڑ جاتی ہے اور دُم گر جاتی ہے، ہندی، مؤنث۔

> پیدا ہوئی ہے قبیلہ پہ اگن باد اس قدر
> ہر گز در دغ ہو گئی تو دست جان زینہار — *شوق*
> گزرے وہ جس طرف سے کبھی اعظم نسیم
> اڈکوم ہوئے وہیں اگرے گڑ اور

اگن باڑے :- گرمی، آتشک، ہندی، مؤنث۔

> اگن باد اب ہوگئی تجھ کو رہے سے
> تباہ اب تری سنی دنیا میں سب ہے — *مصحفی*

اگن بوٹ :- अगनबोट دخانی کشتی، اردو، مذکر۔

> مری جلتی آنکھوں میں رکھو قدم
> سواری کو حاضر اگن بوٹ ہے — *مسترد*

اگوا :- अगुआ پیشوا، سردار، گھر کا مکھیا، سب کار و بار جس سے متعلق ہو، دولہا دولہن کے منہ دیکھنے والا، ہندی، غیر فصیح۔

قول فیصل :- اگوا کا یہی املا صحیح نہیں تھا مگر اب دونوں مشترک ہیں۔

اگواڑا :- مکان کے آگے کا حصہ، سامنے کا رخ، پچھواڑے کی ضد، ہندی، مذکر، غیر فصیح۔

قول فیصل :- لکھنؤ میں پچھواڑا اب بھی بولتے ہیں جس کے معنی دیوار کے پیچھے کے ہیں مگر اگواڑا اب کوئی نہیں بولتا۔

اگوائی :- برات کی پیشوائی، ہندی، مؤنث۔

قول فیصل :- ہماری زبان سے اسکا کوئی تعلق نہیں۔

اگولا :- अगौला گنے کے اوپر کا وہ حصہ جس میں پتے ہوتے ہیں، اردو، مذکر، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

محل صرف :- اگولا کاٹ کے بھینس کو چارے میں ملوا دیا۔

اگہن :- अगहन فصلی سال کا تیسرا مہینہ جو اکثر نومبر کے مطابق ہوتا ہے۔ اس مہینہ میں جاڑا بہت پڑتا ہے۔ ہندی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

> تم نے کیا پایا مجھ جھوٹ بنا کر جو کو
> اس کا تھا یہ مہینہ کوئی اگہن تو نہ تھا — *بحر*

اگہن چوٹے آدھ عون :- اگہن کے مہینہ میں دن ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ ادھن ہوتے ہوتے تمام ہو جاتا ہے۔

قول فیصل :- اب اردو میں کوئی نہیں بولتا۔

اگھوری :- अघोरी ہندو فقیروں کا ایک فرقہ جو گندی اور ناپاک چیزوں سے بھی پرہیز نہیں کرتا، اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

> صاف ظاہر ہے پیٹ اگھوری کا
> نیچے مدقوق کا تن لاغر — *منیر*

قول فیصل :- سنسکرت میں یہ لفظ اگھوری تھا اردو میں کثرت استعمال سے اگھوری ہو گیا اور کبھی پسند، ہیچ اور میلے کچیلے کے معنوں پر استعمال ہوتا ہے جیسے بغیر منہ دھوئے کھانا کھانے بیٹھ گیا۔ تم بھی بڑا اگھوری ہو گیا ہے۔

اگیا بیتال :- بھوت پریت، غول صحرائی جو رات کو مسافروں کو بہکانے کے لیے منہ سے شعلے نکالتے ہیں، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

> بادشاہوں کی بادشاہی ہے
> اگیا بیتال کی دہائی ہے — *سودا*

قول فیصل :- عموماً مشہور یہی ہے کہ بھوت پریت رات کو جنگلوں میں اپنے منہ سے شعلے نکالتے ہیں تاکہ مسافر راستے سے بہک جائے۔ مسافر اس روشنی کو چراغ سمجھ کر اس کی طرف بڑھتا ہے جب وہ کچھ راستہ طے کر لیتا ہے تو ویسی ہی روشنی دوسری طرف دکھائی دیتی ہے، وہ ادھر بڑھتا ہے لیکن

موت آئی ہوئی ٹل جائے، یہ آئی نہ کسے
الاماں داغ قیامت ہے طبیعت میری　　داغ

قول فیصل:- الاماں اور الحذر یہ دونوں لفظ اس وقت بولے جاتے ہیں جن میں خوف، شدت، تکلیف بیان کی جاتی ہے۔ اصل اسکا یہ ہوتا ہے (الامان مطلوب۔ الحذر مطلوب) لیکن کثرت استعمال کی وجہ سے خبر گرا دی گئی فقط مبتدا مستعمل رہا۔ ابتدا میں الف و لام حرف تعریف کا ہے جو مبتدا پر داخل ہوتا ہے۔

الاماں کہنا- پناہ مانگنا۔ اُردو۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ہجراں کے تیغ کا تیسری
الاماں الاماں کہیں کافر　　مومن

قول فیصل:- مومن نے الاماں بولنا اور الاماں مانگنا بھی کہا ہے اب یہ دونوں صورتیں مشترک ہیں ۔

الاماں بول اٹھیں تیر روم و خاقاں
گر کہیں ہاتھ میں تیرے کمانٹے چلے دو پٹا　　انشاء

دیگر
دیکھیں کوئی جو دل جاتا تو انشا عشق ہے
الاماں میں بادشہ کی لے امان مانگی　　انشاء

الانتظار اشد من الموت- جب کسی کا انتظار کرتے کرتے عاجز ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں۔ عربی مقولہ۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

الانتظار اشد من الموت سچ ہے
ہجر میں انتظار مسیحا میں ہو گیا　　ہلال

قول فیصل:- ضرورت شعری کی وجہ سے الانتظار کی ر کو ساکن کر دیا گیا ہے جو خلاف قاعدہ ہے۔

الاؤ अलाओ سلگتی ہوئی آگ۔ اُردو۔ مذکر۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

دروازے پہ تیروں کے لگایا کیے الاؤ
ہولی جلائی ہم نے شرواں کے سامنے　　منیر

قول فیصل:- فارسی میں آلاؤ بھی آیا ہے مگر اُردو میں الف مقصورہ کے ساتھ ہی بولا جاتا ہے۔ کوڑا کرکٹ گھاس پھوس وغیرہ جمع کر کے ڈھیر لگاتے ہیں اور جاڑوں میں جلا کر تاپتے ہیں۔ اسی جلتے ہوئے ڈھیر کو الاؤ کہتے ہیں اور اس کا استعمال ہمیشہ لگانا لگنا کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے الاؤ لگا ہے یا الاؤ لگایا ہے۔

الاؤنس (بجتس) اس رقم کو کہتے ہیں جو ملازم کو مقررہ تنخواہ کے علاوہ محکمہ کی جانب سے کسی کام کے عوض میں دی جاتی ہے۔ انگریزی۔ غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:- صرف لفظ الاؤنس تو انگریزی داں طبقہ سے مخصوص ہو لیکن اس کے شروع میں انگریزی کے الفاظ زیادہ کر کے ڈیئرنس الاؤنس (گرانی الاؤنس) زبان زد خاص و عام ہو گیا ہے۔

الاہنا- (عو) مذکر، گلہ، شکایت، ملامت، الزام دینا کے ساتھ۔ الاہنا آنا۔ (عورتوں کی زبان) الزام رکھنا: (فقرہ) وہ مجلس میں الاہنا آنا ہے کھڑی سواری آتی نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ کی عورتیں الاہنا نہیں بولتیں، اُلہنا کہتی ہیں جس کے معنی محض الزام کے ہیں اور گلہ، شکایت، ملامت کے نہیں۔ نیز اُلہنا دینا بولتی ہیں، آنا مستعمل نہیں۔ مرد نہیں بولتے۔

اِلٰہ- پروردگار، خدا۔ عربی۔

خود کفر کے بیچ تمہرا اللہ ہیں
نوشیروانِ عدل کے پشت و پناہ ہیں　　دبیر

قول فیصل:- اسکا استعمال تنہا بہت کم ہے دوسرے الفاظ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے

الٰہی آج (الہی ۔) بسبب خدا! عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

تجھ کو بڑی فکر کیا ہوگا آگہی
دونوں نے جرأت کی تھی دونہا ہی　　نسیم

قول فیصل:- مذکور معنی میں صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے اور یہاں الٰہی میں ی متکلم کی ہے۔ کبھی الٰہی بول کر صرف ذات پروردگار خاطر بھی مراد لیتے ہیں جیسے ۔

غنچۂ جبر کا لطف سخن اور بھی کھویا
اسرار الٰہی سے بھی واقف مجھے گویا　　نسیم

یہاں الٰہی میں ی نسبتی ہے۔ اردو زبان میں خدا کرے کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے کوستے وقت عورتیں کہتی ہیں کہ الٰہی تجھ کو موت آئے، الٰہی تجھ کو سانپ کاٹے۔ ان معنوں میں الٰہی اُردو ہے۔ تعجب و حیرت کے محل پر بھی برتتے ہیں جیسے ۔

نہیں لگتی تالو سے اس کی زباں
الٰہی مرے دل کو کیا ہو گیا　　ہلال

الٰہیات:- اقسام ثلاثہ حکمت میں سے وہ قسم جس میں ان امور سے بحث کی جاتی ہے جو اپنے وجود خارجی اور تعقل میں مادہ کے محتاج نہ ہوں جیسے معرفت باری تعالیٰ اور عقول و نفوس۔ عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ریاضی اور طبیعی سے حاصل یہ ہے
الٰہیات کا فہم کرنا ہو یا اعراض　　انشاء

الٰہی پناہ:- الٰہی خیر۔ اُردو۔ غیر فصیح۔

قول فیصل:- موجودہ دور میں الٰہی پناہ کی جگہ الٰہی خیر ہی بولتے ہیں۔

الٰہی توبہ:- اے میرے پروردگار توبہ۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

پژمردہ اس کلی کے تئیں وہ شدن سے کیا
آہ سحر نے دل پہ عبث التفات کی　تمیر

متاخرین کا اجماع اسی پر ہے کہ یہ لفظ مذکر ہے۔
التفات کرنا نیز توجہ کرنا، مہربانی کرنا کے معنوں
میں بولا جاتا ہے۔ اُردو۔

آدمی کچھ سمجھ کے بات کرے
بیٹھے کیوں اتنا التفات کرے　قلق

اِلْتِمَاس :۔ عرض، گزارش۔ عربی، مصدر
مؤنث، فصیح، روزمرّہ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ادا ہر طرح رسم آبرو کی
ادب سے التماس گفتگو کی　تسلیم

قول فیصل :۔ تلاش کرنا اور خواہش کرنا کے
معنوں میں بھی بولتے تھے ؎

صنم پرست ہیں یا خدا شناس مجھے
دعائے وصل کی رہتی ہی التماس مجھے　رشک

مذکورہ بالا معنوں میں اب استعمال متروک ہے۔ التماس
کرنا، عرض کرنا۔ اور گزارش کرنا کے معنوں میں
بھی بولتے ہیں ؎

ہو بخت بد سُنی کے مجھ کو ہراس
کیا ارادہ سے یہی التماس　اختر (واجد علی شاہ اودھ)

التماس پذیر ہونا، گزارش منظور ہونا کے معنوں
میں استعمال ہوا ہے جو باعتبار اُردو غیر فصیح ہے۔

ہو خاک التماس پذیر اکسی طرح
ملتا نہیں مزاج صنم کسی طرح　شعور

گو اختر (واجد علی شاہ اودھ) کے شعر میں مذکر استعمال ہوا
ہے لیکن اساتذہ نے اکثر و بیشتر مؤنث ہی نظم کیا
ہے جیسا کہ جناب رشک اور جناب تسلیم کے مذکورۂ بالا
اشعار سے ظاہر ہے فصحاء لکھنؤ اب بھی مؤنث بولتے
ہیں۔ دہلی میں مذکر بولا جاتا تھا اور اب بھی مذکر ہی

بولتے ہیں۔ جیسے ؎

تجھ سے یہ التماس ہے میرا　قلق دہلوی
میں نے منت سے التماس کیا
کہ محبت نے بے حواس کیا　مومن دہلوی
سب کی مرضی سے خوش ہوا کیجئے
ہو خفا التماس سے میرے　میر حسن دہلوی

اَلْتَنِی :۔ (اَلْ تَ نِ یْ) بالفتح (فتح میم دو یعنی جو
ہاتھی کی گردن میں باندھی جاتی ہے اور جس کو فیل بان
بطور رکابوں کے پیر رکھتا ہے۔　(نور اللغات)
فیلبانوں کی خاص اصطلاح ہے۔

اِلْتِوَا :۔ (اِلْ تِ وَا) کسی چیز کا لپٹنا، مختصر
کرنا۔ عربی، مذکر غیر فصیح۔

قول فیصل :۔ اردو میں ملتوی (ہونا یا کرنا) روکنا
یا دوسرے وقت پر اٹھا رکھنے کے معنوں میں بولا جاتا ہے
جیسے التوائے جنگ یا ارادہ ملتوی ہونا وغیرہ۔

اِلْتِہَاب :۔ (اِلْ تِ ہَا ب) شعلہ بھڑکنا
آگ بھڑکنا۔ عربی، مصدر، مذکر غیر فصیح، مشترک خواص
لکھنؤ دہلی۔

ہاتھ سینے پر مرے رکھئے تو کچھ معلوم ہو
التہاب آتش عشق آپنے دیکھا نہیں　تسلیم

قول فیصل :۔ جب کسی کو بہت تیز غصہ آتا ہے
اور خون میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ
التہابی کیفیت پیدا ہو گئی۔

اِلْتِیَام :۔ آپس میں مل جانا، میل ملاپ۔ عربی،
مصدر، مذکر، غیر فصیح۔

اب مجھ سے التیام کی باتیں نہ کیجیے
دل تم سے پھٹ گیا جگر افگار ہو گیا　بحر

قول فیصل :۔ ان معنوں میں اساتذہ نے استعمال
تو کیا ہے جیسا کہ بحر کا مذکورۂ بالا شعر یا جناب عشق

کا یہ شعر ؎

قاتل کو تھا جو کشتوں سے در پردہ التیام
پھاہے نیام خنجر عریاں میں رکھ دیے　عشق

اردو زبان نے اس عہد میں اس بارگراں کی متحمل تھی
نہ اس زمانے میں ایسے دقیق الفاظ کے استعمال کی
متحمل ہے۔

زخم بھرنے اور مندمل ہونے کے معنوں میں بھی بولتے
ہیں۔ جیسے ؎

اے رند داغ تازہ دیا مجھ کو یار نے
زخم کہن جو آنے لگا التیام پر　رند

زخم کے لیے التیام کے بجائے اندمال زیادہ مستعمل ہے۔

اِلْتِیَام پانا :۔ زخم کا بھرنا۔ اُردو، فصیح، روزمرّہ،
مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

زخم دل پائے ہے سوز جگر سے التیام
چاک سلتا ہے زباں شمع سے گلگیر کا　سودا

اِلْتِیَام دینا :۔ زخم کو بھرنا۔ اُردو۔

دہتا شال جام وہن وا تمام عمر
دیتا جو زخم دل کو اگر التیام جام　شعور

قول فیصل :۔ اب کوئی استعمال نہیں کرتا۔

اِلْتِیَام کرنا :۔ میل کرنا، آپس میں مل جانا (فقرہ)
کام نکالنے کو ان سے التیام کر لینا چاہیئے۔
(امیر اللغات)

قول فیصل :۔ اب متروک ہے۔

اِلْتِیَام ہونا :۔ زخم کا بھرنا۔ اُردو، فصیح، روزمرّہ،
مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

زخم دل خنجر سے ہوا اس سے التیام
مرہم سے ہے زیادہ اثر میری آہ کا　ناسخ

قول فیصل :۔ میل ملاپ کے معنی میں بھی
استعمال ہوا ہے ؎

بات سیدھی کو وہ بتاتے ہیں تلفظ الٹا جواب
رحمت یوں ہے زمانہ ہو بالکل الٹا — ظفر

الٹا دریا بہنا۔ خلاف دستور کوئی بات ہونا، انقلاب زمانہ۔ اُردو۔ (دیکھیے الٹا جواب دینا)

انجام بخیر [illegible] بگڑی ہے
گھر گر پڑے کہیں بنا بگڑی ہے
کشتی سے امید ہم کنارے کی نہیں
الٹا دریا بہا، ہوا بگڑی ہے

الٹا دم لگنا۔ اوپری سانس چلنا، دم اکھڑ جانا، حالت نزع۔ اُردو۔ غیر فصیح۔

بے خبر جلدی سے وہاں پہنچے ہیں دیا اب کم لگا
آج عاشق کو ترے کہتے ہیں الٹا دم لگا — جرأت

قول فیصل۔ اب الٹے دم لگنا بھی بولتے تھے۔
الٹا دم اُلٹے دم آنا بھی بولتے تھے ۔

اس نے پیغام یہ بھیجا ہے کہ ہم آتے ہیں
ایسے عالم میں کہ الٹے ہیں دم ٹوٹتے ہیں — اسیر

انھیں معنوں میں الٹا یا الٹے دم لینا بھی بولتے تھے

پھر الٹ کر نہ خبر لی ہوئے ایسے غافل
اب تو آ کر کہ میں دم لیتا ہوں الٹا الٹا — جگر

پھر گیا ہے راہ سے آ کر عیادت کو مسیح
الٹے دم سینے میں ہیں کیا ہے یاران وطن — ذوق

موجودہ دور میں قریب المرگ کی ہچکی لگنے، دم اکھڑنا، سانس اکھڑنا، الٹی سانس لینا، الٹی سانس چلنا وغیرہ بولتے ہیں۔

الٹا دھڑا باندھنا۔ اپنی خطا دوسرے پر تھوپ دینا۔ جو اپنے اوپر الزام لگائے اوسی کو ملزم ٹھیرانا۔ بلا وجہ کسی کو قصور وار بنا دینا۔ اُردو۔ غیر فصیح

جو آپ خفا ہوئے ہیں رو اکثر روٹھا
کہتے ہیں [illegible] الٹا دھڑا — شوق قدوائی

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

الٹا زمانہ آنا۔ برا زمانہ آنا۔ وہ زمانہ جس میں بری بات اچھی اور اچھی بات بری سمجھی جائے۔ اصول کے خلاف کسی بات کا نتیجہ ہونا۔ اُردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جھوٹ خود بولا کریں اور سنیں شکوہ الٹا
کیا کریں آپ کا آیا ہے زمانہ الٹا — رشک

قول فیصل۔ صرف الٹا زمانہ بھی بولتے ہیں۔

حق بجانب ہے [illegible] محو پھر جائے
چلن افلاک کا الٹا ہے زمانہ الٹا — جگر

الٹا زمانہ لگنا بھی بولتے ہیں جیسے کیا الٹا زمانہ لگا ہے کہ بھلے کو خطا وار بنایا جاتا ہے۔

الٹا سبق پڑھانا۔ خلاف مصلحت یا خلاف عقل کوئی بات تعلیم کرنا، کسی امر میں برخلاف صلاح دینا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کچھ نہ سیکھ سکا دیا دل نے
سبق الٹا پڑھا دیا دل نے — روش

الٹا سیدھا۔ بے قاعدہ، بے ترتیب، جا بیجا۔ اُردو۔ (دیکھیے الٹا سبق پڑھانا)

محل صرف: تم کچھ سمجھتے ہو نہ بوجھتے ہو، جو چاہتے ہو الٹا سیدھا لکھ دیتے ہو۔

الٹا سیدھا جواب دینا۔ خلاف و نامناسب جواب دینا۔ اُردو۔ (دیکھیے الٹا سبق پڑھانا)

کچھ جواب اس نے دیا خط کا جو الٹا سیدھا
نامہ بر بنے گئے، رستہ لیا گھر کا سیدھا — لقمان

الٹا لیا جائے نہ سیدھا۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی طرح زیر بار ہو قابو میں آ جائے قائل نہ ہو۔ (امیر اللغات)

قول فیصل۔ اب بالکل نہیں بولتے۔

الٹا مزاج۔ جس طبیعت پر ہر بات کا الٹا اثر پڑتا ہو۔ اُردو۔ (دیکھیے الٹا سبق پڑھانا)

آج کل ایسی ہے تقدیر کہ الٹا ہے مزاج
دشمنی چاہیے ان سے کہ محبت ہو جائے — برق

الٹانا۔ الٹنا، پلٹ دینا۔ اُردو۔ غیر فصیح۔

الٹا لی آڑی پہ قسمت آسماں
[illegible] — سلطان ابراہیم

قول فیصل۔ یہ صرف بہت کم آتا ہے۔

الٹا نصیبا۔ بری قسمت، خراب مقدر۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جا کے گلزار سے صیاد پھر آیا الٹا
کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا الٹا — داغ

الٹا ہاتھ۔ بایاں ہاتھ۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف: لڑکا درخت سے ایسا گرا کہ اس کا الٹا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ فصحا بایاں ہاتھ زیادہ بولتے ہیں۔

الٹا ہاتھ مارنا۔ حسرت و افسوس ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔

سانس الٹی جو لگی چلنے دم نزع مری
ہاتھ عیسیٰ نے سر پر دیں الٹا مارا — خستہ

قول فیصل۔ یہ محاورہ لکھنؤ کا نہیں ہے۔

الٹ پڑنا۔ برہم ہونا، برس پڑنا۔ اس محاورے کا استعمال اس جگہ ہے جہاں ایک کو چھوڑ کر دوسرے پر کوئی بلا وجہ خفا ہونے لگے۔ (فقرہ): عمدہ جی کون تمہاری خطا معاف کرتے جاتے وہ کہیں مجھی پر الٹ پڑیں تو اور مشکل ہو۔ [illegible]

ہمارے خون سے بھرے دست پائے قاتل رخ — آتش
نصیب ہے مجھے قسمت خدا الٹی

قول فیصل:۔ برگشتہ ہو جانا کے معنوں میں الٹ جانا عام طور پر قسمت، تقدیر، مقدر، نصیب، نصیبا ہی کے ساتھ مختص ہے۔ جیسے:۔

کیا زقت جاناں میں ہو برگشتہ مقدر
سیدھی ہو نہ جائے جو تقدیر ہماری — عرش

اُلٹ جانا ۸ بدل جانا، انقلاب ہو جانا۔ اردو (دیکھیے الٹ جانا ۱)

یہ انقلاب فلک سے الٹ گئے ہیں غلاف
بجائے انس و محبت ہو بغض و کیں پیدا — جگر

زمانے و عہد کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے۔

الٹ گیا ہائے وہ زمانہ جو تھا ادھر کہنے اس کا آنا — جرأت
نہ بھیجے ہے اب پیامبر کو، ادھر کی دنیا اگر ادھر ہے

اُلٹ جانا ۹ لوٹ جانا، واپس جانا۔ اردو غیر فصیح۔

مشرق کی سمت خواب میں دیکھا تو دیکھیے
گھر سے گئے ۔۔۔ الٹ — برق

قول فیصل:۔ لکھنؤ ۔۔۔ پلٹ جانا ہی بولتے ہیں۔

اُلٹ جانا ۱۰ تباہ و برباد ہو جانا۔ اردو (دیکھیے الٹ جانا ۱)

معدوم ہوئے نام و نشان شاعری کا رنگ
طبقہ ہی شہر کا جانے کہیں الٹ

قول فیصل:۔ مذکورہ معنوں میں لٹ جانا بھی بولتے ہیں۔

اُلٹ جانا ۱۱ بیٹ جانا، اٹھ جانا۔ اردو (دیکھیے الٹ جانا ۱)

لائی ہے کشش کھینچ کے دروازے تک اُن کو
اللہ کرے پردہ الٹ جائے ہوا سے — جگر

اُلٹ جانا ۱۲ چرخ فلک کا ستارہ کا الٹ پلٹ ہو جانا۔ اردو۔ (دیکھیے الٹ جانا ۱)

رک فلک بھی اُس کا اگر سامنا کرے
تیر نگاہ ناز سے جائے وہیں الٹ — ہوش

اُلٹ جانا ۱۳ مفلس ہو جانا (فقرہ) اس سفر میں اُن پر ایسے مصارف پڑے کہ الٹ گئے۔ (نور اللغات، امیر اللغات)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا بلکہ عوام اُدھڑ گئے بولتے ہیں۔

اُلٹ جانا ۱۴ سرشار ہو جانا، بے ہوش ہو جانا۔ اردو۔ (دیکھیے الٹ جانا ۱)

محل صرف:۔ اس قدر کڑوا تمباکو تھا کہ جس نے ایک گھونٹ پیا وہ الٹ گیا۔

اُلٹ جانا ۱۵ خراب کر ڈالنا، نرم کر لینا۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جس عورت کا تم نے ذکر کیا تھا آج میں اُس پر الٹ گیا۔

قول فیصل:۔ بازاری لوگوں کی زبان۔

اُلٹ دینا ۱ تباہ کر دینا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بچھڑے تھے عباس علی شیر سے آتے
کشتوں کو الٹ دیتے اگر حکم کو نہ پاتے — انیس

اُلٹ دینا ۲ ادھر سے ادھر کر دینا۔ اردو (دیکھیے الٹ دینا ۱)

محل صرف:۔ اس بکس کا کیا کہنا۔ صرف دو منٹ بحث کی اور مقدمہ الٹ دیا۔

اُلٹ دینا ۳ اٹھا دینا۔ اردو (دیکھیے الٹ دینا ۱)

محل صرف:۔ بغیر دیکھے ڈولی کا پردہ الٹ دیا اور سامنا ہو گیا۔

اُلٹ دینا ۴ چت کو پٹ کر دینا، ایک رخ سے دوسرے رخ کر دینا، اوندھا دینا۔ اردو۔ (دیکھیے الٹ دینا ۱)

محل صرف:۔ حقہ جل گیا ہے، ذرا چلم الٹ دو۔

اُلٹ کے جواب دینا ۱ پیام کا جواب لا دینا، کسی بات کے بہت نیت سے پلٹ کے ادا کرنا۔ (فقرہ) عجب شخص ہیں جا کے بیٹھ رہے۔ الٹ کے جواب بھی نہیں دیا۔ (نور اللغات، امیر اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں یوں اب کوئی نہیں بولتا بلکہ الٹ کے جواب نہ دیا کے بجائے "پلٹ کے جواب نہ دیا" بولتے ہیں۔

اُلٹ کے جواب دینا ۲ کسی کے ملامت کے جواب میں خود بھی ویسا ہی کہہ دینا۔ اردو فصیح رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جواب الٹ کے نہ کیونکر میں اس کے بدلے دوں
کڑوی مجھے لگے ہے گوش بے زبان سنتا — مصحفی

قول فیصل:۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اُلٹ کے خبر نہ لینا توجہ نہ کرنا۔ بے خبر ہونا۔ انتہائی غفلت کرنا۔ اردو۔

پھر الٹ کر نہ خبر لی مجھے ایسے غافل
اب ملا آ کے کہ میں دم لیتا ہوں الٹا الٹا — جگر

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں پلٹ کے خبر نہ لینا، بولتے ہیں۔

اُلٹ کے کروٹ نہ لینا بے توجہی کرنا، بے خبر رہنا۔ کسی کی طرف سے غافل رہنا۔ اردو۔

کس بیتابی سے الٹ کے نہ کروٹ لی آپ نے
رات بھر کیا میں رات کو سامنے پلنگ پر — صبا

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں پلٹ کے کروٹ نہ لینا، بولتے ہیں۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

صاحبانِ ذوق وادب

آجتک اتنا مکمل لغت آپ کی نظر سے نہ گذرا ہوگا جو سولہ جلدوں میں منقسم ہو اور پوری زبان کا ذمہ دار ہو۔ اتفاقاً آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا۔ بار بار اعلانات کیے گئے کہ اب مہذب اللغات شائع ہونے والا ہے اور اب منظر عام پر آنے والا ہے۔ لیکن چونکہ انقلابات کا ز بر دست طوفان آ رہا اور آیا ہوا ہے اس لیے ہمارے صدر انجمن محافظ اردو حضرت مہذب مدظلہ اپنے ارادوں میں ناکامیاب ہوتے رہے۔ مگر داد دیجیے کہ ارادوں کا استحکام ایک حال پر باقی رہا۔ کوششیں جاری رہیں۔ کارساز عالم نے آج اس قابل کر دیا کہ انجمن محافظ اردو کی طرف سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ مہذب اللغات دن رات طبع ہو رہا ہے۔ یہ لغت سولہ جلدوں میں منقسم ہے۔ اور ہر جلد ایک ہزار صفحات کی ہے۔ چنانچہ جلد اول یعنی الف ممدودہ و مقصورہ کے ایک ہزار صفحات ہیں۔ خیال تھا کہ مکمل جلد شائع کی جائے گی جس کی قیمت مجلد [illegible] اور غیر مجلد [illegible] رہو گی۔ چونکہ گرانی کا دور ہے اور بہترین کاتبوں سے کتابت کرائی جا رہی ہے اور عمدہ سے عمدہ کاغذ استعمال کیا جا رہا ہے لہذا قیمت کے اضافے کا اعلان کرنا پڑا۔ اب مجلد [illegible] اور غیر مجلد [illegible] رہی۔ چونکہ کمی سرمایہ ہے اس لیے یہ لغت قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ ہر ماہ میں ایک سو صفحات انشاء اللہ بالالتزام شائع ہوں گے اور ہر قسط پر خوشنما ٹائٹل بھی ہوگا۔

دستور العمل } ۱۔ ہر ماہ کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں سو صفحات یعنی چھ جز شائع ہوں گے۔ ۲۔ جو حضرات پیشگی [illegible] روپے مرحمت فرمائیں گے انھیں ہزار صفحات دس ماہ میں پہونچائے جائیں گے اور خرچ ڈاک بذمہ دفتر رہے گا۔ ۳۔ جو حضرات ماہانہ وی۔ پی منگائیں گے ان کے لیے [illegible] روپے قیمت اور خرچ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

جلد سے جلد منی آرڈر بھیج کے ممبر بن جائیے اور اپنی منظوری سے مطلع فرمائیے۔ مکمل جلد کے ہزار صفحات پہونچنے پر لاجواب ٹائٹل اور شرح کے سو صفحات مع بلاک آپ کی خدمت میں روانہ کیے جائیں گے۔ پہلی قسط اگست [illegible] کو شائع کی جائے گی۔ سردست ہر ماہ سو صفحات شائع ہوں گے آئندہ انشاء اللہ دو سو صفحات ہر ماہ شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ لغت جلد شائع ہو جائے صرف دوسری قسط دو ماہ کے فصل سے شائع ہوگی یعنی ماہ اکتوبر [illegible] میں شائع ہوگی اس کے بعد ماہ بماہ اقساط شائع ہوتے رہیں گے۔ (ادارہ)

(پتہ) دفتر انجمن محافظ اردو منصور نگر نیا محل لکھنؤ

(مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ)

قسط چہارم

महज़बुललुग़ात

क़िस्त ४

(الف مقصورہ)

مؤلفہ

ادیب اعظم حضرت مہذب لکھنوی

فاضل و ممتاز الافاضل و دبیر کامل

صدر انجمن محافظ اردو

باہتمام

سید حسن الکمال لکھنوی

معتمد (انگریزی)، انجمن محافظ اردو

دفتر انجمن محافظ اردو منصور نگر نیا محل لکھنؤ

سے شائع ہوا

قیمت دو روپیہ ۸ر

اُلٹی مانگیں گلے پڑیں۔
(دوسرا) اُلٹی بنتیں گلے پڑنا بھی انھیں معنی میں مستعمل ہے (امیر اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے اس محاورے کے جو معنی لکھے ہیں اس میں اور اُن کے پیش کردہ شعر اور فقرہ میں بالکل ضد ہے۔ جو صورت نے جو معنی لکھے ہیں ان میں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا اور جن معنوں کی مثال بیش کی تو ان میں بھی اب متروک ہے۔ اُلٹی بنتیں گلے پڑنا رائج ہے۔

اُلٹی مانگیں گلے میں ڈالنا۔ الزام لگانے والے پر الزام لگانا۔ بھلائی کے عوض برائی کا الزام لگانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُلٹی چھری سے حلال کرنا۔ سخت ظلم کرنا۔ بیجا سختی کرنا۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بگڑا جیسے کے عذر و حلال کرتے ہیں
مجھے وہ اُلٹی چھری سے حلال کرتے ہیں — داغ

اُلٹی چھری سے ذبح کرنا۔ (دیکھیے اُلٹی چھری سے حلال کرنا)

اُلٹی چھری سے ذبح کیا کس ادا کے ساتھ
سمجھا کہ کون ہنستا ہے نشتر یا دلبا میں — سحر

اُلٹی بیچیں۔ پیچے (حقہ) کی بندش جو بہت مضبوط اور خوبصورت ہوتی ہے۔ اردو۔

قولِ فیصل۔ نیچہ بندوں کی خاص اصطلاح۔

اُلٹی رسم۔ نامناسب محل اور موقع کے خلاف رسم۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اس زمانے میں نئی چالیں ہیں اُلٹی رسمیں ہیں
دوستی جس سے کرے کوئی عداوت ہو جائے — برق

اُلٹی سانس چلنا۔ سوء تنفس ہونا۔ دم اکھڑنا۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

سانس اُلٹی جو تمھی چلنے دم نزع مری
ہاتھ عیسیٰ نے زمیں پر دوہیں مار دیا — خورشید

قولِ فیصل۔ اُلٹی سانسیں چلنا زیادہ بولتے ہیں۔

اُلٹی سانس بھرنا۔ مرتے وقت لمبی سانس لینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ فصحا نہیں بولتے۔

اُلٹی سانس لینا۔ دم اکھڑ جانا، نزع کے وقت سانس پیٹ میں نہ سمانے کی حالت۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بھر گیا وہ ادھر اُٹھا ادھر آگئے آئے
سانس اُلٹی دل بیتاب دھڑکتا ہو — نسیم

قولِ فیصل۔ اُلٹی سانسیں لینا زیادہ فصیح ہے۔

سانسیں اُلٹی لیا کیا میں بھی
بخت ان کی سنا کیا میں بھی — شوق

اُلٹی سمجھ۔ اوندھی عقل۔ اردو۔ (دیکھیے اُلٹی سانس لینا)

بس ہے دم غضب بنے اُلٹی سمجھ تو دیکھو
بل جو پڑا جبیں پر تمنا کو سب ہوا — مومن

اُلٹی سمجھے نہ سیدھی۔ جب کوئی کسی بات پر حجت کیے جاتا ہے اور امر حق نہیں سمجھتا تو کہتے ہیں جب شخص بے اپنی کہے جاتا ہے۔ اُلٹی سمجھے نہ سیدھی۔ اردو۔ (دیکھیے اُلٹی سانس لینا)

جو منہ میں یا کہ آتا ہو بک جاتا ہو آتے آتش
نہ اُلٹی ہی سمجھتا ہے نہ وہ رشک قمر سیدھی

قولِ فیصل۔ اُلٹی سیدھی سمجھنا بھی بولتے ہیں۔

اُلٹی سیدھی نہ جنوں میں دل مضطر سمجھا
رگ گل کو رگ جاں خار کو نشتر سمجھا — حسرت

اُلٹی سُنانا۔ خلاف عقل یا خلاف واقعہ بات کہنا۔ اردو۔ (دیکھیے اُلٹی سانس لینا)

ہیں رند یار سادہ رضد ہو گئی ہر بار ہم
سیدھی کہیں تو مجھ کو اُلٹی سنائے واعظ — امیر

اُلٹی سُنو۔ جب کوئی خلاف اصل بات کہتا ہے تو اس کی شکایت کرتے ہوئے دوسرے اس جملہ سے ابتدا کرتے ہیں۔

محلِ صرف۔ اُلٹی سنو اسی کا مال گیا اور وہی مجرم ٹھہرا۔

قولِ فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اُلٹی سوجھنا۔ عقل اور رسم و رواج کے خلاف کوئی بات دماغ میں آنا۔ اردو۔ (دیکھیے اُلٹی سانس لینا)

اُلٹی ہی تجھے سوجھتی ہے اے فلک دوں
سیدھی کبھی تجھ سے مری قسمت نہیں ہوتی — صبا

اُلٹی سیدھی۔ (دیکھیے اُلٹا سیدھا)

اُلٹی سیدھی باتیں کرنا۔ بے تکی، بے ربط باتیں کرنا۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اُلٹی سیدھی باتیں ہٹ دھرمی سے جو چاہو کرو
آپ قائل ہو کرو گے کیا بھلا قائل مجھے — جلیس

قولِ فیصل۔ انھیں معنوں میں اُلٹی سیدھی ہانکنا بھی بولتے ہیں۔

اُلٹی سیدھی پڑنا۔ کوئی آفت آنا، مصیبت میں پھنسنا۔ زک پہنچنے کا اندیشہ ہونا۔ اردو۔ (دیکھیے اُلٹی سیدھی باتیں کرنا)

سلطاں سے کوئی جڑ سے تو کیسا ہو
اُلٹی سیدھی پڑے تو کیسا ہو — شوق قدوائی

قولِ فیصل۔ بولتے ہیں مگر کمی کے ساتھ۔

اُلٹی سیدھی سنانا - بُرا بھلا کہنا۔ اُردو۔
(دیکھئے اُلٹی سیدھی باتیں کرنا)

عاشق ابرو و قامت میں ہوا ہوں جب سے
اُلٹی سیدھی مجھے دس بیس سنا دیتے ہیں — قدر

اُلٹی سیفی - سیفی وہ عمل ہے جو دشمن کی تباہی یا جان لینے کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ اور جب کبھی شرائط عمل کے نقصان سے اُس کا اثر عامل پر پڑ جاتا ہے تو اُس کو اُلٹی سیفی کہتے ہیں۔ اب عموماً اس جگہ استعمال ہے جہاں کوئی دوسرے کی بُرائی کی تدبیر کرے اور خود اُس میں مبتلا ہو جائے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

تیغ ابرو پر جو عمر آ سینہ تو ہو گیا
اُلٹی سیفی کا اثر کینہ لے پر پڑ ہو گیا — خلیق

قول فیصل: اس کا استعمال پڑھنے کے ساتھ بھی ہوتا ہے ؎

بالعکس بات کہہ کے مجھے قتل کرتے ہو
ہر بار اُلٹی پڑھتے ہو سیفی زبان کی — منیر

اُلٹی قسمت - بُری قسمت، بدنصیبی۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف: جس کام کے لیے کوشش کرو وہ نہیں ہوتا کیسی اُلٹی قسمت ہے۔

اُلٹی کبیر کی - کبیر داس ایک پہونچے ہوئے فقیر گزرے ہیں۔ یہ ایک اعلیٰ درجے کے شاعر بھی تھے اکثر مثلثیں اور کہاوتیں عام نظریے کے خلاف نظم کی ہیں جس کی وجہ سے عوام کو یہ کہنے کا موقع مل گیا کہ اُن کی باتیں اُلٹی (یعنی خلاف عقل یا خلاف واقعہ) ہوا کرتی ہیں۔ یہ ایسے مقام پر بولتے ہیں جہاں کسی کی بات کو خلاف عقل یا خلاف واقعہ جاتا ہو۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بیہودہ گفتگو نہیں مرد فقیر کی
سیدھی ہے سب جو آگے اُلٹی کبیر کی — آتش

اُلٹی کرنا - قے کرنا۔ اُردو۔ (دیکھئے اُلٹی ہونا)

اُلٹی کھوپری اندھا گیان - احمق کی نسبت کہتے ہیں۔

قول فیصل: لکھنؤ میں اب نہیں بولتے۔

اُلٹی کھوپڑی کا - کم فہم، اُلٹی سمجھ والا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف: عجب اُلٹی کھوپڑی کا آدمی ہے کوئی بات سمجھ ہی میں نہیں آتی۔

قول فیصل: اسی محل پر لکھنؤ میں اوندھی کھوپڑی بھی بولتے ہیں۔

اُلٹی گنگا بہانا - خلاف دستور کرنا، رسم و رواج کے خلاف کوئی کام کرنا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

یہ رکھتے ہیں خیر کا انداز
اُلٹی گنگا بہائی جاتی ہے — [illegible]

قول فیصل: اُلٹی گنگا بہنا بھی بولتے ہیں جیسے

ہم تو پیاسے رہیں تیرے غیر کریں پیر مغاں
اُلٹی اس شہر میں بہتی ہوئی گنگا دیکھی — اسیر

اُلٹی مالا پھیرنا - کسی کی ہلاکت کے لئے کچھ پڑھنا (نور اللغات)

قول فیصل: یہ اُردو میں مذکر ہے۔ یہ لکھنؤ میں بہت کمی کے ساتھ بولی جاتی ہے۔

اُلٹی مانے نہ سیدھی - (دیکھئے اُلٹی سمجھے نہ سیدھی)۔

اُلٹی مت - اُلٹی دھن۔ اُلٹی ضد، بدضدی۔ اُردو۔

اُلٹی ہے مت اُنکی تجھے دوسری لیگا
آتش حرکت قابل دشنام کیے جا — آتش

قول فیصل: اُلٹی مت اب متروک ہے۔ مت پلٹنا، مت پلٹ جانا کی کے ساتھ رائج ہے۔

اُلٹی میٹم (الٹی میٹم) - اعلان جنگ۔ انگریزی، مذکر۔

محل صرف: بین الاقوامی اصول کے مطابق ایک ملک جب دوسرے ملک سے آمادہ جنگ ہوتا ہے تو کچھ مدت قبل اپنے حریف کو الٹی میٹم دے دیتا ہے۔

قول فیصل: اردو میں یہ لفظ اس قدر کثرت سے رائج ہے کہ اب اسکو اردو بھی کہا جا سکتا ہے لیکن اردو میں روزمرہ کی گفتگو میں اس کو اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ جب کسی سے کوئی جھگڑا کرنا ہو اور اسکی اطلاع پہلے سے ذریعہ کر دی جائے جیسے مثال کے طور پر (فقرہ) میں نے انکو الٹی میٹم دے دیا ہے کہ کل سے پہلے تک میرا روپیہ مجھ کو مل جائے ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ عوام الف کے زیر کے ساتھ (اِلٹی میٹم) بولتے ہیں۔

اُلٹی ہنسی اُڑانا - اُلٹا مذاق اُڑانا۔

نے رشک ڈوب مرا تری اشک دیکھ لی
اُلٹی ہنسی اُڑی مری چشم پُر آب کی — داغ

اُلٹی ہوا چلنا - اُلٹا زمانہ آنا۔ زمانے کا برخلاف ہونا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

چلی ہے ایسی زمانے میں کچھ ہوا اُلٹی
کہ سیدھی بات سمجھتے ہیں آشنا اُلٹی — آتش

اُلٹے - برعکس جیسا چاہئے ویسے خلاف۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی

عورت مرد۔

مزہ یہ دیکھیے گا شیخ جی رُ کے اُلٹے
جو اُن کا بزم میں کل احترام بیٹھ گیا — انشا

اُلٹے اُسترے سے سر مونڈنا۔ کسی کو ذلیل کرنے کے لیے سخت سزا دینا۔ کسی کی خطا کے موقع پر غصّے سے کہا جاتا ہے۔ اُردو، غیر فصیح۔

بھاگی جاتی نہیں، میں ہوں حاضر
مونڈیے اُلٹے اُسترے سے سر — بہشت گلزار

قول فیصل:۔ اُلٹے اُسترے سے سر منڈوانا بھی انھیں معنوں میں بولتے ہیں۔

اُلٹے بانس پہاڑ چڑھے:۔ (مثل) برعکس معاملہ اور اُلٹی بات ہونے کی جگہ بولتے ہیں۔ (امیر اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُلٹے بانس بریلی۔ بریلی ایک شہر کا نام ہے جہاں بانس کثرت سے ہوتے ہیں اگر کوئی سوداگر وہاں (اُلٹے) بانس فروخت کرنے لے جائے تو یہ حماقت کا فعل ہے۔ اُردو، مثل۔

قول فیصل:۔ اب بہت کم کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُلٹے بل کی چوٹی۔ وہ چوٹی جس کے گوندھنے میں بال جھٹکے سے اوپر لے جائے جائیں۔

قول فیصل:۔ ایسی چوٹی گوندھنے کا بالکل رواج نہیں ہے۔

اُلٹے پاؤں آنا:۔ جلدی واپس آنا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

گیا وہ اور اُلٹے پاؤں آیا
کسی صندوق نے سانپ دکھایا — منیر

اُلٹے پاؤں پڑنا۔ کہیں سے واپس جانے کی ہمت نہ پڑنا کہیں سے جانے کو دل نہ چاہنا۔ اُردو غیر فصیح۔

کوئے جاناں سے جب نکلتے ہیں
پاؤں پڑتے ہیں ہر قدم اُلٹے — مشتری

قول فیصل:۔ انھیں معنوں میں اُلٹے قدم پڑنا بھی بولتے تھے۔

ہر اخبار کے بعد آتا ہے اگر کوئے قاتل سے
دور شوق سے پڑتے ہیں قاصد کے قدم اُلٹے — تسلیم

لیکن مذکورہ دونوں طریقوں میں سے اب کسی طریقے سے بھی نہیں بولتے۔

اُلٹے پاؤں پھرنا۔ بلا توقف واپس ہونا۔ اُسی وقت پلٹ جانا۔ اُردو، فصیح، رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جلوہ دکھا کے رنگ جدائی جو ہوا
آتے ہی اُلٹے پاؤں مجھے دن بھلا کے — بحر

قول فیصل:۔ اُلٹے پاؤں بھاگنا بھی بولتے ہیں جیسے:۔

آتے آتے کیوں نہ اُلٹے پاؤں بھاگے دور سے
صبح ڈرتی ہے بہت میری شبِ دیجور سے — ناسخ

اُلٹے پیروں پھرنا بھی بولتے ہیں مگر کم کسی کے ساتھ

شاہم کو آتے جو اندر سے : بسر
پھرے اُلٹے پیروں وہ باہر : بسر — شاد

اُلٹے پاؤں چلنا:۔ جس طرف جانا منظور ہو اُس طرف پشت کر کے چلنا۔ اُردو۔

کوسوں تک اُلٹے پاؤں چلا آہ میں غریب
جب تک مری نظر سے نہ پنہاں وطن ہوا — ناسخ

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بہت کم بولتے ہیں۔

اُلٹے پھر آنا:۔ فوراً پلٹ آنا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بندگی میں بھی وہ آزادہ و خود بیں ہیں کہ ہم
اُلٹے پھر آئے درِ کعبہ اگر وا نہ ہوا — غالب

قول فیصل:۔ انھیں معنوں میں اُلٹے پھرنا بھی بولتے ہیں۔

اُلٹے جانا:۔ بہت زیادہ تیاری پر تُل کر چلنا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج کل حاجی پہلوان کے ایسے ریاض چڑھے ہیں کہ اُلٹے جا رہے ہیں۔ دہلواری مطلب

اُلٹے چور کو توال کو ڈانٹے۔ جب کوئی اپنی خطا پر نادم نہ ہو بلکہ ٹوکنے والے سے جھگڑے اور لڑے یا خود ہی خطا کرے اور دباؤ ڈالے تاکہ لوگ اُلٹی اُسی کی خوشامد کریں، اُس جگہ بولتے ہیں۔ اُردو۔ مثل، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ خود ہی خطا کی اور خود ہی لڑنے پر تیار ہو۔ تمھاری تو وہی مثل ہوئی کہ۔

اُلٹے چور کو توال کو ڈانٹے

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عام طور سے لوگ "اُلٹے چور کوتوال کو ڈانٹے" بولتے ہیں۔

اُلٹے سیدھے: جن ناحق بجا بےجا۔ اُردو غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بیوی تم اُلٹے سیدھے بھی کہہ اُلٹا دیتی ہو۔

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں بہت کم بولتے ہیں۔

اُلٹے کانٹے تولنا۔ کم تولنا۔ تولتے وقت جب ترازو کا کانٹا پیچھے کی طرف جھکا رہتا ہے تو کم تُلتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُلٹے گدھے پر چڑھانا۔ اگلے زمانے میں مجرم کے لیے یہ بھی ایک سزا تھی کہ سر منڈا کر

کالک لگا کے گدھے کی دُم کی طرف اس کا منہ کر کے سوار کرتے تھے اور سر بازار پھراتے تھے۔ اب سخت سزا دینے اور تذلیل کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔

(امیر اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اب بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اُلٹے ملک کے ہو:۔ احمق ہو۔ بیوقوف ہو۔ اُردو۔ محمد نصیح۔

عجب اُلٹے ملک کے ہیں اجی آپ بھی کہ تم سے
کبھی بات کی جو سیدھی تو ملا جواب اُلٹا

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہ کبھی بولتے تھے نہ آج بولتے ہیں۔

اُلٹے ہاتھ کا داؤں ہے:۔ اُلٹے ہاتھ کا کھیل ہو (جواریوں کی اصطلاح) یعنی یہ کام ایسا سہل ہو کہ داہنے ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں صرف بائیں سے ہو سکتا ہے۔ نہایت سہل ہو۔ بہت ہی آسان ہو (فقرے) اُن کو دھوکا دینا کون بڑی بات ہے یہ تو میرے اُلٹے ہاتھ کا داؤں ہے، جھوٹ مکر دغا دھوکا اُن کے اُلٹے ہاتھ کا کھیل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات اور امیر اللغات دونوں نے اس محاورے کو لکھا ہے لیکن نور اللغات نے اسے جواریوں کی اصطلاح لکھا ہے ممکن ہے کہ دہلی میں ایسا ہو لیکن لکھنؤ میں ایسا نہیں ہے۔ اس محاورے کو ذرا سے فرق کیسا تھ عوام لکھنؤ زیادہ اور خواص کم بولتے ہیں۔ یعنی یوں کہتے ہیں "یہ تو ہمارے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے" بائیں کی جگہ اُلٹے اور کھیل کی جگہ داؤں اس محاورے میں اہل لکھنؤ کبھی استعمال نہیں کرتے۔

اُل جاؤں بل جاؤں جلوے کے وقت ٹل جاؤں:۔ جب کوئی شخص یوں تو ہر وقت کسی کا خلوص کرتا رہتا ہو لیکن ضرورت کے وقت پہلو تہی کر جائے تو یہ مثل کہی جاتی ہے۔ اُردو مثل۔

قول فیصل:۔ جگہ ابھی آ رہی مصنف۔ عورتوں کی خاص زبان۔

اَلجَبرا:۔ علم جبر و مقابلہ، علم ریاضی کی وہ شاخ جس میں بجائے اعداد کے نشانات استعمال ہوتے ہیں یہ علم عربوں نے ایجاد کیا ہے۔ اَلجَبرا ایک کتاب کا نام بھی ہے جو محمد ابن موسیٰ الخوارزمی نے تصنیف کی تھی اور اسی کو اس علم کا موجد کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں بھی اس کا نام اَلجبرا ہی باقی رہا۔

اُلجھا:۔ ہندی۔ مذکر۔ سوت یا ڈور وغیرہ میں گتھی یا پھندے پڑ جانے کو کہتے ہیں۔ پتنگ بازوں کی اصطلاح میں اُلجھاؤ بھی کہتے ہیں (امیر اللغات)

قول فیصل:۔ ممکن ہے کبھی بولتے ہوں لیکن موجودہ دور میں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُلجھا پڑنا:۔ ڈور وغیرہ کا اُلجھ جانا (فقرہ) ڈور میں اُلجھا پڑ گیا ہے ابھی پیچ نہ لڑانا۔

(امیر اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اُلجھا پڑ گیا ہے نہیں کہتے۔ ڈور اُلجھ گئی ہے بولتے ہیں۔

اُلجھا چھڑانا:۔ اُلجھی ہوئی ڈور وغیرہ کا سلجھانا (فقرہ) کنکوا اتار لو اب کھڑے ہوئے اُلجھا چھڑا رہے ہیں۔ (امیر اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُلجھا چھوٹنا:۔ لازم (فقرہ) جلدی نہ کرو اُلجھا چھوٹتے چھوٹتے چھوٹے گا۔ (امیر اللغات)

قول فیصل لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُلجھا ڈالنا:۔ اُلجھا پڑنا کا متعدی۔ (فقرہ) تلے اوپر اتار کر تم نے ساری ڈور میں اُلجھا ڈال دیا۔

(امیر اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُلجھانا ۱: سلجھانے کی ضد۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

گرہ اُلفت کے رشتے میں نہ پڑ جائے
جو سلجھاتے نہیں اُلجھا نہ گرہوں ہو ظفر شاہ

اُلجھانا ۲: پھنسانا، عشق و محبت میں مبتلا کرنا۔ (دل کے ساتھ)

تنگ آیا ہوں اس خود کی بیداد گری سے
اُلجھاؤں گا اب دل کو کسی اور پری سے رند

قول فیصل:۔ دل اُلجھانا متروک۔ دل لگانا رائج ہے۔

اُلجھانا ۳: اٹکانا۔ روکنا۔ اُردو۔ (دیکھیے اُلجھانا ۱)

جانے دو یا وحشت کو اُلجھا رکھا ہے
تنگ لے جنوں میں پاؤں کی زنجیر ہوا رند

اُلجھانا ۴: مصروف کرنا، متوجہ کرنا، لگائے رکھنا۔ اُردو۔ (دیکھیے اُلجھانا ۱)

بات جو دیکھیے گا شکروں میں اُلجھائیں گے
زلف اگر ہاتھ لگی بخت رسا کے باعث جلال

اُلجھانا ۵: جھگڑے میں ڈالنا۔ طول دینا۔ اُردو۔ (دیکھیے اُلجھانا ۱)

محل صرف:۔ اچھی خاصی بات سلجھ گئی تھی تم نے فضول کی بحث کر کے پھر اُلجھا دیا۔

اُلجھاؤ ۱: جھگڑا، دقت، مشکل۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

الجھاؤ سے الجھاؤ ہیں اس عشق میں یارب
دلدار سے اُلجھے تھے کہ اغیار سے اُلجھے — داغ

قول فیصل:۔ اسی محل پر عوام اُلجھاؤ ابھی بولتے ہیں

اُلجھاؤ ۲ ۔ جھگڑا، رنجش۔ اردو، مذکر۔

الجھاؤ پڑ گیا تو سلجھی نہ لینے اس کے
جھگڑے ہے بہت گو کہ بہت قضایا — میر

قول فیصل:۔ اُلجھاؤ پڑنا اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔ جھگڑا اور رنجش پڑنا زیادہ مستعمل ہے۔

اُلجھاؤ ۳ پھندا۔ گتھی۔

گلے لگ کر وہ رخصت ہوں تو زلفوں کی لپٹ جائے
کبھی الجھاؤ کام آئے کسی تار گریباں کا — منیر

(امیر اللغات و نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُلجھ پڑنا ۔ بحث کرنے لگنا، جھگڑا کرنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اے دل صد چاک شانہ بن کے جا برباد کر
ہو مزاج آشنا الجھ پڑتی ہو سلجھانے زلف — امیر

قول فیصل:۔ عام طور پر بات چیت میں اُلجھنا۔ الجھ پڑنا (یعنی جیم پر ہا مقدم کر کے) بولتے ہیں۔ صرف لکھتے ہیں ج پہلے اور ھ بعد میں لکھتے ہیں۔

اُلجھ جانا ۱ گتھی پڑ جانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ منع کرتے تھے کہ نہ چھوڑو۔ دیکھو اب ڈور الجھ گئی۔

قول فیصل:۔ عام طور پر بول چال میں اُلجھ جانا ہی مستعمل ہے۔

اُلجھ جانا ۲ مشغول ہو جانا۔ اردو۔
(دیکھئے الجھ جانا ۱)

محل صرف:۔ حاکم نے صبح سے کوئی دوسرا مقدمہ نہیں سنا۔ ایک ہی مقدمہ میں الجھا ہوا ہے۔

اُلجھن ۱ گھبراہٹ، بے چینی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد

ترے بیمار گیسو سے طبیب اب تدبیر کرتے ہیں
بتا یا عشق پیچا کچھ دوا بھی ہے جو الجھن کی — [illegible]

قول فیصل:۔ اس کا تخفف ہونا کے ساتھ الجھن ہونا بھی ہے۔

اُلجھن ۲ تشویش، خلش۔ اردو (دیکھئے الجھن ۱)

ماں بھی خوش ہو گئی یہ سن کے سخن
بولی اب کچھ نہیں ہے اُلجھن — منیر

اُلجھن ۳ کھٹک، پیچیدگی۔ اردو۔
(دیکھئے الجھن ۱)

محل صرف:۔ تمہارے مقدمے میں یہ پیچ پڑ گیا ہے کہ بعض لوگوں کی وجہ سے بجائے آسانی پیدا ہونے کے اور الجھن بڑھتی جا رہی ہے۔

اُلجھن ۴ معمولی جھگڑا۔ بیجا بحث مباحثہ۔ اردو۔ (دیکھئے الجھن ۱)

میرا اُلجھن سے جی الجھتا ہے
یہ ہنسی کا کوئی طریقہ ہے — قلق

قول فیصل:۔ اس کا تخفف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

اُلجھنا ۱ گتھی پڑنا، سلجھنا کی ضد۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد

طبیعت ہوگی برہم بوسے ناحق آپ الجھیں گے
خبر لیجے ہوائے بال زلفوں کے الجھتے ہیں — ناسخ

اُلجھنا ۲ ۔ پھنسنا۔ اٹکنا۔ اردو۔
(دیکھئے الجھنا ۱)

پاک طینت جو کہیں اُن سے تعلق دور ہو
خار سے کیا الجھے گوشہ چادر ماہتاب کا — ناسخ

اُلجھنا ۳ مصروف و مشغول ہونا۔ اردو۔
(دیکھئے الجھنا ۱)

میری سنتے نہ اپنی کہتے ہیں
کنگھی چوٹی میں الجھے رہتے ہیں — مسرور

اُلجھنا ۴ رکنا، اصلی مطلب پر قادر نہ ہونا۔ اردو۔ (دیکھئے الجھنا ۱)

گفتگو زلف کی اس کی جو کبھی آتی ہے
بات کرنے میں زباں میری الجھ جاتی ہے — [illegible]

اُلجھنا ۵ بیزار ہونا، گھبرانا، اکتانا۔ اردو۔
(دیکھئے الجھنا ۱)

زلف کب سرکے گی یا رب اس رخ پر نور سے
دل الجھتا ہے مرا طول شب دیجور سے — داغ

اُلجھنا ۶ عشق، محبت میں مبتلا ہونا۔

کھلتے نہیں تم داغ الجھتی ہے طبیعت
اچھے کسی عیار سے مکار سے الجھے

(امیر اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

اُلجھنا ۷ پھنسنا۔ ناجائز تعلق ہونا۔ اردو، غیر فصیح۔

میرے پھندے میں ایک بھی نہ پھنسا
بانکا بنو تھی جس سے چار الجھے — جان صاحب

قول فیصل:۔ ان معنوں میں اب بالکل متروک ہے۔

اُلجھنا ۸ باہم گتھنا، لڑنا، جھگڑنا، دست و گریباں ہونا۔ اردو (دیکھئے الجھنا ۱)

آنکھوں سے لڑے گیسوئے خمدار سے الجھے
یہ حضرت دل روز ہی دو چار سے الجھے — داغ

اُلجھن میں پڑنا۔ کشمکش و پیچ میں پڑنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

محلِ صرف :- میں تو ان کو روپیہ قرض دے کر عجب الجھن میں پڑ گیا ہوں نہ تقاضہ ہی کرتے بنتی نہ دعویٰ ہی کیا جا سکتا ہے۔

اُلجھنی۔ جھگڑالو۔ فسادی۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی۔ عورت مرد۔

محلِ صرف :- تمہارا لڑکا عجیب الجھنی انسان ہے ہر بات میں جھگڑا نکالتا ہے۔

قولِ فیصل :- الجھنی باتیں۔ الجھنی طبیعت الجھنی مزاج بھی بولتے ہیں۔
'الجھنی' کا استعمال مذکر و مؤنث دونوں حالتوں میں یکساں ہے۔

اُلجھیڑا۔ جھگڑا، بکھیڑا، جھنجھٹ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ہے کوچۂ ہستی میں سو طرح کا الجھیڑا
اک راہِ عدم یارو بیخار نظر میں ہے — نظر شاہ

قولِ فیصل :- لکھنؤ کے عوام بولتے ہیں لیکن الف کے زیر کے ساتھ (اِلجھیڑا)۔ الجھیڑے میں پھنسنا۔ کشمکش میں گرفتار ہونا، مصیبت میں پھنسنا کے معنوں میں بولتے ہیں۔

اُلچنا۔ کسی بڑے ظرف میں سے یا کسی بڑی جگہ (مثلاً حوض وغیرہ) میں سے پانی خالی کرنا۔ خواہ کسی چھوٹے ظرف کے ذریعہ۔ خواہ ہاتھوں کے ذریعہ یعنی اسکو خالی کرنے کے ارادے سے تھوڑا تھوڑا پانی پھینکنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلِ صرف :- تھوڑا تھوڑا پانی اگر سب الچ کر نکالو دیں تو ذرا دیر میں حوض خالی ہو جائے۔

قولِ فیصل :- اُلچنا اُسی ظرف یا مقام (مثلاً حوض) کے لئے ہے یا مناسب ہوتا ہے جو بہت جلدی نہ کیا جا سکتا ہو بلکہ تھوڑا تھوڑا پانی پھینک کر اس کو خالی کیا جاتا ہو۔

اِلحاح۔ زاری کرنا، التجا، خوشامد، گڑگڑانا، منت کے ساتھ کچھ مانگنا۔ عربی، مؤنث، غیر فصیح۔

خوشامد کی منت کی، الحاح کی
جب اس نے کہیں جاکے اصلاح کی — نوروز

قولِ فیصل :- یہ لغت قلتِ استعمال کی وجہ سے اردو کے چلنے کا مستحق نہیں۔ اسکا استعمال زاری کے ساتھ زیادہ تر ہے تعلیم یافتہ طبقہ (الحاح و زاری) منت سماجت رونا گڑگڑانا یا گریہ و زاری کے محل پر بولتا ہے۔

دل پہ منت کر زبانِ و بیقراری بیشتر
ناز کو کرتی ہے یاں الحاح و زاری بیشتر — درد

اِلحاد۔ سیدھے راستے سے کترا جانا۔ دینِ حق سے پھر جانا۔ عربی، مذکر، فصیح، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

غیر کے دل سے نہیں جاتا ری جانب سے غبار
جلوۂ الحاد کا لحد سے جدا ہوتا نہیں — منتظر

قولِ فیصل :- اس کا استعمال زیادہ تر کفر کے ساتھ ہے۔ (کفر و الحاد)۔

اَلحاصل۔ آخر کار، قصہ کوتاہ، عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

سن کے یہ حکم شاد ادھک ہیبل
دو کے اس بات کے جو تھے قائل — ہشت گلزار

اِلحاق۔ شامل کرنا، شمول۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

آن شاخ کا وہ روئے کتابی پہ بنا کے
کہتے ہیں کہ مصحف میں یہ الحاق ہوا ہے — امیر

اَلحال:- اس وقت، ابتک۔ عربی، غیر فصیح،

الحال تختۂ بیماری سانس بھر اکب کا گئے
سرگرم مرگ میر ہوا تو بھلا ہوا — میر

اِلحان:- آواز۔ عربی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔

جیا دو مصحف رخ میں اول لائے گا ہو
وہ کہتے ہیں مزا دیتا ہے کیا الحان قاری کا — مصحفی

قولِ فیصل :- بعض لوگوں نے اس کو مؤنث مانا ہے اور صاحب لغت (قرآن السعدین) نے اسکے مؤنث ہونے کو ترجیح دی ہے جیسے

اُس کی الحان دل لبھاتی تھی
دل میں آواز اُتری جاتی تھی — مصحفی

اس کا استعمال تنہا غیر فصیح ہے اکثر و بیشتر، خوش کے ساتھ (خوش الحان) ہی ہے۔ بگلو کو بد الحان نہیں کہتے

صبح کو طائرانِ خوش الحان
پڑھتے ہیں کل من علیہا فان — شوق

اَلحذر:- پناہ، الامان، عربی، مذکر، فصیح، رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جنگل میں اس غزال کے پڑے ہوگئے ادھر
ساحل سے ہٹ کے نہر پکاری کہ الحذر — انیس

اَلحذر کرنا:- پناہ مانگنا۔ اردو (دیکھئے الحذر)

فن کے خذف ودن کے پیسے کے لئے
الحذر جس سے آسمان کرے — اختر

قولِ فیصل :- حذر کرنا زیادہ مستعمل ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں بکثرت بولتی ہیں جیسے :- بیوی اسکے دیدے سے حذر کی

ظلم کس کس غریب پر نہ کیا
تم نے بس کام سے حذر نہ کیا — داغ

اَلحذر مانگنا - پناہ مانگنا۔ اردو، غیر فصیح،

مقام خوف ہے زلفوں سے الحذر مانگو
یہ سانپ وہ نہیں جو کیلے سے نکل جائیں — ترنم

قول فیصل :- الحذر مانگنا اب متروک ہے۔ حذر مانگنا کسی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اَلحفیظ :- خدا کی پناہ، عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

کس قدر صاف تیرا وعدہ ہے
الحذر، الحفیظ کی جا ہے — شوق

قول فیصل :- اس کا صَرف الاَمان کے ساتھ (الحفیظ الاَمان) بہت زیادہ ہے۔ تنہا بہت کم مستعمل ہے۔ عورتیں بھی بکثرت بولتی ہیں۔

اَلحق :- یقیناً۔ بیشک۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

الحق تھے شیر بیشۂ ہیجا و صف شکن
مرنے کی یہ خوشی تھی کہ خنداں تھے خون میں — انیس

قول فیصل :- تعلیم یافتہ طبقہ الحق کا مُترادف بھی بولتا ہے جسکے معنی ہیں "سچ کہا" ادا ہوتا ہے۔

اَلحمد :- سورۂ فاتحہ یعنی وہ سورہ جس سے قرآن مجید شروع ہوتا ہے۔ عربی فصیح، رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی۔ عورت مرد۔

کہہ کے یہ سخن ہو گئے سید خوش
اور سورۂ الحمد پڑھا تھام کے بازو — انیس

اَلحمدُ لِلّٰہ - تمام تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں۔ عربی جملہ۔ (دیکھیے الحمد)

دیا اس کے در پر جو جا تھنے بھی
تو الحمد للہ ٹھوکر نے لگا — جرأت

قول فیصل :- یہ جملہ خدا کا شکر کرنے کے لئے اور مزاج پوچھنے کے جواب میں استعمال ہوتا ہے جیسے کہ چھینک آنے کے بعد کہا جاتا ہے اور خوشی حاصل ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔ انھیں مقامات پر اَلحمدُ لِلّٰہ رَبِّ العٰلمین بھی بولتے ہیں۔

الخ - الی آخرہٖ کا مخفف۔ عربی۔

قول فیصل :- جب کوئی مشہور جملہ، کوئی عبارت یا کوئی شعر پورا لکھنا مقصود نہیں ہوتا اس وقت اسکے ابتدائی الفاظ لکھکر یہ علامت (الخ) بنا دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس جملہ یا عبارت کے آخر تک کے الفاظ خود سمجھ لو جیسے کوئی معشوق ہو الخ یعنی بقیہ حصہ مصرع کا (اس پردہ نشین کا) اس میں نہیں لکھا گیا ہے جو پڑھنے والے کے خود سمجھ لینے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ اپنی تحریر میں استعمال کرتا ہے۔

اَلخالق - ایک قسم کا لمبا سج دھج دار قبا کا سا ہوتا ہے جس میں پردہ نہیں ہوتا۔ ترکی، مونث۔

طرۂ خورشید پہ جس کا وہ کر تیری دستار
کہکشاں میں یہ جھلکی تیری الخالق ہے — بحر

قول فیصل :- قدیم زمانہ میں اس کا استعمال تھا اب بالکل رواج نہیں ہے۔

الخاموشی نیم رضا - کسی کی درخواست پر خاموش ہو جانا گویا اس کے قبول کر لینے اور نیم رضامندی کی دلیل ہے۔ اردو مقولہ، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل :- خاموشی فارسی ہے۔ اس پر ال عربی کا لگانا غلط ہے۔ عربی میں اس محل پر اَلسُّکوتُ کالاِقرار بولتے ہیں۔

اَلخ بلخ ہونا - کسی معمولی بات پر انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتوں کی خاص زبان زیادہ تر مرد کے لیے الخ کے بلخ اور عورت کے لیے الخ کی بلخ بولتی ہیں۔ جیسے :- بیوی کون قیامت ٹوٹ پڑی ہے تم تو ذرا سی بات میں الخ کی بلخ ہونے لگتی ہو۔

اِلزام :- الزام دینا۔ قصوروار ٹھہرانا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔ مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

عاشق ہوں ہر طرح سے گنہگار حسن ترا
حاجت قصور کی نہیں الزام کے لیے — آتش

اِلزام :- کسی بات کا کسی کی طرف غلط منسوب کرنا۔ اتہام، تہمت، عربی۔ (دیکھیے الزام علی)

الزام کی جگہ نہ رہے اب شام کو
روئیں غلام آپ کے سب اس غلام کو — دبیر

اِلزام اُٹھانا :- اپنے سر بدنامی لینا، مورد ملامت بننا۔ اردو، غیر فصیح۔

محل صرف :- میں ایسا بیوقوف نہیں ہوں کہ ان کا کام بھی کروں اور الزام بھی اُٹھاؤں۔

اِلزام آنا - قصوروار ٹھہرنا۔ خطاوار ٹھہرنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کہیں کھنچنے لگیں اب نزع کا ہنگام آیا ہے بچ جائیں
وہ جائیں ورنہ اُن کے سر پہ الزام آیا ہے — عزیز

اِلزام پانا - قابل ملامت ٹھہرنا۔ اردو، غیر فصیح،

نہ لے الزام دست خالی سے
فلسفی پیٹتا ہے سر اپنا — مومن

قول فیصل :- الزام پانا مستعمل نہیں البتہ شعر میں جس محل پر صرف کیا گیا ہے وہ لطف سے خالی نہیں ہے۔

اِلزام تھوپنا - (دہلی) (دیکھو) الزام دینا

(فقرہ) میر صاحب بیوی پر الزام تھوپتے تھے اور بیوی میاں پر سارا جھگڑا کھڑا کر رہی تھیں۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ کسی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اِلزَام دھرنا:۔ الزام رکھنا۔ اردو فصیح رائج۔

کیا دھتائی ہے وہ شکایت پر
اُلٹے الزام دھرتے جاتے ہیں — داغ

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں عوام زیادہ بولتے ہیں۔

اِلزَام دینا:۔ (۱) خطاوار ٹھہرانا۔ کسی کے ذمہ قصور قرار دینا۔

ایسا عاشق کو وہ الزام اگر دیتے ہیں
خود بخود دیتے ہیں سن سن کے پشیماں ہو کر — داغ

(۲) حرف رکھنا۔ اعتراض کرنا۔

یارب مرے ناصح کو دکھلائے جھلک اس کی
دنیا ہو بہت جو کر الزام گرفتاری — آتش

(۳) بہتان جوڑنا۔ تہمت لگانا۔

بے شک کسی کی ہونہ دو منت کا الزام مجھے
تم سے جب کام نہیں نکلا تو کیا کام مجھے — داغ

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے الزام دینا کے تین معنی الگ الگ لکھے ہیں اور ہر ایک کے نیچے شعر بھی پیش کیا ہے۔ مؤلف کے نزدیک ہر شعر میں الزام دینا ایک ہی معنی (خطاوار ٹھہرانا) کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اِلزَام رکھنا:۔ قصوروار ٹھہرانا۔ الزام لگانا۔ اردو فصیح رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بجلیاں کب اُس کے بوجھ سے خرمن شاخ گل جو ہوئی
الزام رکھئے تو نہ مرا آشیاں اُجاڑ — آتش

اِلزَام کا کام:۔ ایسی بات جس سے اپنے سر بدنامی آئے قصور عائد ہو۔ اور الزام کی بات بھی اسی جگہ ہے۔ (امیر اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحب امیر اللغات نے "الزام کا کام" اور "الزام کی بات" کے علاوہ "الزام کی چیز" بھی لکھی ہے جس کے معنی وجہ جس کی وجہ سے الزام آئے لکھے ہیں۔

مؤلف کے نزدیک مذکورہ جملوں میں الزام کے ساتھ کام، بات یا چیز جوڑنے سے معنوی ہم آہنگی خاص بات نہیں پیدا ہوتی یعنی ہر لفظ کے معنی جو جو الگ الگ تھے وہی جملہ میں ترکیب دیے جانے کے بعد بھی باقی ہے لہٰذا ان جملوں میں مستقل لغت قرار پانے کی صلاحیت نہیں۔

اِلزَام کھانا:۔ الزام اٹھانا۔ الزام برداشت کرنا۔

گلے شکوے جو نہ تھے کس مزے کے
ہم الزام دانستہ کھانے گئے ہیں — داغ

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

اِلزَام کے دھرے رکھنا:۔ الزام پر الزام رکھنا۔

وہ کریں عذر جفا اچھی کہی
مجھ پہ رکھے ہیں دھرے الزام کے — داغ

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اِلزَام لگانا:۔ قصور عائد کرنا۔ ملزم ٹھہرانا۔ اردو فصیح رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلِ صرف:۔ بیٹھا آدمی پر جان بوجھ کر الزام لگانا شرافت کے خلاف ہے۔

اِلزَام لگنا:۔ ملزم قرار پانا۔ دیکھئے (الزام لگانا)

اِلزَام لینا:۔ اپنے اوپر بدنامی لینا۔ اردو فصیح رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ذبح کیجے مجھے میں تو نہیں منع کرتا
آپ کیوں لیتے یہ الزام مجھے ڈرتے ہیں — قلق

اِلزَام ملنا:۔ الزام پانا۔ اردو۔ دیکھئے (الزام لینا)

محلِ صرف:۔ میری محنت و جانفشانی کا کیا نتیجہ ہوا کہ اور الٹے الزام ملا۔

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر الزام حاصل ہونا بھی بولتے ہیں۔

کیا تم ذکر کرو گے اگر ابہام نہ ہوگا
الزام سے حاصل بجز الزام نہ ہوگا — رشک

اِلزَام نکلنا:۔ الزام لگنا۔

دشمن کی ملامت نے انھیں پیار دلایا
اے کاش مرے منھ سے بھی الزام نکلتا — فیض

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں نہ پہلے مستعمل تھا نہ اب ہے۔

اَلَسْتُ:۔ (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا مخفف) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ عربی۔

قولِ فیصل:۔ عربی قواعد کی رو سے الف استفہام کا اور لستُ صیغہ واحد متکلم ہے۔ پروردگار عالم عز اسمہٗ نے جس دن سب روحوں کو خلق فرمایا ان سے پوچھا (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ سب نے کہا (بَلیٰ) بیشک تو ہمارا رب ہے۔ یہ دن روزِ میثاق بھی کہلاتا ہے کیونکہ اسی دن روحوں نے اپنے پروردگار سے عہد کیا تھا۔

اہل فارس اَلَسْتُ کی ت کا پیش حذف کرکے اس کو ساکن (اَلَسْت) استعمال کرتے ہیں اور حرف اَلَسْت یا روزِ الست یا صبحِ الست کہ کر وہ دن

مراد لیتے ہیں جس دن پروردگارِ عالم نے الست بربکم فرمایا تھا۔ اہلِ ہند بھی اہلِ فارس کی تقلید کرتے ہوئے انھیں معنوں میں استعمال کرتے ہیں ؂

عالم میں وہی ہوا ہے چلتی
جو صبحِ الست کو چلی تھی — محسن

اہلِ فارس نیز اہلِ ہند روزِ الست کی جگہ روزِ ازل بھی بولتے ہیں۔

تونے ازل میں دل پہ یہ کیسی نگاہ کی
رجحانِ تخیلاتِ زمیں جلوہ گاہ کی۔ خوشبو ہاپی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ :- تم پر سلام ہو۔ عربی، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی

قولِ فیصل :- شخصِ واحد کے لیے السّلامُ علیک کہتے ہیں اور السّلامُ علیکم (قاعدے کی رُو سے) جمع کے لیے لیکن تعظیماً ایک شخص کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں زیادہ تر اہلِ سنت حضرات السّلامُ علیک یا السّلامُ علیکم استعمال کرتے ہیں اور شیعہ حضرات آپس کی صاحب سلامت میں صرف سلامٌ علیک یا سلامٌ علیکم کہتے ہیں۔ عربی قواعد کی رو سے اگر السّلام علیک یا السّلام علیکم کہیں تو میم کو صرف ایک پیش کے ساتھ (اَلسَّلَامُ) کہنا چاہیے اور اگر سلامٌ علیک یا سلامٌ علیکم کہیں تو سلام کی میم کو تنوین کے ساتھ (سلامٌ) کہنا چاہیے بعض شعرا نے اس مقررہ قاعدے کے خلاف نظم کیا ہے جو غلط ہے ؂

کہا مسافرِ کربِ وبلا سلامُ علیک
غریب بیکس و بے آشنا سلامُ علیک

شریعت کی رو سے سلام کرنا مستحب اور اس کا جواب دینا واجب ہے۔ اہلِ سنت حضرات جواب میں علیکم السّلام پر واو بڑھا کر (وعلیکم السّلام) کہتے ہیں اور شیعہ حضرات صرف علیکم السّلام ہی کہتے ہیں۔ شرعی سلام کے مذکورہ الفاظ کو چھوڑ کر آداب عرض۔ تسلیمات عرض۔ بندگی۔ کورنش۔ مجرا وغیرہ کے الفاظ جو رائج ہو گئے ہیں۔ ان کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ چونکہ شرفائے اوّار پر سلام (شرعی) کرنا جائز نہیں اور ہندو اور مسلمانوں کو شرفا اور بادشاہوں سے سابقہ پڑتا تھا لہٰذا نہایت دانشمندی سے ان حضرات نے یہ طریقہ اختیار کیا جس سے آپس والوں سے میل جول میں بھی فرق نہ آیا اور بادشاہ کا اقتدار بھی ظاہری شان و شوکت کے الفاظ (کورنش مجرا وغیرہ) سے کچھ بلند ہی ہو گیا۔ رفتہ رفتہ یہ طریقہ رائج اور مقبول ہو گیا۔

اَلْسِنَہ :- بہت سی زبانیں (لسان کی جمع) عربی، مذکر، غیر فصیح،

محلِ صرف :- لکھنؤ یونیورسٹی میں شعبۂ السنہ شرقیہ کے صدر ڈاکٹر وحید مرزا ہیں۔

قولِ فیصل :- یہ لفظ اردو زبان میں داخل نہیں

اَلْسِی :- ایک درخت کے بیج کا نام ہے۔ اردو، مؤنث فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

السی پھوڑے کو پھوڑ دیتی ہے
زردی اس کے اُڑا دیتی ہے

تحقیق :- اس کا تیل نکلتا ہے جو دوا کے کام میں آتا ہے۔ خود بیج (یعنی السی) بھی مختلف طریقوں سے دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس کا درخت تقریباً آدھ گز اونچا ہوتا ہے جس میں پتلی پتلی شاخیں نازک پتیاں اور لاجوردی رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول ہوتے ہیں اور غلّے کی طرح بکثرت اس کی زراعت ہوتی ہے اسے پانی میں بھگونے سے لعاب بکثرت نکلتا ہے۔ لعاب کا مزاج دوسرے درجہ میں سرد و تر ہے جو آشوبِ چشم آنکھوں کی سرخی اور درد کے واسطے نہایت مفید ہے۔ خود السی کا مزاج پہلے درجے میں گرم و خشک ہے۔ آنتوں کے درد اور قروح گردہ و مثانہ کے لیے مفید ہے نیز مدرِ بول (پیشاب لانے والی) ہے۔ اس کا ضماد ورم کو تحلیل کرتا ہے اور پولٹس بڑے بڑے پھوڑوں کو پکاتی اور نرم کر دیتی ہے۔ اس کا نقوع بلغمی کھانسی کو مفید ہے اور سینے کے رطوبات کو چھانٹتا ہے۔ فارسی میں اسے تخم کتاں کہتے ہیں۔

اَلْسِیٹ :- خلل ڈالنا۔ رخنہ ڈالنا۔ الجھاؤ ڈالنا۔ ہندی، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

کل رقیبوں کا بن گیا ہے جتھا
ہو گئی ہے بہت بڑی السیٹ — نعیم

قولِ فیصل :- اس کا استعمال لگانا کے ساتھ (السیٹ لگانا) زیادہ ہے۔ دغا باز اور فریبی آدمی کو السیٹیا بھی کہتے ہیں۔

اَلْش :- کھانے پینے کی چیز جو امیروں یا بزرگوں کے آگے سے بچی ہو، ترکی، مذکر۔

ملتے ہیں اپنے ہاتھوں ایک دن اپنا الش ہو کر
پھول جو دھوکے تیرے پاؤں سے پیرِ مغاں برسوں — مجرم

قولِ فیصل :- اردو میں لام کے زبر کے ساتھ (اَلَش) بولتے ہیں جو اردو، فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی ہے۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ (الش کرنا) بھی ہے۔

اَلْطَاف :- مہربانیاں۔ عنایتیں۔ (لطف کی جمع) عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

خیال سرو قد میں کب دل گمراہ ادھر جائے
کہ میں آزاد ہوں بس ہو الف شادہ جہاں — خبیر

قول فیصل :- اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اَلِف آزاد کا :- مسلمانوں میں ایک گروہ فقرا کا ہے جو آزاد کہلاتا ہے۔ یہ لوگ بے قید ہوتے ہیں منہیات شرعیہ سے کم پرہیز کرتے ہیں اور ایک لکیر ماتھے سے آل تک بناتے ہیں اسی کو الف آزاد کا کہتے ہیں۔

عشق قامت نے کیا قید دو‌ئی سے آزاد
الف آزاد کے ماتھے کا ترا قد سہی — رشک

قول فیصل :- اب نہ بولنے والے ہی باقی ہیں نہ کہنے والے ہی رہ گئے ہیں البتہ نظم ہی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَلِف بے :- الف سے یے تک کی تقطیع جو ابتدا میں بچوں کو پڑھائی جاتی ہے۔ اردو فصیح رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قامت ابروئے جاناں کی الف بے یاد کر
جانتا ہوں قیس کو طفل دبستان جنوں — ناسخ

قول فیصل :- صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے کہ ان اوراق کو بھی الف بے کہتے ہیں جن پر الف بے لکھی ہوتی ہے جیسے "تمہاری الف بے کیا ہوئی یا روز ایک الف بے پھاڑتے ہو" اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔ مجازاً ابتدا کرنے اور بسم اللہ کرنے کے لیے بھی بولتے ہیں۔

قیس و فرہاد کو ہم طفل دبستاں سمجھے
بازیچی ہم کو الف بے جو قد و ابرو کی — مصحفی

اَلِف بے تے پڑھانا :- کم عقل اور بیوقوف کو کوئی بات سمجھانا۔ اردو۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم ایسے بے وقوف ہو کر خدا کی پناہ تم کو کہاں تک کوئی الف بے تے پڑھایا کرے۔

قول فیصل :- خواص کم اور عوام زیادہ بولتے ہیں

اَلِف بے نگاڑا مولوی صاحب کے چنے کے کھیت میں پچھاڑا :- کھیل کود کے وقت بچے تفریحاً یہ جملہ استعمال کرتے ہیں۔ بازاری عوام اسی جملہ کو ایک لفظ کے تغیر کے ساتھ (مولوی صاحب کے بجائے میاں جی کے) بولتے ہیں جیسے عوام میں جو جملہ ہے کہ "اِل بوائی، الف بے نگاڑا میاں جی کے چنے کے کھیت میں پچھاڑا"

(فسانۂ آزاد)

اُلفت :- دوستی، محبت۔ عربی۔ مؤنث۔ فصیح رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

الفت جز زلف سے ہے دل والہ کو
طاؤس کو یہ عشق نہ ہوگا سحاب کا — آتش

قول فیصل :- اُلفت اور محبت میں فرق یہ ہے کہ محبت عموماً ایثار اور خود غرضی کے اثرات سے مبرا ہوتی ہے اور خود بخود دل میں جاگزین ہو جاتی ہے الفت میں صرف ایک لگاؤ ہوتا ہے جو عموماً ایک قسم کی خود غرضی رکھتا ہے مگر اردو میں یہ دونوں لفظیں ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں۔

اُلفت جتانا :- محبت ظاہر کرنا۔ اردو۔

(دیکھیے اُلفت)

حال دل کہیے تو کس طرح سے دم سکتے ہیں
تم سلامت رہو الفت کے جتانے والے — ضیا

اُلفت کرنا :- محبت کرنا۔ اردو۔

(دیکھیے اُلفت)

دل کو سول ہے یاد قامت کی
ہے اُلفت جو کی قیامت کی — مسرور

قول فیصل :- بعض شعرا نے "پاک اُلفت ہونا" بھی نظم کیا ہے جو غیر فصیح ہے سے

عشق صادق تمہارا ہے مجھ کو
پاک اُلفت گوارا ہے مجھ کو — عروج اقتدار

عموماً عورت کے ساتھ پاک یا پاک محبت بولا جاتا ہے اور یہی فصیح ہے

اَلْکَشَہ :- صفت، تحریراً بشہدا۔ اردو۔ غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قول فیصل :- وہ بھی عجیب لسان ہیں اپنے کیسے ہمارا کیسہ سیدھی اور بھی کوئی الکشہ آ جائے تو اس کی خاطر تواضع کریں گے۔

قول فیصل :- زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں خاص کر الکشہ انہیں معنوں میں ہے۔

اَلْفِرَاق :- جدائی کے وقت حسرت و افسوس ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ عربی۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

الوداع اے بہار باغ مراد
الفراق اے چراغ عشق آباد — شفیق

اَلْغَر :- خواہ مخواہ مرد آدمی۔ تنو مند، ترش، جلے آدمی میں کچھ نہ کچھ وجاہت ہوتی ہی ہے اکثر مذاق سے موٹے آدمی کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو معقولہ۔

قول فیصل :- لکھنؤ میں زیادہ تر عوام بولتے ہیں

اَلِف سے بے کہنا :- کسی کو برا بھلا کہنا۔ کسی کے لیے نالائم کلمہ استعمال کرنا۔ اردو۔ غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

گالیاں تیری ہی سنتا ہوں اب انشا ورنہ
کس کی طاقت ہے الف سے جو کہے مجھ کو بے — انشا

قول فیصل :- زیادہ تر اس کا استعمال نفی کے ساتھ ہے جیسے وہ مجھ سے بلا وجہ ناراض ہیں۔ میں نے کبھی ان کو الف سے بے نہیں کہا

الف سے بے نہ سننا بھی بولتے ہیں سے

نہ کسی کو بُرا کہے نہ سُنے
عمر بھر جو الف سے بے نہ سُنے
داغ

اَلفَقرُ فَخرِی :۔ فقر و فاقہ میرے لیے باعث فخر ہے۔ عربی جملہ۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف :۔ یہ جملہ عسرت و تنگدستی کے وقت سادات کرام بالخصوص اور عامۂ مومنین بالعموم بولتے ہیں۔

قول فیصل :۔ رسول خدا صلعم اپنے فقر پر اطمینان قلب اور رضامندی ظاہر کرنے کے لیے فرمایا کرتے تھے۔

اَلف کھینچنا :۔ آزاد فقیر ہو جانا۔ فقیری کا بانا لینا۔ اردو۔

حضرت عشق چھپیں گے نہ کسی رنگ میں تجھ
کیوں الف کھینچ کے انگشت نما ہوتا ہے

قول فیصل :۔ یہ اصطلاح فقرائے آزاد کے طریقے سے لی گئی ہے انھیں معنوں میں الف ماتھے پر کھینچنا بھی استعمال ہوا ہے۔

انگشت نما کون ہو حاجت طلبی میں
ماتھے پہ الف کھینچتے ہیں چھوڑ کے گھر بار بحر

اَلف کے نام سے نہیں جانتے ۔ بالکل جاہل ہیں بالکل بے پڑھے لکھے ہیں۔ اردو فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد

محل صرف :۔ انھوں نے کچھ بڑی بڑی تعلیاں یاد کر لی ہیں جو عام لوگوں کو مرعوب کرنے کے لیے بولا کرتے ہیں ورنہ انھی لیک الف کے نام سے نہیں جانتے۔

قول فیصل :۔ عوام اسی محل پر الف کا نام لکھنا نہیں جانتے" بولتے ہیں۔

اَلف لَیلَہ :۔ قصے کہانیوں کی مشہور کتاب جو سب سے پہلے عربی زبان میں تصنیف کی گئی اسکے بعد دنیا کی مختلف زبانوں میں اسکے ترجمے کیے گئے یہ کتاب قدیم فن قصہ گوئی کا بہترین نمونہ ہے جسکی وجہ سے انتہا مقبول ہوئی۔ اس کتاب کی ابتدا یوں ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنی ملکہ بیوی کو بد چلنی کی حالت میں دیکھ کر اُس کو قتل کروا دیا۔ اسکے بعد روزانہ ایک عورت اسکی خدمت میں پیش کی جاتی تھی جس کو رات بھر بادشاہ کی خدمت میں رہنے کے بعد صبح کو بادشاہ کے حکم سے قتل کر دیا جاتا تھا وزیر سلطنت کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی بیٹی شہرزاد نے اپنے باپ کو مجبور کیا کہ وہ اُس کو بادشاہ کی خدمت میں پیش کرے باپ بیٹی کی رد و قدح کے بعد نتیجہ یہی نکلا کہ وزیر سلطنت نے بادل ناخواستہ اپنی نورِ نظر کو بادشاہ کے محل میں داخل کر دیا۔ شہرزاد اپنی چھوٹی بہن کو بھی اپنے ہمراہ لیتی گئی تھی۔ اُس نے تھوڑی رات گذرنے کے بعد بڑی بہن سے خواہش کی کہ کوئی کہانی کہو جس سے تھوڑی دیر دل بہل جائے بادشاہ کی مرضی پا کر شہرزاد نے کہانی شروع کی اور جب صبح ہونے لگی تو کہانی ایسے ضرب پر تھی کہ بادشاہ نے کہا کہ ایک دن کے لیے تیری جان بخشی کرتا ہوں کل کہانی پوری ہوئے تو تجھ کو قتل کرا دوں گا۔ لیکن کہانی روزانہ ایسی جگہ پر چھوٹی تھی کہ بادشاہ کو اشتیاق باقی رہ جاتا تھا اور ایک دن کی مہلت وزیرزادی کو اور دی جاتی تھی۔ اسی طرح ایک ہزار ایک راتیں گذر گئیں جب کہانی تمام ہوئی۔ اُس وقت تک بادشاہ کا غصہ فرد ہو چکا تھا۔ وزیرزادی کی جان بھی قتل سے بچ گئی اور دعایا میں سے بھی ہر روز ایک عورت قتل ہونے سے محفوظ ہو گئی

چونکہ ایک ہزار ایک راتوں کی کہی ہوئی کہانیاں اس میں جمع کی گئی ہیں اسی وجہ سے اس کتاب کا نام عربی میں الف لیلۃ و لیلۃ (ایک ہزار ایک راتیں) رکھا گیا لیکن اردو میں عام طور پر الف لیلے یا الف لیلہ کہتے ہیں اور یہی فصیح ہے۔

اَلف ہونا ۔ چراغ پا ہونا۔ پاؤں سے کھڑا ہونا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

سب جھوٹ ہے کیوں تیرہ و اشفتہ قد
یہ زرتن من الف ہوا ہے
وزیر

قول فیصل :۔ اس کا استعمال گھوڑے کے لیے مخصوص ہے قدما نے نظم میں الف ہونا استعمال کیا ہے لیکن اب وہ فی الحقیقت الف ہونا کی زبانوں پر ہے لہذا لام کے زیر کے ساتھ ہی اب فصیح ہے۔ چونکہ جب گھوڑا اگلی ٹانگیں اونچی کر کے پچھلے دونوں پیروں پر کھڑا ہو جاتا ہے تو الف کی شکل سے مشابہ ہو جاتا ہے اسلیے قیاس چاہتا ہے کہ اسی ظاہری مناسبت کی وجہ سے عام طور پر الف ہونا بھی رائج ہو گیا ہو البتہ جب کوئی آدمی کسی بات پر برافروختہ ہو جاتا ہو تو اس کے لیے بھی کہتے ہیں کہ وہ ذرا سی بات پر الف ہو گئے اس محل پر پہلے بھی یہی کہتے تھے اور آج بھی الف کے زیر کے ساتھ (الف ہونا) ہی کہتے ہیں۔

اَلفی ۔ وہ چیز جو الف کی شکل کے سیدھے خط ہوں جیسے الفی نکلو جس میں مقطع سے نیچے تک دوسرے رنگ کے کاغذ کی پٹی لگی ہوتی ہے۔

آزادگی پر آن سے مائل ہیں جی دلا
طفلی سی شوق تھا ہمیں الفی پتنگ کا
اسیر
(امیر اللغات)

قول فیصل :۔ ممکن ہے کہ قدما الفی بولتے ہوں۔

لیکن بظاہر ضرورت شعری کے لحاظ سے الغی کا استعمال جائز کرلیا گیا ورنہ بہت عرصہ قبل سے آج تک لکھنؤ کے لیے ہمیشہ "اَلغیَا" ہی استعمال ہوتا آیا ہے۔ لکھنؤ میں الغی کا استعمال عام بول چال میں کبھی نہیں سنا گیا۔ صاحب امیر اللغات نے یہ بھی لکھا ہے کہ "الغی قاب جس پر چھوٹے چھوٹے سیدے خط بنے ہوتے ہیں اور اسی قسم کی چیز ی وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور فقراء کی کفنی چونکہ آستین نہ ہونے سے ایک ہی سیدھ میں ہوتی ہے اس لیے الغی کہتے ہیں۔ مؤلف کے خیال میں مذکورہ قسم کی (الغی) قلب۔ (الغی) چھڑی۔ یا (الغی) فقیروں کی کفنی میں سے کسی چیز کا بھی اب وجود نہیں لہٰذا ان چیزوں کے ساتھ الغی بھی مفقود ہو گیا۔

اِلقَا:۔ ڈالنا۔ عرفاً وہ بات جو خدا دل میں ڈال دے۔ عربی، مصدر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل:۔ الہام اور القا میں یہ فرق ہے کہ الہام معصوم کے لیے مخصوص ہے اور القا میں معصوم کی شرط نہیں۔

اَلقَاب:۔ بہت سے خطاب۔ عربی، لقب کی جمع، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کرہ فرقت کو اٹھا کر لے ستم عاشق
ورنہ نیاز کہاں مدیہ القاب کہاں — مفرد الاعجاز

قول فیصل:۔ خط کے عنوان کو بھی القاب کہتے ہیں یعنی جس کو خط لکھا جائے اسکی تعریف میں اس کے مرتبے اور رسم و راہ کے موافق کوئی لفظ فقرہ یا جملہ جیسے شاعر کے لیے "یوسف مصر سخن" بلبل کے لیے "شگفتگی اریکہ جاہ و جلال" "دوست کے لیے "کرم فرمائے نیاز مندان" "خسرو کے لیے "عزیز القدر و عزیز از جان" وغیرہ وغیرہ۔

تھا یہ پاس ادب حسن کہ جب لکھا خط
پہلے آداب پھر اس شوخ کا القاب لکھا — تسلیم

اَلقِصّہ۔ الغرض، الحاصل، عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

آئی القصہ جب برات کی رات
اُسکے سامان کے کیا بیاں ہوں صفات — قلق

اَلقَط۔ بس۔ ختم۔ اُردو۔

محل صرف:۔ بیت بازی میں جب ایک فریق جوابی شعر پیش کرنے میں مجبور ہوتا یا اکثر ہو یا شعر غلط الفاظ میں پیش کرتا ہے تو دوسرا فریق کہتا ہے "القط" یعنی بس اب شعر نہیں لیا جائیگا۔

قول فیصل:۔ موجودہ دور کے فصحا استعمال نہیں کرتے۔

اَلقَط کرنا:۔ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ اُردو غیر فصیح۔

کبھی خط بھی نہ لکھ بھیجا پڑا یا آپ کو کس نے
کہ القط دوستی انشا سے ایسی تکلم کیجے

قول فیصل:۔ نکال دینا اور جواب دیدینا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے جیسے "اُس نے اپنے ملازم کو ذرا سی بدتمیزی پر القط کر دیا"۔ گزشتہ زمانے میں فصحا نے کم و بیش استعمال کیا ہے مگر اب فصحا بالکل نہیں بولتے۔

اَلقَط ہونا:۔ ختم ہونا۔ اُردو۔ غیر فصیح۔

کیا ملاقات اس جفا جو سے کیے
ہم نے القط کی اب القط ہوگی — داغ

قول فیصل:۔ اب فصحا نہیں بولتے۔

اَلکَرِیمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا:۔ سخی و کریم وہ ہے کہ جب وعدہ کیا، اُس نے وفا کیا۔ عربی مقولہ، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

تو نے بھی جان میں پیتی ہوگی مثل
کہتے ہیں کہ الکریم اذا وعد وفا — جرأت

قول فیصل:۔ جرأت کی رباعی کے آخری دو مصرعے جو ادپر لکھے گئے ان میں وعد کے عین کو ساکن (وَعْدَ) نظم کیا گیا ہے۔ لیکن صحیح اعراب باقی رکھتے ہوئے پورے جملہ کو ایک مصرع میں نظم کر دینا ممکن بھی تھا۔

اَلکَسَانا:۔ کسی کام کے کرنے کو دل نہ چاہنا کاہلی کرنا، اُردو فصیح، رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ گرمی ایسی سخت پڑ رہی ہے کہ کہیں جانے آنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ ضروری کام کرنے میں بھی طبیعت الکساتی ہے۔

قول فیصل:۔ جہلا الکس بھی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

اَلکَسی:۔ کاہلی، سستی، اُردو۔
(دیکھو الکسانا)

محل صرف:۔ تمہاری الکسی نے تمہیں اس نتیجہ کو پہنچا دیا۔

قول فیصل:۔ الکسی آنا بھی مستعمل ہے جو غیر فصیح ہے فسانۂ مبتلا میں لکھا ہے "کپڑے بیٹھے چکٹ ہوئے ہیں مگر بدلتے ہوئے الکسی آتی ہے"۔ ان معنوں میں الکسی معلوم ہوتا صحیح ہے۔

اِلکشن:۔ رائے کے ذریعہ انتخاب۔ انگریزی فصیح، رائج، مشترک عوام و خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ ۱۹۵۷ء کے الکشن میں پنڈت جواہر لال نہرو دوبارہ ہندوستان کے وزیر اعظم

دہلی عورت مرد۔

نازو! مجھے ناحق الزام کرتے ہو
نہیں ہیں ہوش میں تم اب الگ ہٹو چلو امیر

الگ الگ پھیرنا۔ دور دور رہنا (دیکھئے الگ الگ)

ہنسی نالش ہیں مگر ایک کو ایک سے رقیب
بیٹھتے ہیں وہ دور شب جو وں شمع و قمر الگ الگ — داغ

الگ الگ رہنا۔ دور دور رہنا۔ خفا خفا رہنا۔ کھنچے کھنچے رہنا۔ اردو (دیکھئے الگ الگ)

کھنچے تو وہ تو بھے کھنچے ہم ادھر اس پر بھی
رہتا ہے ہم سے وہ منہ کا ان لگا الگ — قلق

الگ بٹھانا۔ فاصلہ پر بٹھانا۔ اردو، (دیکھئے الگ الگ)

دور کے غم میں منا البجھا لیجھا کے مجھے
نستفیاں بھی تو کر دیں الگ بٹھا کے مجھے — داغ

الگ پڑ رہنا۔ جدا سو رہنا۔ اردو، غیر فصیح رائج مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ یہ کمرہ صرف مہمانوں کے لیے ہے آج تم جاکے کہیں الگ پڑ رہو۔

قول فیصل:۔ صاحب امیر اللغات نے انہیں معنوں میں الگ پڑ رہنا لکھا ہے جو اب لکھنؤ میں نہیں بولا جاتا

الگ تھلگ۔ جدا، علیحدہ، تنہا۔ اردو، غیر فصیح

تھا سا تو دم کچھ اس کو غرور رہتا ہے
الگ تھلگ سا وہ بہت دور دور رہتا ہے — داغ

الگ تھلگ سے۔ صفائی سے بے لاگ۔ (فقرہ) تم نے یہ اس طرح الگ تھلگ کھینچی کہ ذرا تکلیف نہ ہوئی۔ (امیر اللغات و نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا۔

الگ رہنا۔ بے تعلق رہنا، اردو، فصیح، رائج مشترک خواص و عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کیا الگ ہٹتا ہو عاشق کو ملا کر خاک میں
چرخ بھی شاگرد ہو میرے ستم ایجاد کا — تسلیم

الگ کرنا ۱ جدا کرنا۔ ہٹانا۔ اردو، فصیح، رائج مشترک خواص و عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جان لبوں پر آ گئی حسرت سے دل خوں ہو گیا
اب تو کر لب کو کہیں تو ساغر مل سے الگ — ظفر شاہ

الگ کرنا ۲ القا کرنا۔ قطع نظر کرنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

محل صرف:۔ الگ کرو تم نے بھی کہاں کا جھگڑا نکالا ہے۔

الگ کرنا ۳ توڑ ڈالنا، اردو (دیکھئے الگ کرنا ۱)

محل صرف:۔ ایسی بے دردی سے تم نے سائیکل استعمال کی کہ چند ہی روز میں اس کا پرزہ پرزہ الگ کر دیا۔

الگ کرنا ۴ موقوف کرنا، چھڑوانا، اردو (دیکھئے الگ کرنا ۱)

محل صرف:۔ نوکر بڑا نمک حرام ہے آج ہی اس کو الگ کر دو۔

الگ کرنا ۵۔ دور کرنا۔ اردو۔ دیکھئے الگ کرنا ۱

الگ کرنا غیروں کا آگہی تجھ کو آساں ہے
مجھے مشکل اگر میری بیکسی ہو نہیں سکتا — داغ

الگ کرنا ۶ پہچاننا، شناخت کرنا۔ (فقرہ) اب ایسے معشوق بہیرے چلے ہیں کہ لیے رکھے ہوں تو بچے ہیروں کو الگ کرنا دشوار ہو (امیر اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر الگ کرنا بہت کم بولتے ہیں پہچاننا اور شناخت کرنا ہی زیادہ مستعمل ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

الگ کرنا ۷۔ بیچ ڈالنا۔ فروخت کر ڈالنا۔ اردو۔ (دیکھئے الگ کرنا ۱)

محل صرف:۔ یہ گھوڑا اگر اب کام نہیں دیتا تو اس کو الگ کر کے دوسرا خرید لو۔

الگ کرنا ۸ اکھاڑنا۔ جگہ سے بے جگہ کرنا۔ اردو، (دیکھئے الگ کرنا ۱)

محل صرف:۔ تم بھی کتنے بے درد ہو کہ بیچارے کا ایک جھٹکے میں شانہ الگ کر دیا۔

الگ کرنا ۹ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ استعفیٰ دینا۔ (فقرہ) میاں الگ کرو ایسی نوکری کو جی ہے تو جہاں ہے (امیر اللغات و نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں چھوڑنا اور ترک کرنا کے معنوں میں مستعمل ہے لیکن استعفیٰ دینا کے معنوں میں مستعمل نہیں۔

مذکورہ بالا فقرے میں "جی ہے تو جہاں ہے" کی جگہ اب "جان ہے تو جہان ہے" بولتے ہیں

الگ کرنا ۱۰ تراشنا۔ کاٹنا۔ (فقرہ) اس ڈال کو الگ کر دو تو مکان کا لگاؤ جاتا رہے۔

(امیر اللغات و نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ اس طرح بہت کم بولا جاتا ہے الگ کر دو کی جگہ کاٹ دو زیادہ بولتے ہیں۔

الگ کرنا ۱۱ ہٹانا، سرکانا۔ (فقرہ) بیچ سے پلنگ الگ کر دو۔ آنے جانے کی راہ کم ہو جائے

(امیر اللغات و نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا۔ الگ کرو کی جگہ ہٹا دو بولتے ہیں۔

الگ کرنا ۱۲۔ چرا لینا۔ اڑا لینا۔ (فقرہ) ذرا آنکھ بچی اور چیز الگ کر دی۔ (امیر اللغات و نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

الگنی:۔ وہ ڈوری جو مکان میں ایک سرے

میں نیت کے بعد اور رکوع و سجود کے بعد کہی جاتی ہے جنگ میں تلوار چلانے اور حملہ کرنے کے وقت اذان میں نماز عیدین میں اور دیگر مختلف مواقع پر اہل اسلام کی زبانوں پر جاری ہوتی ہے۔

اَللہُ اَکبر ۲۔ تعجب اور حیرت کی جگہ۔ عربی (دیکھیے اللہ اکبر ۲)

محل صرف: اللہ اکبر ایسی بیماری آئی کہ محلے کے محلے صاف ہو گئے۔

اَللہُ اَکبر ۳۔ شکوہ و شکایت کے محل پر۔ عربی۔ (دیکھیے اللہ اکبر ۳)

کیسے بھلے بگڑے تم اللہ کبریت کو
ارے ہی کرتے جو ہوتا پاس شجرات کو — مومن

اَللہُ اَکبر ۴۔ صفت میں انتہائی مبالغہ کے محل پر۔ عربی۔ (دیکھیے اللہ اکبر ۴)

اے قبا اللہ اکبر کاٹ تیغ یار کا
غیر کو غش آ گیا لاشہ ہمارا دیکھ کر — صبا

اَللہُ اَکبر ۵۔ فخر و مباہات کے محل پر۔ عربی۔ (دیکھیے اللہ اکبر ۵)

سر رقیب ذبح اپنا اس کے زیر پا ہے
نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے — ذوق

اَللہُ اَللہ ۱۔ صفت میں بہت زیادہ مبالغہ کی جگہ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص و عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اللہ اللہ اس بت خوش چشم کے منھ کی شبیہ
آنکھیں بھر آتے نگیں آنکھوں کا نقشا دیکھ کر — رشک

قول فیصل: اہل عرب ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی ایسا کام یا ایسی بات کرے جو اس کے خلاف شان ہو یا اسکے مناسب حال ہو ایسی صورت میں عربی ہے اور اہل ایران تعجب کے محل پر بولتے ہیں لہذا ان کے اعتبار سے فارسی ہے اور اہل ہند اپنے خاص معنوں میں بولتے ہیں اس وجہ سے ان معنوں میں اردو ہے۔

اَللہُ اَللہ ۲۔ شکوے شکایت کے محل پر۔ اردو۔ (دیکھیے اللہ اللہ ۲)

بے گناہوں کو سزا دیتے ہو اللہ اللہ
بے خطا کہتے ہو اس کر خطا تم نے کی — داغ

اَللہُ اَللہ ۳۔ تقرار سلام کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو، مؤنث۔ (دیکھیے اللہ اللہ ۳)

چلیے ہم اگر تم کو اکراہ ہے
فقیروں کی اللہ اللہ ہے — میر

اَللہُ اَللہ ۴۔ شناسائی۔ صاحب سلامت، جان پہچان، اردو، مؤنث (دیکھیے اللہ اللہ ۴)

تمہاری دولت اب تو بڑھ گئی ہے
تھی جن سے کبھی اللہ اللہ — امانت

قول فیصل: مذکورہ شعر میں دولت بمعنی بدولت استعمال ہوا ہے جو اس زمانے کے اعتبار سے غیر فصیح ہے کیونکہ اس محل پر صرف بدولت ہی بولتے ہیں۔ دولت کبھی نہیں بولتے۔

اَللہُ اَللہ ۵۔ جہ خوش۔ کیا خوب۔ سبحان اللہ۔ واہ واہ کے محل پر اردو۔ (دیکھیے اللہ اللہ ۵)

اب جفا سے بھی ہیں محروم ہم اللہ اللہ
اس قدر دشمن ارباب وفا ہو جانا — غالب

اَللہُ اَللہ ۶۔ نماز پڑھنے کی حالت کو بچوں کو سمجھانے کے لیے یہ جملہ استعمال ہوتا ہے۔ اردو۔

(دیکھیے اللہ اللہ ۶)

محل صرف: بچو! غل نہ مچاؤ تمہاری اماں اللہ اللہ کر رہی ہیں (یعنی نماز پڑھ رہی ہیں)۔

قول فیصل: حضرات اہل سنن کی اصطلاح میں قرآن پڑھنے اور حفظ کرنے کو بھی اللہ اللہ کہا جاتا ہے۔

اَللہُ اَللہ بھائی۔ اللہ اللہ میرا بیٹا سوئے اللہ اللہ۔ (امیر اللغات)

قول فیصل: ایک قسم کی لوری جو اگلے زمانے میں بچوں کو سلاتے وقت دیتے تھے۔ اب بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔ صاحب امیر اللغات نے مزید حسب ذیل لوریاں لکھی ہیں:

۱۔ اللہ اللہ بھائی کے کان کانوں نائی کے
اللہ اللہ سب ہی کے دیدے بچو نیں نعرہ بائی کے

۲۔ اللہ اللہ کی برکت بڑی میرے میاں بیٹے کی عمر بڑی۔

۳۔ اللہ اللہ کرتی تھی گھی کے پاپڑ تلتی تھی، پاپڑ ہوئے تمام، بیٹا کرے آرام، اللہ کی امان تم پر اللہ کی امان، تم جیو میری جان، تمہارا اللہ نگہبان۔ لکھنؤ میں مذکورہ بالا لوریوں میں سے لوری ۲ بجنسہ رائج ہے اور لوری ۳ حسب ذیل تغیر کے ساتھ رائج ہے "اللہ اللہ کرتی تھی گھی کے پاپڑ تلتی تھی، گھی کے پاپڑ ہوئے تمام، بھیا ہمارا کرے آرام۔"

اَللہُ اَللہ خیر سلّا۔ فراغت ہوئی، فرصت ہوئی۔ کسی بات کو ختم کرنے یا اس کو رفع دفع کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو محاورہ۔ غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف: دیکھو آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرو ایک جگہ بیٹھ کر طے کر لو، جو تمہارا ہو تم سے لو جو انکا ہو وہ لے لیں۔ اللہ اللہ خیر سلّا۔

قول فیصل: اسکی اصل خیر و صلاح تھی جو عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ مرد کم۔ اور کچھ نہیں تو اسکے لگے

ہم کو بھی سے دیجیے۔

قول فیصل :۔ جب کوئی شخص کسی کی کوئی چیز زبردستی چھین لیتا ہے اور کمزور کا بس نہیں چلتا تو کہتے ہیں جیسے "اچھا نہ دو اللہ تمہارا بھلا کرے" کسی کے سلوک اور نیکی پر دعا دینے کی جگہ بھی کہتے ہیں جیسے "اللہ ان کا بھلا کرے کہ ہمارے برے وقت میں کام آئے"۔

اَللّٰہ بیلی :۔ خدا حافظ، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

بہت ہی تھی قریب اس کی حویلی
پڑی دوری تو اب اللہ بیلی
انشاؔ

قول فیصل :۔ کسی کے رخصت ہونے کے وقت عورتیں یہ کلمہ زبان پر لاتی تھیں۔ اب متروک ہے۔

اَللّٰہ پر نظر رکھو :۔ خدا پر بھروسہ کرو، ہراساں نہ ہو، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اٹھنے پر رخصت اب کمر رکھو
اپنے اللہ پر نظر رکھو
اختر شاہ اودھ

قول فیصل :۔ دعا دینے کی جگہ بولتے ہیں۔

اَللّٰہ پر نگاہ رہنا :۔ خدا ہی پر بھروسہ رہنا، اردو، (دیکھیے اللہ پر نظر رکھو)

زمانہ صورت خواب و خیال ہو ایسی
ہر ایک حال میں اللہ پر نگاہ رہے
قبا

قول فیصل :۔ تسلیم و رضا سے کنایہ ہے۔

اَللّٰہ پر تکیہ ہونا :۔ خدا پر بھروسا ہونا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بستر فقر ہے مسند سے سوا مجھ کو جلالؔ
اپنے اللہ پہ ہر وقت ہے تکیہ میرا
جلال لکھنوی

قول فیصل :۔ خدا پر تکیہ ہونا بھی بولتے ہیں۔

اَللّٰہ پیر منانا :۔ دعائیں مانگنا، منتیں ماننا (فقرہ) اللہ پیر منا کے ایک بچہ ہوا وہ بھی چار مہینے کا ہو کے جاتا رہا۔ (امیر اللغات)

قول فیصل :۔ باعتبار لکھنؤ حضرات اہل سنن کی اصطلاح وہ بھی عورتوں سے مخصوص۔ دہلی میں اسی محل پر اللہ پیر ماننا بھی مستعمل ہے۔

اس صنم کا وصل ہے اپنی مراد
مانتے کیا کیا ہیں اللہ پیر ہم
ظفر شاہ

اَللّٰہ توکلی :۔ خدا کے بھروسہ پر، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

محل صرف :۔ انکا تو اللہ توکلی کارخانہ ہے۔

قول فیصل :۔ صحیح لفظ توکُّل بضم کاف مشدد ہے مگر زبانوں پر بفتح کاف ہی رائج ہے۔

"اتفاق" کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے (فقرہ) آج تو اللہ توکلی وہ مل گئے۔

لکھنؤ میں یوں نہیں بولا جاتا خاص دہلی کا صرف ہے۔

اَللّٰہ توکلی کارخانہ ہے :۔ توکل پر بسر اوقات، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل :۔ "کچھ انتظام نہیں ہے" "بے پروائی ہے" کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے شاہ صاحب نہ تو خود گاؤں کی دیکھ بھال کرتے ہیں نہ کوئی ملازم ہی خیر خواہ ہے ایک اللہ توکلی کارخانہ ہے۔

اَللّٰہ جانتا ہے :۔ خدا واقف ہے، خدا کو علم ہے، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اللہ جانتا ہے وہ خوب کیا کہوں
میرا سوال اس بت بے پیر کا جواب
آتشؔ

قول فیصل :۔ اسکا استعمال "ہی" کے ساتھ زیادہ ہے جیسے جو کچھ میرے دل پہ گزر رہی ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے۔ بصورت قسم بھی اسکا استعمال ہے۔

اللہ جانتا ہے اگر جان جائیے
اس رشک حور کو تو ابھی مان جائیے
داغؔ

اَللّٰہ جانے :۔ خدا کو علم ہے، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف :۔ اللہ کی باتیں اللہ جانے۔

قول فیصل :۔ اللہ جانے کی جگہ اللہ ہی جانے زیادہ بولتے ہیں اور اسی محل پر خدا جانے یا خدا ہی جانے بھی بولتے ہیں۔ کسی امر سے واقفیت نہ ہونے کی جگہ بھی بولتے ہیں یا جب کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اس جگہ بھی بولتے ہیں جیسے اللہ جانے ان کے دل میں کیا ہے کہ ہم سے سیدھی طرح بات نہیں کرتے جب کوئی بات خود معلوم ہو اور دوسرے کو اس کا بتانا مقصود نہ ہو تو اس جگہ بھی بولتے ہیں۔ جیسے اللہ جانے میں تم کو کس مصلحت سے روکتا ہوں اور تم مانتے ہی نہیں۔

قول فیصل :۔ مذکورہ مقامات پر بھی خدا جانے ہی زیادہ بولتے ہیں۔

اَللّٰہ حافظ :۔ خدا حافظ، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف :۔ جاؤ اللہ حافظ مگر جلدی واپس آنا۔

قول فیصل :۔ اس محل پر "خدا حافظ" ہی زیادہ بولتے ہیں۔

اَللّٰہ حافظ ہے :۔ خدا ہی بچائے، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

پہنتا ہے وہ گل پھولوں کا گجرا
کلائی کا بس اب اللہ حافظ — جرأت

قول فیصل :۔ اس محل پر لفظ "ہی" بڑھا کر (اللہ ہی حافظ ہے) بولتے ہیں۔ اور مطلب یہ لیتے ہیں کہ (جیسے اوپر کے مصرع میں) کہ اگر اللہ ہی بچالے تو بچ جائے ورنہ کلائی ٹوٹ جائے گی۔

اَللہ خیر کرے :۔ خطرے اور اندیشے کے مقام پر زبان سے یہ کلمہ کہتے ہیں، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام دہلی عورت مرد۔

اللہ کرے خیر مرے شیشۂ دل کی
پھر آج وہ مست مے بیداد نظر ہے — ذوق

قول فیصل :۔ اس محل پر "خدا خیر کرے" زیادہ مستعمل ہے جیسے،

شہ کا رُخ ہے سوئے کُفّار خدا خیر کرے
اب قیامت کے ہیں آثار خدا خیر کرے — اکمال لکھنؤ

اَللہ لے اور بندہ لے :۔ عام طور پر کسی بات کی کثرت اور خصوصاً بے انتہا غصہ ہونے کی جگہ کہتے ہیں، اُردو، مثل، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف :۔ ذرا سی بات پر وہ بیا برس پڑے کہ اللہ لے اور بندہ لے جان چھڑانا مشکل ہو گیا

اَللہ رکھے :۔ خدا زندہ رکھے، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

یہ رفتار گفتار اللہ رکھے
تجھے دلبر مہ دار اللہ رکھے — رند

قول فیصل :۔ نام خدا اور چشم بد دور کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے

کرے ساتھ کس کس کے شیریں زبانی
بہت ہیں نمک خوار اللہ رکھے — رند

عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ زیادہ محبت کی جگہ پر اکثر یہ جملہ عورتوں کا تکیہ کلام ہو جاتا ہے اور ماشاء اللہ کی جگہ استعمال کرتی ہیں جیسے "ان کو آم اللہ رکھے بہت بھاتے ہیں"۔

اَللہ رکھے تو کون چکھے :۔ جسے خداوند عالم زندہ رکھنا چاہے اُسے کون مار سکتا ہے۔ اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف :۔ اُس کا لڑکا دو منزلے پر سے گر پڑا اور ذرا بھی چوٹ نہیں آئی۔ سچ ہے اللہ رکھے تو کون چکھے۔

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اب یوں بولتے ہیں کہ اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔

اَللہ رے :۔ اُف رے (سنبھلنے کی جگہ بولتے ہیں) اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد،

پھنک جاؤں کس قدر اللہ رے سوز فراق
موم بن جائے اگر اس ہاتھ میں فولاد کو — ذوق

قول فیصل :۔ اللہ کے دوسرے لام کو الف کے ساتھ بڑھا کر بھی بولتے ہیں اور بغیر الف کے بھی۔

اَللہ رے اثر :۔ انتہائی تاثیر۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

رویا جھکا کے سر پہ سپر صید خیرہ سر
فولاد موم ہو گیا اللہ رے اثر — انیس

اَللہ رے تیرے دیدے کی صفائی۔ دیدہ دلیری اور بے حیائی کی جگہ کہتے ہیں، کوئی کام کر کے اس سے انکار کرے تو عورتیں کہتی ہیں، اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہمارے سامنے تو نے پاندان سے روپیہ نکالا اور مکرا جاتا ہے۔ اللہ رے تیرے دیدے کی صفائی۔

قول فیصل :۔ صفائی (کی لفظ) کے اعتبار سے اللہ رے تیرے دیدے کی صفائی ہونا چاہیے تھی لیکن چونکہ دیدے میں صفت ہی مقصود ہے لہذا یہی صحیح ہے۔ عورتوں کی خاص زبان۔

اَللہ بسے ہیں :۔ خوب مزا ہے، کس قدر مزہ ہے، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد،

نازک تیرا نازک تن رنگینی کھاؤ میں
دل اللہ جسمِ نازک اللہ بسے ہیں — محسن

اَللہ سلامت رکھے :۔ خدا برقرار رکھے، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ساقیا جام کو اللہ سلامت رکھے
یہ قدح میرا ہو خیر اسکی منا تا ہو نہیں — آتش

قول فیصل :۔ عام طور پر یہ جملہ ادنیٰ درجے کے لوگ عالی مرتبہ حضرات کے لیے دعا کے طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ لکھنؤ میں خاص طور سے مہتر اور مہترانیاں سلام کی جگہ یہی جملہ استعمال کرتی ہیں۔ اللہ سلامت رکھے اور خدا سلامت رکھے یہ دونوں جملے رائج ہیں۔ خدا زندہ رکھے کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے

اس بچے میں ہم تو خانہ کر لی دم میں
اللہ سلامت رکھے اُسکو وہ جہاں ہو — صبا

اَللہ سُوں ۔ خدا کی قسم۔ اُردو۔ غیر فصیح۔

محل صرف :۔ اللہ سوں جس وقت تمہارا پیلا منہ اور سفید مکھوں اور گالوں کی ٹھڑیاں اور دو طرح کی اور جھنجھی جانا اور منحوس صورت یاد آتی ہے تو .... (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

اللہ سے ڈرو :۔ خدا کا خوف کرو۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ڈرو اللہ سے اے داغ دیکھو ہوش میں آؤ
بتوں کی یاد میں غافل خدا سے اتنا ہونا
داغؔ

قول فیصل: لکھنؤ میں خدا سے ڈرو زیادہ بولتے ہیں۔

اللہ سے کام پڑا ہے :۔ جان کے لالے پڑے ہیں سخت مصیبت اور آفت میں مبتلا ہونے کی جگہ بولتے ہیں۔

جنون کے عشق میں اللہ سے پڑا تھا کام
نجات پائی بمشکل خدا خدا کر کے
شکوہ

(امیر اللغات۔)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اللہ سے لو لگی ہے علا خدا ہی سے امید ہے خدا ہی کا آسرا ہے، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف :۔ اس مقدمے میں بظاہر تو کامیابی کی امید نہیں ہے مگر اللہ سے لو لگی ہے۔

قول فیصل :۔ خدا سے لو لگانا یا خدا سے لو لگانا بھی بولتے ہیں۔

اللہ سے لو لگی ہے علا یعنی مرتے وقت انسان کو اکثر خدا یاد آتا ہے اور اسی کی طرف دل متوجہ ہو جاتا ہے اس لئے قریب مرگ ہونے سے کنایہ ہو گیا ہے، اُردو۔ (دیکھئے اللہ سے لو لگی ہو علا)

جوں شمع سحر حسن بتوں سے غرض ہے
اللہ سے اب تو تو لگی ہے اپنی
میر حسن

اللہ شاہد ہے :۔ خدا گواہ ہے، قسم کی جگہ کہتے ہیں، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ہے اس کو نقش قلبی خفا تجھ سے جو زاہد کہ
بڑا اس کو نہیں میں نے کہا اللہ شاہد ہے
ناسخ

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اللہ کی جگہ خدا کا استعمال زیادہ ہے۔

اللہ غنی علا اظہار عظمت میں مبالغہ کے طور پر کہتے ہیں، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کیا رتبہ ہے عالموں کا اللہ غنی
یوں ہیں نائب رسول مدنی
بحر

اللہ غنی علا کسی صدمہ اور تکلیف کے وقت کہتے ہیں۔ اُردو۔ (دیکھئے اللہ غنی علا)

کیا کہئے کسی کو کہ لے بت تجھ سے تمنائی ہے
اللہ غنی گا ہے کہ نالہ یارب تھا
انشا

اللہ غنی علا تعجب کے مقام پر کہتے ہیں، اُردو (دیکھئے اللہ غنی علا)

اللہ کے محبوب ہے عشق کا دعوی
بندوں کا بھی کیا حوصلہ اللہ غنی ہے
امیر

اللہ غنی تو کاہے کی کمی :۔ یعنی خدا کے پاس سب کچھ ہے اگر وہ چاہے تو دم بھر میں امیر کر دے جسی پر نظر رکھو، مایوس نہ ہو، اُردو متولہ غیر فصیح۔

قول فیصل :۔ اب بہت کم کسی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اللہ کا بندہ :۔ خدا کا بندہ، بندہ نا چیز، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

یہ بھی اللہ کا بندہ ہے اسے کم نہ سمجھ
بندے کی قدر نہ کی تو نے بت مغرور خفا
قدر

قول فیصل :۔ جب کوئی آدمی کسی کے ساتھ ہمدردی اور رحمدلی کا برتاؤ کرتا ہے اور اسکے نام اور حالات وغیرہ سے آگاہی نہیں ہوتی تو اس کا ذکر بھی ایک اللہ کا بندہ کہہ کر کیا جاتا ہے جیسے سڑک پر ایک سائیکل تانگے سے لڑ گئی۔ سائیکل والے کے سخت چوٹ آئی اسی وقت ایک اللہ کے بندے نے اسکو یکہ پر بٹھا کر ہسپتال پہونچا دیا۔

اللہ کا پیارا :۔ خدا کا محبوب، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جیسے اللہ کا پیارا ہو مرا پیغمبر
قدر

اللہ کا دیا سب کچھ ہے :۔ کسی چیز کی کمی نہیں۔ فارغ البالی ہے۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف :۔ آپ جس نسل میں چاہے تشریف لے جائیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔ اُن کے گھر میں اللہ کا دیا سب کچھ ہے۔

اللہ کا دیا سر پر :۔ مثل، جب کسی بات میں اپنا قابو نہ ہو اور گوارا ہی کرنا پڑے تو کہتے ہیں

خوشی سے بار محبت اٹھا لیا سر پر
مثل سنی نہیں اللہ کا دیا سر پر
حبیب

(از نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اللہ کا دیا نور کبھی نہ چھپے دورہ :۔ نور سے مطلب سفیدی ہے یعنی سفید بال جب خضاب سے بھی سفید رہ جاتے ہیں تو مذاق سے کہتے ہیں یعنی جب اللہ نے بال سفید کر دیے تو کیونکر سیاہ ہوں

(امیر اللغات)

قول فیصل :۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

اللہ کا کلام :۔ قرآن مجید، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

بات تم نے نہیں کی غیر سے کل
سر پہ اللہ کا کلام تو ہو
منیر

قول فیصل :۔ عورتوں کی خاص زبان ہو مرد بھی بولتے ہیں مگر کمی کے ساتھ۔

اَللّٰہ کا گھر ۱ خانۂ کعبہ، اُردو، فصیح، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جو پاک ہیں وہ پاک جگہ ہوتے ہیں پیدا
اللہ کے گھر میں ہوا اُدا نبی کا — رشک

اللہ کا گھر ۲ مسجد، اُردو۔

(دیکھئے اللہ کا گھر ۱)

اللہ کے گھر میں سے بھی گھور ہنگے بتوں کو
حسین کی مسجد سے متصل ناز اُٹھنے کا — سحر

اَللّٰہ کا گھر ۳ مجازاً دل، اُردو۔

(دیکھئے اللہ کا گھر ۱)

دیکھ دل کو کے لے کا فر بے پیرہ توڑ
گھر ہے اللہ کا یہ اس کی تو تعمیر نہ توڑ — ظفر شاہ

اَللّٰہ کا گھر بڑا ہے :۔ خدا کے گھر میں کچھ کمی نہیں۔ ہے وہ بڑا کارساز بندہ نواز ہے مایوس کو دعا دینے کے وقت کہتے ہیں کہ گھبراؤ نہیں اللہ کا گھر بڑا ہے کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی۔

اٹھو آتا ہے اپنے در سے وہ بت
سوچا کیا جانے دل میں کیا ہو
کیا میرا نہیں کہیں ٹھکانا — قائم
اللہ کا گھر بہت بڑا ہے

(از نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس طرح کوئی نہیں بولتا۔

اَللّٰہ کا محبوب :۔ خدا کا پیارا، پیغمبر خدا صلعم سے کنایہ ہے، اُردو، فصیح، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اَللّٰہ کا نام سچا :۔ فقیروں کی صدا، اُردو، غیر فصیح۔

قول فیصل :۔ اب یہ صدا بہت کم سنائی دیتی ہے۔

اَللّٰہ کا نام لو :۔ توبہ کرو۔ اللہ اللہ کرو۔ (یعنی ایسا نہیں ہو سکتا) اُردو، محاورہ، غیر فصیح۔

محل صرف :۔ اتنے بڑے افسر کو رشوت دینے کا ارادہ کرتے ہو۔ اللہ کا نام لو۔ اس میں ہرگز کامیابی نہیں ہوگی۔

قول فیصل :۔ اس محل پر اللہ اللہ کرو۔ توبہ کرو۔ خدا خدا کرو زیادہ بولتے ہیں۔

اَللّٰہ کا نام لو ۲ اتنا جھوٹ نہ بولو، اُردو، غیر فصیح۔

محل صرف :۔ یہ مکان اور بیس روپیہ کا اللہ کا نام لو کہیں ہے کیا۔

قول فیصل :۔ مذکورہ معنی یعنی اتنا جھوٹ نہ بولو، صاحب امیر اللغات نے لکھے ہیں لیکن اب ان معنوں میں بہت کم مستعمل ہے۔

اَللّٰہ کا نام ہے :۔ کچھ نہیں ہے، (فقرہ) کبھی ان کے یہاں دولت ہوگی اب تو اللہ کا نام اور اسی جگہ اللہ کا نام محمد کا کلمہ بھی کہتے ہیں (فقرہ) ایسی جگہ لڑکی کی نسبت کیا کی جائے وہاں تو کوئی آدمی ہی نہیں ہے فقط اللہ کا نام محمد کا کلمہ ہے۔ (امیر اللغات)

قول فیصل :۔ ایسی طرح کوئی نہیں بولتا۔

اَللّٰہ کا نور :۔ خدا کی تجلی، خدا کا جلوہ، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اعجاز ہوا جلوۂ چشمان سخن گو
اللہ کا نور آنکھوں میں گویا نظر آیا — رشک

قول فیصل :۔ کنایۃً ڈاڑھی کو بھی کہتے ہیں جیسے کسی کا شعر بھی مشہور ہے۔ ؎

ڈاڑھی ہی منڈوا دی ہیں اللہ کی خدا کے نور ہے

صاحب امیر اللغات نے حسب ذیل معنی بھی لکھے ہیں اور مثال میں فقرے بھی پیش کئے ہیں ۱ نہایت حسین (فقرہ) ماشاء اللہ کیا حسن پایا ہے آدمی کیا ہے اللہ کا نور ہے ۲ متبرک شکل کے آدمی کی نسبت بھی کہتے ہیں۔ (فقرہ) ایک تو حاجی صاحب گورے چٹے تھے ہی دوسرے بڑھاپے میں ریاضت کی بدولت بالکل اللہ کا نور ہو گئے۔

مذکورہ معنی حضرات اہل سنن کی خاص اصطلاح ہیں۔

اَللّٰہ کرے :۔ کلمۂ تمنا، دعا کی جگہ بولتے ہیں، اُردو، فصیح، رائج مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اللہ کرے ہو دامن جانے کیا ہیں کا
لیتے ہیں وہ دل میرا عدے پہ قیامت کے کیفی

قول فیصل :۔ بد دعا کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

جھنجھنے نہ دیا ایک مجھے لاکھ ترے پھول
اللہ کرے خانۂ گلچیں پہ پڑے پھول — بحر

اَللّٰہ کرے سو ہو فقیر کہے سو ہو (فقرا کا مقولہ) فقیروں کی زبان میں بڑی تاثیر ہوتی ہے جو ان کے منہ سے نکل جاتا ہے خدا وہی کرتا ہے۔

(امیر اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور پر رائج نہیں۔

اَللّٰہ کا پیارا ۱ مرا ہوا :۔ خدا نے اُٹھا لیا۔ مر جانے سے کنایہ ہے۔

محبوب خدا گلشن جنت کو سدھارے
اللہ کو پیارے ہوئے اللہ کے پیارے — مسرور

(نور اللغات)

قول فیصل:- حضرات اہل سنن کی خاص اصطلاح ہے۔

اَللہ کو دیکھنا:- کمال یاس میں نظر بخدا ہونا، بے بسی میں ضبط کرنا، اپنی مجبوری پر خدا سے دادرسی کی توقع ہونا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کس طرح عنبر کو وہ اے ستم دیکھتے ہیں
اور تو کچھ نہیں اللہ کو ہم دیکھتے ہیں　　حبیب

قول فیصل:- اس محل پر خدا کو دیکھنا بھی بولتے ہیں۔

اَللہ کو سونپا:- خدا کے حوالے کیا۔ خدا کے سپرد کیا، خدا کی حفاظت میں دیا، اردو فصیح رائج مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اللہ کو سونپا تمہیں آنسو نہ بہاؤ
پھوڑے کے نہ بہ زہرہ ہے بس اب ہاتھ اٹھاؤ　　انیس

قول فیصل:- اب عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اَللہ کو مانو:- بہتر۔ خدا کے لیے۔ خدا کے واسطے۔ واسطہ اور قسم دینے کے طور پر کہتے ہیں، اردو، محاورہ، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

خدا لگتی بت چھوڑو اب اللہ کو مانو
کعبہ کو چلو قصد کلیسا کرو تم　　رند

قول فیصل:- اس محل پر خدا کو مانو۔ خدا کو مان کر (ایسا نہ کرو) بھی بولتے ہیں۔

اَللہ کو منہ دکھانا ہے:- خدا کا سامنا ہونا ہے۔ خدا کے سامنے جانا ہے۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

تحمل صرف:- جھوٹ بول کر پیٹ بھرنا کس کام کا۔ آخر ایک دن اللہ کو منہ دکھانا ہے

قول فیصل:- لکھنؤ میں اس محل پر خدا کو منہ دکھانا زیادہ بولا جاتا ہے۔

اَللہ کو یاد کرو:- صبر کرو، گھبراؤ نہیں خدا پر نظر رکھو، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اللہ کو کر یاد، ذکر شکوہ گردوں
ہے وقت سحر نام نہ لے ایسے دنی کا　　رند

قول فیصل:- لکھنؤ میں اس محل پر خدا کو یاد کرو زیادہ بولتے ہیں۔

اَللہ کی امان:- خدا کی پناہ، خدا کی حفاظت۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

تیغ نگاہ تیرے اللہ کی امان
قبضہ میں دل ہوا اس بت عالم پناہ کے　　برق

قول فیصل:- کسی کو رخصت کرنے کے وقت بھی یہ جملہ کہا جاتا ہے جیسے جاؤ خدا حافظ اللہ کی امان۔

بچوں کو ڈرانے کے محل پر عورتیں "اللہ کی امان آتا" بھی کہتی ہیں۔ جیسے اللہ کی امان آ جا۔ یہ بچیا بڑی دیر سے رو رہی ہے۔ سوتا نہیں۔ یا زود میں سو رہو، نہیں تو اللہ کی امان آ جائے گی۔

اَللہ کی امان پیروں کا سایہ:- عورتیں کسی کے سفر کرنے کے وقت کہتی ہیں، اور بھیک مانگنے والوں کی صدا بھی ہے۔

(از نور اللغات)

قول فیصل:- خاص حضرات اہل سنن کی اصطلاح ہے، صاحب امیر اللغات نے "اللہ کی امان پیر پیغمبر کا سایہ" بھی اسی محل پر لکھا ہے۔

اَللہ کی باتیں اللہ ہی جانے:- خدا کی مصلحت کو دوسرا نہیں سمجھ سکتا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قول فیصل:- لکھنؤ میں خدا کی باتیں خدا ہی جانے زیادہ بولتے ہیں۔

کسی نے سالک سے پیچ کہا ہو خدا کی باتیں خدا ہی جانے　　سالک

اَللہ کے بڑے بڑے ہاتھ ہیں:- مجبور و مایوس کو تسکین دینے کے وقت کہتے ہیں کہ گھبراؤ نہیں اللہ کے بڑے بڑے ہاتھ ہیں یعنی وہ ہر حال میں فضل کر سکتا ہے۔ ہر وقت قادر ہے۔

(امیر اللغات)

قول فیصل:- اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اَللہ کی پناہ:- خدا محفوظ رکھے، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جانی اللہ کی پناہ تمہیں
ہو نہ زنہار رنج راہ تمہیں　　قلق

قول فیصل:- کسی ضرر رساں چیز سے ڈر کے اور آفت و مصیبت سے گھبرا کے بھی کہتے ہیں۔

اے عشق تن سے روح کا چھٹنا محال ہے
اللہ کی پناہ تجھے شہر بند سے　　رشک

کسی کے بہت زیادہ جھوٹ بولنے پر بھی کہتے ہیں جیسے اللہ کی پناہ، اس جھوٹ کی بھی کوئی حد ہے۔

لکھنؤ میں خدا کی پناہ زیادہ بولتے ہیں۔

اَللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا چوری:- علانیہ کوئی خلاف شرع فعل کرنے پر ٹوکے جانے کے وقت ڈھٹائی سے کہتے ہیں، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کہہ دو جو ہو دل میں ترا کس بت سے لگا ہے
اللہ کی چوری نہیں تو بندے کی کیا ہے — میر حسن

قول فیصل :- اللہ کی جگہ خدا بھی بولتے ہیں
جا کے آشنا کا ، کس کی ہم کو ساقیا چوری
خدا کی جب نہیں چوری تو پھر بندے کی کیا چوری — ذوق

اللہ کی راہ :- لِلّٰہ ، نیک کاموں اور ثواب کی باتوں سے مراد ہے ۔ فقیر یہ کلمہ کہہ کر سوال کرتے ہیں ، اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

محل صرف :- میاں اللہ کی راہ ایک روٹی کھلا دو ۔

قول فیصل :- اللہ کی راہ پر ، اور اللہ کی راہ میں بھی بولتے ہیں ۔ اللہ کی جگہ خدا بھی بولتے ہیں جیسے نیک مائی نیک بابا دو اللہ کی راہ پر یا خدا کی راہ پر ۔ دیا راہ میں) ۔

اللہ کی سنوار :- تہذیب کے ساتھ کسی کو کوسنا یا بد دعا دینا ، اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک عوام لکھنؤ دہلی ۔

محل صرف :- سناؤ جی تمہارا یہ بڑھاپا اور یہ گل اتار جوڑا تم پر اللہ کی سنوار ۔

قول فیصل :- اللہ کی سنوار کی جگہ ، خدا کی سنوار بھی بولتے ہیں ۔ صرف عورتوں کی زبان

اللہ کی شان :- جب کوئی اپنی حیثیت سے بڑھ کے دعویٰ کرتا ہے تو اُس سے خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

محل صرف :- آپ اور غالب کے شعر پر اعتراض اللہ کی شان ، آپ بھی اس قابل ہو گئے ۔

قول فیصل :- جب کوئی شخص اپنے مرتبے کے خلاف کوئی بات پاتا ہے تو اُس وقت کہتا ہے جیسے اللہ کی شان ہمارا ملازم اور ہم سے زبان درازی کرے ۔ کسی کے لئے خلاف توقع کوئی بات دیکھ کر بھی کہتے ہیں جیسے ہٹلر فوج کا ایک ادنیٰ سپاہی ہو کر جرمنی کا ڈکٹیٹر بن گیا اللہ کی شان ہے ۔

ہر محل پر اللہ کی جگہ خدا بھی بولتے ہیں ۔ (یعنی خدا کی شان)

اللہ کے فقیر :- اہل اللہ ۔ درویش کامل پہونچے ہوئے فقیر ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

با اثر دار لوگ ہیں اللہ کے فقیر
سنگ صنم ہوا آب ، جو ہم ذکر ہو کریں — آتش

اللہ کی قدرت ہے :- کسی عجیب بات اور تعجب خیز محل پر کہتے ہیں اردو ۔ (دیکھئے اللہ کے فقیر)

دیکھئے اللہ کی یہ قدرتیں
سنگ سے بت بنتے خدا ہو گئے — رشک

قول فیصل :- کسی کے حسن یا کسی چیز کے کمال کی تعریف کے محل پر بھی کہتے ہیں ۔

عالم ہے تعجب ایسا لئے بت کا فر کا
اللہ کی قدرت ہے اللہ کی قدرت ہے — نعیم

اللہ کی شان ، کے محل پر بھی بولتے ہیں جیسے

اللہ کی قدرت ہے کہاں عنبر کہاں ہم
چڑھتے ہیں وہ منہ پر جو تھے بت کے قابل — اسیر

خدا کی کارسازی اور نیرنگی قدرت کے محل پر بھی بولتے ہیں جیسے

ہر برگ ہے گلشن کے مظاہر بنی صنعت
جس گل پہ نظر کیجے اللہ کی قدرت ہے — مصحفی

اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آتا ہے :- خدا کی حیرت انگیز قدرت کے مشاہدے کے وقت کہتے ہیں ۔ اردو ۔ دیکھئے اللہ کی قدرت ہے ۔

محل صرف :- کشمیر کی پہاڑیوں کے مناظر دیکھ کر اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آتا ہے ۔

قول فیصل :- اسی محل پر اللہ کی قدرت نظر آتی ہے ، بھی بولتے ہیں ۔

کس تجلی سے وہ تجلی در گاہ
نظر آتی تھی قدرت اللہ — قلق

اللہ کی قسم :- خدا کی قسم ، اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

ہم دیکھتے ہیں تم میں خدا جانے بتو کیا
اس بھید کو اللہ کی قسم کہہ نہیں سکتے — ظفر

قول فیصل : لکھنؤ میں عورتیں زیادہ تر اللہ کی قسم اور مرد خدا کی قسم بولتے ہیں ۔

ظفر کے مذکورہ شعر میں اللہ کے دوسرے لام کا الف گرا کر نظم کیا گیا ہے لیکن بول چال میں اللہ بروزن آگاہ ہی بولتے ہیں ۔

اللہ کے گھر سے پھرنا :- مرتے مرتے بچ جانا ، امید قطع ہو جانے کے بعد بیمار کا صحت پانا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

گر ابھی پھرے جیتے وہ کعبے کے سفر سے
تو جانو پھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے — ذوق

قول فیصل :- لکھنؤ میں اللہ کے گھر سے پھرنا کے بجائے خدا کے گھر سے پھرنا زیادہ بولتے ہیں ۔

اللہ کے گھر میں کس چیز کی کمی ہے :- خدا کے یہاں کوئی چیز ایسی نہیں جو موجود نہ ہو ۔ اردو غیر فصیح ،

جو کچھ لے گی دولت ڈھن ہنر تم کو
کمی کس چیز کی ہے داغ، اللہ کے گھر میں — داغ

قول فیصل: اسی محل پر اسطرح بھی کہا ہے کہ اللہ کے گھر میں کیا کمی ہے۔

ہر شے ہے یہاں کی حیرت افزا
اللہ کے گھر میں کیا کمی ہے — محقق

اب لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں: ظالم جب کبھی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

یہ بات بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں
اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں ہے — عرفی

قول فیصل: لکھنؤ میں اللہ کی جگہ اُس لگا کر اُسکی لاٹھی میں آواز نہیں زیادہ بولتے ہیں۔

اللہ کے مست: خدا رسیدہ، پہنچے ہوئے، مجذوب۔ اُردو، غیر فصیح۔

بن گیا محراب کعبہ کا پیالہ جام سے
مست ہیں اللہ کے جو نعمت سے کلا ہو گیا — دبیر

قول فیصل: حضرات اہل سنت کی اصطلاح ہے۔

اللہ کے نام پر: فی سبیل اللہ، خدا کی راہ میں۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بانٹ دے نام پہ اللہ کے حاتم بن کر
سر پہ کیا لاد کے لے جائیگا قارون کی طرح — قدر

اللہ کی ہزار باتیں ہیں: عورتیں ایسے مقام پر بولتی ہیں جب کوئی نحوست کی بات ہو مثلاً کوئی اپنا مال اسباب کسی کے سپرد کرکے کہیں جانا چاہے تو کہتی ہیں کہ بچھو رکھنا منظور نہیں، اللہ کی ہزار باتیں ہیں ہم یہ ذمہ داری نہیں لیں گے۔ (از نور اللغات)

قول فیصل: قدیم زمانہ میں بولا جاتا تھا اب بہت کم رہ گیا ہے۔

اللہ لاٹھی لے کے تھوڑی ہی مارتا ہے: دیکھئے اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں

اللہ لگتی: حق بات، سچی بات۔ اُردو، غیر فصیح۔

کہیں برہم نہ ہو جائیں یہی ڈر سب کو رہتا ہے
بتوں کے سامنے اللہ لگتی کون کہتا ہے — مصحفی

قول فیصل: خدا لگتی فصیح ہے۔

اللہ لوگ: بھولے بھالے، نہایت نیک، معصوم صفت، فرشتہ سیرت۔ (امیر اللغات)

قول فیصل: حضرات اہل سنت کی مخصوص اصطلاح ہے۔

اللہ مارا: (عورتوں کی زبان) نگوڑا، خدائی خوار، مصیبت زدہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

اللہ میاں: اکثر عورتیں اور فقراء غایت محبت اور تعظیم سے کہتے ہیں۔ (امیر اللغات)

قول فیصل: حضرات اہل سنت کی خاص اصطلاح۔

اللہ میاں کا رحم: رجب میں گلگلوں کیا تم چاول میدے کے شکر ملاکے پیڑے بناتے ہیں انکو عورتیں رحم یا اللہ میاں کا رحم کہتی ہیں۔ اُردو، غیر فصیح۔

قول فیصل: اہل سنت حضرات میں اللہ میاں کا رحم بولا جاتا ہے اور شیعوں میں محض رحم مستعمل ہے۔

اللہ میاں کا طاق بھرنا: مسجد کے طاق پر گلگلے اور رحم چڑھانا۔ اُردو، غیر فصیح۔

قول فیصل: لکھنؤ میں صرف طاق بھرنا کہتے ہیں جس سے مسجد ہی کا طاق بھرنا مراد ہوتی ہے۔

اللہ میاں کی بھینس: ایک سیاہ رنگ کا کیڑا جو بہت ہی سخت جان ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اللہ میاں کی گائے: بہت ہی سیدھا آدمی بھولا بھالا، جو کاٹ پیچ بالکل نہ جانتا ہو۔ اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلی صرف: یہ لڑکی باوجودیکہ چار بچوں کی ماں ہو گئی ہے مگر بالکل اللہ میاں کی گائے ہے

قول فیصل: اس محاورے میں مرد یا عورت کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ مرد کے لیے بھی اسی طرح استعمال کرتے ہیں جس طرح عورت کے لیے۔

اللہ میاں کی بی بی: دیکھئے اللہ میاں کی گائے۔

قول فیصل: لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اللہ نگہبان: خدا حافظ، رخصت کے وقت کہتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

میں صبر بن بیاہے ہوں اُن خدا کو سونپا
جاؤ اللہ نگہبان خدا کو سونپا — انیس

اللہ نے یہ دن دکھایا: کسی مسرت اور خوشی کے موقع پر کہتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کدھر سجدہ کروں اللہ نے یہ دن دکھایا ہے
کہ جس پر جان جاتی ہے مجھے اس نے بلایا ہے — شوق

قول فیصل: "خدا نے یہ دن دکھایا" زیادہ بولتے ہیں۔

اللہ والے: جو دنیا ترک کر کے محض خدا ہی کے ہو رہیں۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

چلتے ہیں تیرے اشاروں پہ جو ہیں پہونچے ہوئے
آنکھیں دیکھا کرتے ہیں اللہ والے سیکڑوں — ہجر

قول فیصل:- سیدھے سادے اور بیوقوف آدمی کو بھی کہتے ہیں۔ ع

عیاں ہیں سادہ لوحی کے نشاں سب بھولے بھالوں میں
عجب اتہام ہے واعظ بھی بنے اللہ والے ہیں — حبیب

بہت زیادہ عبادت گذار آدمی کو بھی کہتے ہیں خواہ وہ تارک الدنیا ہو یا نہ ہو جیسے اُن کو ناچ رنگ کی محفل میں بُلانا بیکار ہے وہ تو اللہ والے ہوگئے ہیں۔

اللہ والے لوگ :- باخدا لوگ جو دنیا ترک کرکے خدا ہی کے ہو رہیں، (اُردو)۔
(دیکھئے اللہ والے)

خرابی ہے سب اللہ والے لوگ اے زاہد
جو باتیں رشد کی ہیں وہ میخوار ذکی باتیں ہیں — داغ

اللہ والی ہے :- خدا حافظ ہے جب کسی چیز کی حفاظت اپنے امکان سے باہر ہوتی ہے تو اس کی حالت میں کہتے ہیں، اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی،

نہ کیوں روؤں میں اپنے کشورِ دل کی خرابی پر
جو اس بت کو یہی منظور ہے اللہ والی ہے — رشک

قول فیصل:- عورتوں کی زبان۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

اللہ ہے ۔ یہ محاورہ شاید کے مقام پر بولتے ہیں، یعنی امید تو نہیں ہے اللہ چاہے تو ایسا ہو، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قاتل کا جب تمام زمانہ شریک ہو
اللہ ہے کہ فیصلہ بسمل کا ٹھیک ہو — اختر

قول فیصل:- لکھنؤ میں اس محل پر "اللہ ہی ہے" اور "خدا ہی ہے" زیادہ بولا جاتا ہے۔

اللہ ہی اللہ :- تعریف میں مبالغہ کی جگہ بولتے ہیں، اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اپنا وہ خورشید تھی برجِ شہ ذیجاہ
پہنچے پہ تجلی تھی کہ اللہ ہی اللہ — انیس

اللہ ہی اللہ ہے ۱ :- خدا کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ اردو، فصیح، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

سما ارض و خورشید یا ماہ ہے
جدھر دیکھو اللہ ہی اللہ ہو — میر

اللہ ہی اللہ ہے ۲ :- کچھ نہیں ہے، اردو (دیکھئے اللہ ہی اللہ ہے ۱)

ہوس ہے کعبہ کی کیوں شیخ بتخانے سے گر وہ ہو
یہاں تو کوئی صورت بھی ہو واں اللہ ہی اللہ ہو — ذوق

اللہ ہی اللہ ہے ۳ :- زہے نصیب، خوش قسمت، یہ دن کہاں نصیب، اس خوشی کا کچھ پوچھنا ہی نہیں۔ (انتہائی خوشی کے محل پر کہتے ہیں۔) اردو۔ (دیکھئے اللہ ہی اللہ ہے ۱)

اگر بے حجابانہ وہ بت ملے
غرض پھر تو اللہ ہی اللہ ہے — درد

اللہ ہی اللہ ہے ۴ :- نہایت تعریف کی جگہ کہتے ہیں۔ اردو۔ (دیکھئے اللہ ہی اللہ ہے ۳)

واہ کیا جوبن ہے آج اللہ ہی اللہ ہو
عید قرباں بھی نثارِ شاہ عالیجاہ ہو — ظفر

اللہ ہی اللہ ہے ۵ :- فقراء کی صدا جب سوال کرتے ہیں تو کہتے ہیں، اردو۔ غیر فصیح۔

قول فیصل:- عام فقیروں کی صدا نہیں ہے۔

اللہ یار ہے تو بیڑا پار ہے ۔ خدا مددگار ہے تو تمام مشکلیں آسان ہیں، اردو، غیر فصیح

قول فیصل:- یوں بھی بولتے ہیں کہ اللہ مددگار ہے تو بیڑا پار ہے لیکن دونوں طرح بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُلَلنا :- (ف) لازم۔ ایک طرف اونچا ہو جانا دوسری طرف جھک جانا (ازنور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں اب نہیں بولا جاتا،

اَللّے تَللّے ۱ :- عیش و عشرت۔ جا بیجا مصارف، ہندی، غیر فصیح، رائج مشترک عوام لکھنؤ دہلی،

محل صرف:- یہ اللے تللے چھوڑو۔ نہیں چار ہی دن میں پریشانیوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

قول فیصل:- عام طور پر یہی معنی بولتے ہیں

اَللّے تَللّے ۲ :- ریل پیل، اگلے وقتوں کے اللے تللے کے پیداوار ہوں تو کہاں سے ہوں، (ابن الوقت) (ازنور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

اَللّے تَللّے کرنا :- روپیہ صرف کرکے خوب مزے اڑانا، فضول خرچی کرنا، مفت روپیہ برباد کرنا، چین کرنا، عیش کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد

ہم سے اٹھا اٹھا کے مرتے ہیں
یاں اب اللے تللے کرتے ہیں — شوق

اَلَل ٹَپ :- بے سوچے سمجھے، نا سمجھی کی بات، بے تکی بات، اردو، غیر فصیح، رائج مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

محل صرف :- تم کبھی سوچ سمجھ کر بات نہیں کرتے۔ ہمیشہ یوں ہی اَلَلْ ٹپ اُڑا دیا کرتے ہو۔

قول فیصل :- اسی محل پر اَلَلْ بچّو (بواو معروف) بھی بولتے ہیں۔ اس کا صرف عام طور پر اڑانا اور ہانکنا کے ساتھ ہے (یعنی اَلَل ٹپ اُڑانا اور اَلَل ٹپ ہانکنا)

اَلَم :- رنج و غم، دکھ، صدمہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

جانے سے ملال و الم کام ہوگیا
مر کر فراقِ یار میں آرام ہوگیا — برق

اَلَم اُٹھانا :- غم کھانا، رنج برداشت کرنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

رشک کے پیچ و تاب کھانے لگی
دل ہی دل میں الم اٹھانے لگی — شوق

قول فیصل :- اسی محل پر اَلَم سہنا بھی بولتے ہیں جیسے۔

ناچار یہ فرقت کا الم سہتا ہوں صغرا
ہر مصلحتِ حق یہی جو کہتا ہوں صغرا — انیس

اَلْمَارِی :- شیشے، لات، اکسپیڑ وغیرہ یا دوسرے قسم کا سامان رکھنے کی لکڑی یا لوہے کی بنی ہوئی چیز، اردو، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کرسی، دہکل، مسہری، الماری، الغرض
تھیں قرینے جابجا ساری — (عروج)

قول فیصل :- الماریاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک قسم یہ ہے کہ پشت اور دونوں پہلو بند ہوتے ہیں یعنی تختے جڑے ہوتے ہیں اور سامنے پٹ لگے ہوتے ہیں جو کھلتے بند ہوتے ہیں اور بغیر پٹوں کی بھی ہوتی ہے۔ دوسرے ایسی قسم کی بھی ہوتی ہے جو سامنے اور پشت سے یا چاروں طرف سے کھلی ہوتی ہے صرف چیز کے رکھنے کے لیے اپنے جڑے ہوتے ہیں۔ دیوار میں پٹ لگا کر بھی بنا لیتے ہیں پرتگالی زبان میں المارا اور انگریزی زبان میں المائرہ کہتے ہیں۔

اَلْمَاس :- ہیرا، بیش بہا جواہرات کی ایک قسم جو نہایت چمکدار اور سخت ہوتا ہے۔ فارسی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

تحقیق :- یہ سفید اور سرخ، زرد، سیاہ، سبز اور نیلا ہوتا ہے۔ سفید بکثرت ملتا ہے۔ دوسرے رنگوں کا کمیاب ہے۔ نیلا بہت ہی خراب قسم کا ہوتا ہے۔ دکن، خصوصاً حوالی گول کنڈہ اور چھوٹا ناگپور میں اس کی کانیں ہیں۔ کوئی پتھر اور لوہا اس پر اثر نہیں کرتا مگر، انگے سے اس کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور اس کا خاصہ ہے کہ قلبی شکل پر ٹوٹتا ہے۔ اہل ہند خاص ترکیب سے اس کو کشتہ کرتے ہیں۔ اور بعض سخت اور پرانے امراض کے لیے نافع جانتے ہیں۔ بعض تجربوں سے ثابت ہوا ہے کہ بط کے خون سے الماس گل جاتا ہے اور مرغ کے خون میں بھگو دینے سے اس کے ٹکڑے خاطر خواہ ہو جاتے ہیں اور زیادہ قیمتی خیال کیے جاتے ہیں۔ کبھی یہ ثابت ہوا ہے کہ حرارت آفتاب اور آگ کی گرمی سے پارے کی طرح اڑ جاتا ہے یا ایسے اجزا کی صورت میں استحالہ ہو جاتا ہے جو نظر نہیں آتے اور کبھی اس کے خلاف آگ کی گرمی کا اس پر اثر نہیں ہوتا۔ اور بعض کا قول رہا ہے چوتھے درجے میں سرد و خشک ہے اور بعض کے نزدیک گرم۔ سنگ یشب وغیرہ کی طرح گلے میں پہننا دل کو قوت بخشتا اور خوف و ہراس کو زائل کرتا ہے۔ اور دشمن پر غالب رہنے کا باعث ہے اور اسی ترکیب سے سوء ہضم کا مرض کے واسطے نافع ہے۔

قول فیصل :- بفتح الف اول صحیح ہے لیکن عوام اور اکثر خواص بکسر الف اول (اِلماس) بولتے ہیں۔

کانوں سے دو سفینۂ الماس ہیں عیاں
ان کشتیوں میں گوہر اسرار ہیں نہاں — دبیر

اَلْمَاس خانی :- ایک قسم کے کپڑے۔
قول فیصل :- اب رواج نہیں ہے۔

اَلْمَاس کی تختی :- ہیرے کا مستطیل چپٹا نگینہ، لوح الماس، اردو۔

جوہری دیکھ کے سینے کو تری کہتے ہیں
تختیِ الماس کی اس سے کبھی شفاف نہیں — آتش

قول فیصل :- اب رواج بہت کم ہو گیا ہے۔

اَلْمَاغُو پَنْچی :- بے تکا، بگڑ بڑ، غیر منظم، اردو، غیر فصیح۔

محل صرف :- ان کو سیاست میں کچھ دخل نہیں، ایسی الماغو پنچی باتیں کرتے ہیں کہ بعض اوقات غصہ آنے لگتا ہے۔
کھانے پینے کے معاملے میں وہ بڑے بد احتیاط ہیں۔ جو کچھ الماغو پنچی پاتے ہیں کھا لیتے ہیں بعد میں ڈاکٹر کے پاس دوڑتے ہیں۔
ہمارا کام ذرا توجہ کے ساتھ کر دیا کرو۔ تمہارے الماغو پنچی کام سے ہم کو تکلیف بھی پہنچتی ہے اور نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

قول فیصل :- عوام کی زبان۔ صاحب نور اللغات نے مذکورہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں یعنی وہ شخص جس کے نسب کا ٹھکانا نہ ہو، دغاباز

اردو محاورے میں کسی کی کوئی چیز دبا بیٹھنا یا اڑا لینا جیسے ہمیشہ اُنکی الم غلم کی عادت ہے۔ لیکن لکھنؤ میں مذکورہ معنوں میں اب مستعمل نہیں۔

اَلمبا :۔ (ع) ع۔ مذکر، وہ سختی جو زخم یا ڈنبل کے قریب ہو جاتی ہے اور اس میں درد نہیں ہوتا، گلٹی۔ (از نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ان معنوں کوئی نہیں بولتا، البتہ گلٹی کہتے ہیں۔

اَلم پہونچنا :۔ رنج پہونچنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

پہونچا اس باپ کے اگر ہے الم
اس کا کرنا چاہئے غم شوق

اَلم غَلم :۔ کام چوری، فضول کاموں میں وقت ضائع کر دینا۔ اردو، غیر فصیح، رائج،

محل صرف :۔ ہمنے تم سے جتنا کام کہا تھا اتنا تم نے کر کے نہیں رکھا سارا وقت الم غلم میں گنوا دیا۔

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی خاص زبان۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اَلمُختصَر :۔ الحاصل، القصہ، عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ع المختصر حسینؑ کے لشکر کی جان تھے۔ (دلشاد)

قول فیصل :۔ اردو داں طبقہ کثرت سے استعمال کرتا ہے۔

اَلمَدَد :۔ مذکر۔ مشکل کے وقت مدد کے لیے بطور التجا کہتے ہیں۔ عربی، فصیح، رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

عاشق خستہ تیرے ہجر سے تنگ آئے ہیں
المدد کی ہے صدا سائل ہوا جب آتش

اَلمَرءُ یَقِیسُ عَلیٰ نَفسِہ :۔ انسان اپنے نفس پر قیاس کرتا ہے۔ جیسا خود ہوتا ہے ویسا ہی دوسرے کو سمجھتا ہے۔ عربی مقولہ۔

قول فیصل :۔ صرف عربی داں طبقہ بولتا ہے۔

اَلمَسْت :۔ بالکل مست۔ نشے میں چور، بے فکرا، اردو، غیر فصیح، رائج مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

دام ملے تو اتنا دیکھ ساقی شراب وصلت کی خودی ہیں
وہ مست الست ہیں کہ ہر شب و ہفتہ ہر زار گنگا کے گھاٹ
تلو

قول فیصل :۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ نشے کی خصوصیت نہیں۔ بے پروا، بے نیاز اور بے فکرے آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

اَلمُضاعَف :۔ دوگنا، دوچند، دونا، عربی صفت۔

قول فیصل :۔ کئی گنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ عوام عورت مرد المضاف بھی بولتے ہیں جو صحیح نہیں ہے آتش لکھنوی نے بھی اتفاقاً نظم کر دیا ہے۔

ع درد دوران سے المضاف ہوا آتش

اَلمَعنیٰ فِی بَطنِ الشّاعِر :۔ شعر کے معنی شاعر کے دل میں۔ عربی مقولہ

قول فیصل :۔ عربی داں طبقہ بولتا ہے وہ بھی ایسے محل پر جبکہ کسی شعر میں شاعر کا مطلب واضح نہ ہوا ہو۔ اور زیادہ تر یہ جملہ بطور طنز استعمال کیا جاتا ہے۔

اَلَم غَلَم :۔ بے معنی اور مہمل باتیں جو سمجھ میں نہ آئیں، جن کا سر پاؤں نہ ہو (فقرہ) خدا جانے کیا الم غلم بکتے ہو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

(از نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مذکورہ معنوں میں شاید ہی بولا جاتا ہو۔ زیادہ تر کھانے میں بے احتیاطی کرنے کے محل پر رہ گیا ہے جیسے۔ دن بھر تو گھر کے بیل کی طرح منہ چلائے جاتا ہے الم غلم خدا جانے کیا کیا زہر مار کیا کرتے ہو۔ (فسانۂ آزاد) عوام کی زبان، خراب اور نکمی چیز کے لیے بھی بولتے ہیں جیسے یہ عجیب عقل کا آدمی ہے جب سودا منگاؤ الم غلم اٹھا لاتا ہے۔

اَلم غَلَم کرنا :۔ غبن کرنا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

اَلمَلَل مُلَل :۔ ضروری کام کو ترک کرنا۔ (از نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اَلمِنَّتُ لِلّٰہ :۔ احسان خدا کے لیے ہے۔ شکر کرنے کی جگہ کہتے ہیں۔ عربی۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

المنت للہ کہ حق ہیں یہ آئین
احسان خدا کا کہ یہ دل گھر ہے خدا کا
رشک

قول فیصل :۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔

اَلم نَشرَح کرنا :۔ ظاہر کرنا، مشہور کرنا، کسی کے عیب کو شہرت دینا، بدنام کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

محل صرف :۔ مانا کہ مجھی سے غلطی ہو گئی تھی مگر تم کو الم نشرح کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

قول فیصل :۔ عورتوں کی زبان ہے "الم نشرح" ہے بھی بولتے ہیں (ظاہر ہے، مشہور ہے کے معنوں میں) جیسے جب ایک بات الم نشرح ہے تو اسے کہاں تک چھپایا جائے انھیں معنوں میں الم نشرح ہونا بھی بولتے ہیں یہ محاورہ سورۂ انشراح کی پہلی آیت "الم نشرح لک صدرک" سے بنا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے رسول کیا ہم نے

تمھارے لیے تمھارے سینے کو کشادہ نہیں کر دیا۔

اَلَّن:۔ بیوقوف عورت۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلِ صرف:۔ تم بھی عجیب الّن ہو کر چلنے ہی، بات اُکتی ہو۔

قولِ فیصل:۔ اس کا مذکر اُلّو کا پٹھا بھی بولتے ہیں۔ یہ لفظ اُلّو سے بنا ہے یعنی اُلّو کی مادہ۔

اَلنّادِرُ کَالمَعدُوم:۔ کمیاب چیز مثل نہ ہونے کے ہے۔ عربی، مقولہ۔

قولِ فیصل:۔ عربی داں طبقہ بولتا ہے زیادہ تر "اَلنّادِرُ کَالمَعدُوم" مستعمل ہے۔

اَلَنگ:۔ طرف، سمت، پہلو، ہندی، مؤنث، غیر فصیح۔

آئینہ خانۂ دل حیراں ہو کیا دیکھے
سدِ سکندر ایک اُسی کی النگ ہے ناسخ

قولِ فیصل:۔ موجودہ دور میں متروک ہے۔

اُلّو:۔ ایک پرند جانور کا نام جو ویرانے میں زیادہ تر رہتا ہے اور بہت ہی منحوس مشہور ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

رات کو سن کے صدا اُلّو کی مصحفی
کہہ اُٹھے وہ، کہیں دشمن بلا

قولِ فیصل:۔ بیوقوف اور کم عقل آدمی کو بھی کہتے ہیں جیسے:۔

کوئی باسم اُس کے گھر کا پتا نہ ملے
اُلّو جو کہہ کے پوچھو بتلائے سب محلہ سودا

اب فصحا نظم میں استعمال کرنے سے احتیاط کرتے ہیں۔

اَلوان:۔ پشمینہ جس پر اکثر کام بنا کر دوشالے رومال وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قولِ فیصل:۔ صاحب امیر اللغات نے مذکر لکھا ہے لیکن اہلِ لکھنؤ مؤنث بولتے ہیں۔ رنگین بھی ہوتی ہے اور سفید بھی۔ اگر دوہری ہو یعنی دو فردیں ہوں تو الوان کا جوڑا کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں اسکا رواج کم ہو گیا ہے۔ عوام ارون بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان میں لَون رنگ کو کہتے ہیں جس کی جمع الوان ہے یعنی مختلف رنگ۔ اسی مناسبت سے کہ مختلف رنگ اس میں ہوتے ہیں اسکو الوان کہنے لگے کثرتِ استعمال سے سفید کو بھی کہا جانے لگا۔

اَلوانِ نعمت:۔ انواع و اقسام کی نعمتیں، جمع، الفاظ، فارسی ترکیب۔

کروں کیا کیا ترا شکرانِ نعمت
کرامت کی مجھے الوانِ نعمت میر حسن

اُلّو بنانا:۔ بیوقوف بنانا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلِ صرف:۔ کتنا بیوقوف ہے مصاحبوں نے خوب اُلّو بنا رکھا ہے اور اس کو کچھ احساس نہیں۔

قولِ فیصل:۔ کسی کو بیوقوف بنا کر اُس سے مالی نیز ہر قسم کا فائدہ اُٹھا لینے کے محل پر بھی بولتے ہیں جیسے کارخانے کے منیجر نے مالک کو اُلّو بنا کر ہزاروں روپیہ پیدا کر لیا۔

اُلّو بننا:۔ (فعل لازم) دیکھیے اُلّو بنانا۔

اُلّو بولتا ہے:۔ ویرانہ ہے۔ اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلِ صرف:۔ جس گھر میں پچاس آدمی رہتے تھے اب وہاں کوئی نہ رہا سب چلے گئے اُلّو بولتا ہے۔

اُلّو بول گیا:۔ ویران ہو گیا، اُجاڑ ہو گیا۔ (دیکھیے اُلّو بولتا ہے)

اُلّوپ انجن:۔ وہ کاجل جس کی نسبت مشہور ہے کہ اسکے لگا لینے سے آدمی لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔ اردو، غیر فصیح۔

شکار اُس نے کیا ہو اس لیے آنکھوں سے اوجھل ہو
ہمارے واسطے گویا الوپ انجن وہ کاجل ہو جگر

قولِ فیصل:۔ گذشتہ زمانے میں مستعمل تھا مگر اب متروک ہے۔

اُلّوپ ہو جانا:۔ غائب ہو جانا۔ نظر نہ آنا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلِ صرف:۔ میں اپنی کجلوٹی ابھی یہیں رکھ گئی تھی۔ منہ دھو کر جو پلٹی تو وہ ایسی الوپ ہو گئی کہ پہر سے ڈھونڈھ رہی ہوں نہیں ملتی۔

قولِ فیصل:۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اُلّو پھنسنا:۔ کسی بیوقوف کا قابو میں آجانا، فریب کھا جانا، اُردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کوئی تو آ پھنسے گا اُلّو شما تحورا جنچھ
رہ جلادہ بھری ہر بال بال تیرا جال لگا

اَلوَداع:۔ رخصت۔ عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

الوداع اے در و دیوار چلے ہم گھر سے
قیس پھرنے کا نہیں بادیہ پیما ہو کر جگر

قولِ فیصل:۔ رمضان مبارک کے آخری جمعہ کو بجائے جمعۃ الوداع کے الوداع کا دن یا صرف الوداع بھی کہتے ہیں۔

واو کے زیر کے ساتھ بولتے ہیں۔

اُلّو کا پٹھا:۔ نہایت بیوقوف، احمق، غصے سے کسی کو کہتے ہیں، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

عورت اُلّو کے پٹھے سے وہیں کہے
بساط بسایا بگاڑا ہے زناتی گھر توُنے — جانصاحب

قول فیصل:۔ مرد کو اُلّو کا پٹھا اور عورت کو اُلّو کی پٹھی کہتے ہیں

اُلّو کا گوشت کھلانا:۔ احمق بنا کر اپنا کام نکالنا۔ اردو، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ایسے اُجڑے کی یہی گھات کرو آبادی
گوشت اُلّو کا کھلا دو تو اُلّو ہو جائے — جانصاحب

قول فیصل:۔ مشہور ہے کہ اُلّو کا گوشت کسی خاص عمل کے ساتھ کسی کو کھلا دینے سے اُس کی عقل زائل ہو جاتی ہے لہذا کسی پر قابو حاصل کرنے اور اُس سے اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے یہ عمل کیا جاتا ہے۔

اُلّو کی خاصیت رکھنا:۔ منحوس ہونا، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ یہ بھی اُلّو کی خاصیت رکھتی ہے چار دن جس گھر میں رہی اُجڑ گیا۔

اُلّو کی دُم فاختہ:۔ نہایت بیوقوف، اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف:۔ اگر تمہارا بھائی انتہائی بیوقوف ہے مگر تم اُس کو اُلّو کی دم فاختہ نہ کہا کرو۔

اُلّو کی مادہ:۔ مذاق سے انتہائی بیوقوف آدمی کو کہتے ہیں۔ اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

نامبارک ہی نہیں سادہ بھی ہو
اُلّو بھی اور اُلّو کی مادہ بھی ہو — جیبر

قول فیصل:۔ پہلے بھی جاہل عوام کی زبان تھی اور اب بھی ہے لیکن اب اتنی قلیل الاستعمال ہے کہ قریب متروک ہے۔

اُلّو کے منہ نام پڑنا:۔ رٹ لگی، گھڑی گھڑی ایک بات کو دہرائے جانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل:۔ عورتوں کی زبان۔ مشہور ہے کہ اُلّو کسی شخص کا نام سن کر اُس کو اس وقت تک رٹے جاتا ہے جب تک کہ وہ شخص مر نہ جائے اسی مناسبت سے جب کوئی شخص کسی بات کی رٹ لگا دیتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایسی رٹ لگاتا ہے جیسے اُلّو کے منہ میں نام پڑ جائے۔

اُلّو کی ہوک:۔ اُلّو کی خاص طریقے کی آواز۔

محل صرف:۔ اُلّو کی ہوک، گیدڑوں کا بولنا، کتوں کا رونا ایسی وحشت ہے کہ بھلے ڈر بھی بھول جاتے ہیں۔ (آ۔ بجات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اب کوئی نہیں بولتا۔

اَلُول:۔ بواو مجہول، کلیل۔ شوخی۔ اچھل کود۔ ہندی، مؤنث، غیر فصیح۔

مولا گرنہ سوتے سے جا، پائی ہے
کرے جو خواب میں گھوڑا کسی کے بچھاڑ الول — سودا

قول فیصل:۔ گھوڑے کے لیے مخصوص تھا۔ قدیم زمانے میں مستعمل تھا اب متروک ہے۔ بعض شعرا نے شوخی کے معنی میں بھی نظم کیا ہے ۔

کوئی کہتا ہوا آتے ہیں کہ چھلاوا ہے یہ شوخ
کوئی کہتا ہوا ہے یہ کہ پچھیرا ہے الول — مصحفی

اَلُول کَلُول:۔ (ہ) (عم) کلیل کود (نوراللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُلّو اَخرا:۔ بے عقل، بیوقوف۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

اُلّو ماں کا خبطی بچہ:۔ خاندانی بیوقوفی ہے۔ اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل:۔ جب کسی احمق آدمی کی اولاد سے کوئی بیوقوفی کی بات سرزد ہوتی ہے تو اس جگہ بولتے ہیں۔

اُلّو ہو جانا:۔ بیوقوف ہو جانا، عقل خبط ہو جانا۔

یہ ظرافت اپنا ہے جتنی پیئے عقل اتنی بڑھتی ہو
غلاطوں ہو اگر ہو جائے اُلّو ایک چلو میں — سحر

اُلّو ہو جانا نشے میں نہیں ہو جانا۔

ع ایک چلو میں ہو گیا اُلّو (دبیر الملک)

قول فیصل:۔ اُلّو ہو جانے کے لیے صرف نشے ہی کی تخصیص نہیں کی جا سکتی۔ دوسری باتوں سے بھی انسان کی عقل پر اثر پڑ سکتا ہے۔

اُلُوہِیَّت:۔ ربانیت، شان خداوندی، عربی، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

الوہیت تری زیبا تجھی کو خالق عالم
نہیں کوئی دوسرا تجھ سا تو ہی صرف یکتا ہے — ثابت

اِلْہام:۔ القا۔ عربی، مذکر، فصیح، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

وہ مشق سخن ہر روز و شوق ہے موجد
کیا شعر کہیں ہم اگر الہام نہ ہوگا — مرتیق

حین کو تلفظات سے ساقط کرکے بولتے ہیں۔ الفقرہ آپ نے چار مصرعے لکھے اور شاعر بن گئے۔

اُردو ہندی کے مونث الفاظ اور ضمیریں جن کی جمع نون کے اضافہ سے بنتی ہو کسی حالت میں کوئی تصرف نہیں قبول کرتے ہیں۔ جیسے لُٹیا، چُٹیا، کَھٹیا، پُڑیا۔

آدمی اور شہر کے ناموں میں امالہ جائز نہیں ہے۔ جیسے کلکتہ، آگرہ، شہروں کے ناموں میں اختلاف ہے، بعض حضرات کی یہ رائے ہے کہ کلکتہ، آگرہ وغیرہ کو جس صورت میں مادّی کی آواز سے بولیں اُسی طرح لکھیں جیسے ہم کلکتے گئے، ہم آگرے آئے، اور بعض کہتے ہیں کہ اس صورت میں بوجہ عَلَم ہونے کے امالہ جائز نہیں۔

ہندی، اُردو کے اسما و صفات جن کے آخر میں الف ہوتا ہے یائے مجہول سے بدلے لکھے جاتے ہیں جیسے بھلا، اچھا، نیلا، پیلا، جالیا، اُڑنا، کھونا، اس قاعدے سے جدا ہوا۔ کچھ مستثنیٰ ہیں، ذرا، جدا، میں اختلاف ہے بعض جمع کی حالت میں جدا کی جگہ جُدے اور ذرا کی جگہ ذُرے کے لیے ذری بھی بولتے ہیں۔

ہنگام بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہوئے
شکر تو تھے پسینے سے شکر تری ہوئے — ذوق

ہندی کے الفاظ "دیا" اور "دانا" میں امالہ نہیں ہوتا۔ ہندی کے رشتوں میں بھی امالہ نہیں ہوتا جیسے دادا، نانا، چچا، پھوپھا، ابّا، ماما، ماتا، پتا، بابا، دَدا، اَنّا۔ الفاظ مندرجہ ذیل مستثنیٰ ہیں: بھتیجا، بھانجا، نواسا، پوتا، بیٹا، لڑکا۔

اُردو میں تمام مصدر میں حرف ربط کے ساتھ امالہ ہوتا ہے لیکن جمع کی حالت میں نہیں ہوتا۔ جیسے تم کو کہنے میں بہت دیر ہوئی۔

ہندی کے مذکر الفاظ میں امالہ ہوتا ہے۔ جیسے اکھل کھرا، جب چھایا، بت بنا۔

باتیں بنائیں ہم نے جو وصف دہن میں خوب
وہ ہنس کے بولے آپ ہی گنگے ہیں بت بنے — اکبر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اب بت بنے ہی کے ساتھ بولا جاتا ہے اور بت کے بجائے بُد وہ بنے بولتے ہیں

فارسی کے وہ الفاظ جن میں اضافت ہوتی ہے (جیسے چراغ کعبہ، مرد بیگانہ) اور وہ مرکبات جن کا جزو اول حرف اور جزو دوم اسم ہوتا ہے (جیسے بے فائدہ، بیہودہ) امالہ نہیں قبول کرتے۔ وہ الفاظ مستثنیٰ ہیں جو ترکیب کی وجہ سے ایک لفظ کے معنی دیتے ہیں، جیسے میخانہ، باورچی خانہ، بُت خانہ، اور نگہ

خانقاہوں میں جو یہ پھرتی ہے بہکی بہکی
تو یہ بھی اپ کے گھر نکلی ہے میخانے سے — امیر

جب دو فارسی الفاظ حرف عطف کی ترکیب سے مستعمل ہوتے ہیں تو حرف عطف گرا کے امالہ ہوتا ہے جیسے آب و دانہ سے آب و دانے،

کہاں تم کہاں ہم ہوا یہ جو ساتھ
یہ بھی بات سب آب و دانے کے ہاتھ — میرحسن

امام (ع۔ پیشوا، ہادی) عربی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج مشترک عوام و خواص لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

ہماری نہ ہوئیگی کیسے مجنوں کی بیڑیاں
پھر امام امام کا ہے پیرہن درست — آتش

قول فیصل۔ کثرت استعمال سے اُردو بھی ہے۔

اصطلاحی معنوں میں روحانی اور مذہبی پیشوا کو امام کہتے ہیں۔ حضرات اہل تشیع کے اعتقاد کے موافق امام منجانب اللہ ہوتا ہے جس کے لیے معصوم ہونا ضروری ہے یعنی پیدا ہونے کے بعد سے مرتے دم تک معصوم ہی رہتا ہے نیز عادل ہونا بھی ضروری ہے۔ شیعہ حضرات رسول خدا صلعم کے بعد بارہ امام مانتے ہیں جن میں (۱) حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو جناب رسول خدا صلعم کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ آپ کے لیے متعدد القاب مخصوص ہیں۔ مثلاً مرتضیٰ، غالب کل غالب، اسد اللہ، امیر المومنین، امام المتقین، ساقی کوثر، یعسوب الدین، ابوتراب، ابوالحسن وغیرہ۔ آپ کی جائے ولادت خانۂ کعبہ، تاریخ ولادت ۱۳ رجب سنہ ۵۹۹ یا ۶۰۰ء، تاریخ شہادت روز یکشنبہ ۲۱ ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ ہے۔ آپ کو عبدالرحمن ابن ملجم نے مسجد نبوی میں حالت نماز میں تیغ زہر آلود کی ضرب سے ماہ کی انیسویں (۱۹) شب کو زخمی کیا اور اسی صدمے سے آپ نے تیسرے دن اکیسویں (۲۱) شب کو ترسٹھ برس کی عمر میں رحلت کی اور نجف اشرف میں دفن ہوئے۔

(۲) امام حسن علیہ السلام۔ آپ رسول خدا صلعم کی پیاری بیٹی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے اور اپنے پدر بزرگوار کے بعد امام وقت ہوئے۔ آپ کو مختلف القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ مثلاً امام معصوم حسن مجتبیٰ، حسن سبز قبا، سبط رسول، فرزند بتول وغیرہ

آپ کی ولادت بتاریخ [illegible] ماہ رمضان سنہ ۳ھ بمقام مدینہ منورہ ہوئی۔ آپ کی ایک زوجہ جعدہ بنت اشعث نے آپ کو زہر دیا جس سے بروز پنجشنبہ بتاریخ ۲۸ ماہ صفر سنہ ۵۰ھ ۴۶ یا ۴۷ سال کی عمر میں آپ کی شہادت واقع ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

(۳) امام حسین علیہ السلام۔ آپ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے چھوٹے فرزند تھے آپ کو مختلف القاب سے یاد کیا جاتا ہے جن میں سے بعض آپ کی ذات مقدس کے لیے مخصوص ہیں مثلاً سید الشہدا

خامس آل عبا، غریب نینوا، شہید کربلا، مہمان کربلا، سلطان کربلا، مظلوم کربلا وغیرہ۔ آپ کی ولادت روز پنجشنبہ ۳ شعبان المعظم ۴ھ کو بمقام مدینہ منورہ ہوئی اور شہادت بحکم یزید بمقام کربلا ابن زیاد کے لشکر کے مقابلہ میں جہاد کرکے شمر کے خنجر سے روز جمعہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ کو ہوئی۔ وقت شہادت امام مظلوم تین دن کے بھوکے پیاسے تھے بلکہ بعض حضرات چار دن کی پیاس کے قائل ہیں کیونکہ دشمنوں کے لشکر نے ساتویں تاریخ سے پانی بند کر دیا تھا چنانچہ اگر ساتویں تاریخ سے شمار کیا جائے تو دسویں محرم کو چوتھا دن ہوتا ہے امام مظلوم کے ساتھ شہید ہونے والوں میں اکثر نفوس اور بھی تھے جن میں ایک چھ مہینے کا فرزند علی اصغر بھی تھا۔ یہ بھی تین یا چار شبانہ روز کا پیاسا تھا اور اسی تشنگی کی حالت میں شہید ہوا۔ امام مظلوم کی شہادت کے بعد بھی ان پر ظلم کا خاتمہ نہیں ہوا بلکہ ان کی نعش مطہر پر گھوڑے دوڑائے گئے اور جسم مبارک پامال سُم اسپاں ہو گیا۔ کئی دن تک لاش مطہر بے گور و کفن جنگل میں پڑی رہی آخر امام مظلوم کے فرزند اکبر شیعوں کے چوتھے امام زین العابدین علیہ السلام نے دشمنوں کی قید سے باعجاز کربلا پہونچ کر اپنے پدر بزرگوار کو اپنے ہاتھوں سے سپرد ارض مقدس فرمایا۔

(۴) امام زین العابدین علیہ السلام۔ آپ امام حسین کے بڑے بیٹے تھے جو آپ کے بعد امام ہوئے آپ کے لیے بھی متعدد القاب ہیں جو آپ ہی کی ذات گرامی کے لیے مخصوص ہیں آپ کا نام علی ابن الحسین تھا لیکن اپنے لقب زین العابدین ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کو سید الساجدین، بیمار کربلا، زین العباد وغیرہ بھی کہتے ہیں آپ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۳۸ھ بروز پنجشنبہ بمقام مدینہ منورہ پیدا ہوئے اور ۲۵ محرم ۹۵ھ کو زہر دغا سے آپ کی شہادت واقع ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

(۵) امام محمد باقر علیہ السلام۔ آپ امام زین العابدین علیہ السلام کے بڑے فرزند تھے جو آپ کے بعد امام ہوئے آپ یکم ماہ رجب ۵۷ھ کو بمقام مدینہ پیدا ہوئے آپ کا نام محمد (ابن علی) اور لقب باقر تھا۔ آپ نے ستاون برس کی عمر میں بسبب زہر بتاریخ ۷ ذی الحجہ ۱۱۴ھ اس دار فانی سے رحلت فرمائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

(۶) امام جعفر صادق علیہ السلام۔ آپ امام محمد باقر علیہ السلام کے بڑے فرزند تھے۔ آپ کا اسم گرامی جعفر اور لقب صادق تھا۔ آپ کا مخصوص لقب صادق آل محمد ہے۔ آپ کی ولادت روز دوشنبہ بتاریخ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ بمقام مدینہ منورہ ہوئی۔ انگور میں آپ کو زہر دیا گیا جس سے آپ کی شہادت بتاریخ ۱۵ شوال ۱۴۸ھ واقع ہوئی اور بمقام جنت البقیع دفن ہوئے۔

(۷) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام۔ آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند تھے آپ کا اسم گرامی موسیٰ اور لقب کاظم تھا۔ آپ کی ولادت ۷ صفر ۱۲۸ھ کو ہوئی اور شہادت انگور میں زہر دیے جانے سے بتاریخ ۲۵ رجب ۱۸۳ھ واقع ہوئی اور کاظمین (عراق) میں دفن ہوئے۔

(۸) امام رضا علیہ السلام۔ آپ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے بڑے فرزند تھے۔ آپ کا نام علی (ابن موسیٰ) اور لقب رضا تھا آپ کے مخصوص القاب غریب الغربا، شاہ خراسان وغیرہ ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۸ھ روز پنجشنبہ بمقام مدینہ منورہ ہوئی اور شہادت زہر سے بتاریخ ۲۳ ذیقعدہ ۲۰۳ھ واقع ہوئی اور بمقام مشہد مقدس (ایران) دفن ہوئے۔

(۹) امام محمد تقی علیہ السلام۔ آپ امام رضا علیہ السلام کے فرزند اکبر تھے۔ آپ کا اسم گرامی محمد (ابن علی) تھا اور لقب تقی۔ آپ کی ولادت ۱۰ رجب ۱۹۵ھ کو بمقام مدینہ منورہ ہوئی اور ۲۹ ماہ ذیقعدہ ۲۲۰ھ کو بمقام بغداد آپ کو زہر سے شہید کیا گیا اور کاظمین (عراق عرب) میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے روضہ اقدس میں دفن ہوئے۔

(۱۰) امام علی النقی علیہ السلام۔ آپ امام محمد تقی علیہ السلام کے فرزند تھے آپ کا اسم گرامی علی (ابن محمد) تھا اور نقی لقب۔ آپ کی تاریخ ولادت ۵ رجب ۲۱۴ھ اور جائے ولادت مدینہ منورہ ہے۔ تاریخ شہادت ۳ رجب ۲۵۴ھ مقام شہادت سامرہ اور سبب شہادت زہر ہے۔ آپ کو آپ ہی کے مکان مسکونہ میں بمقام سامرہ دفن کیا گیا۔

(۱۱) امام حسن عسکری علیہ السلام۔ آپ امام علی النقی علیہ السلام کے فرزند اکبر تھے۔ آپ کا نام نامی حسن (ابن علی) تھا اور لقب عسکری اور زکی ہے آپ بمقام مدینہ منورہ ۱۰ ربیع الآخر ۲۳۲ھ کو پیدا ہوئے اور ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو بمقام سامرہ زہر سے شہید ہوئے اور اپنے پدر بزرگوار کے پاس سامرے میں دفن ہوئے۔ اس مقام کو سر من رائے بھی کہتے ہیں۔

(۱۲) امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام آپ کا اسم گرامی محمد (ابن الحسن) ہے اور مشہور ترین القاب صاحب الامر، قائم آل محمد، حضرت حجت صاحب العصر والزمان، امام غائب، امام منتظر وغیرہ ہیں۔ آپ کی تاریخ ولادت ۱۵ شعبان المعظم ۲۵۵ھ ہے

ہجر صنم میں یار خدا ہیں اگر کہ دل
پھکوں کا سجدہ بخت جگر کا امام ہو — کیف

اِمام باڑہ - وہ مکان یا مکان میں وہ جگہ جو خاص طور سے تعزیہ داری کے لیے مخصوص کر دی جائے۔ اُردو۔ مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

تیرے کوچے میں لوگ روتے ہیں
یہ بھی کوئی امام باڑہ ہے — تنویر

قول فیصل - باڑہ پنجابی زبان میں مکان کو کہتے ہیں۔ امام باڑے کو تعزیہ خانہ اور عزا خانہ بھی کہتے ہیں۔ حیدرآباد دکن میں اس کو عاشور خانہ کہتے ہیں۔ دکن کے امام باڑوں میں ہندوستان کے دیگر شہروں کی طرح ضریح یا تعزیہ رکھنے کا رواج نہیں ہے بلکہ صرف علم چڑھا دیئے جاتے ہیں نیز دیگر مناسب حال چیزوں سے امام باڑے کو سج دیا جاتا ہے۔

اِمام باڑہ بڑھانا - ایام عزا ختم ہو جانے کے بعد یا جس دن تعزیہ اٹھا دیا جائے اس کے بعد علم وغیرہ کا سجا ہوا سامان اتار کر محفوظ رکھ دیا جاتا ہے اس کو امام باڑہ بڑھانا کہتے ہیں۔

امام باڑہ سجانا - ایام عزا شروع ہونے پر امام باڑے کو علم کھڑے کر کے، اگر، سوز، گلاب پاشی، روشنی کے سامان بیشتر اسی قسم کے مناسب حال دوسری چیزوں سے امام باڑے کو آراستہ کرتے ہیں۔ اسی کو امام باڑہ سجانا کہتے ہیں۔

امام باڑہ مقفل کرنا - بنے ہوئے امام باڑہ کو ہر وقت بند رکھا جاتا ہے۔ اگر دروازے ہوں تو مقفل بند رکھے جاتے ہیں اور اگر دروازے نہ ہوں تو پردہ ڈال کر اس کو بند رکھتے ہیں۔ مجلس ماتم کے وقت امام باڑہ کھولا جاتا ہے اسکے بعد پھر جب وہی عمل کر کے بند کیا جاتا ہے اس کو مقفل کرنا کہتے ہیں اسی کو بڑھانا بھی کہتے ہیں۔

اِمامت - (بکسر اول) پیشوائی، نماز میں امام ہونا، اقتدا کی ضد، عربی، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

کیا ہی دیکھیے کہ محراب تیغ یار کو سجدہ
نماز عشق کی اے بوالہوس ہم کو امامت ہو — نصیر

اِمام شہر - سنائی۔ فارسی کی ترکیب۔ غیر فصیح۔

گر اشارہ کبھی بھی اس ابرو کا پائے
سجدے کرتا ہیں امام شہر آ کے — مومن

قول فیصل - اب متروک ہے۔

اِمام ضامن - شیعوں کے آٹھویں امام جن کا نام نامی حضرت امام رضا ہے۔

امام ضامن کی دیتا ہوں قسم تم کو
کہ جن کا روضہ ہے خورشید اقلیم خراسانی — تنویر

اِمام ضامن کا پیسہ - جب کوئی سفر کو جانے لگتا ہے تو اس کے گھر والے اور عزیز و احباب اس کے بازو پر امام ضامن کے نام کا پیسہ باندھ دیتے ہیں اور یہ پیسہ منزل مقصود پر پہنچ کر خیرات کر دیا جاتا ہے۔ اُردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

قول فیصل - دولت مند حضرات امام ضامن کے پیسے کے ساتھ روپیہ یا گنی یا اشرفی بھی شریک کر کے باندھتے ہیں جو کہ ان کے شایان شان ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ یہ رسم فرقہ اسلام میں اہل تشیع حضرات سے مخصوص ہے۔ مگر چند حضرات صرف روپیہ بھی باندھ دیتے ہیں۔ یہ روپیہ یا پیسہ ایک کپڑے میں سی کر داہنے بازو پر باندھا جاتا ہے۔ مسافروں کے علاوہ بیمار کے بازو پر بھی امام ضامن باندھا جاتا ہے۔ اس کو تنہا امام ضامن بھی کہتے ہیں جیسے کل وہ حج کو جا رہے ہیں میں تو یہی جا کر ان کے امام ضامن باندھ دوں گا۔

اِمام ضامن کو سونپنا - کسی کے کہیں سفر کرنے کے وقت حفظ و امان میں رہنے کی فکر سے عورتیں کہتی ہیں کہ جاؤ تمہیں امام ضامن کو سونپا۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

کہتی تھی رو کے اک بت خوش خو
جیب نہ سونپا امام ضامن کو! — تعلق

قول فیصل - زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ امام ضامن کے حوالے کیا۔ امام ضامن کی ضمانت میں دیا وغیرہ بھی اسی محل پر کہتی ہیں۔ اس جملہ کا تعلق محض حضرات اہل تشیع سے ہے۔

اِمام ضامن کی تاریخ مقرر ہونا - مذہب امامیہ میں شادی بیاہ کی ایک ابتدائی رسم عقد اور رسم سے کچھ روز قبل اور منگنی کے بعد ایک تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ اس روز دولہا اور دلہن کے بازوؤں پر امام ضامن کا روپیہ یا اشرفی یا گنی باندھتے ہیں۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل - دلہن والے دولہا کے گھر جا کر اور دولہا والے دلہن کے گھر جا کر امام ضامن باندھتے ہیں۔ یہ ایک پُرتکلف کپڑے میں جس پر اکثر زری وغیرہ کا کام بھی بنا ہوتا ہے روپیہ یا حسب حیثیت گنی یا اشرفی رکھ کر باندھا جاتا ہے اور اس کے ہمراہ کچھ مٹھائی وغیرہ بھی جاتی ہے۔

اِمام ضامن کی ضامنی - (دیکھیے امام ضامن کو سونپنا)

چھوڑ دو نیند راہ میں دن کی
ضامنی ہو امام ضامن کی — تنویر

قول فیصل - اسی محل پر یہ بھی کہتے ہیں کہ امام ضامن کی ضامنی میں دیا۔

اِمامیہ ۔ اثنا عشری۔ اہل تشیع۔ جو حضرت علی کو پہلا اور ان کی اولاد سے گیارہ یعنی بارہ اماموں کو رسول اسلام کا صحیح خلیفہ و جانشین یکے بعد دیگرے مانتے ہیں۔

قول فیصل ۔ اس کا استعمال دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر زیادہ ہو مثلاً مذہب امامیہ یا فرقہ امامیہ وغیرہ۔

اَمان ۔ پناہ ۔ عربی، مونث، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد،

کروں میں عرض اگر جان کی امان پاؤں
کہوں پتے کی اگر قہر سے امان ملے ——— داغؔ

اَمّاں ۔ (اُم تم ال) ۔ ماں ۔ مادر۔ اردو، مونث فصیح، رائج ۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی عورت مرد

لیتے ہوئے اماں کا گھر ان آنکھوں سے دیکھیں
اب ہو نہ خنجر تمہیں کن آنکھوں سے دیکھیں ——— انیسؔ

قول فیصل ۔ ماں کو اماں جان بھی کہتے ہیں۔

بیٹی ناحق بھی بولیں کھاتی ہیں
اماں جان آپ کی بلاتی ہیں ——— شوقؔ

نوشتہ بہن بیٹی ساس کو خاص طور سے اماں جان کہنے کا رواج ہو گیا ہے۔

اماں جائی گزشتہ زمانے میں بہن کو کہتے تھے لیکن اب متروک ہے۔ مرثیوں اور نوحوں میں بھائی کو ماں جایا اور بہن کو ماں جائی نظم کیا جاتا تھا لیکن اب یہ دونوں لفظیں بھی متروک ہو چکی ہیں۔

اماں سنبھال لو میں جگر اماں جائی کا
ہے ہے بیان ہے یہ مرے دودھ بھائی کا ——— دبیرؔ

اماں جانی بھی ماں کو کہا جاتا ہے لیکن بہت کمی کے ساتھ۔

اَماں ۔ حرف ندا (مخاطب کرنے کے لیے) ۔ اردو ۔ غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی محل صورت ۔ اماں جاؤ ۔ بیوقوف نہ بناؤ۔

قول فیصل ۔ ارے میاں یا اے میاں جو مخاطب کرنے کے لیے اب بھی بولتے ہیں۔ یہی الفاظ کثرت استعمال اور روانی کلام کی وجہ سے اماں کی شکل اختیار کر گئے لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔ بالکل بازاری عورتیں جو مردوں کی طرح زندگی بسر کرتی ہیں وہ البتہ بولتی ہیں ورنہ صرف مرد بولتے ہیں اور بے تکلفی کے موقع پر صرف برابر والوں یا چھوٹوں کو اس طرح خطاب کیا جاتا ہے کبھی کلام میں ربط پیدا کرنے کے لیے اور کبھی تردید بھی استعمال ہوتا ہے جیسے کوئی شخص کوئی واقعہ بیان کر رہا ہو اس پر دوسرا شخص کہے " اماں یہ تو دنیا ہے یہ سب تو ہوتا ہی رہتا ہے "۔

اَمان پانا ۔ پناہ ملنا۔ محفوظ ہو جانا ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

پائی ہے اماں کس نے تری تیغ نظر سے
قربان ہوئے صید حرم اور زیادہ ——— داغؔ

قول فیصل ۔ اس کا فعل متعدی امان دینا، پناہ دینا کے معنوں میں مستعمل ہے۔

چرچا رہے اس کا بھی کہ مظلوم نے جاں دی
طالب جو اماں کا ہے تو اسے تجھ کو اماں دی ——— انیسؔ

چاہنا اور مانگنا کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

ہے کون بچا لے جو ترے قہر سے یا رب
تجھ سے ہی اماں مانگتا ہوں تیرے غضب سے ——— رندؔ

اَمانت ۔ کسی کی حفاظت میں دی ہوئی چیز وہ جو کسی کے سپرد کر دی گئی ہو ۔ عربی، مونث، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کر گئی جان حزیں تن سے سفر اچھا ہوا
تھی امانت جس کی پہنچی اس کے گھر اچھا ہوا ——— نصیرؔ

قول فیصل ۔ یہ لفظ کا کام ربند ہیت جیسے ملاقات جو بحث ہے وہ منظری میں کہاں "۔ مذکورہ معنی صاحب امیر اللغات نے لکھے ہیں جو اب متروک ہیں۔

اَمانت دار ۔ امانت رکھنے والا۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج، مشترک، خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

نقد جاں کا ہے خدا مالک امانت دار ہیں
جیسے سلطاں کا خزانہ قبضۂ گنجور میں! ——— اسیرؔ

قول فیصل ۔ معتمد اور رازدار کے معنوں میں بھی آتا ہے

جیسے تو روئی خوب زار قطار
پھر کہا جان کر امانت دار
دل ربا ہم اسیر عشق ہوئے
زخمی تیغ و تیر عشق ہوئے ——— شوقؔ

اَمانت رکھنا ۔ حفاظت کی غرض سے کوئی چیز کسی کے سپرد کرنا ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ، دہلی عورت، مرد۔

جوش زن ہے ہر سینہ کیوں ترے وحشی کا خون
کیا امانت ماہ نو کے پاس خنجر رکھ دیا! ——— ناسخؔ

قول فیصل ۔ فعل متعدی کے معنوں میں عام طور پر امانت رکھنا کے بجائے امانت رکھوانا اور امانت رکھ دینا رائج ہے۔

اَمانت کی طرح رکھنا ۔ کمال حفاظت اور احتیاط سے رکھنا ۔ اردو ۔ دیکھیے امانت رکھنا۔

امانت کی طرح رکھا زمیں نے روز محشر تک
نہ اک مو کم ہوا اپنا نہ اک تار کفن بگڑا ——— آتشؔ

اَمانت میں خیانت ۔ کسی کی رکھوائی ہوئی چیز میں تصرف کرنا ۔ (دیکھیے امانت رکھنا)

مجھ پہ الزام ہے کیوں تو نے مرا غم کھایا
اور جھوٹی ہے امانت میں خیانت کیسی ——— داغؔ

قول فیصل ۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

ہو دہی آن تان میں پورا
اترے جو امتحان میں پورا — داغ

امتحان میں ٹھہرنا۔ آزمائش میں ثابت قدم رہنا۔ اردو۔

ہم ٹھہرتے ہیں تمھارے امتحاں میں یار رقیب
آزما لو آزمائے حق و باطل کی طرح — جلال

امتحان میں ثابت قدم رہنا۔ آزمائش میں پورا اترنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص، لکھنؤ۔ دہلی۔

تو آج امتحان میں ثابت قدم رہا — (شفق)

امتحان ہونا۔ آزمائش ہونا۔ اردو دیکھیے امتحان دینا۔ ع

ہونے دو امتحاں مرے جیب حسین کا — (شفق)

قول فیصل۔ اسکولوں اور مدرسوں میں امتحان کے لیے بھی بولتے ہیں۔ جیسے ہال میں کسی کے جانے کی اجازت نہیں، وہاں لڑکوں کا امتحان ہو رہا ہے۔

امتداد۔ درازی۔ طول، کھنچاؤ، عربی، مصدر، مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک، خواص لکھنؤ دہلی۔

طول شام وصل کا اب وقت ہے
امتداد روز ہجراں ہو چکا — شفق

قول فیصل۔ زمانے کے ساتھ ہی کا صرف امتداد زمانہ مخصوص ہے۔

امتزاج۔ ملنا، آمیزش ہونا۔ عربی مصدر مذکر غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

شراب کا یہ زمانے میں امتزاج ہوا
کہ اب مزاج شراب اپنا بھی مزاج ہوا — تسلیم

قول فیصل۔ میل اور آمیزش کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

میں فرقت ہے صحبت ناجنس
آب و روغن میں امتزاج نہیں — امیر

امتزاج کیمیائی۔ علم الادویہ و کیمسٹری میں دو یا دو سے زیادہ مختلف الخواص چیزوں کے ملنے سے ایک اور ہی شے پیدا ہو جانا جو ان سب سے مختلف الخواص ہو۔

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

امتلا۔ پُر ہونا۔ معدے کا غذا سے یا بدن کا خون سے بھرا ہونا، خلا کی ضد، عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

غم ہی وہ چیز کھاتے ہیں ہر روز
اور کبھی امتلا نہیں ہوتا — (امیر مینائی)

قول فیصل۔ جلیل اور جلال کے نزدیک مونث ہے۔ امیر مینائی نے مذکر لکھا ہے۔ موجودہ دور میں مذکر ہی فصیح ہے۔ اس کے معنی یہی ہیں معدے کا غذا سے غیر معمولی طور پر ایسا بھر جانا کہ مرض و بدہضمی کی شان پیدا ہو جائے۔

معدے رہا سے رکھ کر کیا گیا جا ... ہو
ذرا امتلا کا ہو تو تسبیح نہ کھائے زاہد — نیر

اطبا کی خاص اصطلاح۔

امتناع۔ روک، ممانعت، عربی، مصدر، مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک، خواص لکھنؤ دہلی۔

دشمنوں کا وہاں گزر ہو گیا
دوستوں کا جو امتناع ہوا — شوق

امتی۔ امت کے لوگ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی صفت مرد۔

محو رنج و غم وعدہ پہ لیے امتی ہوں
امتی ہوں کے بغیر و کہیں سیدانی ہوں — تجمل حسین

قول فیصل۔ امتی میں "ی" نسبت کی ہے اور کبھی یائے متکلم کی ہوتی ہے اس صورت میں اکثر بولی جاتی ہے مثلاً قیامت کے دن سب پیغمبر نفسی نفسی کہتے ہوں گے لیکن مسلمانوں کے رسول امتی امتی کہیں گے۔

امتیاز۔ فرق، شناخت، تمیز و پہچان، عربی مصدر مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی

اس قدر پہ جبہ سا ہوں کہ آکر مری طرح
ذروں میں امتیاز نہ ہو مہر و ماہ کا — سالک

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ استعمال کرتا ہے۔ امتیاز خاص، امتیازی شکل، امتیازی صورت بھی بولتے ہیں۔

امتیاز۔ مرتبہ، بزرگی، ترجیح، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

چن کر کیا ہے قتل مجھے تیغ یار نے
کشتہ ہے دل مرا شرف امتیاز کا — آتش

امٹ۔ نہ مٹنے والا، ہندی، صفت، غیر فصیح۔

رزق مقسوم ہے امٹ لے رشک
احمقوں کو ہے فکر کشش کی! — رشک

قول فیصل۔ موجودہ دور میں متروک ہے۔

امثال۔ کہاوتیں، عربی، مثل کی جمع، مذکر، غیر فصیح۔ (فقرہ) خزینۃ الامثال میں عربی فارسی ہر قسم کی مثلیں ہیں۔ (امیر اللغات)

قول فیصل۔ مثل بمعنی مانند و ہم صورت کی جمع بھی (امثال) ہے جیسے وہ اپنے کو فن سپہ گری میں یکتا سمجھتے ہیں، حالانکہ شہر میں بکثرت ان کے امثال موجود ہیں۔

امثلہ۔ مثالیں، عربی مثال کی جمع، غیر فصیح۔

عمل حروف۔ میں نے متعدد امثلہ پیش کیے لیکن انھوں نے ایک کو بھی نہیں مانا۔

اُمَج جانا۔ اعضا کا بھاری ہو جانا، بھر جانا، اینٹھ جانا، اردو، مذکر، غیر فصیح۔

شانے ہی امج گئے دکھنے لگا پہونچا بھائی
اہل کیں معدے میں ہے آزردگی ہو دریا بھائی — انیس

فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

اَمَر अमर باقی رہنے والا۔ نہ مرنے والا۔ لازوال۔ ہندی، غیر فصیح۔

قول فیصل۔ ہندی کے رواج کے ساتھ اس کا استعمال بھی رائج ہو گیا ہے لیکن قلت کے ساتھ تاہم ابھی یہ لفظ داخل زبان اُردو نہیں ہوا۔

اُمَرا ۔ उमरा بہت سے امیر۔ عربی، امیر کی جمع، مذکر۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

معمور اگر عیش محل ہے اُمرا کا
آباد خرابی سے ہے ویرانہ کسی کا — نسیم

قول فیصل۔ ارکانِ سلطنت و عمائد حکومت کو بھی اُمرا کہتے ہیں اس لیے کہ اکثر و بیشتر یہ لوگ دولت مند بھی ہوتے ہیں۔

اَمراض ۔ بیماریاں۔ عربی، (مرض کی جمع) فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ہیں وہ رنج امراض جن اُس بات کے مارے
تم جس نے دیا وہ تجھے اے عرش کے تارے

اَمر بالمعروف ۔ واجبات سے آگاہ کرنا۔ عربی، محل حذف۔ امر بالمعروف سے خدا کے وہ احکام مراد ہوتے ہیں جن کا بجا لانا واجب اور ترک باعث گناہ ہے۔

قول فیصل۔ فقہا کی خاص اصطلاح۔ عام طور سے نہی عن المنکر کے ساتھ اس کا صرف ہے یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔

نہی عن المنکر وہ احکام الٰہی ہیں۔ جن کے ارتکاب سے خدا نے اپنے بندوں کو روکا ہے اور جن کا ارتکاب باعث گناہ ہے یعنی وہ افعال حرام ہیں۔

اَمَر بیل ۔ ایک قسم کی زرد رنگ کی بیل جس میں جڑ اور پتے نہیں ہوتے۔ یہ درختوں پر پھیلتی رہتی ہے اور خود بخود بڑھا کرتی ہے۔ ہندی، مؤنث،

کوئی بھی پا نہ سکا کیا تخم محبت ہو کر!
اس امر بیل میں تو برگ و ثمر کچھ بھی نہیں — جگر

قول فیصل۔ اس کو آکاس بیل بھی کہتے ہیں عوام آکاس بیل کہتے ہیں لکھنؤ کے ہر خاص و عام میں اب امبر بیل مستعمل ہے بعض لوگ آنی بیل بھی کہتے ہیں۔ گڑکی کے ساتھ۔ فارسی میں افتیمون کہتے ہیں۔ چوٹ اور درد کی دوا کے طور پر اس کو پانی میں جوش کر کے اس سے دھارتے ہیں۔ امراض سوداوی میں مفید ہے۔ عورتیں بال بڑھانے کے لیے سر میں استعمال کرتی ہیں۔

اَمرِت ۔ آب حیات۔ سنسکرت۔

حلقۂ گیسوئے خوباں پہ نہ رکھ چشم براہ
تیرا امرت نہیں ہوتا دہن مار کے بیچ — میر

قول فیصل۔ اب عموماً بکسر الف و فتح را (اِمرِت) مستعمل ہے اور اسی تلفظ کے ساتھ اُردو ہے مجازاً کسی خوش ذائقہ اور شیریں چیز کو بھی کہتے ہیں جیسے

دے کے بوسہ اُس نے جب دشنام دی
میرے حق میں زہر امرت ہو گیا — تسلیم

ہندوستان کی ایک مشہور معروف دوا امرت دھارا ہے جو مختلف امراض میں کام آتی ہے اور جس کو عوام و خواص میں کافی مقبولیت حاصل ہے۔

اِمرتی ۔ (اِم رِت تی) ماش کی دال کی ایک مٹھائی جو جلیبی کی وضع کی ہوتی ہے اور جس کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے حلقے بنے ہوتے ہیں۔ ہندی، مؤنث۔

اگر امرتی کا ہے شیریں کو شوق
گوارا گوارے سے رکھتا ہے ذوق — بیخود

قول فیصل۔ اب عموماً اِمرتی زبان زد ہے جو اُردو ہے اور فصیح بھی۔

اَمرَد ۔ نو عمر آدمی۔ خوب صورت آدمی جس کے داڑھی مونچھیں نہ نکلی ہوں۔ عربی، مذکر، غیر فصیح۔

کیفیت شراب ہے امرد کے حسن میں
کیا کیا جواں ہیں مست ہیں انگور خام سے — آتش

قول فیصل۔ اب تنہا مستعمل نہیں حسن پرست کے بجائے امرد پرست بولتے ہیں۔ اس کی جمع مُرد۔ نون کے ساتھ (امردوں) استعمال ہوئی ہے جو کسی طرح فصیح نہیں ہے۔

کیا سمجھ کر یہ ناز کرتے ہیں
امردوں کا کوئی غلام نہیں — جگر

اَمرَس ۔ آم کا نچوڑ کر خشک کیا ہوا رس۔ اُردو فصیح۔ رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

نکلے ہیں جو تیرے لب شیریں کے مضامیں
امرس سے زیادہ ہے جو دیواں کا ورق ہے — ہجر

قول فیصل۔ اصل میں آم رس تھا کثرت استعمال سے امرس ہو گیا۔ کثیف اور بہت زیادہ میلے کپڑے جب میل سے سخت اور سیاہ ہو جاتے ہیں تو زیادہ تر عورتیں اُن کو امرس سے تشبیہ دیتی ہیں۔

اَمرُود ۔ ہندوستان کا ایک مشہور پھل۔ فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

اشعار بھی تازہ تازہ موجود
سیب اور بہی، انار، امرود — امیر

قول فیصل۔ کثرت استعمال کی وجہ سے اب اُردو بھی ہے۔ صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے کہ شہر کے لوگ اس کو سفری بھی کہتے ہیں۔ ممکن ہے کسی زمانہ میں کہتے ہوں لیکن اب عام طور پر صرف اَمرُود ہی کہا جاتا ہے۔ حیدرآباد دکن میں اس کو جام کہتے ہیں یو پی میں الٰہ آباد کے امرود زیادہ مشہور ہیں جو خوش نمائی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے اور قد میں ایک بڑے بیل کے برابر تک ہوتے ہیں۔ دماغ کو تقو

رکھنے اور خشکی دور کرنے کے لیے مفید ہو، خفقان اور اختلاج کے لیے نافع ہو۔ مجموعی حیثیت سے مفرح ہو۔ الہ آباد میں اس کی جیلی خاص طور سے تیار کی جاتی ہے جو بہت لذیذ ہوتی ہے۔

نظم اکبر بھی اک صورت ہے مقبول جہاں
جس طرح مشہور ہے امرود الہ آباد کا
(اکبر)

فیض آباد کا امرود بھی اچھا اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔

اِمروز فردا - آج کل، حیلہ حوالہ، فارسی - مونث، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

عاشقوں کو دیکھ لینے کی تمنا ہے اری
روز محشر بھی وہاں امروز فردا ہی رہی
(معشوق)

قول فیصل - صبح و شام، جلد اور عنقریب کی جگہ بھی بولتے ہیں۔ ایسے محل پر میں، کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے امروز فردا میں روپیہ وصول ہو جائیگا۔ شرعی مونث استعمال ہوتا ہے لیکن اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔

امروز فردا کرنا (آج کل کرنا، حیلہ حوالہ کرنا کے محل پر) بھی بولتے ہیں جیسے اُن سے روپیہ ملنا مشکل ہے وہ روز یوں ہی امروز فردا کرتے ہیں۔ لکھنؤ میں امروز فردا کی جگہ آج کل تکرار کے ساتھ (آج کل آج کل) زیادہ بولتے ہیں۔ بالخصوص عورتیں زیادہ بولتی ہیں جیسے ہمیں اُن کے وعدے کا اعتبار نہیں وہ ہمیشہ آج کل آج کل کیا کرتے ہیں امروز فردا کے مقابلے میں اردو کے اعتبار سے آجکل زیادہ فصیح ہے۔

اَمرَئیاں - آم کا باغ - ہندی - غیر فصیح -

وہ مکان خوب قطب لدیں وہ امرئیوں کی چھاؤں
ابندے کیا کیا تھے ہم جوں تاک کے سامنے تھے
(جرأت)

قول فیصل - بعض کا قول ہے کہ اصل اس کی سنسکرت کی لفظ آم ندی (آم کا باغ) ہے اور بعض کا قول ہے کہ اصل اس کی امرسا جی ہے جس کے معنی آم کے درختوں

کی قطار کے ہیں۔ بہر حال کسی طرح بھی یہ لفظ زبان زد نہیں ہے داخل نہیں ہے۔

اَمزِجہ - بہت سے مزاج، عربی (مزاج کی جمع) مذکر، غیر فصیح -

قول فیصل - اردو نثر اور نظم دونوں میں شاذ و نادر استعمال ہوتا ہے۔

اَمَس - کبھی گرمی - پانی برسنے کے قبل کا وہ وقت جبکہ ابر گھرا ہوا ہو اور ہوا بند ہو۔ ہندی مونث، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد -

ضبط آہ سوز گریہ سے نہ کیوں دم پر بنے
تنگ ہو کیا تکلیف دیتی ہے امس برسات کی
(تعشق)

قول فیصل - کثرت استعمال سے اب اردو بھی ہے اس کا استعمال ہونا کے ساتھ بھی ہے جیسے ایسی امس ہو رہی ہے کہ دم گھٹا جاتا ہے۔

اِمساک - روکنا، بند کرنا - عربی، مصدر مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک، خواص لکھنؤ دہلی -

کرو لاکھ جب ضبط لبنے کو کہ درد دل نہ ہو کچھ پنکر
کہ طائر لوٹتے ہیں خاک پہ امساک باراں میں
(تسلیم)

قول فیصل - علاوہ اور کنجوسی کے معنوں میں بھی بولتے ہیں - جیسے

زاہدا ہے فرق جتنا جود اور امساک میں
جان اتنا ہی تفاوت زہر اور تریاک میں
(مونس)

مجامعت میں غیر معمولی وقت تک رکنا، دیر میں انزال ہونا -

صحبت سے اس جہاں کی کوئی خلاص ہوگا
اس نو خشہ بہ سبب کہ امساک ہوگیا ہے
(میر)

امساک کھانا بھی مستعمل ہے یعنی ایسی دوا کھانا جو امساک کا باعث ہو - یہ اردو ہے -

ابلہ کو ادھر عارضہ حبس البول امساک ادھر آپ سہانے کھایا ہے
(تسلیم)

امساک کی دوا عام طور سے گولی کی شکل میں استعمال کی جاتی ہے اسی وجہ سے جب کوئی شخص کسی بات کا جواب دینے میں غیر معمولی تاخیر کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس نے امساک کی گولی کھائی ہے۔

پیدا ہونا کے ساتھ (امساک پیدا ہونا) دیر میں انزال ہونا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ یہ بھی اردو ہے۔ جیسے کل حکیم صاحب نے جو گولی دی تھی اس سے ایسا امساک پیدا ہوا کہ بیان سے باہر ہے۔ بعض لوگ اس معنی میں امساک بڑھ جانا بھی بولتے ہیں۔ سرعت انزال پیدا ہو جانے کے معنی میں امساک جاتا رہنا بھی بولتے ہیں سرعت انزال کی ضد کے معنوں میں امساک ہونا بھی بولتے ہیں۔

چونکہ لفظ امساک اپنے لغوی معنی کے علاوہ دیگر معنوں میں بھی مستعمل ہے جن کا ادا کرنا خلاف تہذیب ہے اسی وجہ سے فصحا نے اس کے استعمال سے زیادہ تر پرہیز کیا ہے اور موجودہ دور میں قریب قریب متروک ہے۔

اِمسال - اس سال - فارسی - مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی -

دشت وحشت کا علاقہ مجھے امسال ہوا
داغ سودا صفت نیر اقبال ہوا
(عتاب)

قول فیصل - "اس سال" زیادہ فصیح ہے۔

اَمکا ڈھمکا - الیا دلیا، ایرا غیرا - اردو غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی -

محل صرف - اُن کا پیسہ یوں ہی تباہ ہوتا ہے امکا ڈھمکا کھا جائے اور اپنے عزیز ترستے رہ جائیں۔

قول فیصل - عورتوں کی زبان، حقارت آمیز طریقہ سے کسی کا بیان کرنے کے محل پر بولتے ہیں۔

اِمکان - مجال - طاقت - عربی مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد -

کیا ہو فسردہ فلک نے اگر ہو دل زندہ

وہی امنگ ہو پیری میں نوجوانی کی — اکبر

قول فیصل ۔ کثرت استعمال سے اردو ہی ہو ۔ امنگ کے دن اور امنگوں کے دن بھی (ایام شباب اور عہد جوانی کے معنوں میں) بولتے ہیں ۔ امنگ پر ہونا اور امنگوں پر ہونا بھی (شباب پر ہونا کے معنوں میں) بولتے ہیں ۔ امنگ پیدا ہونا بھی (جوش اور ولولہ پیدا ہونے کے معنوں میں) بولتے ہیں جیسے برسات کی گھٹاؤں کو دیکھ کر دل میں ایک امنگ پیدا ہوتی ہے لیکن ایک مفلس کا دل فوراً ہی مرجھا بھی جاتا ہے ۔ امنگ جاتی رہنا اور امنگ مٹ جانا بھی (جوش اور ولولہ باقی نہ رہنے کے معنوں میں) بولتے ہیں جیسے

سب کرشمے تھے جوانی کے جوانی کیا گئی

وہ امنگیں مٹ گئیں وہ ولولہ جاتا رہا — اکبر

اَمن و اَمان ۔ آرام و اطمینان ، حفظ و امان ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

تھے بندِ خدا کا دل پہ در امن و اماں کے

چلتے بھی چھپے جاتے تھے گوشوں میں کماں کے — انیس

اَموا ۔ آم کے رنگ سے مشابہ ۔ ہندی ، غیر فصیح

اونچی اونچی وہ چولی کے دگلے

وہ اموا رنگے ہوئے دگلے — شوق

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

اَموات ۔ بہت سی موتیں ۔ عربی (موت کی جمع) مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

محل صرف ۔ آج کل فصل بہت خراب ہے کثرت سے اموات واقع ہو رہی ہیں

قول فیصل ۔ مرشد زادہ اموات البتہ کبھی کبھی بولتا ہے ۔

اَمواج ۔ بہت سی موجیں ۔ عربی (موج کی جمع) مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

محل صرف ۔ سمندر کے متلاطم امواج میں بڑے بڑے جہازوں کا الٹ جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ۔

اَموال ۔ بہت سے مال ۔ عربی (مال کی جمع) مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

اُمور ۔ بہت سے امر ، بہت سے کام (امر کی جمع) عربی مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

آگے تو یہ نہ تھا ترا دستور

کس سے سیکھے ہیں اس طرح کے امور — شوق

اُمّی ۔ ایسا بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو اور اس کا باپ مر جائے اور اس کی پرورش اور تربیت ماں یا دایہ کے ہاتھوں انجام پائے ۔

عربی فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

اللہ نے دی تھی انھیں کونین کی شاہی

امی تھے پہ تھا دل میں بھرا راز الٰہی — انیس

قول فیصل ۔ عرف میں ایسے شخص کو کہتے ہیں جو پڑھا لکھا نہ ہو ۔ رسول اسلام کو اس وجہ سے یہ لقب دیا گیا کہ آپ نے دنیا میں کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا تھا نیز اس وجہ سے کہ آپ بطن مادر ہی میں تھے کہ آپ کے پدر بزرگوار نے دنیا سے رحلت کی تھی ۔

اَمّی ۔ ماں ، والدہ ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

بیٹا امی کو کس پہ چھوڑ گئیں — شوق

قول فیصل ۔ اصل میں امّی تھا ۔ عربی میں اُم کے معنی ماں اور ی متکلم کی ہے ۔ یعنی میری ماں ۔ کثرت استعمال سے الف کا پیش زبر سے بدل گیا اور لفظ اردو ہو گیا ۔

بعض خاندانوں میں ماں کو امّی جان اور امّی جانی بھی کہتے ہیں ۔

اَمیٹھنا ۔ مروڑنا ، بل دینا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

آنے سے بھی آواز ہوئی اس کی زیادہ

طنبور کی طرح کیا امیٹھے گئے کان — تسلیم

قول فیصل ۔ اس کا استعمال کان ہی کے ساتھ (بجائے امیٹھنا) زیادہ ہے ۔

اَمیٹھی ۔ (ام سے یٹھی) مروڑ ، بل ۔ اردو غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ مرزا صاحب کا بٹیر آج سورما بیچ پالی میں لڑا تھا ایک ہی امیٹھی دے کے دو لاتیں ایسی ماریں کہ پہلوان کا بٹیر بیچ کر کے اڑ گیا

قول فیصل ۔ بٹیر بازوں کی اصطلاح ۔ اس کا صرف دینا کے ساتھ (امیٹھی دینا) ہے ۔

اَمیث ۔ بیکس ، بے یار و مددگار ، ہندی ، غیر فصیح

کھڑے تھے تیرے ہم کبھی کنارے دریا پہ

جھلسا ہو جگر سوختہ ہو جیسے امیث — میر

اَمی جمی ۔ سکون خاطر ، تسلی ، خیریت ۔ اردو غیر فصیح ، رائج ،

محل صرف ۔ دو مہینے تک بھابی میکے میں رہیں تو گھر میں بڑی امی جمی رہی جب سے وہ آ گئی ہیں پھر ہر وقت کی دانتا کل کل شروع ہو گئی ہے ۔

قول فیصل ۔ خالص عورتوں کی زبان ۔

اُمید ۔ آس ، توقع ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

بے طرح پھیلا ہے ان زلفوں کا جال

اب امید رستگاری اٹھ گئی — داغ

قول فیصل ۔ آرزو کے معنی میں بھی مستعمل ہے ۔

کوئی امید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی — غالب

صاحب امیر اللغات نے ایک معنی حمل کے بھی لکھے ہیں اور یہ فقرہ مثال میں پیش کیا ہے۔ "سنا ہو اُن کے گھر میں وہ بیٹے سے امید ہو"۔ ممکن ہو کہ خاص خاص گھروں یا گھرانوں میں اس طرح استعمال ہو لیکن عام طور سے عورتوں کی زبان پر رائج نہیں۔

اُمید اُٹھ جانا - آسرا جاتا رہنا، توقع نہ رہنا - اردو (دیکھئے اُمید)۔

بجلی گری نہ خرمنِ ہستی غیر پر
اُمید اُٹھ گئی دلِ پُر اضطراب کی — صبا

اُمید بر آنا - آرزو پوری ہونا، مقصود حاصل ہونا - اردو (دیکھئے اُمید)

میری امید بر آئی ہے اب انشاءاللہ
کون سی چیز ہے اللہ کے جو گھر میں نہیں — انشا

قولِ فیصل - اس کا فعل متعدی بر لانا بھی آرزو پوری کرنا کے معنوں میں مستعمل ہے۔

اُمید بڑھنا - خواہش زیادہ ہونا - اردو (دیکھئے اُمید)۔

دل دے کے اُن کو اور بھی اُمید بڑھ گئی
جانا تھا یہ کہ چھوٹ گیا عمر بھر کو میں — داغ

اُمید بندھانا - ڈھارس دینا - اردو غیر فصیح

توڑنا جان کا ہو جائے گا دشوار آخر
چارہ سازو مری امید بندھاتے کیوں ہو — محسن

قولِ فیصل - فصحا اب اس محل پر اُمید دلانا بولتے ہیں

اُمید بندھنا - آسرا ہونا - اردو (دیکھئے اُمید)

ہر پردے سے بندھ گئی یہ امید
شاید نظر آئے کوئی خورشید — امیر

اُمید پڑنا - آسرا بندھنا - اردو فصیح، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

فکر کی جا ہے کہ پڑی بیسِ زندگانی کی اُمید جذبِ دل سے ٹوٹ کر تھا کیا گیا — امیر

قولِ فیصل - موجودہ دور میں "اُمید پڑی ہے" کے بجائے عوام "اُمید پڑتی ہے" زیادہ بولتے ہیں۔

اُمید پوری ہونا - حسرت نکلنا، آرزو پوری ہونا - اردو (دیکھئے اُمید)

ہنس کے بولی وہ غیرتِ خورشید
آہ پوری ہوئی مری اُمید

اُمید پہ دنیا قائم ہے - ہر کام میں ناکامی کے خوف کے ساتھ کامیابی کی اُمید بھی ضرور ہوتی ہے - اردو محاورہ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلِ صَرف - اگرچہ تم سمجھ گئے ہو کہ زمانہ بڑا نامساعد ہے لیکن میں برابر اس کام میں کوشش کئے جا رہا ہوں کیا کروں امید پہ دنیا قائم ہے۔

اُمید ٹوٹنا - یاس ہونا - اردو (دیکھئے اُمید)

تم حرفِ دل شکن نہ نکالو زبان سے
اُمید ٹوٹ جائے گی اُمیدوار کی — داغ

قولِ فیصل - اس کا فعل متعدی یعنی "اُمید توڑنا" بھی نا امید کرنا اور مایوس کرنے کے معنوں میں مستعمل ہے۔

تم تو اُمید توڑ دیتے ہو
تم سے اُمید کوئی کیا رکھے — داغ

اُمید دینا - آسرا دینا - اردو غیر فصیح۔

اُمیدِ ناتواں کو دے طاقت توانا
ہیکل کا بوجھ اُن کی نازکی کر سنبھالے — آتش

قولِ فیصل - اب یہ صرف قریب قریب متروک ہے۔ اُمید دلانا مستعمل ہے۔

اُمید رکھنا - آسرا رکھنا، بھروسا رکھنا - اردو (دیکھئے اُمید)

رکھتا اُمیدِ فہم کا اپنے قصور سے
اعدادِ وقتِ بد میں قریبوں سے دور ہے — رند

اُمید سے ہونا - حاملہ ہونا (امیر اللغات)

قولِ فیصل - ممکن ہے گزشتہ زمانے میں یہ محاورہ عام طور پر مستعمل ہو لیکن موجودہ دور میں خاص خاص گھروں یا گھرانوں میں رائج ہو تو ہو، عام مرد یا عورتوں کی زبان پر نہیں ہے۔

اُمید قطع کرنا - آسرا چھوڑ دینا، توقع نہ رکھنا - اردو (دیکھئے اُمید)

اُمیدِ زندگانی اپنی آخر قطع کر بیٹھے
ظفر عشق و محبت کی بھی ہم ہمتا بیٹھے — ظفر

قولِ فیصل - مذکورہ بالا مثال اپنی امید قطع کرنے کی ہے۔ اُمید قطع کرنا دوسرے کے لیے بھی بولتے ہیں جیسے ڈاکٹر نے بیمار کی اُمید قطع کرنا نہیں چاہی بلکہ اُس کو آخر وقت تک اچھے ہو جانے کی آس دلاتا رہا۔ امید قطع ہونا بھی مستعمل ہے۔

قطعِ اُمید ہوئی رحم جبھی آ جانے کی
ذبح کرنے مجھے مُنہ پھیر کے جلاد آیا — آتش

امید منقطع ہونا بھی بولتے ہیں ؎

اُمیدِ صبح ہوئی منقطع لیے دلِ زار
شبِ فراق میں ہے زلف کا خیال مجھے — ناسخ

اُمید کرنا - اُمید رکھنا - اردو (دیکھئے اُمید)

حاصلِ اہلِ محبت غیر محرومی نہیں
بیدِ مجنوں ہو کے امیدِ ثمر کیونکر کریں — آتش

اُمید گاہ - جائے امید - فارسی ترکیب۔

قولِ فیصل - مجازاً ایسی ذات کے لیے استعمال کرتے ہیں جس سے اُمید وابستہ ہو۔ القاب و آداب میں دوسرے لفظ کے ساتھ ملا کر بولتے ہیں جیسے اُمید گاہِ بیکساں، اُمید گاہِ عاجزاں وغیرہ - گزشتہ زمانے میں زیادہ مستعمل تھا اب بہت کمی کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

اُمید لگائے بیٹھنا - آسرے میں ہونا - آس لگانا - اردو (دیکھیے امید)

آئینہ رکھو، ادھر آنکھ اٹھا کر دیکھو
ہم بھی ہیں دیر سے امید لگائے بیٹھے — مستہد

اُمید لگی ہونا - آس بندھی ہونا - اردو (دیکھیے امید)

یہ جو اتنی لگی ہوئی ہے امید
شاید آئے ادھر بھی وہ خورشید — قلق

اُمید منحصر ہونا - آرزو کا انحصار - اردو جملہ - فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اس کی دیکھا چاہیے — غالب

اُمید نکلنا - آرزو پیدا ہونا - اردو (دیکھیے امید)

امید ذبح ہونے کی نکلے تو کس طرح
خنجر بھی کچھ کشیدہ ہو تیار اک طرف — جلال

قول فیصل - موجودہ دور میں "امید نکلنا" کا استعمال قریب قریب متروک ہے۔

اُمیدوار - توقع رکھنے والا - آرزومند، اردو (دیکھیے امید)

امیدوار ہیں ہنگام لطف کے کشتے
آنکھوں کے سامنے سے ہٹاؤ کباب کو — آتش

اُمیدوار - وہ شخص جو مستقل ملازمت کی امید میں کسی جگہ پر بانخواہ یا بلاتنخواہ کام کرتا رہے (جس کو انگریزی میں اپرنٹس کہتے ہیں)

محل صرف - بے روزگاری اس قدر عام ہو رہی ہے کہ ایک دفتر میں سو سو امیدوار بھرے رہتے ہیں۔

اُمیدوار کرنا - آسرا دینا، کسی بات کا وعدہ کرنا - اردو (دیکھیے امید)

تجھے تو وعدۂ دیدار ہم سے کرنا تھا
یہ کیا کیا کہ جہاں کو امیدوار کیا — داغ

قول فیصل - امیدوار ہونا بھی بولتے ہیں جیسے "میں گنہگار ہونے پر بھی خدا کی رحمت کا امیدوار ہوں"

اُمیدواری - ملازمت کی امید اور خواہش میں تقرری کے قبل کسی جگہ پر کام کرنا - اردو (دیکھیے امیدوار)

محل صرف - امیدواری کرتے کرتے دو سال ہو گئے لیکن کوئی جگہ نہ ملی۔ آخر بے چارہ عاجز ہو کر گھر میں بیٹھ رہا۔

اُمید و بیم - اطمینان و خوف، امید و ناامیدی، فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

اعظم نہ کہو نہ خلد و جحیم کو
فرمائیے جو قصۂ امید و بیم کو — کیف

اُمیدوں پر پانی پھرنا - دل کی خواہش پوری ہونے کی توقع ہونے کے بعد مایوسی ہو جانا - اردو، محاورہ، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

محل صرف - انھوں نے چند روپیوں کے لیے کہا، ایسا انکار کیا کہ ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔

اُمید و یاس - امید و ناامیدی - فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف - جب سے اُن کی نوکری چھوٹی دوسری نہیں ملی۔ بے چارے برابر کوشش کر رہے ہیں اور ایک امید و یاس کے عالم میں زندگی گزار رہے ہیں۔

اَمیر - (ا م ی ر) بڑا آدمی، دولت مند، رئیس، عربی، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

اس امیر باکرم کی مدح خوانی کے لیے
کیا عجب گر دام سے طوطی ہے منقار آشنا — [illegible]

قول فیصل - عربی میں اس کی جمع اُمراء ہے اور اردو میں وزن بڑھا کر (امیروں) بولتے ہیں جیسے

بے ساختہ امیروں کی منت ہو گئی بھری
پہونچا یہ شعر اس سے بھی منت فقط لڑی — [illegible]

سودا اور حاکم کے متون میں بھی مستعمل ہے جیسے

یاں سیکڑوں کمانیں ہیں نوحہ امیر ہیں
دو دو لگے ہیں خاک پہ ایک ایک تیر میں — انیس

اَمیر - لکھنؤ کے ایک شاعر امیر احمد شاہ کا تخلص۔ آپ امیر مینائی کے نام سے مشہور ہیں۔ داغ دہلوی اور جلال لکھنوی کے ہم عصر تھے۔ صاحب دیوان ہیں۔ میر مظفر علی اسیر کے شاگرد تھے۔ اردو کا ایک لغت بھی لکھا لیکن صرف حرف الف ہی لکھ سکے تھے کہ زندگی نے وفا نہ کی اور لغت ناتمام رہ گیا۔ اس لغت کا نام امیر اللغات ہے۔

اَمیر الاُمراء - رئیسوں کا رئیس۔ بڑا دولت مند، عربی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف - عبدالرحیم خانخاناں ایسے باقتدار اور صاحب دل رئیس کو امیر الامراء کہا جاتا ہے تو بالکل حق بجانب ہے۔

قول فیصل - خطاب کے طور پر یا تعظیماً القاب وغیرہ میں یا دوسرے طریقوں سے استعمال ہوتا ہے لیکن تحریر ہی زیادہ رائج ہے۔ عام گفتگو میں مستعمل نہیں۔

اَمیر البحر - فوجی بحری بیڑے کا افسر اعلیٰ، عربی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل - اردو میں اس کا ہم معنی کوئی لفظ نہیں اس وجہ سے اپنے محل پر یہی لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

اَمیر المومنین - مومنوں کا سردار، عربی، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

قول فیصل ۔ اہل سنت حضرات ہر خلیفۂ رسول کو امیر المومنین کے لقب سے یاد کرتے ہیں ۔ یہاں تک کہ جب تک ترکی میں خلافت باقی رہی وہاں کا بادشاہ امیر المومنین کہا جاتا رہا اہل تشیع حضرات صرف حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہی کے لیے یہ لقب استعمال کرتے ہیں اور جب لفظ امیر المومنین کہتے یا سنتے ہیں تو صرف حضرت علیؑ ہی کی ذات مراد لیتے ہیں ۔

اَمِیرانَہ ۔ امیروں کی طرح کا ۔ فارسی ۔ فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

اَمِیرانَہ کارخانہ ۔ رئیسوں کے سے ٹھاٹ رئیسوں کا سا سامان ۔ (فارسی الفاظ) اردو ترکیب ۔ فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

محل استعمال ۔ ان کے گھر میں سب امیرانہ کارخانہ ہے ۔ چار دن کو مہمان جاؤ تو دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے

قول فیصل ۔ اس محل پر زیادہ تر رئیسانہ کارخانہ بولتے ہیں ۔ امیرانہ ٹھاٹ بھی بولتے ہیں ۔

اَمِیر خُسرو ۔ دہلی کے ایک شاعر ۔

ابوالحسن نام ۔ خسرو تخلص ۔ آباؤ اجداد حوالی بلخ کے باشندے تھے ۔ لیکن ان کا مولد و مسکن دہلی ہے ۔ آپ نے تقریباً سو کتابیں زبان عربی فارسی اور ہندی میں تصنیف کی ہیں ۔ طوطی ہند کہلاتے تھے بقول خود تقریباً پانچ لاکھ شعر کہے ۷۲۵ھ میں انتقال کیا

اَمِیر زادہ ۔ رئیس زادہ ۔ فارسی ترکیب فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

محل استعمال ۔ ہم ایک غریب آدمی ہیں اور تم خدا کے فضل سے امیر زادے ہو ہمارا تمہارا کیا مقابلہ

امیر کا اُگال غریب کا آدھار ۔ وہ چیز جو ایک امیر آدمی کیلئے بیکار ہو گئی ہو وہی ایک غریب آدمی کیلئے کارآمد ۔ اردو مثل

قول فیصل ۔ آدھار کے معنی ہندی میں خوراک کے ہیں

امیر کا پاد بھی خوشبودار ہوتا ہے ۔ اردو مثل ۔ غیر فصیح رائج ، مشترک عوام لکھنؤ دہلی ۔

قول فیصل ۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ دولت چند عیوب کی پردہ پوش ہے

امیر کو جان پیاری فقیر کو ایک دم بھاری

امیر کو جان زیادہ عزیز ہوتی ہے اور غریب کو دو بھر (امیر اللغات) اردو مثل ۔

قول فیصل ۔ اب قریب قریب متروک ہے ۔

امیر کے پڑوس میں خدا قبر بھی نہ بنوائے

غریب کے لیے امیر کا ہمسایہ اچھا نہیں ہوتا مبالغہ کے طور پر کہتے ہیں اور یوں بھی ہے ۔ امیر کے پاس قبر بھی نہ ہو ۔ (امیر اللغات) اردو مثل ۔

قول فیصل ۔ اب بہت کم بولتے ہیں ۔

امیر کی دائی سیلی سکھائی ۔ رئیسوں کے بچوں کی دایہ بھی مزدوری داب و آداب سے واقف اور تہذیب و تعلیم سے آگاہ ہوتی ہے ۔ اردو مثل ۔

امیر نے پاد اصحت ہوئی غریب نے پادا بےادبی ہوئی

کوئی برا کام اگر کسی دولت مند سے سرزد ہو تو اس کو اچھا سمجھا جاتا ہے اور وہی کام اگر کوئی غریب آدمی کر گزرے تو اس پر لعنت ملامت کیجاتی ہے ۔ اردو مثل

قول فیصل ۔ عوام اور پست طبقے کے لوگ زیادہ بولتے ہیں اس مطلب کو ادا کرنے کے لیے ایسے ہی محل پر یہ بھی کہتے ہیں کہ امیر نے گو کھایا تو دوا کے لیے اور غریب نے کھایا تو پیٹ بھرنے کیلئے لیکن یہ بھی عوام ہی بولتے ہیں ۔

اَمِیری ۔ دولت مندی ، حکومت ، سرداری ، خانگی ۔ مونث ۔ فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی تحریر

دیا دہ کام کر بڑھ ادا نہیں امیری کی
کہاں کہاں تری رحمت نے دستگیری کی ۔ عشق

اَمِیر یا ۔ ایک خاص رنگ کا کبوتر (امیر اللغات)

قول فیصل ۔ اب متروک ہے ۔

امیری اور فقیری کی بو چالیس برس تک نہیں جاتی

اگر کسی شخص کا امیری یا فقیری کا زمانہ بدل جائے تو اس پر پچھلے زمانے کے اثرات و عادات برسوں باقی رہتے ہیں ۔ اردو مثل

قول فیصل ۔ اب چالیس برس کے بجائے سو برس مستعمل ہے یعنی ہاں سو برس امیری اور بارہ برس فقیری کی بو نہیں جاتی ۔

امیری چو نچلا ۔ امیرانہ شان ۔ اردو ۔ متروک ۔

محل استعمال ۔ لڑکا پیدل اسکول آ جا سکتا تھا امیری چونچلا ہے کہ اس کے لیے سواری کا انتظام کیا گیا ۔

قول فیصل ۔ عورتوں کی زبان ۔ رئیسوں کے چونچلے زیادہ مستعمل ہے

امیری کارخانہ (دیکھئے امیرانہ کارخانہ)

اَمِین ۔ امانت دار ، متقی ۔ عربی فصیح ، رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

کب دجال کر ہو نہ خاک اقبال مہر سے
خدا کے فضل سے خالی گیا آتش امین آیا ۔ آتش

اَمِین ۔ ایک عہدہ دار جو عدالت کے مختلف صیغوں میں مختلف کام انجام دیتا ہے ۔ اردو ۔ فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی ۔

قول فیصل ۔ صیغۂ بندوبست میں پیمائش کرنے والا صیغۂ مال میں بٹوارہ کرنے والا اور دیوانی میں ڈگری کے روپوں کی جائداد قرق کرنے اور جانچنے والا امین کہلاتا ہے

اَمِینِ وحی ۔ حضرت جبرئیل کا لقب ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب ۔ فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

اُمَیَّہ ۔ مکہ معظمہ کی سرزمین پر قبیلۂ قریش کے سردار عبد مناف کے چار بیٹے جناب ہاشم ، عبد الشمس ، مطلب اور نوفل تھے ۔ جناب رسول خدا صلعم جناب ہاشم کی اولاد میں ہیں عبد الشمس کے تین بیٹوں میں ایک امیہ تھے جن کے پوتے ابوسفیان کا پوتا یزید تھا ۔

اَن ۔ ایک کلمہ ہے جو دوسرے لفظ کے ساتھ نفی کا فائدہ دیتا ہے ۔ اُردو ۔ فصیح ۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ ۔ دہلی ۔ عورت ۔ مرد ۔ محل صرف ۔ " ان پڑھ " آدمی کی کہیں قدر نہیں ہوتی ۔

قول فیصل ۔ عوام زیادہ اور خواص بہت کم کے ساتھ بولتے ہیں ۔

اِن ۔ اسم اشارۂ قریب ۔ اُردو ۔ فصیح ۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ ۔ دہلی عورت ۔ مرد ۔

آنکھیں نہ جینے دیں گی تری بے وفا مجھے
ان کافروں سے جانا رہی ہو قضا مجھے — جگر

قول فیصل ۔ جمع کے لیے بولتے ہیں تعظیماً ایک شخص کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے ۔

ہر دو حسین و خندق و حسنین و نہر وال
اک ان کی جنگ میں تھے یہ سب معرکے جہاں — دبیر

اُن ۔ اسم اشارۂ بعید ۔ اُردو ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی ۔ عورت ۔ مرد ۔

تصویر فردوس چوک کے کمرے
جگمگاتے ان میں لالہ رویوں سے — نوشہ کاظم حسین محشر

قول فیصل جمع کے لیے بولتے ہیں تعظیماً ایک آدمی کے لیے بھی بولتے ہیں جیسے ۔

ہم سے ایک اک دانۂ گندم کا کیوں ہوگا حساب
اُن سے پوچھا جائے جو جنت میں دھوکا کھا گئے — روشن

قدیم زمانے میں اس کی جگہ اُن ہی بولتے تھے ۔

میر کے دین و مذہب کو تم پوچھتے کیا ہو اُن نے تو
قشقہ کھینچا دیر میں بیٹھا کب کا ترک اسلام کیا — میر

اَنّا ۔ دایہ ۔ بچوں کو بہ اُجرت دودھ پلانے والی اُردو ۔ مؤنث ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ ۔ دہلی ۔ عورت ۔ مرد ۔

دئی ماما ہو کوئی دائی ہو ۔ کوئی انّا کوئی کھلائی ہو

اَنَا الحق ۔ میں خدا ہوں ۔ یہ ایک کلمہ ہے جس کو منصور حلاج جو ایک عارف بالله تھا ۔ حالت محویت کیفیت استغراق میں کہہ اٹھتا تھا ۔ چونکہ یہ کلمۂ کفر تھا اس لیے علما کے فتوے سے دار پر چڑھا دیا گیا ۔ (امیر اللغات) عربی جملہ ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

انا الحق پکارا سر دار وہ
جسے معرفت تیری حاصل ہوئی — جگر

ان آنکھوں سے کیا کیا نہیں دیکھا

بہت کچھ دیکھ چکے ہیں ۔ بہت تجربہ ہو چکا ہے ۔ اُردو ۔ فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

اس عمر میں ان آنکھوں سے کیا کیا نہیں دیکھا
پر حیف کہ اس شوخ کا جلوا نہیں دیکھا — بہجر

قول فیصل ۔ جب انسان طرح طرح کی مصیبتیں اور صدمے اٹھا چکتا ہے تو اس وقت بھی کہتا ہے ۔

کیا کیا ان آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے لے قضا
کیا کیا دکھاتی ہے ابھی تقدیر دیکھیے — صبا

اَناپ شَناپ ۔ بے معنی اور فضول باتیں ۔ اُردو ۔ غیر فصیح ۔ رائج ۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد

بات کرتے نہیں ٹھکانے کی
ساری تقریر ہے اناپ شناپ — مسرور

قول فیصل ۔ اناپ میں الف نفی کا ہے یعنی بے اندازہ یا بے پیمانہ اور شناپ اس کا تابع مہمل ہے ۔ بے تکے اور بے سمجھے کلام کے لیے بھی بولتے ہیں نیز الم غلم اور گڑ بڑ چیزوں کے لیے بھی بولتے ہیں

کھائے جاتا ہے دل اناپ شناپ
بڑھ گئی دل کی اشتہا کیسی — داغ

بکنا کے ساتھ (اناپ شناپ بکنا) اور اُڑانا کے ساتھ (اناپ شناپ اڑانا) بھی مستعمل ہے جیسے کسی بے تکی بات کو سن کر کہیں کہ "کیا اناپ شناپ اڑا رہے ہو" یا "کیا اناپ شناپ بک رہے ہو" نیز انھیں معنوں میں ہانکنا کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے " تم کبھی سمجھ کر بات نہیں کہتے یوں ہی اناپ شناپ ہانک دیا کرتے ہو "

اِناث ۔ مادائیں ۔ عورتیں ۔ (انثیٰ کی جمع) عربی فصیح ۔ رائج ۔ مشترک خواص لکھنؤ ۔ دہلی ۔

قول فیصل ۔ اُردو زبان سے کوئی تعلق نہیں ۔

اَناج ہندی غلّہ اُردو مذکر ۔ فصیح ۔ رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت ۔ مرد ۔

کیا کیا فریب کرتے ہیں روٹی کے واسطے
سچ کہتے ہیں کہ حضرت آدم اناج ہے — بحر

قول فیصل ۔ گیہوں ۔ چاول ۔ ماش ۔ مٹر ۔ مونگ وغیرہ کو غلہ کہتے ہیں ۔

اَناج کا دشمن ۔ بہت کھانے والا یعنی کاہل الوجود وہ شخص جو کھائے تو زیادہ اور کام نہ کرے ۔ مذکر (جامع اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے ۔

اَناج کا نہیں ہے پیاج کا ہے یہ گرانی سلطنت کی وجہ سے ہے ۔ مثل (جامع اللغات)

قول فیصل ۔ یہ مثل لکھنؤ میں اب مستعمل نہیں ۔

اَنّا دَدّا والے ۔ وہ لوگ جو پست طبقے کی عورتوں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہوں ۔ اور باپ کی طرف سے شریف ہوں ۔ اُردو غیر فصیح رائج مشترک عوام لکھنؤ دہلی ۔

قول فیصل ۔ صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے کہ " کمانا " عورتوں کی کمائی پر بسر کرنے والوں کو کہتے ہیں ممکن ہے کہ قدما بولتے ہوں لیکن اب ان معنی میں کوئی نہیں بولتا ۔ ایسے لوگوں کو زیادہ تر جھڑوا یا مجبوری کمانے والا کہتے ہیں ۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ شاہد شادی میں محلات کی دائیوں کھلائیوں کی سفارش

اور نسل سے جو لوگ فوج وغیرہ میں بھرتی ہو جاتے تھے شریف سپاہیوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی تھی اور تحقیر سے انّا دودھ والے کہلاتے تھے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اس دور میں کہتے ہوں لیکن اب صرف اسی کو کہتے ہیں جس کا باپ شریف ہو اور ماں انّا دودھ کھلائی ماما وغیرہ ہو اس میں حرامی اور حلالی کی قید نہیں اگرچہ حلالی بھی ہو جب بھی یہی کہتے ہیں۔

انار - رُمّان مشہور پھل جس میں دانے کثرت سے ہوتے ہیں۔

فارسی مذکر فصیح رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

بے ثباتی پہ اپنی روتے ہیں
مسکراتے نہیں انار حسین — صبا

فصل فیصل - عرب ایران کابل وغیرہ میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بھی پیدا ہوتا ہے مگر اتنے اچھے قسم کا نہیں ہوتا جتنا دیگر ممالک میں بڑا اور شاداب ہوتا ہے۔ دو قسمیں زیادہ مشہور ہیں ۱- بے دانہ جس کو ولایتی بھی کہتے ہیں ۲- قندھاری جس کو جہلا اور عوام قندھاری بھی کہتے ہیں۔ اور اسی کو خوش پوست (= خوش) بھی کہتے ہیں۔ بے دانہ شیریں اور سفید ہوتا ہے اور قندھاری ترشی اور سرخ رنگ کے دانوں کا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور حکیم بیماروں کو غذا کے طور پر بتاتے ہیں اس کا شربت وقت آخر یعنی نزع کے وقت مرنے والے کے منہ میں ٹپکایا جاتا ہے جس کا چھلکا، کلی نیز اس کی پتی مختلف امراض میں کام میں لائی جاتی ہے۔ اناری قطع کی ایک آتشبازی بھی ہوتی ہے جس کے شعلے سے درخت کی سی شاخیں اور پھول نمودار ہوتے ہیں۔

ہر اک شرارہ بنا خال چہرۂ زنگی
چھڑائے آہ نے ہر چند انار آتش بار — تنیر

کمہار مٹی کا بناتے ہیں۔ چھوٹے بڑے ہر قسم کے ہوتے ہیں اس کے منھ میں سوراخ ہوتا ہے۔ پیٹ خالی خالی پیٹ میں ارنڈ کا کوئلہ برادۂ المونیم گندھک وغیرہ پیس کے ملا کے بھرتے ہیں۔ جب منھ پر آگ لگتے ہیں تو انار چھوٹنے لگتا ہے یعنی بہت عمدہ خوش نما آگ کے پھول نکلنے لگتے ہیں۔ جو عمدہ قسم کے انار بھرے جاتے ہیں وہ بہت بلندی تک چھوٹتے ہیں۔ شب برات اور شادی بیاہ کے موقع پر زیادہ تر انار چھوڑے جاتے ہیں۔ اس کا مصرف (انار چھوٹنا، انار چھوڑنا، انار بھرنا، انار بھٹنا) ہے انار کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں ایک چھوٹی قسم شکر کے بتاشے سے مشابہ ہوتی ہے اس کو بتاسہ (بتاشہ) کہتے ہیں۔

انارا - سرخ آنکھ کا کبوتر - اردو - مذکر۔

عمل صورت - تمہارا کبوتر انارا ہے۔ تم نے اس کے ساتھ زرچی کبوتری لگائی ہے بچے طاقی ہوں گے۔

قول فیصل - دہلی میں انارا کبوتر کو اناری کہتے ہیں لیکن لکھنؤ میں کبوتر کو انارا اور کبوتری کو اناری کہتے ہیں۔

انار ترش - کھٹا انار - فارسی ترکیب - مذکر فصیح - رائج - مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل - اردو زبان میں زیادہ تر (کھٹا انار) ہی کہتے ہیں انار ترش کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

انار دانہ - چورن کی ایک قسم جس میں انار کا دانہ بھی شامل ہوتا ہے - اردو - مذکر۔

قول فیصل - اب کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔ ایک خاص قسم کا چارخانہ کپڑا بھی ہوتا ہے جس کا اکثر زنانہ پائجامہ بنتا ہے۔ مگر اب اس کو رواج بہت کم ہو گیا ہے۔

انار دانہ بنا ہوا ہے - سرخ و سفید ہے - نہایت تازہ ہے۔ (جامع اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

انار شیریں - میٹھا انار (دیکھئے انار ترش)

قول فیصل - زیادہ تر خواص میں مستعمل ہے۔ عام طور پر - میٹھا انار بولتے ہیں۔

انار گسٹ - ایک مینا کی بابت جس کے اصول کے بموجب کوئی سلطنت نہیں ہونی چاہیئے - انگریزی مذکر - غیر فصیح۔

انارکلی - جہانگیر بادشاہ دہلی کا ایک محل یعنی بیگم۔

قول فیصل - انارکلی اور جہانگیر کے عشق و عاشقی کے قصہ کو مصنفان ڈرامہ نے مختلف صورتوں سے لکھا ہے لاہور میں ایک مشہور بازار کا نام ہے اسی نام سے انارکلی کہلاتا ہے۔

اناڑی - ناواقف - بے سلیقہ - ناتجربہ کار - مشاق (کھلاڑی) کی ضد - اردو غیر فصیح - رائج - مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

دنیا سے مردوں کے دم پر چڑھ جاتے ہیں اناڑی
آتے ہیں مرد وا کوئی فریب زن میں — تعشق

اناڑی پن - حماقت - ناتجربہ کاری - (دیکھئے اناڑی)۔

اس کو سمجھیں نہ جان کا دشمن
عاقبت سر گئی اناڑی پن — تعشق

اناڑی کے آگے بڑی خواری - نالائق کو نعمت کی قدر نہیں ہوتی (جامع اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کے عوام اس دیہاتی مثل کو یوں بولتے ہیں "اناڑی جیتا یا بڑی خرابی"

اناڑی کا سونا بارہ باٹ - مثل - ناتجربہ کار

بدسلیقہ آدمی اپنی چیز کی قدر نہیں کرتا تہس نہس اللہ غارت کر دیتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - یہ مثل بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں

آنا ڑی کی بندوق کی طرح بھر لینا - ضرورت سے زیادہ کھانا کھا لینا کہ جنبش بھی ہو جائے۔ اردو جملہ۔ غیر فصیح۔

محل صرف - دستوں کی شکایت بیکار رہی جب اناڑی کی بندوق کی طرح بھر لوگے تو اور کیا ہوگا

قول فیصل - عوام بولتے ہیں۔

اناسی (اَن نَ اَس سی) - ایک کم اسّی (۷۹) گنتی کا عدد - اردو - فصیح - رائج - مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی - عورت مرد -

انا کانی - تغافل کرنا، جان بوجھ کر ٹال جانا اردو - غیر فصیح -

بکتا تھا جہاں ایک کا ایک کان
انا کانی مجھے جاتا ہی دم جو آن — جرات

قول فیصل - بہت عرصہ سے متروک ہے۔ اس محل پر آنا کانی بولتے تھے اور بولتے ہیں۔ جیسے

دل میں کیا ہے کیا نہیں یہ کان سے غیروں کا ذکر
سن کے اس نے اے ظفر کیوں آنا کانی مجھ سے توڑی — ظفر

آنا کانی کرنا بھی بولتے ہیں۔ عوام عورت مرد کی زبان ہے۔ فصحا احتیاط کرتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - بیشک ہم اللہ کے واسطے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت کا ایک جزو دوسرے پارے کے تیسرے رکوع میں ہے۔

حالت مصیبت اور خصوصاً کسی کے مرنے کی خبر سن کر اس کو زبان پر جاری کرتے ہیں۔ نیز کسی کی بات خلاف مرضی ہونے پر جھلاہٹ اور جھنجھلاہٹ کے ساتھ اس جملے کا استعمال ہوتا ہے جیسے اگر شاگرد کے منہ سے کسی لفظ کا تلفظ بار بار بتانے پر بھی صاف نہ نکلے تو استاد جھلا کر کہے ”انا للہ و انا الیہ راجعون اتنی سی لفظ گھنٹہ بھر سے تمہارے منہ سے نہیں نکلتی“

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا - میں شہر علم ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں - عربی جملہ۔ فصیح - رائج۔

قول فیصل - رسول اسلام کی مشہور حدیث جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

اَنَام - مخلوقات، خلق اللہ - عربی - فصیح، رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل - مرثیہ گویوں نے اس کا استعمال بہت کثرت سے کیا ہے۔ تنہا استعمال نہیں ہوتا بصورت صفت مستعمل ہے جیسے شاہ انام اور امام انام وغیرہ۔

اَنامِل - انگلیاں۔ انگلیوں کے سرے۔ انملہ کی جمع، عربی۔ مذکر۔

قول فیصل - اردو سے اس کو کوئی لگاؤ نہیں۔

انانیت - خودی، پندار، غرور - عربی - مؤنث غیر فصیح - رائج - مشترک خواص لکھنؤ - دہلی۔

مانع وصل ہے انانیت!
جب نہ ہوں گا میں تب ملیں گے آپ — تسلیم

انبار - ڈھیر۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح - رائج مشترک - خاص و عام - لکھنؤ - دہلی - عورت - مرد۔

آمد ہے کس کی ہے یہ گل نشاں چراغ گور
پھولوں کا میری قبر پہ انبار ہو گیا — امیر

قول فیصل - انبار لگنا (ڈھیر لگنا) انبار لگانا (ڈھیر لگانا) بھی مستعمل ہے جیسے - چار دن کوڑا نہیں پھینکا گیا تو گھر میں کوڑے کا انبار لگ گیا۔

انبالہ - پنجاب کا ایک شہر۔

قول فیصل - انبالے کا آم مشہور ہے جو بہت لسدار ہوتا ہے اور نہایت مفید ہوتا ہے۔

انبساط - پھیلنا۔ کشادہ ہونا۔ خوشی، شادمانی، فرحت، خورمی - عربی - مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

فرقت جاناں میں کیسی خوش دلی اے ہمنشیں
انبساط طبع تو در رنج جاناں ہو گیا — اکبر

قول فیصل - ناصر نے مؤنث نظم کیا ہے۔

ہر طرف سے یاس کے آثار ہیں
انبساط طبع بھی جاتی رہی — ناصر

حالی اور جلال نے بھی مذکر نظم کیا ہے۔ صاحب امیر اللغات تانیث کے قائل ہیں۔ موجودہ دور میں تذکیر بجا ہے۔

دل کی حرکت میں دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک کھلنا دوسرے بند ہونا۔ اصطلاح طب میں دل کی اس حالت کو جب کہ وہ کھلتا ہے ”انبساط قلب“ کہتے ہیں اور بند ہونے کی حالت کو انقباض، اسی طرح نبض میں بھی دو حرکتیں ہوتی ہیں۔ ایک باہر کی طرف اچھلنا جس کو انبساط نبض کہتے ہیں اور دوسرے اندر کی طرف پلٹنا جس کو انقباض کہتے ہیں۔

اَن بَن - نا اتفاقی - رنجش - بگاڑ - اردو - غیر فصیح - رائج - مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد

ان بن ہوئی ہو غیر سے اس کی خدا کرے
سنتے ہیں لاگ ڈانٹ کسی کی کسی سے ہے — داغ

قول فیصل - اس کا صرف ”ہونا“ کے ساتھ (ان بن ہونا) ہے۔

بن کے معنی بننا یعنی موافقت ہونا اور ”ان“ نفی کا ہے گویا نہ بننا یعنی ناموافقت اور نا اتفاقی - کثرت استعمال نے محاورہ کی شکل اختیار کر لی۔

اَنبوہ - ہجوم - بھیڑ - فارسی - مذکر فصیح رائج

بچے آپس میں جب کھیلتے ہیں اور کوئی چیز چھپاتے ہیں تو یہ فقرے زبان پر جاری کرتے ہیں۔ گویا سحر کے الفاظ پڑھتے ہیں اور اس چیز کو صفائی کے ساتھ غائب کر دیتے ہیں یہ فقرات معنی نہیں رکھتے لیکن بچوں میں کثرت سے رائج ہیں۔ اردو۔

اَنتڑی - مؤنث - ہندی، مؤنث، غیر فصیح (فقرہ) مسجد میں آنے سے پہلے اس کی انتڑیوں نے قل ہو اللہ شروع کر دی تھی۔ (روح بہ نصوح)

قول فیصل - اس کی جمع ا-ن اور و-ن بڑھا کر (انتڑیاں اور انتڑیوں) بناتے ہیں۔ لکھنؤ میں بہت کم بولتے ہیں۔

اَنتڑیاں جلنا - بہت بھوکا ہونا (فقرہ) یہاں انتڑیاں جل رہی ہیں۔ آپ کہتے ہیں ابھی بھوک میں اشتہا باقی ہے (امیر اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں اب قریب بہ متروک ہے۔

انتڑیوں کو مسوس کر رہ جانا - بھوک کو ضبط کرنا۔ بھوک کی تکلیف کو برداشت کرنا (فقرہ از فسانۂ مبتلا) غریب آدمی کو ایک وقت کھانا میسر نہیں آتا اور وہ انتڑیوں کو مسوس کر رہ جاتا ہے (امیر اللغات و نور اللغات)۔

قول فیصل - فصحائے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

انتڑیوں کا قل ہو اللہ شروع کر دینا - بھوک کی شدت ظاہر کرنے کی جگہ (فقرہ از توبۃ النصوح) مسجد میں آنے سے پہلے اس کی انتڑیوں نے قل ہو اللہ پڑھنا شروع کر دی تھی۔ (نور اللغات)۔

قول فیصل - لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ بجائے اس کے "انتڑیاں قل ہو اللہ پڑھ رہی ہیں یا پڑھنے لگیں" بولتے ہیں۔

انتڑی میں روپیہ تھیلی میں جھب - (مقولہ)

غذا سے رنگ روپ نکلتا ہے اور پوشاک سے زیبائش ہوتی ہے (امیر اللغات)۔

قول فیصل - لکھنؤ میں اب کوئی نہیں بولتا۔

اِنتزاع - (ا-ن-ت-زاع) چھوڑنا، اکھاڑنا، اکھڑنا، نکلنا۔ عربی، مصدر، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

آنکھیں اہل ہند کی اس دم کھلیں
انتزاع سلطنت جب ہو چکا — شوق

قول فیصل - تنہا مستعمل نہیں دوسرے الفاظ مثلاً سلطنت یا حکومت وغیرہ کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے۔

اِنتساب - نسبت لگاؤ۔ عربی مصدر، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

زاہد کا دخت رز سے گر انتساب ہوتا
وہ بھی ہماری صورت آج آفتاب ہوتا — داغ

قول فیصل - اردو زبان سے اس کو بہت کم نسبت ہے۔

اِنتشار - پھیلنا۔ پراگندہ ہونا، پریشانی، تردد، گھبراہٹ۔ عربی مصدر، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

کسی کی زلف پریشاں کا دل کو سودا ہے
تمام عمر رہے کیوں نہ انتشار میں روح — کیف

قول فیصل - یائے معروف آخر میں بڑھا کر انتشاری حالت، انتشاری کیفیت وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

اِنتظار - راہ دیکھنا۔ عربی، مصدر، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

آگئی خیر سے جوانی بھی
اب نجانے انتظار کس کا ہے — جلیل

اِنتظار دکھانا - منتظر رکھنا، راہ دکھانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت - مرد -

محل صرف - دس بجے کا وعدہ کر کے دو بجے تشریف لائے۔ آپ نے بہت انتظار دکھایا۔

قول فیصل - اس کا فعل لازم (انتظار دیکھنا) انتظار کرنا کے معنی میں مستعمل ہے۔

اِنتظار رکھنا - منتظر رہنا - اردو (دیکھئے انتظار دکھانا)۔

سر اٹھائے جو باغ میں ہیں کھڑے
دیکھتے ہیں تیرا انتظار درخت — ناسخ

قول فیصل - اب متروک ہے۔ اس محل پر انتظار کرنا ہی بولتے ہیں۔

اِنتظار کرنا - راستہ دیکھنا۔ اردو (دیکھئے انتظار دکھانا)۔

خود چلوں گا یار سے لینے جواب خط شوق
اب میں کرتا ہوں دو دن نامہ بر کا انتظار — آتش

اِنتظار کھینچنا - انتظار کرنا۔ اردو غیر فصیح۔

قفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ — غالب

قول فیصل - موجودہ دور میں متروک ہے۔

اِنتظار ہونا - راستہ دیکھا جانا۔ اردو (دیکھئے انتظار دکھانا)

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا — غالب

اِنتظاری - انتظار۔ اردو، غیر فصیح۔

موقوف یہ مقام زاری کا ہے
رو رو اب وقت اشک باری کا ہے
فاقے آچکی ہیں مجلس میں
اب کس کی انتظاری ہے (انیس)

قول فیصل - موجودہ دور میں متروک ہے۔

اِنتظام - بندوبست، اہتمام - عربی، مصدر،

مذکر فصیح - رائج ، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اہتمام کے معنی ہیں جیسے۔

سفر کا جو منظور تھا انتظام
کیا ایک دن اس جگہ پر قیام — صبا

بندوبست کے معنی ہیں جیسے گزشتہ فساد کے موقع پر ڈپٹی کمشنر نے شہر کا انتظام خوب کیا اس کی جمع انتظامات مستعمل ہے۔

قول فیصل - ترتیب کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے

چیزیں سب انتظام سے رکھو
کام تم اپنے کام سے رکھو — مسرور

بافنا بجلگی کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے

کس کی زلفوں کے بال بکھرے ہیں
میری مضمون میں انتظام نہیں — جگر

حسب ذیل ترکیبوں سے بھی بولا جاتا ہے۔ انتظام اچھا ہونا ، انتظام ٹھیک ہونا ، مناسب حال ہونے کے معنوں میں جیسے ان کی شادی میں بہت اچھا انتظام تھا۔

بُرا ہونا ، خراب ہونا ، بے تکا ہونا ، بے ڈھنگا ہونا ، نامناسب حال ہونے کے معنوں میں ، جیسے ان کے یہاں دعوت میں بڑا بے تکا انتظام تھا ، پانی مانگو تو گھنٹہ بھر میں آتا تھا۔

بگڑنا یا بگاڑنا ، ابتر ہونا یا کرنے کے معنوں میں ، جیسے آجکل ان کے گھر کا انتظام بگڑا ہوا ہے۔ یا ان کے گھر کا انتظام خود انہیں کے ہاتھوں کو بگاڑا ہوا ہے۔

درست ہونا (ٹھیک ہونا کے معنی میں) جیسے ٹھیک آٹھ بجے گورنر صاحب تشریف لائیں گے اس سے گھنٹہ بھر پیشتر نشست کا انتظام درست ہو جانا چاہیے۔

درہم برہم ہونا - ابتر ہونے کے معنوں میں ، جیسے رات کو بارش ہو جانے سے محفل کا سارا انتظام درہم برہم ہو گیا۔

اِنتظامًا - از روئے انتظام ، عربی فصیح ، رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل حروف - حاکم شہر نے بعض مشتبہ آدمیوں کو انتظامًا حراست میں لے لیا۔

قول فیصل - عربی میں اس کا استعمال بصورت مبتدا ہوتا ہے۔

اِنتظامی - متعلق انتظام ، اردو فصیح ، رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل حروف - حکومت کے انتظامی معاملات میں عوام کو دخل دینا نہیں چاہیے۔

قول فیصل - انتظام کرنے والے کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے وہ بڑے انتظامی بنے تھے دس آدمیوں کے جلسے کا بھی انتظام نہ کر سکے۔ خوش انتظامی اور بد انتظامی بھی (اچھا اور برا انتظام ہونے کے معنوں میں) مستعمل ہے جیسے حاکم شہر کی خوش انتظامی سے پورے سال شہر میں امن رہا۔ یا شہر کی بد انتظامی کی ساری ذمہ داری حکام ہی پر عائد نہیں ہوتی۔

اِنتظام بیٹھنا - قاعدے سے بندوبست ہو جانا اردو غیر فصیح۔

محل حروف - جب ہر چیز کا معمول بند ہو گیا اور انتظام بیٹھ گیا - صفدری دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہوئی (مراۃ العروس)۔

قول فیصل - فصحائے لکھنؤ جس طرح پہلے بھی نہیں بولتے تھے ، اور اب بھی نہیں بولتے ہیں۔

اِنتظام دینا - ترتیب دینا ، اہتمام کرنا ، اردو غیر فصیح
تماشے کے پردے لگائے تمام خود بھی اسے کھڑا دیا انتظام (میر حسن)

قول فیصل - اب متروک ہے۔

اِنتظام رکھنا - بندوبست رکھنا ، اردو فصیح رائج ، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل حروف - ہمارے یہاں کل کچھ مدعیوں کا انتظام رکھنا ہم کو بہت سخت ضرورت ہے۔

قول فیصل - ابھی کل پر انتظام کر رکھنا بھی بولتے ہیں

اِنتظام کرنا - بندوبست کرنا - اردو دیکھیے انتظام رکھنا۔

محل حروف - دس آدمیوں کے کھانے کا انتظام کرنا بھی تم کو دوبھر ہو گیا۔

قول فیصل - انتظام ہونا ، اہتمام ہونا ، بندوبست ہونا کے معنوں میں) بھی بولتے ہیں۔

اِنتفاع - نفع حاصل کرنا ، فائدہ اٹھانا ، عربی مصدر ، مذکر ، غیر فصیح رائج مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

عوض وفا کی اگر ملا بوسہ
ہم یہ سمجھے کہ انتفاع ہوا — اختر پیانی

اِنتقال - ایک مقام سے دوسرے مقام پر چلا جانا ، عربی مصدر ، مذکر ، غیر فصیح

لیں از قضا بھی یہی ہے جو پیغمبر اسی مدت
بہشت سے نہ کہیں اور انتقال کرے — صبا

قول فیصل - اردو میں عام طور پر موت کے معنی میں مستعمل ہے کرنا اور ہونا بڑھا کر (انتقال کرنا اور انتقال ہونا ، مرجانا کے معنی میں بولتے ہیں۔

فروغ زیست ہوا مرگ کے صورت شمع
حیات بعد ہوئی جیسے انتقال ہوا — نسیم

اس کی جمع انتقالات مستعمل ہے۔

اِنتقال جائداد - جائداد کا دوسرے کے نام منتقل ہونا یا کرنا - فارسی ترکیب فصیح ، رائج مشترک

خواص لکھنؤ دہلی۔
محل صرف۔ چونکہ رہن نامہ انتقال جائداد کے بعد ہوا تھا اس لیے رہن کے مطالبہ کا دعویٰ خارج ہوگیا۔
اِنتقالی۔ ایک مقام سے دوسری جگہ منتقل ہونے والی۔ اردو۔ رائج۔
قول فیصل۔ دیوانی کچہری سے تعلق رکھنے والا کی خاص اصطلاح۔ مدیون اگر لکھنؤ سے کان پور چلا جائے تو ڈگری دار عدالت مجاز میں ایک درخواست دیتا ہے کہ مدیون کان پور میں رہتا ہے۔ ڈگری لکھنؤ کی ہے لہٰذا حضور ڈگری منتقل کرنے کا حکم صادر فرمائیں تاکہ کانپور میں اجرا کر کے مدیون کا مال قرق کیا جائے۔ اسی کو انتقالی اجرا یا انتقالی ڈگری کہتے ہیں۔
اِنتقال ذہنی۔ ذہن کا ایک طرف سے دوسری طرف متوجہ ہونا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔
قول فیصل۔ عام بول چال میں رائج نہیں۔
اِنتقال کرنا۔ مرجانا۔ دنیا سے کوچ کرنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

یہ کیا کہا کہ تم کو تو ناحق کا رشک ہے
میرے رقیب کر گئے سب انتقال کیا — داغ

قول فیصل۔ عربی اعتبار سے اس کے لفظی معنی ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہو جانے کے ہیں۔ لیکن اردو میں انتقال کرنا صرف مرجانے کے معنی ہی میں مستعمل ہے۔ اسی معنی میں انتقال ہونا بھی مستعمل ہے۔
اِنتقام۔ عوض۔ بدلہ۔ عربی۔ مصدر۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی

بیگانوں کا خزاں نے قتل کیا خون بلبل کا انتقام ہوا — میر

قول فیصل۔ یائے معروف آخر میں بڑھا کر انتقامی دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کر بھی بولتے ہیں۔ جیسے انتقامی جذبہ، انتقامی صورت وغیرہ۔
اِنتقام لینا۔ عوض لینا۔ بدلہ لینا۔ اردو (دیکھیے انتقام)

ان بری نادوں سے لیں گے خلد میں ہم انتقام
قدرت حق سے یہی حوریں اگر واں ہو گئیں — غالب

اِن تلوں تیل نہیں۔ بہت بے مروت ہیں۔ سیکھتے نہیں، ارکائی کرتے ہیں۔ اردو محاورہ، فصیح۔ رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

آپ سے میل ہی نہ تھا گویا
ان تلوں تیل ہی نہ تھا گویا — شوق

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ کبھی درمیان میں "میں" کا اضافہ کر کے بھی بولا جاتا ہے۔ یعنی ان تلوں میں تیل نہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔
اِنتہا۔ حد، نہایت، اخیر، انجام، خاتمہ، عربی مصدر، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خاص عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

موئے مژگاں ہوگئے پانی میں رہنے سے سفید
انتہا رونے کی کچھ لے دیدۂ نمناک سے — ناسخ

قول فیصل۔ بعض شعرا نے مذکر بھی نظم کیا ہے جیسے

سبھی ہارے گئے آغاز میں عشاق دنیا کے
ازل سے آج تک کس نے کسی کا انتہا دیکھا — شوق

وہ خوش ہے مجھ سے یا دل میں خفا ہے
کچھ اس آغاز کا بھی انتہا ہے — مصحفی / شعلہ؟

لیکن عام طور پر پہلے بھی مؤنث بولا جاتا تھا۔ موجودہ دور میں بھی مؤنث ہی بولا جاتا ہے۔
اِنتہا پسند۔ کسی کام کو اس کے ابتدائی منازل ترک کر کے انتہائی مدارج سے شروع کرنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی
محل صرف۔ پہلی خطا پر بچے کو تنبیہ کر دینا چاہیے تھی لیکن وہ ایسے انتہا پسند ہیں کہ انھوں نے اس کو گھر ہی سے نکال دیا۔
اِنتہا پسندی۔ انتہا پسند ہونا (دیکھیے انتہا پسند)
محل صرف۔ تم کو ایک پولیس افسر سے لڑنا نہیں چاہیے تھا۔ تمھاری یہ انتہا پسندی کسی دن تم کو سخت نقصان پہنچائے گی۔
اِنتہا سے زیادہ۔ حد سے زیادہ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔
محل صرف۔ ذرا سی بات تمھاری سمجھ میں نہیں آتی تم بھی انتہا سے زیادہ بے وقوف ہو۔
اِنتہا کا۔ حد درجہ کا، پہلے سرے کا۔ اردو (دیکھیے انتہا سے زیادہ)
محل صرف۔ ہمارے دوستوں میں ایک دوست انتہا کا خود غرض ہے۔
قول فیصل۔ ایک ہی معنی میں صرف محل بدل جانے پر "انتہا کا" کے بجائے "انتہا کے" بھی بولتے ہیں جیسے ؎

تمھارے شہر میں گرمی ہے کس قیامت کی
جلے ہوئے ہو مگر داغ انتہا کے تم — داغ

نیز "انتہا کی" بھی مستعمل ہے جیسے ؎

نزاکت انتہا کی ہے میان یار میں
اس کا مضمون بھی مرے نازک خیال پر بار ہے — آتش

اِنتہا لینا۔ کسی بات کی حد کا اندازہ کرنا۔ اردو غیر فصیح۔

خدا کو انتہا لینا تھی لے دل جو گریہ دل کی
وگرنہ کب عدم سے ہم ساآفت کش آتا ہے — فنا

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔
اِنتہا ہونا۔ حد ہونا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک

بڑے بہادر بنتے تھے وہ بھی چاقو زنی میں اَنٹا غفیل ہوگئے۔

اَنٹا گھر۔ وہ گھر جہاں اَنٹا (بلیرڈ) کھیلا جاتا ہی۔ (امیر اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

اَنٹالا۔ افیون کی بڑی گولی۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ تعجب ہی کہ اتنا بڑا اَنٹالا کھایا اور نشہ نہیں ہوا۔

قولِ فیصل۔ اَنٹالے کا اَنٹالا بھی بولتے ہیں۔ (افیون کی بڑی گولی سے وضع قطع میں ملتی جلتی دوسری چیز کو بھی کہہ دیتے ہیں جیسے ایک بچے کے لیے ڈاکٹر کی تجویز کی ہوئی دوا کی (بڑی) گولی ڈاکٹر کو دکھا کر یہ کہا جائے کہ ڈاکٹر صاحب یہ اتنے کا اَنٹالا بھلا بچے کے حلق سے کیونکر اترے گا۔

اِنٹر۔ ریل کا وہ درجہ جس کا کرایہ تیسرے درجہ سے زیادہ اور دوسرے درجہ سے کم ہوتا ہی۔ انگریزی۔

محلِ صرف۔ تیسرے درجہ میں بڑی بھیڑ ہوتی ہی۔ میں تو ہمیشہ انٹر میں سفر کرتا ہوں۔

قولِ فیصل۔ انگریزی میں انٹر میڈیٹ کے معنی درمیانی کے ہیں۔ کثرتِ استعمال سے ابتدائی ٹکڑا (انٹر) ہی زبان زد ہو گیا۔ کچھ عرصہ سے یہ درجہ توڑ دیا گیا ہی۔ خود ہم اس کو ڈیوڑھا کہتے تھے۔ بعض وقت صرف انٹر کہنے کے بجائے انٹر کلاس بھی کہا جاتا تھا۔

اِنٹر میڈیٹ۔ درمیانی۔ متوسط۔ انگریزی۔

قولِ فیصل۔ انگریزی تعلیم گاہوں کا وہ درجہ جو دسویں درجہ (انٹرنس) اور بی اے کے درمیان میں ہوتا ہی۔ اس کو بھی انٹر میڈیٹ کہتے ہیں بعض اوقات انٹر میڈیٹ کلاس بھی کہتے ہیں۔ اس کی پڑھائی دو سال کی ہوتی ہی۔ انٹرنس (ہائی اسکول) پاس کرنے کے بعد دو سال اس درجہ میں پڑھ کر اور کامیاب ہو کر بی اے میں داخلہ ہو سکتا ہی۔ اس کو ایف اے بھی کہتے ہیں۔ اور صرف انٹر بھی۔ اردو زبان میں یہ لفظ صرف اسی درجہ کے معنی میں مستعمل ہی اپنے لغوی معنوں میں مستعمل نہیں۔

اِنٹرنس۔ انگریزی تعلیم کے اسکولوں کا دسواں درجہ۔ انگریزی۔

قولِ فیصل۔ دسویں درجہ کا یہ بہت پرانا نام ہی جو کہ اب تقریباً متروک ہو چکا ہی اس کو میٹرک بھی کہتے ہیں۔ اس کی جگہ ایس ایل سی عرصہ تک لکھا گیا۔ اور اب اسی کو ہائی اسکول کہتے ہیں اور لکھتے ہیں اگرچہ متروک ہونے کے اب بھی پرانے لوگ بول دیتے ہیں یہ لفظ اپنے لغوی معنوں میں اردو میں رائج نہیں۔

اِنٹر نیشنل۔ بین الاقوامی۔ انگریزی۔

محلِ صرف۔ ہندوستان میں صرف ایک ہی شخصیت ایسی ہو جس کو انٹر نیشنل شہرت کا مالک کہا جا سکتا ہی۔

قولِ فیصل۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ میں مستعمل نیز اخباری مضامین میں رائج ہی۔

اِنٹروڈکشن۔ تعارف۔ انگریزی۔

قولِ فیصل۔ کسی کتاب کے شروع میں اس کتاب کا تعارف کرانے کے لیے جو مضمون لکھا جاتا ہی اس کو بھی کہتے ہیں جیسے اس کتاب کا انٹروڈکشن میں نے بڑی محنت سے تیار کیا ہی۔

اِنٹروڈیوس۔ تعارف کرانا۔ انگریزی۔

محلِ صرف۔ میں تم کو ڈپٹی کمشنر صاحب سے انٹروڈیوس کرا دوں گا۔ اس کے بعد تم اپنے کام کی کوشش خود کر لینا۔

اِنٹرویو۔ ملاقات۔ انگریزی۔

قولِ فیصل۔ ملازمت کی درخواست دینے کے بعد کسی افسر کے سامنے اس غرض سے پیش ہونے کو بھی کہتے ہیں کہ وہ افسر اس درخواست دہندہ کے بشرے سے نیز زبانی گفتگو کر کے اس کی ذہانت اور معلوماتِ عام کا اندازہ کرے۔ اور اردو میں صرف اسی معنی میں مستعمل ہی۔

اَنٹ سَنٹ۔ بے تکا۔ اوٹ پٹانگ۔ معنی لغو۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ میرے سامنے اَنٹ سَنٹ بات نہ کیا کرو۔

قولِ فیصل۔ بعض معنوں میں انٹ کا سنٹ اور انٹ کی سنٹ (اڑانا۔ بکنا یا ہانکنا) کے ساتھ بھی مستعمل ہی جیسے انٹ سنٹ اڑانے کی عادت چھوڑ دو ورنہ تمھاری بات کا اعتبار جاتا رہے گا۔

اَنٹ سے مارنا۔ گولیاں کھیلنے کا ایک طریقہ ہی جسے انٹی سے مارنا بھی کہتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ عوام لکھنؤ کی خاص اصطلاح۔

اَنٹی۔ अंटी گھاٹی۔ دو انگلیوں کے بیچ کی جگہ۔ اردو۔ مونث۔ غیر فصیح۔

محلِ صرف۔ بعض گولیاں کھیلنے والے ایسے مشاق ہوتے ہیں کہ انٹی میں آٹھ آٹھ دس دس گولیاں دبا لیتے ہیں۔

قولِ فیصل۔ پھینٹی۔ پیچک اور سوت یا ریشم کی لچھی کو بھی کہتے ہیں جیسے مال تو کیا مال ہی سوت کی انٹی بھی اگر پاس ہو تو انٹی ماری سے خریدی جاتی ہی (فسانۂ عجائب)

کشتی کے فن کا ایک معمولی داؤں بھی ہی جیسے رجب علی دب کر جا بیٹھا اور ایک انٹی جو دیا ہو تو حضرت چاروں شانے چت (فسانۂ آزاد) اسی معنی میں فصیح ہی۔ انٹی دینا اور انٹی مارنا بولتے ہیں۔

خراب ہونا)

محلِ صرف۔ اپنی حماقت سے تم نے آج یہ انجام دیکھا۔

اَنجام دینا۔ تمام کرنا۔ اردو، دوسرے انجام خراب ہونا۔

محلِ صرف۔ تم نے ہمارے مقدمے کا کام بہت بری طرح انجام دیا۔

اَنجام سوچنا۔ عاقبت اندیشی سے کام لینا نتیجہ پر نظر کرنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کرتے الفت میں جو کہ رکھتے ہیں کام
سوچ لیتے ہیں پہلے خوب انجام

قولِ فیصل۔ اسی محل پر انجام سمجھنا بھی بولتے ہیں جیسے۔

خاک انجام جنوں بے سر و ساماں سمجھا
گھر کو اجڑا ہوا دیکھا تو بیاباں سمجھا

اَنجامِ کار۔ بالآخر، آخرکار، نتیجہ میں۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ، دہلی۔

تیرہ روشن کلامی سے ہوا انجامِ کار
اک ذرہ آفتاب مہر درخشاں ہوگیا

قولِ فیصل۔ عام بول چال میں اس کی جگہ آخرکار ہی زیادہ بولتے ہیں۔

اَنجام کرنا۔ کام کر دینا، نبانا (فرہنگ آصفی)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کا صرف نہیں، دہلی کی زبان ہو۔

اَنجام کو پہونچانا۔ مکمل کرنا، ختم کرنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محلِ صرف۔ اتنے بڑے کام کا انجام کو پہونچانا تمہارا ہی کام تھا۔

قولِ فیصل۔ اس کا فعل لازم "انجام کو پہونچنا" بھی مستعمل ہو جیسے بڑوں کا کہنا نہ مان کر وہ اس انجام کو پہونچے۔

دہلی کل پر انھیں معنوں میں "نتیجہ کو پہونچنا" بھی بولتے ہیں۔

اَنجام کھلنا۔ نتیجہ ظاہر ہونا۔ اردو، غیر فصیح،

عاشورِ محرم کو ہو جب عصر کا ہنگام
واں آ کے کھل جائے گا اس کوچ کا انجام

قولِ فیصل۔ موجودہ دور میں متروک ہو۔

اَنجام ہو جانا۔ مر جانا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

خط جو وہاں نکلا تو یاں جرأت مرا جی جاگیا
ہوگیا انجام اپنا آہ اس آغاز میں!

قولِ فیصل۔ اب متروک ہو۔

اَنجام ہونا۔ نتیجہ نکلنا۔ اردو، فصیح، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت۔ مرد۔

محلِ صرف۔ تم کہنا نہیں مانتے ہو، دیکھنا تمہارا انجام کیا ہوتا ہو۔

اَنجان۔ ناواقف، بے گانہ، اجنبی۔ ہندی، غیر فصیح، رائج۔

آخر تمہارا ناز کشیدہ ہو مصحفی
کیوں ہو گئے ہو جان کے انجان یہ کہو

قولِ فیصل۔ اس میں اَن نفی کا ہو اور جان بمعنی جانتا ہو۔ اس کا صرف بننا اور ہونا کے ساتھ بھی (انجان بننا اور انجان ہونا) ناواقف بننا اور ناواقف ہونا کے معنوں میں مستعمل ہو۔

غضب ہو جس پہ دل آئے کہے انجان بن کے وہ
کہاں آیا کدھر آیا یہ کیوں آیا یہ کب آیا

کثرتِ استعمال سے اب اردو ہو۔

اَنجر پنجر۔ اعضا، ہڈی پسلی، جوڑ جوڑ، پرزہ پرزہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ پھر دُم دبائے ہوئے بڑے غضب بھری تو دو چار ریچھوں کو گرا دیا۔ کسی کی کمانی توڑ دی کسی کے انجر پنجر الگ (فسانۂ آزاد)

اَنجر پنجر ڈھیلے کر دینا۔ اعضا تھکا دینا، مضمحل کر دینا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اونٹ پر سفر تو کر لیا لیکن جب منزل پر پہونچے تو سارے انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے تھے۔

قولِ فیصل۔ بے جان چیز کا پرزہ پرزہ ڈھیلا کر دینے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے راستے میں ایک سڑک ایسی خراب ملی کہ دو ہی کوس گاڑی چلی ہوگی کہ اس کے انجر پنجر ڈھیلے ہوگئے۔

اَنجُل۔ چُلّو یعنی دونوں ہاتھ ملے ہوئے اور اس طرح کھلے ہوئے کہ ہتھیلیاں اوپر کی طرف ہوں جس طرح دعا مانگنے کے وقت ہوتی ہیں۔ سنسکرت غیر فصیح۔

محلِ صرف۔ وہ من اناج یہاں سے اگر وہ انجل کم بھی ہو گئے تو کیا معلوم ہوں گے۔

قولِ فیصل۔ زیادہ تر غلّہ دینے لینے میں اس کا استعمال ہو۔ عوام انجلی بھی کہتے ہیں۔ انجلا بھی بمعنی چلّو مستعمل ہو۔

غلّہ تیار ہونے کے بعد کسان پہلے اس میں سے کچھ چنگل فقیروں نیز دوسرے پرجاؤں کو دیتے ہیں اس کے بعد اپنے کام میں لاتے ہیں۔ اس کو انجلی نکالنا کہتے ہیں۔ لکھنؤ کے عوام میں انجل کے بجائے اَنجلی (بفتحِ الف) مستعمل ہو۔ انجل بھر بمعنی چنگل بھر بھی بولتے ہیں جیسے گیہوں کی بوری میں سے انجل بھر فقیر کو دے دو۔

اَنجُم۔ بہت سے تارے، نجم کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

دیکھے نہ کبھی صورت انجم فلک پیر
ہو جائے ہوا بزم سلیماں کی بھی توقیر — اثیر

قول فیصل۔ نظم میں استعمال زیادہ ہے۔ نثر میں ترکیب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے مگر کم۔ عام بول چال میں بالکل مستعمل نہیں۔

اَنجُمَن۔ مجلس، بزم، محفل، سبھا، سوسائٹی۔ فارسی، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔ عورت مرد۔

میں شمع طور کہتا ہوں رخ پُر نور کو لیکن
تمھاری انجمن کی انجمن کچھ اور کہتی ہے — تسنیم

قول فیصل۔ اس کی جمع ے ن اور و۔ ن بڑھا کر بنتی ہے۔ فارسی میں مجلس اور مجمع کے معنی ہیں نیز حلقہ اور صف کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ اور ان معنوں میں اگر استعمال کیا جائے تو فارسی رہے گا لیکن اگر دستہ ہائے ماتمی کے لیے استعمال کیا جائے تو اردو ہو جائے گا۔

اَنجُمَن آرا۔ محفل کا سنوارنے والا۔ رونق بزم، زینت محفل، فارسی، اسم فاعل، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ و دہلی۔

جلوہ فرما سر محفل ہو، تکلف نہ کرو
منہ چھپاتے ہو عبث انجمن آرا ہو کر

انجمن آرائی بھی (محفل کو آراستہ کرنے کے معنی میں) مستعمل ہے۔

اِنجماد۔ بستگی، جمود، جمنا۔ عربی مصدر، مذکر، غیر فصیح۔

قول فیصل۔ عربی والے بلجنے میں مستعمل ہے۔

انجمن آنا۔ ماتمی انجمن کا کسی کے گھر پر ماتم کرنے کی غرض سے آنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ آج مجلس نہیں ہوگی صرف انجمن آئے گی۔

قول فیصل۔ انجمن بلانا، ماتمی انجمن کو اپنے گھر پر ماتم کرنے کی غرض سے دعوت دینے کے معنی میں بولتے ہیں۔

انجمن بنانا۔ چند افراد کو کسی مقصد کے ماتحت کسی دستور اساسی کی پابندی کے ساتھ یک دل و ہم آہنگ کر لینا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ ریلوے کے مزدوروں نے جب سے اپنی ایک انجمن بنالی ہے وہ ان پر افسران کی بےجا زیادتی کم ہوگئی ہے۔

قول فیصل۔ انجمن قائم کرنا اور انجمن سازی بھی انجمن بنانے کے معنوں میں بولتے ہیں۔

نیستر انجمن ٹوٹنا۔ انجمن کا کام بند ہو جانے کے محل پر بولتے ہیں جیسے انگریزی عملداری ختم ہونے کے ساتھ ہی تعلقہ داران اودھ کی انجمن بھی ٹوٹ گئی۔

انجمن مٹی ہونا۔ محفل خاک ہو جانا۔ انجمن تباہ و برباد ہو جانا۔ اردو۔ غیر فصیح۔

کسی نے اف بھی نہ کی شمع جل کے خاک ہوئی
نہ ہوئے گی مگر آتش پہ انجمن مٹی — آتش

قول فیصل۔ اب متروک ہے اس کے بجائے خاک ہونا یا خاک ہو جانا بولتے ہیں۔

انجن[1] سرمہ، توتیا، کحل، کاجل، ہندی، مذکر، غیر فصیح۔

قول فیصل۔ اردو زبان میں ان معنوں میں مستعمل نہیں اس کی جگہ سرمہ یا کاجل ہی بولتے ہیں، انجنا ہندی میں سرمہ لگانے کو کہتے ہیں۔ مگر اردو میں یہ بھی رائج نہیں۔

انجن[2]۔ بجلی یا بھاپ سے چلنے والی کل اور مشین جو خود چلے اور دوسرے مادی اجسام کو کھینچے اور ہلا

ذکر، فصیح، رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

تھا نہ انجن کا دھواں بھی
آہیں تھیں سوزش دل کی قسم — جاہ

قول فیصل۔ اس کی جمع صرف و۔ ن بڑھا کر بنتی ہے۔ انگریزی میں اس کا تلفظ ان جن ہے۔ تلفظ بدل جانے سے انجن، اردو ہو گیا۔ اردو میں اس کی جگہ دوسرا لفظ موجود نہیں۔ اردو میں لفظ انجن سے صرف ریل کا انجن مراد لیا جاتا ہے۔

انجن ڈرائیور۔ انجن چلانے والا۔ اردو۔ فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ گاڑی پٹری سے اتر کے ہی الٹ گئی اور سیکڑوں مسافر زخمی ہو گئے لیکن انجن ڈرائیور بال بال بچ گیا۔

قول فیصل۔ بول چال گفتگو میں صرف ڈرائیور کہہ کر مطلب ادا کیا جاتا ہے۔

انجیر۔ ایک مشہور میوہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

ہو زقن سیب کا پھل اور زقن پر تیرے
خال مشکیں جو کہیں ہیں وہ ہیں انجیر کے پھل — ظفر

قول فیصل۔ عربی میں تین کہتے ہیں۔

انجیر کی دو قسمیں ہوتی ہیں دیسی اور ولایتی، ان میں ولایتی بہتر ہوتا ہے۔ تر و تازہ کا مزاج پہلے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں تر ہے اور خشک انجیر کا مزاج دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں تر ہے جو زود ہضم ہے اور جسم کو فربہ کرتا اور جگر و دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ کھانسی، دمہ، تھکاں وغیرہ کے واسطے نافع ہے اور ملین و دست آور ہے اس کا لیپ ورم کو

قول فیصل - جاہل عوام کی زبان - اس محل پر کھینچے کھنچے رہنا ہی فصیح ہے۔

اِنْحِراف - انکار، مخالفت، خلاف ورزی، روگردانی، نافرمانی، عدول حکمی - عربی، مصدر، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

> عشق میں غیر کی شکایت کیا
> دل نے بھی مجھ سے انحراف کیا
> — قمر

قول فیصل - اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ (انحراف کرنا اور انحراف ہونا) بھی ہے جیسے "ہم قانون رفقت سے انحراف کرکے محفوظ نہیں رہ سکتے" یا "نماز میں قبلہ سے انحراف ہو جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے"۔

اِنْحِصار - گھر جانا، منحصر ہونا، دار و مدار ہونا - عربی، مصدر، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

> کیا مرا اور کوئی یار نہ تھا
> کچھ اسی پر تو انحصار نہ تھا
> — جان صاحب

اِنْحِطاط - کمی، زوال، گھٹنا - عربی - مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

> داغ دل بہت چلا بڑھاپے میں
> ماہ کامل کو انحطاط ہوا
> — تسلیم

اِنْحِنا - جھکا ہونا، ٹیڑھا ہونا، خمیدہ ہونا، کوزہ پشت ہونا - عربی، مصدر، مذکر، غیر فصیح۔

> عارفوں کو مہر و مہ دیوار و در آموز ہے
> مانع گردن کشی ہو انحنا محراب کا
> — ناسخ

قول فیصل - اردو زبان میں اس کا کوئی درجہ نہیں۔

اَنْ داتا - روزی کا دینے والا، آقا، مالک، خداوند نعمت، ہندی، غیر فصیح۔

محل حروف - وہ ہم سے بگڑے ہیں تو بگڑے رہیں۔ ہمارے ان داتا تھوڑی ہیں۔

قول فیصل - ہندوؤں میں چھوٹے آدمی بڑے آدمیوں کو تعظیماً اس خطاب سے مخاطب کرتے ہیں۔

اَنْدازا - بہت بڑا اور سخت کڑاہ - اردو، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

> کیا کمی ہے، برکت چاہیے ساقی تیری
> جام سب حوض ہیں خم بنتے ہیں اندازے
> — بحر

قول فیصل - اس کی جمع اندازے اور اندازہا مستعمل ہے۔

اَنْداز - طرز، طریقہ، طور، ڈھنگ - فارسی - مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

> گرمی جوش محبت کا نیا انداز ہے
> داغ دل سے ربط ہے سوز جگر سے ساز ہے
> — آتش

قول فیصل - معشوقانہ ناز و ادا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے - جیسے

> مدہوشی سامنے دکھائی ہوئی ہیں
> قدم انداز سے اٹھاتی ہوئی ہیں
> — تعشق

قرینہ، قیاس، اٹکل کے معنوں میں جیسے "حضرت سلطان بیگم نے زبان سے کچھ نہ کہا لیکن انداز سے معلوم ہوا کہ بات ناگوار ہوئی" (مرآۃ العروس)

تخمینہ کے معنوں میں جیسے "تمہارے انداز سے اس نگینہ کی قیمت کیا ہوگی"؟

اَنْدازا - بطور اندازہ - اردو، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل حروف - کل آپ اندازاً کس وقت تشریف لائیں گے؟

قول فیصل - چونکہ انداز فارسی ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ طریقہ عربی کا ہے لہٰذا اس کو اردو ہی سمجھنا چاہیے۔

اَنْداز اُڑانا - کسی کا ڈھنگ سیکھ لینا، رنگ اڑانا - اردو، فصیح، رائج - مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

آگے سنئے کہ اب ہت کو جن پیا آتش غیل نے اڑایا ہے تمہارا انداز

قول فیصل - موجود و مستقبل الاستعمال ہے۔

اَنْداز پایا جانا - آثار ہونا - اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل حروف - سپاہی کے لڑکے میں بچپن ہی سے بانکپن کا انداز پایا جاتا ہے۔

قول فیصل - انداز پائے جانا بھی بولتے ہیں جیسے "ہماری ان کی دوستی ہے ان میں محبت کے انداز پائے جاتے ہیں"۔

اَنْداز دِکھانا - ناز دکھانا - اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

محل حروف - تھوڑی دیر بیٹھے بیٹھے رہے پھر آپ ہی آپ اٹھ کر چلے گئے۔ کوئی بات نہ چیت پھر یہ انداز دکھانا نہیں تو اور کیا ہے۔

اَنْداز سے باہر ہونا - حد اعتدال سے بڑھنا، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

> قدم انداز سے باہر ہوئے جاتے ہیں صاحب کے
> ستم رفتار میں کرتی ہے ٹھوکر دیکھیے جا کر
> — آتش

قول فیصل - اب اس محل پر زیادہ تر اندازے سے باہر ہونا بولتے ہیں۔

اَنْداز کرنا - اندازہ کرنا، تخمینہ لگانا - اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل حروف - بالائی کا انداز کر کے پورے تھال کے دام لگا دو اور بغیر تلوائے جیسے یوں ہی خرید لو۔

قول فیصل - اس محل پر اندازہ کرنا زیادہ فصیح ہے۔ ناز کرنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے "اپنی طبیعت جب رنجیدہ ہو تو کسی کا انداز کرنا کیا بھلا لگے"؟

اَنْداز لگانا - تخمینہ لگانا، اوسط بٹھانا - اردو (دیکھیے انداز کرنا)

محل حروف - پہلے تم خود انداز لگا لو کہ جا پہنچو اپنا

میں کتنا کپڑا لگے گا۔ پھر درزی سے بھی پوچھ لینا۔
قول فیصل۔ انداز لگنا بھی مستعمل ہے جیسے جب تک درختوں میں کیری نہ بیٹھ جائے محض بَور کو دیکھ کر باغ کی قیمت کا انداز لگنا مشکل ہے۔
اَنْدَاز لینا۔ جانچ لینا۔ اندازہ لگا لینا۔ اردو (دیکھئے انداز کرنا)
محل صرف۔ پہلے گھروں کے انداز و پھیر بنانے کی شرط ہونا۔
قول فیصل۔ اس محل پر اندازہ کر لینا زیادہ فصیح ہے۔
اَنْدَاز ملنا۔ اٹکل ملنا۔ تھاہ ملنا۔ اردو (دیکھئے انداز کرنا)
محل صرف۔ دریا کے کنارے پر بھی بعض جگہ پانی کا انداز نہیں ملتا۔ اور آدمی دھوکا کھا جاتا ہے۔
قول فیصل۔ اس محل پر اندازہ ملنا زیادہ فصیح ہے۔ طرز، طریقہ، مشابہ ہونے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے جیسے اس کی بات کا انداز اس کے بڑے بھائی سے بہت ملتا ہے۔
اَنْدَاز نکالنا۔ طریقہ اختیار کرنا،
اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی
محل صرف۔ تم نے بات کرنے کا عجب انداز نکالا ہے۔ نیا آدمی سنے تو جانے کسی سے لڑ رہے ہو۔
اَنْدَاز نکلنا۔ شان پائی جانا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

سمند عمر کیا میری طرح تجھ کو بھی وحشت ہے
ترے چلنے میں انداز رم آہو نکلتا ہے — اثر

اَنْدَاز ہونا۔ اٹکل ہونا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔
محل صرف۔ تم جب چولہے پر آگ رکھتے ہو کبھی زیادہ ہو جاتی ہے، کبھی کم۔ آج تک تم کو انداز نہیں ہوا

اَنْدَازَہ۔ مذ۔ قیاس، اٹکل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

ہمیشہ دل نئے انداز سے لبھاتے ہو
تمہارے ناز کا اندازہ ہو نہیں سکتا — اختر

اَنْدَازَہ ۲ امتحان، جانچ۔ فارسی (دیکھئے اندازہ ۱)

کیا ملے سبزۂ خیابان سے دیکھیں ہم کو
آج اندازۂ تسلیم و رضا کرتے ہیں — سالک

اَنْدَازَہ ۳۔ ناپ، پیمانہ، فارسی (دیکھئے اندازہ ۱)
محل صرف۔ کوئی پرانی اچکن درزی کو دے دو کہ اس کو جسم کا صحیح اندازہ ہو جائے۔
اَنْدَازَہ پانا۔ اٹکل ملنا۔ اردو (دیکھئے اندازہ ملنا)

تیرے علم و حلم کا اندازہ کیا پائے کوئی
حلم سنگ بے ترازو، علم بحر بے کنار — تعشیر

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔
اَنْدَازَہ کرنا۔ (دیکھئے انداز کرنا)
اَنْدَازَہ ہونا۔ (دیکھئے انداز ہونا)
اَنْدَازے سے باہر ہونا۔ (دیکھئے انداز سے باہر ہونا)
اَنْدَام۔ جسم، بدن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

بے سبب شمع کا لے گل نہیں اندام سفید
ہو گئی دیکھ کے یہ ساعد گلفام سفید! — نذیر

قول فیصل۔ اس کا صرف تنہا بہت کم ہے دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے جیسے گل اندام نازک اندام وغیرہ۔
اَنْدَام نِہانی۔ شرمگاہ، عورتوں کے پیشاب کا مقام۔ فرج، وہ مقام جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

بھرا ہے موتیوں سے اندام نہانی
بہار گل حیا سے پانی پانی — (الف لیلیٰ منظوم)

قول فیصل۔ مذکورۂ بالا شعر میں مذکر نظم ہوا ہے لیکن اہل لکھنؤ عام طور سے مونث ہی بولتے ہیں۔
اَنْدَر۔ میان، باہر کی ضد، فارسی، فصیح، رائج، مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

کیا انتظار یار کی حالت بیاں کروں
رہتی ہے جان آنکھوں کے اندر تمام رات — آتش

قول فیصل۔ کثرت استعمال سے اردو ہو گیا ہے۔
اِنْدَر۔ ہندوؤں کے نزدیک دیوتاؤں کا راجہ۔ بارش کا دیوتا۔ سنسکرت۔

ہزاروں دیوتوں کو یاں کی پریوں نے پچھاڑا ہے
نہیں یہ لکھنؤ اک راجہ اندر کا اکھاڑا ہے — منشا

قول فیصل۔ اردو میں بکثرت مستعمل ہے لیکن تنہا نہیں بلکہ راجہ کا اضافہ کر کے "راجہ اندر" بولا جاتا ہے اور کثرت استعمال کی وجہ سے اردو ہو گیا ہے۔
اِنْدِرَاج۔ درج کرنا، داخل کرنا، لکھنا۔ عربی، مصدر، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔
محل صرف۔ پولیس کے روزنامچے میں حلقے کے روزمرہ واقعات کا اندراج ہوتا رہتا ہے۔
قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ (اندراج کرنا اور اندراج ہونا) ہے۔
اِنْدِرَاجَات۔ لکھے ہوئے، مندرجہ۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔
محل صرف۔ آڈیٹر یا محاسب کا فرض ہے کہ وہ رجسٹروں کے اندراجات کی جانچ میں کوئی رعایت نہ کرے۔
اِنْدَرَائن۔ ایک پھل جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں کڑوا۔ لیمو کے برابر سرخ و زردی مائل خوش رنگ

ہوتا ہے۔ تحقیق: عربی میں اس کو حنظل یا تخم حنظل کہتے ہیں۔ اس کے اندر کے پردے دوا کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں جن کو شحم حنظل کہتے ہیں۔ مزاج چوتھے درجہ میں گرم اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ امراض بلغمیہ وسوداویہ ودماغیہ وجمیع امراض باردہ و درد مفاصل وجذام وغیرہ کے لیے نافع اور قوی ہے نیز دست آور ہے۔ اسی کو اندراین کا پھل بھی کہتے ہیں۔ مجازاً ایسے آدمی کو بھی کہتے ہیں جس کا ظاہر اچھا ہو اور باطن خراب ہو۔ چونکہ یہ پھل دیکھنے میں خوش نما اور کھانے میں کڑوا ہوتا ہے اس لیے یہ مثل بن گئی کہ اندراین کا پھل دیکھنے کا ہوتا ہے کھانے کا نہیں۔

اِندراسن۔ راجہ اندر کا تخت۔ ہندی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔

اِندر جال۔ علم طلسم، نیرنجات، بازیگری، شعبدہ بازی، مکاری، فریب، دھوکا۔ ہندی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔

اِندر جَو۔ ایک درخت کا بیج۔ ہندی۔ مذکر۔ تحقیق۔ رنگ میں سرخی مائل اور صورت میں جَو سے مشابہ ہوتا ہے۔ عربی میں لسان العصافیر اور فارسی میں زبان گنجشک کہتے ہیں۔ قسم شیریں بہتر اور قسم تلخ غیر مستعمل ہے۔ مزاج اس کا دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے۔ سنگ گردہ کو توڑتا اور اعضا کو قوت دیتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں اور پرانی کھانسی وغیرہ کے واسطے مفید ہے۔ نیز پیشاب لاتا ہے۔ سنسکرت میں اندریَو کہتے ہیں۔

اَندرسا۔ (آ۔ ف ورس) (اردو) خمیر کے ساتھ ایک قسم کی مٹھائی جو اس طرح بنتی ہے کہ چاول کے آٹے میں شکر ملا کر خمیر کرتے ہیں اور اس کی ٹکیاں بنا کر روغن میں تل لیتے ہیں (اندر کی گولیوں کی شکل میں بنا کر تلتے ہیں تو اس کو اندرسے کی گولیاں کہتے ہیں۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام۔ لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

یہ کرا ہے کوئی شکر لب بیاں
مزے دار اندرسے کی ہیں گولیاں

قول فیصل۔ اس کی جمع اندرسے اور اندرسوں مستعمل ہے اس کے تلفظ میں فرق کرکے بھی نظم کیا ہے یعنی بہ سکون دال وفتح را (اَندرَسا)

ہے چاند اندرسا تو ستارے ہیں گولیاں
شاخیں ہیں کرنیں اور یہ سورج مہال ہے

لیکن اس زمانے میں بفتح دال وسکون را (اندَرسا) ہی فصیح ہے۔

اِندر سبھا۔ راجہ اندر کا دربار۔ اردو۔ غیر فصیح۔
قول فیصل۔ راجہ اندر کے دربار کو ڈرامے کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے جس میں دیوؤں کے کام اور پریوں کے ناچ دکھائے جاتے ہیں اس فرضی قصے کو لکھنؤ کے ایک شاعر متخلص بہ امانت نے نظم کیا ہے اس تصنیف کا نام بھی اندر سبھا ہے اور جو ڈراما کھیلا جاتا ہے اس کو بھی اندر سبھا کہتے ہیں۔ اور ان معنوں میں فصیح ہے۔

اِندر کا اکھاڑا۔ راجہ اندر کا دربار۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام۔ لکھنؤ، دہلی، عورت مرد۔

گھر اپنا بھی ان روزوں ہے اندر کا اکھاڑا
دن رات پری زاد نظر آتے ہیں مشرق

قول فیصل۔ "اندر کے اکھاڑے" کی جگہ پر عام طور سے "راجہ اندر کا اکھاڑا" بولتے ہیں۔ مجازاً ایسی صحبتوں اور محفلوں کو کہتے ہیں جہاں حسینوں کا مجمع ہو۔

اَندر کی سانس اَندر باہر کی سانس باہر
دم بخود ہو جانا، حیرت زدہ، خوف زدہ ہو جانا، سکوت میں پڑ جانا۔ اردو۔ غیر فصیح۔
محل صرف۔ یہ جملہ نقل کرتے ہیں طالب علم نے سر جو اٹھایا تو ماسٹر صاحب کو سامنے کھڑا ہوا پایا بس اندر کی سانس اندر باہر کی سانس باہر۔ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان کھلتی نہ تھی۔
قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ اگر ایسا تھا۔ گھبرا جانا چاہیے کہ اس سے سانس رکنے لگے تو اس مقام پر بھی یہ محاورہ بولتے ہیں لیکن لکھنؤ میں مذکورہ معنوں میں اب نہیں بولتے جاہل عوام نیچے کی سانس تلے، اوپر کی سانس اوپر بھی بولتے ہیں۔

اَندر والا۔ دل ہی جیسے ہیں کیا کروں اندر والا نہیں مانتا۔

تمام قتل اپنے کو کیجیے ہوں میاں ہر چند مسلے
کیا کروں قاتم نہیں سکتا مرا اندر والا

(امیر اللغات)

قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے اس کو عورتوں کی زبان لکھا ہے اور کوئی اہل شعر آتش کا مثال میں پیش کیا ہے لیکن لکھنؤ کی عورتوں میں اب بالکل مستعمل نہیں۔

اَندرَوائی۔ (عورتوں کی زبان) الٹی (بدشگونی کے وہم سے صحیح کالی نہیں کہتیں) (امیر اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں بالکل نہیں بولتیں بلکہ موجودہ دور میں ایسے الفاظ ومحاورات معدوم خیال کیے جاتے ہیں۔

اَندر ہی اَندر۔ چپکے ہی چپکے، پردے پردے میں۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص وعام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جو دم لیتا ہوں تو شعلہ جگر کا دل جلاتا ہے
جو چپ رہتا ہوں تو اندر ہی اندر جان کھاتا ہے

اندھا اندھا معلوم ہوتا ہے۔

مثال۔ اندھا کنواں۔ وہ کنواں جس میں پانی نہ ہو۔

دل جو اس میں گرا یوسف کی طرح چھپ گیا صاف
مجھ کو وہ اندھے کنویں سے بھی سوا بھی ناٹ

اَندھا امام ٹوٹی مسجد۔ ناقص کو ناقص چیز ہی ملتی ہے۔ جیسا منہ ویسا طمانچہ (جامع اللغات)

قول فیصل۔ اس کے مقابلے میں اس کے ہم معنی و ہم مقصد مثل "اندھا ملا ٹوٹی مسجد" زیادہ فصیح بھی ہے اور مستعمل بھی۔

اَندھا بادشاہ لنگڑا وزیر کاٹ کا گھوڑا لوہے کا زین۔

تھوڑی سی دولت پر اترا جانا۔ سب باتیں حماقت اندھکڑ کی کرنا (جامع اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

اَندھا بانٹے جیوڑی اور پیچھے بچھڑا کھائے۔ بیوقوف کے کام کی نسبت کہتے ہیں (جامع اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

اَندھا بانٹے ریوڑیاں پھر پھر اپنوں کو۔ جب کوئی شخص اپنے خاص آدمیوں کے ساتھ سلوک کرے اور دوسرے مستحق لوگوں کی طرف نظر نہ کرے۔ تو اس محل پر کہتے ہیں۔ اردو۔ مثل۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محل صرف۔ ہم سب ایک ہی دسترخوان پر بیٹھے تھے لیکن وہ اپنے محلے والوں کے سامنے بہتر بہتر کھانے چن رہے تھے اور ہم لوگوں کی طرف دیکھتے بھی نہیں تھے۔ سچ ہے اندھا بانٹے ریوڑیاں پھر پھر اپنوں کو۔

قول فیصل۔ دہلی لکھنؤ کے لوگوں میں مستعمل ہے۔ صاحب امیر اللغات نے "اندھا بانٹے ریوڑیاں پھر پھر اپنوں ہی کو دے" لکھا ہے۔

اَندھا بگلا۔ گھبراہٹ میں بے سلیقگی سے کام کرنے والا خصوصاً جلدی جلدی گھبرا کے جو کھانا کھائے اس کی نسبت کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ "اندھا بگلا" اب نہیں بولتے۔ اس کے بجائے اسی محل پر "اندھے بگلے کی طرح" یا "اندھے مجنوں کی طرح" بولتے ہیں۔

اَندھا بگلا کیچڑ کھائے۔ غافل آدمی ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔ (جامع اللغات)

قول فیصل۔ اب بہت کم مستعمل ہے۔

اَندھا بنانا ۱۔ بیوقوف بنانا۔ دھوکا دینا۔ آنکھوں میں خاک ڈالنا۔ اردو۔ محاورہ۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ حسن آرا تم تو غضب ڈھانے اور دنیا جہان کو اندھا بنانے لگیں۔ (جانِ عیش)

اَندھا بنانا ۲۔ جھٹلانا۔ کسی کا ایسی بات سے انکار کرنا جو دوسرے کی سمجھی بوجھی ہو۔ اردو۔ (دیکھیے اندھا بنانا ۱)

محل صرف۔ بیسیوں مرتبہ تم کو خود سڑک پر ننگے سر جاتے ہوئے دیکھا تھا اور تم مجھ کو اندھا بنا رہی ہو۔

اَندھا بنانا ۳۔ ایسا مجبور کر دینا کہ آنکھیں کھلی ہوں اور کچھ دکھائی نہ دے۔ اردو۔ (دیکھیے اندھا بنانا ۱)

اشتیاق دید نے اندھا بنایا ہے مجھے
دیکھنا ملتا ہے پر تاب نظر ملتی نہیں
جگر

اَندھا بھینسا۔ لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لڑکا بھینسا بنتا ہے اور ایک لڑکا اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کی دونوں آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ باقی لڑکے باری باری اس بھینسا بنے ہوئے لڑکے کے پیٹ کے نیچے سے نکلتے ہیں۔ اور جو لڑکا پیٹھ پر سوار ہوتا ہے وہ اپنے بیٹھے سے ان لڑکوں کا نام پوچھتا جاتا ہے جب لڑکے کا نام وہ ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہے پھر اس کو بھینسا بنایا جاتا ہے اور بھینسا بنا ہوا لڑکا پیٹھ پر سوار ہو جاتا ہے۔ اردو۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ اب یہ کھیل لڑکوں میں بہت کم ہو گیا ہے۔

اَندھا بے ایمان۔ بہرا متقی۔ اندھا اپنے قدرتی نقص کی وجہ سے بے ایمان ہو جاتا ہے اور بہرا نیک ہوتا ہے کیونکہ وہ بری بات سنتا ہی نہیں۔ (جامع اللغات)

قول فیصل۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

اَندھاپن۔ آنکھیں ہوتے ہوئے اندھوں کی طرح کوئی کام کرنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف۔ خدا معلوم کیسے اندھے پن سے راستہ چلتے ہو کہ کبھی کیچڑ میں جوتا بھر جاتا ہے کبھی اینٹ سے ٹھوکر لگ جاتی ہے۔

قول فیصل۔ اسی محل پر اندھا پنا بھی بولتے ہیں جیسے اندھے پنے سے پڑھو گے تو کبھی صحیح حروف منہ سے نہیں نکلیں گے یوں ہی سین کی جگہ شین اور شین کی جگہ سین کہو گے۔

اَندھا تارا۔ (مذکر) سیارہ نیپچون جو نظام شمسی کا سب سے بعید سیارہ ہے۔ (جامع اللغات)

یہ سیارہ انگلستان فرانس اور جرمنی کے ماہرین فن کی مشترکہ کوششوں سے ۱۸۴۶ء میں دریافت ہوا۔

اَندھا جب تیاگے جب دو آنکھیں پائے۔ کام ہو جانے تو جاتی غرض مند کو اسی وقت اطمینان ہو سکتا ہے جب اس کی غرض پوری ہو جائے۔ اردو۔ مثل۔ غیر فصیح۔

محل صرف۔ مجھ کو تمہارے وعدے پر اعتبار ضرور ہے

لیکن اندھا جب جانیے جب دو آنکھیں پائے۔

قول فیصل۔ یہی کل یہ ہے "اندھا دیکھے تو جانئے" بھی بولتے ہیں لیکن بہت کمی کے ساتھ۔

اَندھا دربار۔ بڑا راج جس میں ظلم و ستم بہت ہوتے ہوں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب مستعمل نہیں۔

اَندھا جیئے بُرے حالوں۔ اندھے آدمی کی زندگی بہت بُری طرح کٹتی ہے۔ اردو۔ مثل۔

محل صرف۔ عرصہ ہوا اُن کی نوکری بھی چھوٹ گئی اور تجارت میں بھی نقصان ہوا۔ آج کل بیکار ہیں اور بہت پریشان ہیں۔ بے چارے کیا کریں۔ "اندھا جیئے بُرے حالوں" کسی نہ کسی طرح زندگی گزار رہے ہیں۔

قول فیصل۔ مجازاً ایسے آدمی کے لیے کہتے ہیں جس کے اسباب محدود اور ذرائع مسدود ہو چکے ہوں اور بُری طرح زندگی گزار رہا ہو۔

اَندھا چوہا تھوتھی دان۔ نادان کو اچھی چیز نہیں ملتی (جامع اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

اَندھا دُھند ١۔ بے سوچے سمجھے۔ اردو۔ مذکر غیر فصیح۔ رائج۔

دل اندھا دھندی آتا ہے ہمیشہ لے داغ
چھان بیٹھا اس میں نہ کچھ چھان پھٹک آتی ہے

قول فیصل۔ عام استعمال میں اس کا تلفظ اَندھا دُھند ہوگیا ہے۔

اَندھا دُھند ٢۔ بے حساب۔ بے ٹھکانے۔ بے عقل و ہوش۔ آنکھیں بند کرکے۔ اردو۔ دیکھیے (اندھا دھند ١)

محل صرف۔ جب سے انھوں نے اپنے والد کا ترکہ پایا ہے اندھا دُھند پیسہ اُڑا رہے ہیں۔

اَندھا دُھند ٣۔ اندھیر، بدنظمی۔ اردو۔ دیکھیے (اندھا دھند ١)

حسن کی سرکار ہے کیا اندھا دھند دونوں
دل لیے جاتے ہیں اُن کا کوئی بھی پُرساں نہیں — داغ

قول فیصل۔ اَندھا دُھند کی مذکورہ بالا مثالوں میں اندھا بروزن سَندا استعمال ہوا ہے۔ لیکن نصیر نے اندھا بروزن کندھا نظم کیا ہے ؎

رُخ پہ وہ زُلف ہے کہ تو رُخ خطِ سیاہ
کشورِ ہند میں ہے اندھا دُھند — نصیر

لیکن اس کو ضرورتِ شعری سمجھنا چاہیے۔ صحیح تلفظ جو عام طور پر پہلے بھی زبان زد تھا اور آج بھی ہے، وہ اندھا دُھند (بروزن بدنظم) ہی ہے۔ موجودہ دور میں مؤنث بھی بولا جاتا ہے۔

اَندھا دُھند ۴۔ نابینا اگر سوجھ جسے صاف نظر کھائی دے۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام گفتگو میں عورت مرد۔

محل صرف۔ کوئی اندھا، دُھندا آدمی محلے سے گزرا اور لڑکوں نے اس کو ستانا شروع کیا۔

قول فیصل۔ صاحب امیر اللغات نے "اندھا دُھندا" لکھا ہے اور دُھندا کے مقابلہ میں دُھند ہی فصیح ہے۔

اَندھا دُھند کہ سنگ گائیاں۔ اندھیرا اور اندھا دھند ہونے کی جگہ کہتے ہیں (امیر اللغات)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں نہیں بولتے۔

اَندھا دُھند مچانا۔ شورش برپا کرنا۔ بدانتظامی بے اتفاقی اندھیر کرنا۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام گفتگو میں عورت مرد۔

محل صرف۔ نیا کوتوال بڑا رشوت خور ہے۔ شہر بھر میں اندھا دھند مچا رکھا ہے (یا مچا رکھی ہے)

قول فیصل۔ اس کا فعل لازم یعنی "اندھا دھند مچنا" بھی مستعمل ہے جیسے ڈاک کے محکمے میں بھی آج کل ایک اندھا دھند مچی ہے خطوط کا کیا ذکر ہے۔ منی آرڈر تک چار چار دن تاخیر سے وصول ہوتے ہیں۔

اَندھا راجہ چوپٹ نگری۔ کسی سلطنت کا بادشاہ اگر اندھا ہو یا رعایا کے حال سے ایسا بے خبر ہو جیسا کہ ایک اندھا ہوسکتا ہے تو اُس سلطنت کا حال تباہ رہتا ہے۔ (مجازاً اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی کام کا ذمہ دار انتہائی بے توجہی کرے اور وہ کام خراب ہو جائے۔) اردو۔ مثل۔ غیر فصیح۔

محل صرف۔ وہ رات دن جوئے اور شراب میں پڑے رہے۔ اولاد کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ آخر سب لڑکے ناکارہ نکلے "اندھا راجہ چوپٹ نگری" کی مثل صادق آئی۔

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

اَندھا رونا۔ بے اختیار رونا (جامع اللغات)۔

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

اَندھا سپاہی کانی گھوڑی۔ بدھ نانے آپ ملائی جوڑی۔

ایک جیسے دوست مل گئے۔ دو مصیبت زدہ دوست مل گئے (جامع اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

اَندھا سر کے چڑھتے مجھے کوئی دیکھے نہیں

بالاعلان کوئی بُری بات کرنا اور یہ امید رکھنا کہ کسی پر ظاہر نہ ہو۔ اردو۔ مثل۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

اَندھا کرنا۔ نابینا کرنا۔ اردو۔ فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام گفتگو میں عورت مرد۔

کیوں روتے ہیں یوں ہجر میں شک کر تجھے نہیں اُلٹی
اندھا تو مجھے دیدۂ گریاں ہی کریں گے — ذوق

اَندھَڑ۔ تند و تیز ہوا۔ ہندی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام گفتگو میں۔

محلِ صرف۔ کل تو ایسا اندھڑ چلا کہ لوگوں کے چھپر اُڑ گئے۔

قولِ فیصل۔ اس کا صرف چلنا کے ساتھ اندھڑ چلنا، ہی ہے۔ سنسکرت میں اَندھ کے معنی تاریک ہے، اور اندھڑ، بہت تاریکی کے معنی دیتا ہے لیکن اردو میں تند و تیز ہوا کے معنی ہی میں مستعمل ہے۔

اَندھوری۔ گرمی والے دانے وہ مہین مہین دانے جو گرمی کی شدت میں جسم پر پڑ جاتے ہیں۔ ہندی۔ مؤنث۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام گفتگو میں۔

محلِ صرف۔ تمہارا سارا جسم بھر ہوا اندھوریاں نکل آئی ہیں ان پر ٹھنڈا پانی چھڑک دو تو اچھی ہو جائیں۔

قولِ فیصل۔ اندھوری کا استعمال بہت ہی کم ہے۔ اس کی جگہ اندھوریاں اور اندھوریوں راہیے محل پر استعمال ہوتی ہے۔ گرمی دانے ہی بولتے ہیں۔

اَندھوں میں کانا راجہ۔ بے عقلوں میں کم عقل بے ہنروں میں ادنیٰ ہنرمند بھی بڑی عزت پاتا ہے۔ اردو۔ مثل۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ وہ دو حرف کیا پڑھے ہیں کہ اندھوں میں لکھ پڑھ لیتے ہیں لیکن ان کے محلے والے الف بے بھی نہیں جانتے اس لیے ان کی بڑی آؤ بھگت ہوتی ہے گویا اندھوں میں کانے راجہ بنے ہوئے ہیں۔

اَندھوں نے بازار لوٹا۔ کسی نہ ہونے والی بات کے ہو جانے پر اظہارِ تعجب کی جگہ کہتے ہیں۔ اردو۔ مثل۔ غیر فصیح۔

اَندھوں نے گاؤں مارا دوڑ پڑے لنگڑے

بے وقوفوں کے رفیق بھی بے وقوف اندھا کارو

کے دوست بھی ناکارہ ہوتے ہیں (جہاں کوئی نااہل کام خراب کرے اندھے کے واسطے جس سے رجوع کرے وہ بھی نااہل ہو اس جگہ کہتے ہیں۔ (دو میر اللغات)

قولِ فیصل۔ اب متروک ہے۔

اَندھیارا۔ تاریکی، اندھیرا۔ ہندی۔ مذکر۔ غیر فصیح۔

ہے دیر و حرم ڈھونڈھ کے یاروں ہارا
دونوں میں نہ پایا اُسے جز اندھیارا سودا

قولِ فیصل۔ اب شعرا اس کی جگہ اندھیرا ہی بولتے ہیں۔

اَندھیاری۔ (۱) اندھیری، تاریکی، تاریک۔ ہندی۔ مؤنث۔ غیر فصیح۔

دیدار کا مزہ نہیں بال اپنے باندھ لو
کچھ مجھ کو سوجھتا نہیں اندھیاری رات ہے منیر

قولِ فیصل۔ اب شعرا اس محل پر "اندھیری" ہی بولتے ہیں۔

اَندھیاری (۲) مؤنث۔ وہ کپڑا جو بھشتی پردہ دار گھروں میں پانی بھرنے کے وقت چہرے پر ڈال لیتے ہیں۔ سائیس یا نعل بندی کرنے والے گھوڑے کی آنکھوں پر باندھنے کا کپڑا یا چمڑا جس سے وہ دیکھ نہ سکے۔

محلِ صرف۔ بھشتی نے پردہ نہیں پکارا منہ پر اندھیاری ڈال کے گھر میں چلا گیا۔

شہسواری کا جو ان پاؤں کے کرنے کا ہو شوق
چاندنی نام ہو شب دیز کی اندھیاری کا ناسخ

قولِ فیصل۔ بیشتر فصحائے لکھنؤ اندھیاری کے بجائے اندھیری کا استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور موجودہ دور میں بھی اندھیری ہی فصیح ہے۔

اَندھیارے اُجیالے۔ وقت بے وقت۔ اردو۔ محاورہ۔ غیر فصیح۔

قولِ فیصل۔ اس کی جگہ اندھیرے اُجالے بولا جاتا ہے جو فصیح ہے۔ ایسے لڑکے جن کی ضرورت وقت آزاد

ہر آن کو اندھیرے اُجالے کا لفظ زیادہ کہا کرتے ہیں۔

اَندھیاری لگی کہ چور۔ اندھیرے اور چور کا جوڑ ہر وقت ہے۔ (لہٰذا اپنی چیز کی حفاظت سے کسی وقت غافل نہیں رہنا چاہیے) اردو۔ مثل۔

ہو گی کب تک تجھے خبرداری
چور رہتے رہے کہ اندھیاری مسعود

اَندھیاؤ۔ تیز ہوا، جھکڑ جس میں گرد و غبار شامل ہو۔ اردو۔ غیر فصیح۔ رائج۔ مشترک عوام لکھنؤ، دہلی۔

قولِ فیصل۔ اندھیاؤ چلنا (جھکڑ چلنا) کے معنوں میں کچھ کے ساتھ بولا جاتا ہے مگر فصحا اجتناب کرتے ہیں۔

اَندھے بگلوں کی طرح۔ بہت گھبراہٹ کے ساتھ۔ انتہائی بدسلیقگی سے۔ اردو۔ محاورہ۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ آستین بھی بھر لی، دامن پر بھی سالن کے دھبے لگا لیے، بالکل اندھے بگلوں کی طرح کھانا کھاتے ہو۔

قولِ فیصل۔ بزرگ لوگ غصے میں اپنے چھوٹوں کو کہہ دیتے ہیں۔ مہذب حضرات با پردہ اولوں کے لیے استعمال نہیں کرتے۔ گھبراہٹ کے ساتھ کھانا کھانے کی خصوصیت نہیں، ہر کام جو بدسلیقگی سے کیا جائے اس کے لیے کہہ سکتے ہیں جیسے سیدھے چلتے چلتے کیچڑ میں گھس گئے سارا جوتا سان لیا، اندھے بگلوں کی طرح راستہ چلتے ہو۔

اَندھی پیسے کتا کھائے۔ بے وقوف کی محنت بھی اکارت جاتی ہے۔ (بدسلیقگی اور پھوہڑ پن کی جگہ بھی کہتے ہیں) اردو۔ مثل۔

قولِ فیصل۔ عورتوں کی زبان۔

اَندھے حافظ کانے راجہ۔ عموماً مذاق سے اندھے مسلمانوں کو حافظ اور کانے آدمی کو راجہ کہتے ہیں (نور اللغات)

شہر کی گلیاں اندھیری ٹھوکریں کھانے کو ہیں
سے چلی ہے وسمۂ زلف پریشاں کی ہوس — سحر

شوخ و شریر گھوڑے کی آنکھوں پر باندھنے کا کپڑا یا چمڑا۔ اسے بھی کہتے ہیں۔ اس کا استعمال باندھنے۔ اتارنے اور چڑھانے کے ساتھ ہے۔

شب ہجر کو ملی ہے اندھیری بھی لاجواب
روشن ہے یہ کہ منھ پہ ہے معشوق کے نقاب — انیس

بہشتی جو کپڑا منھ پر ڈال کر پردہ دار گھروں میں پانی بھرنے جاتے ہیں، اس کو بھی اندھیری کہتے ہیں۔

اَندھیرے اُجالے — وقت بے وقت۔ اردو فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

زخم رزم اب پر جان کھو دیا گیا
اندھیرے اُجالے میں رو دیا گیا — جوش

اندھیری جھکنا — (دیکھیے اندھیرا جھکنا)

اَندھیری چھانا — ایسی تاریکی چھانا کہ کچھ دکھائی نہ دے۔ اردو فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

گھٹا ان کی جو ٹوٹا تو دشمن کے گھر
اندھیری مرے گھر میں کیوں چھا گئی — امیر

اَندھیری دینا یا ڈالنا — (متعدی)۔ اسے آنکھیں باندھ دینا۔ مجازاً دھوکا دینا۔ گھوڑے کی آنکھوں پر اندھیری باندھ دینا (جامع اللغات)

قول فیصل — اندھیری ڈالنا بہشتی کے لیے اور اندھیری باندھنا گھوڑے کے لیے مستعمل ہے اندھیری دینا لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

اَندھیری رات — شب تار، وہ رات جس میں چاندنی نہ ہو یا گہرا ابر چھایا ہوا ہو۔ اردو مؤنث، فصیح و رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

کہیں زلفوں سے دل آنکھیں ملا لیں
اندھیری رات ہے چوروں کا ڈر ہے — رشک

قول فیصل — اندھیاری رات بھی بولتے ہیں۔ لیکن اندھیری رات ہی فصیح ہے۔

اللہ ری روشنی مرے سینے کے داغ کی
اندھیاری رات میں نہیں حاجت چراغ کی — ناسخ

اَندھیری کوٹھری — تاریک کوٹھری، مجازاً جسم انسانی کا اندرونی حصہ، اردو: مؤنث، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ و دہلی۔

سیہ قلبوں کے جی کا کیا کہے حال
دل ان کا فر اندھیری کوٹھری ہے — شاد

قول فیصل — اپنے اصلی معنوں میں فصیح ہے لیکن مجازی معنوں میں غیر فصیح ہے۔

اَندھیری کوٹھری کا معاملہ ہے — ناقابل ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو غیر فصیح۔

قول فیصل — صاحب جامع اللغات نے "اندھیری کوٹھری کا یار" کسی عورت کے ناجائز ملنے والے کے معنوں میں لکھا ہے لیکن ان معنوں میں نہیں بولتے۔

اَندھیرے گھر کا اُجالا — (دیکھو چراغ)۔ بہت پیارا۔ وہ ذات جس کے دم سے گھر کی رونق ہو (عام طور پر اولاد کو اور مجازاً اکلوتے بیٹے کو کہتے ہیں) اردو (استعارہ) فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

رہے خیال نہ کیوں اپنے ماہِ طلعت کا
اندھیرے گھر کا ہمارے تو وہ اُجالا ہے — بحر

نہ دکھا آہ الٰہی اس کا داغ
ہے یہی تو اندھیرے گھر کا چراغ — شوق

اَندھیرے منھ — بہت سویرے، تڑکے۔ اردو فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی عورت مرد۔

اندھیرے منھ جو اٹھا گھر سے ہو گیا چیت
ملا کے یار نے لوا صبح حسن پایا کیسا — محشر

قول فیصل — اسی محل پر منھ اندھیرے بھی بولتے ہیں۔

بال زلفوں کے جو وہ منھ پہ بکھیرے آئے گئے
سوز و شن میں بھی گویا منھ اندھیرے آئے گئے — ظفر

اَندھے کو اندھا رستہ کیونکر بتائے — جو خود گمراہ ہو وہ دوسرے کی ہدایت کیونکر کر سکتا ہے۔ اردو مثل۔

اَندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی — بے وقوف آدمی جب کوئی عقل مندی کی بات کہہ دے تو کہتے ہیں۔ اردو مثل فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ و دہلی۔

قول فیصل — پڑھے لکھے عوام اور بعض اوقات خواص بھی بہت بے تکلفی رکھنے والے لوگوں سے مذاق کے طور پر برمحل استعمال کرتے ہیں۔ پرتکلف ملنے والوں سے نہیں کہا جاتا۔

اَندھے کو بھاگنا کیا ضرور — جس کام کی صلاحیت اپنے میں نہ ہو وہ نہ کرے۔ اردو مثل۔

قول فیصل — اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

اَندھے کو جوُ معاف — بے وقوف آدمی کی خطا پر گرفت نہیں کی جاتی۔ اردو مثل۔

قول فیصل — کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اَندھے کو چراغ دکھانا — بے فائدہ اور فضول کام کرنا۔ اردو مثل۔

عبث ہے پند و نصیحت بھی کور باطن کو
مثل ہے یہ کوئی اندھے کو کیا دکھائے چراغ — [illegible]

قول فیصل — اسی محل پر اندھے کو آئینہ دکھانا بھی بولتے ہیں۔

اَندھے کو دن رات برابر ہے — نافہم [illegible]

نااہل آدمی کو اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی۔ اُردو، مثل
قول فیصل۔ اسی محل پر یہ بھی کہتے ہیں کہ "اندھے کے آگے دن رات برابر ہے" صاحب جامع اللغات
لکھتے ہیں: "اندھے کے جانو ہیں دن رات برابر" اور "اندھے کے حساب رات دن برابر" بھی اسی محل پر لکھا ہے لیکن اب
لکھنؤ میں ان دونوں طریقوں سے مستعمل نہیں۔ اندھے
کے لیکھے جیسے رات ویسے دن۔ "افسردہ دل کو کوئی
موسم فرحت بخش نہیں" کے معنوں میں) بھی لکھا ہے
لیکن پڑھے لکھے یہ بھی نہیں بولتے۔

اندھے کو کوڑھی سبے ہاتھیں ملتا ہے

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز (جامع اللغات)
قول فیصل۔ اب مستعمل نہیں۔

اندھے کے آگے روئے اپنی آنکھیں کھوئے

نااہل کو نصیحت کرنا۔ دردِ سر مول لینا ہے۔ بے حس
آدمی کے سامنے اپنا دکھ بیان کرنا بے کار ہے۔ اردو، مثل
قول فیصل۔ "اندھے کے آگے روئے اپنی آنکھیں
کھوئیے" بھی بولتے ہیں اور عورتیں آنکھوں کی جگہ
دیدے بھی بولتی ہیں۔

بحث کر جاہل سے تخم دشمنی کیوں بوئیے
روئیے اندھے کے آگے اپنی آنکھیں کھوئیے — شاد

اس محل پر "اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھیں کھونا"
(فسانۂ آزاد) بھی بولتے ہیں۔

اندھے کے پاؤں تلے بٹیر دب گئی کہا روز شکار کھائیں گے۔

اتفاقی بات پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے (جامع اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور پر اب مستعمل نہیں۔

اندھے کی جورو کا اللہ بیلی — جس کی
خبر لینے والا کوئی نہ ہو۔ اس کا خدا ہے (جہاں کوئی
شخص اپنی چیز کی حفاظت نہ کر سکے وہاں بولتے ہیں)

قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ برتتے ہیں۔

اندھے کی داد نہ فریاد اندھا مارے بیٹھے گا

۱۔ معذور کی بے عنوانی قابل الزام نہیں۔ اردو،
مثل ۲۔ لڑکوں کا ایک کھیل جس میں ایک لڑکا آنکھیں
بند کر کے لکڑی گھماتا ہے اور یہی فقرہ کہتا جاتا ہے اور
دوسرے لڑکے بھاگتے ہیں۔ جب کسی کے لکڑی پڑ جاتی ہے
پھر وہ اسی طرح لکڑی لے کر گھماتا ہے۔
قول فیصل۔ عوام میں رائج ہے خواص میں مستعمل نہیں۔

اندھے کی لاٹھی — ضعیف کا سہارا، بڑھاپے
کی اولاد۔ اردو، مثل۔ غیر فصیح۔ رائج۔

یہی اندھے کی ایک لاٹھی ہے
بس اسی دم سے زیست میری ہے — خلق

قول فیصل۔ لاٹھی کی جگہ لکڑی بھی بولتے ہیں۔
ع۔ لکڑی اندھے کی سمجھتے ہو نہیں اس بوڑھی کو (ابا تقصیب)

اندھے کی مارے گھر تک پہنچائے۔ ناقص
آدمی سے کام نکالنا زحمت کا باعث ہو جاتا ہے۔
اردو، مثل، غیر فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ بازاری عوام کی زبان۔

اندھے کے ہاتھ بٹیر لگا (لگی) کسی شخص
کا کسی ایسے کام میں کامیاب ہو جانا یا وہ چیز حاصل
کر لینا جس کا نہ امید ہو نہ وہ اس کا موجود ہو۔ اردو، مثل
قول فیصل۔ لکھنؤ میں بٹیر مذکر بھی مستعمل ہے اور
مؤنث بھی۔ اسی مفہوم کو اب "اندھے کے ہاتھ
کی بٹیر" کہہ کر بھی ادا کرتے ہیں۔

اندھی نائن آئینے کی تلاش — بدصورت
کو آرائش کا شوق ہونے کی جگہ بولتے ہیں یا اس شخص
کے لیے کہتے ہیں جو کسی ایسی چیز کا خواہشمند ہو جس
کا وہ اہل نہ ہو۔ اردو، مثل۔
قول فیصل۔ عورتوں کی زبان ہے۔

اندھی نگری چوپٹ راج — ایسی حکومت
جہاں انتہائی بدنظمی ہو، اندھیر ہو، ہر وہ جگہ جہاں انتظام
اچھا نہ ہو۔ اردو، مثل۔

اندھی نگری راج چوپٹ شہر ہے اندھیر ہے
لے مرے جو جا کے ہیں آدمی تو ہے آج کل — بد نقاد

قول فیصل۔ "اندھیر نگری چوپٹ راج" بھی
بولتے ہیں جیسے۔

کیسا اندھیر نگری چوپٹ راج
ہو رہا ہے یہاں کے راج میں آج — واجد علی شاہ

اندھی نگری چوپٹ راجا ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا۔

ایسی سلطنت یا حکومت جہاں حد سے زیادہ
انتظامی خرابیاں ہوں ادنیٰ اعلیٰ ایک رنگ میں
میں امتیاز نہ ہو۔ کسی کے لیے کوئی پابندی نہ ہو۔
یہاں تک کہ مٹھائی اور ترکاری ایک بھاؤ بکتی ہو۔
اردو، مثل۔
قول فیصل۔ "اندھی نگری" کی جگہ "اندھیر نگری"
بھی بولتے ہیں۔ اسی محل پر "اندھی نگری چوپٹ راجہ"
بھی بولتے تھے مگر اب متروک ہے۔

اندھے نے چور پکڑا اور دوڑیو رے میاں لنگڑے۔

جب کوئی شخص ایسا کام کرے جس کی اس سے
امید نہ ہو تو مذاق سے کہتے تھے۔
قول فیصل۔ اب مستعمل نہیں۔

اندیشہ — خوف۔ کھٹکا۔ دھڑکا۔ فکر۔ سوچ
تردد۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص
لکھنؤ و دہلی۔

وہ قد ہے مثل سرو ہمیشہ بہار ہے
اندیشۂ خزاں نہیں رکھتا نہال دوست — آتش

قول فیصل۔ اندیشہ ناک ؛ پرخطر اور خوفناک کے معنوں میں مستعمل ہے لیکن صرف خواص بولتے ہیں۔ اس کا صرف رکھنا، کرنا، ہونا کے ساتھ (اندیشہ رکھنا، اندیشہ کرنا، اندیشہ ہونا) ہے۔ اس کی جمع اردو میں اندیشے اور اندیشوں مستعمل ہے۔

ان دیکھا ۔ نہ دیکھا ہوا، بے دیکھا اردو، صفت، غیر فصیح۔

قول فیصل۔ اس محل پر فصحا بے دیکھا بولتے ہیں اگر موصوف مؤنث ہو تو ان دیکھی (بے دیکھی کے معنوں میں) کہیں گے۔ صاحب امیر اللغات نے "ان دیکھا چور ساہ برابر" (بے دیکھے کی پر چوری نہیں لگائی جا سکتی کے معنوں میں) بھی لکھا ہے۔ لیکن لکھنؤ کے عوام اب اس محل پر "بے دیکھا چور باپ برابر" یا باپ کے برابر بولتے ہیں۔

انڈا ۔ بیضہ۔ مشہور خاص و عام وہ جسم مادی جس کے اوپر سخت چھلکا اور اندر زردی و سفیدی ہوتی ہے اور جس سے پرندوں، مچھلیوں اور دوسرے کیڑے مکوڑوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اردو، انڈ کا فصیح، رائج، مشترک خاص و عام۔ لکھنؤ میں بھی عورت مرد۔

مرغ زریں فلک انڈے سے نکلا بھی نہیں
یہ شب فرقت ہوئے تا وان ابھی ہے اور صبح — آتش

قول فیصل۔ مجازاً فوطے کو انڈا اور فوطوں کو انڈے کہتے ہیں۔ سنسکرت میں جانوروں کے انڈے نیز مرد کے فوطے کو انڈ کہتے ہیں۔

انڈا ابالنا ۔ انڈے کو گرم پانی میں ڈال کر جوش دینا۔ اردو، (دیکھیے انڈا)

قول فیصل۔ انگریزی دان حضرات نیز اُن کے ادنیٰ ملازمین خاص کر خانساماں انڈا اُبالنے کی جگہ انڈا بوائل کرنا بولتے ہیں۔ اگر سفیدی اور زردی دونوں سخت ہو جائیں تو فل بوائل اور اگر صرف سفیدی سخت ہو جائے اور زردی نرم رہے تو کوارٹر بوائل اور اگر سفیدی سخت ہو جائے اور زردی کچی پکی رہے یعنی نہ بالکل سخت ہو جائے نہ بالکل نرم رہے تو اس کو ہاف بوائل کہتے ہیں۔ لیکن یہ تصرفات ابھی کسی شکل میں بھی اردو زبان میں داخل نہیں۔ فصحا ان الفاظ کے بولنے سے بہت احتیاط کرتے ہیں۔ اگر سفیدی و زردی دونوں سخت ہو جائیں تو اُبلا ہوا انڈا کہتے ہیں۔ لیکن اگر سفیدی سخت ہو جائے اور زردی نرم رہے تو اسے نیم برشت کہتے ہیں۔

انڈا اتارنا ۔ جب کسی کو نظر لگ جاتی ہے تو ایک انڈے پر کچھ عبارت لکھ کر اور نقوش بنا کر اس کے ماتھے سے لگا کر زمین پر چھوڑ دیتے ہیں اور وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کو انڈا اتارنا کہتے ہیں۔ اردو، (دیکھیے انڈا)

قول فیصل۔ جب کسی مفعول لڑکے کا ڈاکٹری معائنہ کیا جاتا ہے تو ڈاکٹر ایک آلہ جو انڈے سے مشابہ ہوتا ہے اس شخص کی مقعد میں اُتار کر جانچتا ہے کہ آیا یہ واقعہ صحیح ہے یا نہیں اس کو بھی عوام انڈا اتارنا کہتے ہیں۔ نیز جب ایک شخص دوسرے شخص کے مقابلہ میں سختی اور بیہودگی کے ساتھ کامیابی حاصل کر لیتا ہے تو بازاری عوام مذاق کے طور پر وہاں بھی انڈا اتارنا بولتے ہیں جیسے مکان کے کرایہ دار پر کل چڑھا ہوا کرایہ بھی معاف ہو گیا اور مالک مکان کو مکان کی باقاعدہ مرمت کرانے کا حکم دیا گیا کرایہ دار نے مالک مکان کے انڈے اتار دیے۔ اسی مطلب کو اگر خفیف کر کے بیان کرنا مقصود ہو تو یوں کہیں گے کہ اُنھوں نے ان کے انگلی اتار دی۔ اور اگر زیادہ زور دے کر کہیں تو یوں کہیں گے کہ "سیخ ٹھونک دی"۔

انڈا بٹھانا ۔ بچہ نکلوانے کی غرض سے کڑک مرغی کے پیٹ کے نیچے انڈا رکھنا۔ اردو (دیکھیے انڈا)

اگر مرغی کے انڈے تم بٹھا دو اس کی تجربے ہیں
عجب کیا ہے جو پیدا اُس سے ہوں بلبل ہالی — تسلیم

قول فیصل۔ عام طور پر مرغی کے نیچے انڈے بٹھلانے ہی کو انڈے بٹھانا کہا جاتا ہے۔ چونکہ بالعموم ایک انڈا نہیں بٹھایا جاتا اس لیے اس کا صرف واحد میں نہیں ہے بلکہ جمع ہی میں (انڈے بٹھانا) ہے انہیں معنوں میں مرغی بٹھانا بھی مستعمل ہے۔ کبھی مرغی کے انڈے کبوتر کے نیچے بٹھا کر بھی بچے نکلوائے جاتے ہیں۔ بطخ بٹھانا اور بطخ کے نیچے انڈے بٹھانا بھی بولتے ہیں۔

انڈا تلنا ۔ انڈے کی زردی اور سفیدی کسی روغن (یعنی گھی یا تیل) میں مخصوص طریقے سے پکانا اردو (دیکھیے انڈا)۔

محل صرف۔ اگر اس وقت روٹی سے کچھ کھانے کو نہیں ہے تو ایک انڈا تل لو۔

قول فیصل۔ عام طور پر انڈا دو طریقوں سے تلا جاتا ہے۔ ایک تو زردی اور سفیدی دونوں کو ایک ہی میں پھینٹ کر اور تھوڑا نمک اور پیاز ملا کر تلتے ہیں جس کو خاگینہ کہتے ہیں۔ دوسرے بغیر پھینٹے ہوئے یعنی اس طرح کہ زردی سالم رہے جس کو ستارہ کہتے ہیں۔

انڈا چھوڑنا (چیل کے ساتھ) گرمیوں کی فصل میں دھوپ کی تیزی کی وجہ سے چیل کا ایسا مضطرب ہونا کہ انڈوں پر سے اُڑ جائے۔ اردو۔ محاورہ۔

محل صرف۔ آگرہ میں ایسی قیامت کی گرمی پڑتی ہے کہ چیل انڈا چھوڑتی ہے۔

قول فیصل۔ ہر جانور انڈے سینے کے زمانے میں

انڈوں پر سے نہیں ہٹتا لیکن جب شدت کی دھوپ ہوتی ہے تو چیل بے قرار ہو کر انڈے چھوڑ دیتی ہے اور ادھر ادھر اڑتی پھرتی ہے۔ گرمی اور دھوپ کی شدت ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں۔

انڈا دینا - قدرتی اسباب سے اس انڈے کا جو جانور کے پیٹ میں ایک وقت مقررہ تک محفوظ رہ کر مکمل ہو چکا ہو اس کے پیٹ سے باہر نکل آنا۔ اردو (دیکھیے انڈا۔)

قول فیصل - جنس کے محل پر انڈے دینا بولتے ہیں جیسے

جنیں کرتی ہے یہ دنیا نمودار
نہیں لیتی نہیں پھر ان کی زنہار
یہ مرغی جانتی ہے انڈے دینا
مگر آتا نہیں ہے اس کو سینا — مسرور

انڈا سا - انڈے کی شکل کا۔ اردو فصیح رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محل صرف - چاندنی رات میں تاج محل انڈا سا معلوم ہوتا ہے۔

قول فیصل - شکل کے علاوہ رنگ کی وجہ سے بھی تشبیہ دیتے ہیں جیسے چونا بھر جانے سے باورچی خانہ انڈا سا ہو گیا۔

مختلف جانوروں کے انڈے اگرچہ مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں لیکن عام طور پر انڈے کا رنگ سفید ہی سمجھا جاتا ہے اس وجہ سے مذکورہ محاورہ بن گیا۔

انڈا کاٹنا - چھری سے انڈے کے دو ٹکڑے کرنا۔ اردو (دیکھیے انڈا)

محل صرف - لاکھ دشمنی سہی لیکن کسی کے لیے انڈا کاٹنا نہیں چاہیے۔

قول فیصل - مشہور ہے کہ عملیات کرنے والے اگر کسی دشمن کے لیے اپنا عمل پڑھ کے انڈا کاٹتے ہیں تو اس کا کلیجہ کٹ کٹ کے گر جاتا ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

انڈا کھٹکنا - پرند جانور کا بچہ انڈے کے اندر سے نکلنے کے لیے چونچ سے انڈے کے چھلکے پر ہلکی ہلکی چونچیں مارتا ہے یہاں تک کہ چھلکا ٹوٹ جاتا ہے اور بچہ نکل آتا ہے۔ انڈے کے اندر سے اس چونچیں مارنے کی حالت کو کھٹکنا کہتے ہیں۔ اردو (دیکھیے انڈا)

انڈا کھٹک کے نکلی ہو باہر تو کیا ہوا
بلبل کو جسم بیضۂ فولاد ہو گیا — ناسخ

انڈا گندہ ہونا - انڈے کی زردی میں خون پڑ جانا یا سڑ جانا۔ اردو (دیکھیے انڈا)

محل صرف - زیادہ دن تک رکھے رہنے سے انڈا گندہ ہو جاتا ہے۔ گندے انڈے کو بہت سے طریقوں سے جانچتے ہیں۔ سہل طریقہ یہ ہے کہ انڈا پانی میں ڈال دے اگر تہ میں بیٹھ جائے تو اچھا ہے ورنہ گندہ۔

قول فیصل - گندہ انڈا اگر سجایا جائے تو اس میں سے بچہ نہیں نکلتا۔ صاحبان احتیاط ایسا انڈا کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔

انڈلانا - اٹھلانا، شوخیاں کرنا۔ اردو غیر فصیح۔

نکلی وہ اٹھی ہوئی چھاتیاں
پھرتی اپنے جوبن میں انڈلاتیاں — میر حسن

قول فیصل - اب متروک ہے۔ اس محل پر اینڈنا اور اٹھلانا بولا جاتا ہے۔

اِنڈوا - (ان ڈوا) پرانے کپڑے یا بانڈ کا بنا ہوا ایک حلقہ جو مزدور بوجھ اٹھانے کے وقت سر پر رکھ لیتے ہیں۔ اور پانی کے گھڑے وغیرہ کے نیچے بھی رکھا جاتا ہے تاکہ گھڑا اگر نہ پڑے۔ اردو، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قول فیصل - عمدہ کپڑے کی لچکے پٹھے سے بنا کے کی ہوئی انڈوایاں پہلوان اور خوش رو جوان نیز خوش پوشاک اور آرائش پسند مرد اور عورتیں سر پر باندھتے تھے۔ اب یہ رواج ختم ہو گیا ہے۔ بڑے خاندان کی کہتے چونے کی کلسیوں کے نیچے بھی پتیوں کی انڈوایاں بنا کر رکھی جاتی ہیں۔ جوگی اور جوگنیں اپنے مخصوص لباس کے ساتھ زینت کی غرض سے انڈوے (یا انڈوایاں) بھی سر پر رکھتے تھے ؎

بھبھوت اپنے منھ پہ ستاپی سے مل
رکھ انڈوے کو سر پہ شب آئی نکل — میر حسن

انڈوں پر آنا - پرند جانور کا وہ زمانہ جب وہ انڈے دینے کے قریب ہو۔ اردو فصیح، رائج، مشترک۔ خاص و عام لکھنؤ دہلی۔ عورت۔ مرد۔

محل صرف - تمہاری مرغی کا منھ بہت سرخ ہو گیا ہے۔ اب انڈوں پر آ گئی ہے۔

قول فیصل - "انڈوں پر ہے" بھی انھیں معنوں میں بولتے ہیں۔

انڈوں پر بیٹھنا - انڈے سینا۔ اردو دیکھیے انڈوں پر آنا۔

انڈوائی - مرغی یا اور کوئی پرند جو انڈے دینے کے قریب ہو۔ اردو۔

قول فیصل - لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ دہلی کی خاص زبان۔ اسی محل پر اہل دہلی "انڈیا گئی ہے" یا "انڈیائی ہوئی ہے" بھی بولتے ہیں۔

انڈوئی - بچے کی انگلی کو انگوٹھے کے پاس والی انگلی پر چڑھانا۔ اردو غیر فصیح۔

قول فیصل - لکھنؤ کے بچوں کا ایک کھیل۔ جب کوئی لڑکا کسی مہتر یا مہترانی سے چھو جاتا ہے یا اسی طرح کی کوئی نجاست اس کے جسم یا کپڑوں میں بھر جاتی ہے تو اس کے ساتھ کھیلنے والے دوسرے لڑکے انڈوئی چڑھا لیتے ہیں اور یہ فقرہ "انڈوئی

بنڈوی شکر پارے کی لوی" زبان پر جاری کرتے رہتے ہیں۔ اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ نجس لڑکا کسی دوسرے لڑکے کو چھو لے تو وہ نجاست اس پر اثر نہیں کرے گی۔ اگر کسی لڑکا "انڈوی" نہیں چڑھاتا تو وہ اپنے پیروں پر گھٹنے سے گٹوں تک کے درمیان میں اپنے ناخنوں سے کچھ نشان کھرچ کر بنا لیتا ہے جس کو "شیر کے پنجے" کہتا ہے۔ ایسا کر لینے سے بھی گویا نجس لڑکے کی نجاست اس پر اثر نہیں کر سکتی۔ اس کا شرف چڑھانا کے ساتھ "انڈوی چڑھانا" اور باندھنا کے ساتھ "انڈوی باندھنا" ہے۔ بعض بچے مذکورہ بالا فقرے "انڈوی بنڈوی شکر پارے کی لوی" کے بجائے صرف "انڈوی تواری" کہتے ہیں۔

اَنڈی - (یائے معروف کے ساتھ) ایک قسم کا بنگالی زردی مائل کپڑا جس پر سانپیں سا نقش سی بنی ہوتی ہیں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل - گرمیوں میں استعمال ہوتا ہے شیروانی اور مردانے سوٹ بنائے جاتے ہیں۔

اِنڈیا - ہندستان - انگریزی، رائج۔

محل حروف - جس پیسے پر شیر بنا ہوتا ہے وہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانے کا ہے۔

؎ آل انڈیا ریڈیو سے دن میں تین بار خبریں نشر ہوتی ہیں۔

قول فیصل - اُردو میں صرف خاص خاص جگہوں میں جہاں انڈیا کے بجائے ہندوستان نہیں کہا جا سکتا بولا جا سکتا ہے۔ ہندستان کے معنی میں بغیر کسی مجبوری کے انڈیا بولنے سے فصحا احتیاط کرتے ہیں۔ انڈین بھی ہندوستانی کے معنوں میں مستعمل ہے جیسے ایسٹ انڈین ریلوے کا نام اب ناردرن ریلوے ہو گیا ہے۔

اَنڈے اُڑانا - مجازاً بہت جھوٹ بولنا۔ اُردو، غیر فصیح۔

قول فیصل - دہلی کی خاص زبان۔

اَنڈے بچوں میں بچے کھجوروں میں - [illegible] کی چیزوں کا متفرق و پراگندہ حالت میں پڑا ہونا۔ اُردو، مثل، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل - عورتوں کی خاص زبان۔

اَنڈے بچے - لڑکے بالے، بال بچے، بچے بالے۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل - عوام کی زبان۔ صاحب امیر اللغات نے مذکورہ معنوں کے ساتھ ساتھ مجازاً "متعلقین" کے معنی میں بھی لکھا ہے۔

اَنڈے بچے پڑ جانا - غیر مختون بچوں کے پیشاب کے مقام پر آگے کی کھال کے اندر کی طرف چیونٹی کے انڈوں کی طرح کے دانے سے پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے کھجلی اور خفیف سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

اَنڈے بچے کھا آؤ - بچوں کے کھیل میں رائج ایک فقرہ۔ چند لڑکے کوڑیاں بجانے کا کھیل جب کھیلتے ہیں تو ایک لڑکا دوسرے لڑکے کے پیچھے ہاتھ لے جا کر کوڑیاں مٹھی میں چھپا لیتا ہے اور اتنی دیر کے لیے دوسرے لڑکوں سے کہتا ہے کہ انڈے بچے کھا آؤ یعنی یہاں سے ہٹ جاؤ اور ذرا دیر الگ کھیل کود آؤ۔ اُردو، غیر فصیح۔

قول فیصل - اب اس طرح کے کھیل بھی کم ہو گئے ہیں اور اس قسم کے فقرات بھی۔ اسی محل پر "کھیلی مٹی کھا آؤ" بھی بولا جاتا تھا۔

اَنڈے بچے والی چیل چلو ہو - چیلوں کو گوشت دیتے وقت کہتے ہیں۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل - کسی صدقے کے محل پر جب گوشت اتارا جاتا ہے تو وہ گوشت چیلوں کو دینے کے وقت یہ الفاظ بلند آواز سے کہے جاتے ہیں۔ غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ چیلیں آ جائیں اور چیلیں بھی کچھ ایسی عادی ہوتی ہیں کہ آواز سنتے ہی زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہو جاتی ہیں اور گوشت کی بوٹیاں جو اچھال کر ان کو دی جاتی ہیں اپنے پنجوں میں روک روک کر لیجاتی ہیں۔ اس خاص قسم کے صدقے پر عورتیں زیادہ اعتقاد رکھتی ہیں اور انہیں کی تحریک سے یہ طریقہ جاری و باقی ہے۔ عام طور پر یہ صدقہ منگل اتوار کو اتارا جاتا ہے۔

اَنڈے پراٹھے اُڑانا - عمدہ عمدہ کھانے اور مرغن غذائیں کھانا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف - آج کل راجہ صاحب کے یہاں ان کی بات بنی ہوئی ہے خوب انڈے پراٹھے اڑ رہے ہیں۔

قول فیصل - انڈے پراٹھے کھانا بھی بولتے ہیں عوام زیادہ بولتے ہیں فصحا احتیاط کرتے ہیں۔

اَنڈے دوڑانا - انڈے بٹھانا۔ اُردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی بکثرت۔

محل صرف - اگر تم نے مرغی بٹھائی ہو تو ہمارے سبزوار کے دو انڈے اور اس کے نیچے دوڑا دو۔

قول فیصل - جس وقت مرغی انڈوں پر بٹھائی جاتی ہے تو اس کو مرغی بٹھانا یا انڈے بٹھانا کہتے ہیں لیکن اگر انڈوں پر بیٹھی ہوئی مرغی کے نیچے دو ایک روز کے بعد مزید انڈے بٹھائے جائیں تو اس کو اصطلاح میں انڈے دوڑانا کہتے ہیں۔ نیز اگر کبوتری کے نیچے سے اس کے انڈے اٹھا کر مرغی کا انڈا یا انڈے رکھ دیئے جائیں تو اس کو بھی کہتے ہیں۔

اَنڈے سینا - (یائے مجہول کے ساتھ) مادہ پرند کا بچے نکالنے کے لیے انڈوں پر بیٹھنا۔ اُردو، فصیح۔ دیکھئے انڈے دوڑانا۔

عقبیٰ کی بھی کچھ فکر ہو انسان کو لازم
مُرغی کی طرح بیٹھ کے انڈے ہی نہ سیے (انشا)

قولِ فیصل ۔ اگر چند روز تک کسی شخص کا سامنا نہ ہو یا کوئی شخص کچھ دن گھر سے باہر دکھائی نہ دے تو مذاق کے طور پر اُس سے کہتے ہیں کہ اتنے دن سے کہاں تھے کیا انڈے سے رہے تھے؟

انڈے سیوے فاختہ اور کوّے میوے کھائیں مشقت کرے کوئی اور مزے اُڑائے کوئی ۔ (امیر اللغات)

قولِ فیصل ۔ صاحبِ امیر اللغات نے اسی شکل پر یہ مثل بھی لکھی ہے کہ "انڈے سیوے کوئی بچّے لیوے کوئی" لیکن ہر دو امثال میں سے اب کوئی نہیں بولی جاتی ۔ اس کے بجائے اب "دکھ سہیں بی فاختہ اور کوّے انڈے کھائیں" یا "دکھ سہیں بی فاختہ اور کوّے میوے کھائیں" بولتے ہیں ۔ دُکھ سہیں کی جگہ دکھ بھریں بھی بولتے ہیں ۔

انڈے کا شہزادہ ۔ بھولا بھالا ، خانہ نشین ، ناتجربہ کار آدمی ، بھولا بھالا رئیس ، وہ آدمی جو گھر سے باہر کم نکلتا ہو ۔ اُردو غیر فصیح رائج ، مشترک عوام لکھنؤ دہلی ۔

قولِ فیصل ۔ انہیں معنوں میں "انڈے کے لڑکے" بھی بولتے ہیں لیکن کمی کے ساتھ ۔

انڈے لڑانا ۔ دو آدمیوں کا انڈے لڑانا ہاتھوں میں لینا اور ایک انڈے سے دوسرے انڈے پر چوٹ لگانا ۔ اُردو ، غیر فصیح ۔

اس حال دور دور فنا ہو جہان میں
نو روز میں لڑائیے انڈا حباب کا (منیر)

قولِ فیصل ۔ گزشتہ زمانہ میں نو روز کے دن شگون کے طور پر یا رسماً انڈے لڑائے جاتے تھے لیکن موجودہ دور میں یہ طریقہ بالکل مفقود ہے ۔ بیکاری ظاہر کرنے کیلئے بھی بولتے ہیں جیسے اگر کوئی شخص بےکاری و بےروزگاری میں دن کاٹ رہا ہو اور اس سے کوئی پوچھے کہ آج کل کیا کر رہے ہو تو وہ یہ کہے کہ "انڈے لڑا رہے ہیں" یعنی بیکار ہیں ۔ یہی کل پرزہ "انڈے بیچتے ہیں" یا "بیچ رہے ہیں" بھی بولتے ہیں لیکن یہ محاورے صرف بےتکلفی کی گفتگو میں مذاق کے طور پر بولے جاتے ہیں ۔

انڈے ہوں گے تو بچّے بہت ہو رہیں گے اگر اسباب مہیا ہوں تو کسی کام کے انجام پانے میں دشواری نہیں ۔ اُردو مثل ۔ غیر فصیح ، رائج ، مشترک عوام لکھنؤ دہلی ۔

قولِ فیصل ۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں ۔

انڈیلنا ۔ کسی رقیق چیز کا ایک طرف سے دوسرے طرف میں گرانا ۔ اُردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

ساقی ذرا اک آج برانڈی انڈیل دے
اور یہ نہیں تو ہانڈی کی ہانڈی انڈیل دے

قولِ فیصل ۔ انہیں معنوں میں انڈیل دینا بھی بولتے ہیں اس کا فعل لازم اُنڈنا اور اُنڈل پڑنا بھی مستعمل ہے ۔ جب بہت زوروں کا پانی برسے تو انڈل انڈل کے برسا کہتے ہیں ۔ جیسے "کل تو دریا اُنڈل اُنڈل کے برسا ہے کہ راستے بند ہو گئے تھے" ۔

انڈے ہیں اَنڈے ۔ انڈے خریدنے والوں کی صدا ۔ اُردو ، رائج ۔

قولِ فیصل ۔ جو لوگ پھیری میں انڈے خریدنے کا پیشہ کرتے ہیں ۔ اُن کا عام طریقہ یہ ہے کہ چھابا کر کے یا ایک گول ٹوکری ایک طرف کندھے پر لٹکائے ہوتے ہیں اور ایک ٹین کے ڈبے میں تھوڑا پانی بھر کے دوسرے ہاتھ میں لیے ہوتے ہیں جس میں خریدے ہوئے انڈے ڈال کر اچھے اور گندے انڈے کی شناخت کرتے ہیں ۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ آواز لگاتے جاتے ہیں "انڈے ہیں انڈے" ۔

اِن روزوں ۔ ان دنوں ، آج کل ۔ اُردو فصیح ، رائج ۔

گو رونے کے لیے جوش نے جانا ہے یہی دن
ان روزوں خوشی ہو یہ کسی کو نہیں ممکن

قولِ فیصل ۔ موجودہ دور میں بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے صرف بزرگ عمر کے مرد اور بہت بوڑھی عورتیں بول دیتی ہیں ۔ اس کی جگہ اب ان دنوں ہی بولتے ہیں اور یہی فصیح ہے ۔

اِنزال ۔ اُتارنا ، منی کا نکلنا ۔ عربی ، مصدر مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک ، خاص و عام لکھنؤ دہلی ۔

دمِ انزال یہ پھبتی ہوئی خوب
بھرا نقلوں سے شیریں دانِ محبوب (الف لیلیٰ)

قولِ فیصل ۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ (انزال ہونا) جھڑنا کے معنی میں ہے ۔ کسی صورت سے بھی مادۂ منویہ کے پیشاب کے مقام سے باہر نکل جانے کو کہتے ہیں خواہ بذریعۂ مباشرت و مجامعت ہو خواہ بذریعہ جلق خواہ بذریعہ کمزوری اعضائے مخصوصہ خواہ تحریک ہیں ۔ اگر سونے میں انزال ہو تو خواب ہو جانا بھی کہتے ہیں عوام بدخواب ہونا بھی بولتے ہیں مہذب الفاظ میں اس مطلب کو اس طرح ادا کرتے ہیں کہ "نجس ہو گئے ہیں" "نہانے کی ضرورت ہو گئی ہے" ۔ احتلام ہونا بھی بولتے ہیں ۔ مجامعت کے بعد انزال ہونے کو ہو جانا اور رہ جانا بھی کہتے ہیں جاہل عوام اور دیہاتی اور بالکل پست طبقے کے مرد گیا بولتے ہیں ۔ جھڑ جانا ہر صورت کے لیے مستعمل ہے ۔

اِنزِجار ۔ ہٹ جانا ۔ پلٹ جانا ۔ کسی مجبوری پر طبیعت کا کھسیانا ہو جانا ۔ غصہ میں جز بز ہونا ۔ عربی ۔ غیر فصیح

غیر کے ساتھ دیکھ کر اس کو
کیا طبیعت کو انزجار ہوا ۔ *مصحفی*

قول فیصل ۔ عربی داں طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے ۔ اکثر تقریر یا تحریر میں شاذ و نادر استعمال ہوتا ہے ۔

اَنَس ۔ طاقت ، قوت ، سکت ، تاب و تواں ، ہندی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد ۔

محل صرف ۔ جب سے میں بیماری سے اٹھا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ہاتھ پیروں میں انس ہی نہیں رہا ہے ۔

قول فیصل ۔ انس جاتا رہا ۔ انس نکل گیا ۔ انس نہیں رہا ۔ (دم نہیں رہا ، جان نہیں رہی ، کے معنوں میں) بولے جاتے ہیں ۔ اگر کسی کے ملازمین یا وہ لوگ جن پر وہ پیسہ صرف کرتا ہو ، اس کے ساتھ بے وفائی کریں تو کہتے ہیں کہ ان کے پیٹ میں انس نہیں ہے ۔ بعض اوقات ایسے قسم کا گیہوں سامنے آتا ہے جس کے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ اس میں قوت نہیں ہے تو اس کو کہتے ہیں کہ ان گیہوں میں انس نہیں ہے یا اس گیہوں کے آٹے میں انس نہیں ہے ۔ کثرت استعمال سے اب یہ لفظ اردو بھی ہے ۔ علم نجوم کی اصطلاح بھی ہے ۔

اِنس ۔ آدمی ، انسان ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

قول فیصل ۔ تنہا مستعمل نہیں ۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کر بولا جاتا ہے ۔ جیسے انس و جن ۔ انس و جاں ۔

اِنس و جاں ۔ آدمی اور جن ۔ عربی الفاظ کی ترکیب (دیکھئے اِنس)

تابوت پر جو آنے لگے تیر ناگہاں
آمادۂ نبرد ہوئے شاہ انس و جاں ۔ *انیس*

قول فیصل ۔ انھیں معنوں میں انس و جن بھی بولتے ہیں جیسے ۔

چھینا فرات کا بھی کنارا اگر تو کیا
سب انس و جن ہوں معرکہ آرا اگر تو کیا ۔ *دبیر*

اُنس ۔ محبت ، الفت ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

عشق ہو حیوان کا یا انس ہو انسان کا
لاگ جی کی جس سے ہو دشمن ہو اپنی جان کا ۔ *میر*

قول فیصل ۔ اس کا صرف ہونا ، ہو جانا ، رہنا ، رکھنا ، کرنا ، کے ساتھ ہے جیسے ۔

قتل ہو کر بھی رہا خانۂ زنجیر سے انس
دم نزع تڑپ کے گیا زنداں میں رہا بستر پر ۔ *تنہا*

گو کھرو دامان صحرا کے یہاں رکھتے ہیں انس
ربط ہے زنار جیلوں کو ترے ورمن ساتھ ۔ *آتش*

ضعف نے طاقت رفتار ہی کھو دی ناسخ
انس جب کرنے لگا یار کا درباں ہم سے ۔ *ناسخ*

اِنسان ۔ بنی آدم ، آدمی ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ دہلی ۔

میرے مالک نے مرے حق میں یہ احسان کیا
خاک ناچیز تھا میں سو مجھے انسان کیا ۔ *میر*

قول فیصل ۔ دیگر معنوں میں بھی مستعمل ہے ۔
مثلاً "مہذب ، با اخلاق اور صفات انسانی سے موصوف" کے معنوں میں جیسے ۔

رندان بے ریا کی ہے صحبت کے نصیب
زاہد بھی ہم میں بیٹھ کے انسان ہو گیا ۔ *داغ*

مثلاً صاحب امیر اللغات نے ایک معنی آنکھ کی پتلی کے بھی لکھے ہیں اور نظم نیز شاعرانہ نثر سے مخصوص کیا ہے اور یہ شعر مثال میں پیش کیا ہے ۔

چاہیئے انسان جگہ پیدا کرے
دیدۂ مردم میں انسان کی طرح ۔ *ناصر*

لیکن یہ معنی یا یہ ثبوت کہیں نہیں پہنچے ۔

اِنسان بنانا ۔ آدمی بنانا ؛ انسانیت سکھانا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ، مشترک خواص لکھنؤ ۔ دہلی ۔

دانش آموز ہو گر تو ہمیت عام تری
بید مجنوں کو بنا دے ابھی انسان عقیل ۔ *آرزو*

قول فیصل ۔ اس کا فعل لازم "انسان بننا" بھی آدمی بننا ۔ انسانیت سیکھنا کے معنوں میں مستعمل ہے ۔

تم زعم میں گر اپنے فرشتہ بنے تو کیا
اے زاہدو ذرا ابھی انسان تو بنو ۔ *ظفر*

اِنسان کیا ہے فرشتہ ہے ۔ فرشتہ صفت آدمی ہے ۔ اردو ، مقولہ ۔

اِنسان میں کچھ نہیں ۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ۔ اردو (دیکھئے انسان بنانا)

ہم نہ قدرت سے یہ کہتے تھے کہ مر جائیں گے
تم نہ غفلت سے یہ سنتے تھے کہ انساں میں نہیں ۔ *داغ*

قول فیصل ۔ اس محل پر "آدمی میں کچھ نہیں" بھی بولتے ہیں ۔

اِنسان ہو یا حیوان ۔ کسی کے عقل کے خلاف کام کرنے پر کہتے ہیں ۔ اردو (دیکھئے انسان بنانا)

قول فیصل ۔ اسی محل پر "آدمی ہو یا جانور" بھی بولتے ہیں ۔

اِنسان ہی تو ہیں ۔ آدمی ہی سے خطا ہوتی ہے ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی ۔

محل صرف ۔ ذرا سی بات اگر بھول گئے تو کیا ہوا آخر وہ بھی انسان ہی تو ہیں ۔

قول فیصل ۔ اسی محل پر "آدمی ہی تو ہیں" بھی بولتے ہیں

اِنسان ہی سے خطا ہوتی ہے - آدمی سے خطا ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اردو، مقولہ۔

اِنسانیت - آدمیت، صفات انسانی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف - بڑے کے سامنے پیر پھیلا کے بیٹھ جاتے ہو۔ تم میں ذرا بھی انسانیت نہیں۔

قول فیصل - یہاں یا سے، مشدد و مفتوح اور غیر مشدد، مفتوح، دونوں طریقوں سے مستعمل ہے۔ (یعنی انسانیت اور انسانیّت) لیکن قاعدے کے اعتبار سے انسانیّت بہ تشدید یا ہی صحیح ہے۔

اِنسانیت برتنا - مروت سے پیش آنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل فصحاء "انسانیت سے پیش آنا" ہی بولتے ہیں۔

اِنسانیت کے خلاف - تہذیب، اخلاق یا مروت کے خلاف۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محل صرف - کوئی سلام کرے اور میں جواب نہ دوں یہ انسانیت کے خلاف ہے۔

اِنسانیت سے پیش آنا - اخلاق سے پیش آنا، مروت کا برتاؤ کرنا۔ اردو (دیکھیے انسانیت کے خلاف)

محل صرف - حالانکہ مجھ سے اُن سے پہلے کی جان پہچان نہیں تھی۔ لیکن وہ میرے ساتھ بہت انسانیت سے پیش آئے۔

قول فیصل - اسی محل پر "انسانیت سے بات کرنا" اور "انسانیت کی باتیں کرنا" بھی بولتے رہتے ہیں۔

اِنسانیت سے خارج ہونا - آدمیت کے خلاف بات کرنا۔ اردو (دیکھیے انسانیت کے خلاف)

محل صرف - کسی غریب مصیبت زدہ کا مذاق اڑاتے ہو، تم بھی بالکل انسانیت سے خارج ہو گئے ہو۔

قول فیصل - اسی محل پر "آدمیت سے خارج ہونا" بھی بولتے ہیں۔ نیز اس مطلب کو یوں بھی ادا کرتے ہیں کہ "تم میں انسانیت بالکل چھو بھی نہیں گئی ہے"۔

اِنسائیکلوپیڈیا - ایسا لغت جس میں ہر لفظ کی تشریح بہت واضح طریقہ پر کی گئی ہو اور جس چیز کے متعلق جو کچھ بیان کیا جا سکتا ہو وہ سب اس میں موجود ہو۔ انگریزی، مؤنث۔

قول فیصل - زیادہ تر انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ میں مستعمل ہے۔

اَنسَب - بہت مناسب۔ عربی (افعل التفضیل) مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

نہ ہو دو چار، نہ ہو لو، نہ اختلاط کرو
بہت بجا، بہت انسب، میاں بہت اچھا — بحر

اِنسپکٹر - معائنہ کرنے والا افسر، نگران۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل مختلف محکموں میں انسپکٹر ہوتے ہیں اور اپنے محکمہ کے نام کے ساتھ موسوم ہوتے ہیں جیسے اسکولوں کے انسپکٹر، آبکاری کے انسپکٹر وغیرہ۔ پولیس کے انسپکٹر کو عام طور پر داروغہ جی بھی کہتے ہیں بعض محکموں کے افسر اعلیٰ انسپکٹر جنرل کہلاتے ہیں جیسے انسپکٹر جنرل پولیس، انسپکٹر جنرل جیل۔

اَنسٹھ - ایک کم ساٹھ (لعدد ۵۹) گنتی کا عدد۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

اِنسِداد - روک، بندش۔ عربی، مصدر، فصیح، رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

آہیں رُک سکتی ہیں رونے سے مگر
انسداد اشکوں کا ہو سکتا نہیں! — تسنیم

اَن سمجھے - بے سمجھے، لاعلمی سے، ناواقفیت سے۔ اردو، غیر فصیح۔

حیف ہے تیری جناب سے میاں
ہم کو ان سمجھے اجتناب رہا — میر

قول فیصل - اب متروک ہے۔ اس محل پر اب "بے سمجھے" اور "نا سمجھی سے" بولتے ہیں۔

اَن سُنی - ناشنیدہ، بغیر سنی ہوئی بات۔ (نثر) ان سنی بات سن کر نہ کرو کان کھڑے نہ بولو (نثر الفاظ)

قول فیصل - اب قریب قریب متروک ہے۔

اِنشا - عبارت لکھنا، طرز تحریر، دل سے بات پیدا کرنا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

ناصحِ جاناں ہے کیا لکھی مری تقدیر کا
خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے — یکتا

قول فیصل - مذکورہ بالا شعر میں املا مؤنث نظم ہوا ہے لیکن لکھنؤ میں مذکر بولا جاتا ہے۔

وہ کتاب جس میں مختلف خطوط کے نمونے اور خط لکھنے کے قاعدے لکھے ہوں اس کو بھی انشا کہتے ہیں۔ جیسے انشائے طاہر وحید، انشائے فائق، مفید الانشا وغیرہ۔

فائق کو اپنا حال لکھوں گا کہاں تلک
خط کی جگہ میں بھیج دوں انشائے قتیل کی! — تسلیم

عربی میں اس کا املا آخر میں ہمزہ کے ساتھ (انشاء) ہے لیکن اہل فارس نے بغیر ہمزہ کے (انشا) لکھنا اختیار کر لیا۔ چنانچہ اردو میں بھی اسی طرح رائج ہے۔

اِنشا - سید انشاء اللہ خاں کا تخلص۔ ان کے والد کا نام حکیم میر ماشاء اللہ خان تھا جن کے بزرگ نجف اشرف سے ہندوستان میں آئے اور بعض کا قول ہے کہ خطۂ کشمیر کے سادات سے تھے۔ انشا مرشد آباد میں پیدا ہوئے اور وہاں سے دلی آئے اور وہاں سے

لکھنؤ۔ شاعری میں شروع شروع اپنے والد سے
کر مقصد متعلق کرتے تھے اصلاح لی اور پھر کسی کے شاگرد
نہیں ہوئے۔ ان کے کلام کی ان کے زمانے میں بہت
قدر ہوئی۔ ۱۳۳۱ھ میں بمقام لکھنؤ وفات پائی۔
ایک کلیات جس میں اردو و فارسی غزلوں کے دیوان
نیز دیوان ریختی و مثنوی و قصائد وغیرہ نیز مختلف قسم
کے اشعار ہیں یادگار چھوڑا۔ نیز ایک تصنیف "دریائے
لطافت" جس میں محاورات اور زبان اردو کے
قواعد و اصطلاحات سے بحث کی ہے ان کی یادگار ہے۔

اِنشا پرداز۔ منشی۔ مختار۔ فارسی ترکیب فصیح
رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

عزتِ گم وہ سب ہم مسلک جو انشا پرداز
اے نصیر اپنے دکھائیں جو میں تقریر کے پیچ — نصیر

قول فیصل۔ انشا پردازی بھی (عمدہ مضمون نگاری
کی مہارت کے معنوں میں) بولتے ہیں۔

اِنشا کرنا۔ تحریر کرنا۔ لکھنا۔ اردو دیکھئے
(انشا پرداز)

خون رلاتا ہوں میں ہر اک حرف خط پر ہمدم
اور اب رنگین جیسا تم کو انشا کروں — جیر

اِنشاءَ اللہ۔ اگر خدا نے چاہا۔ عربی۔ فصیح
رائج۔ مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

میں کبھی نباہتا ہوں تم سے
انشاءاللہ دیکھئے گا — انشا

قول فیصل۔ صاحبانِ احتیاط اونا صرف انشاءاللہ
کہنے کے بجائے انشاءاللہ تعالیٰ یا انشاءاللہ المستعان
کہتے ہیں۔ اس کا مصرف اس طرح ہے کہ جب آئندہ کے
متعلق کوئی بات کہنا ہوتی ہے۔ تو چونکہ انسان آئندہ
کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور یہ نہیں یقین کر سکتا کہ
اس کا ارادہ پورا ہو سکے گا یا نہیں۔ اس لیے اپنے
ارادے کے اظہار کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ "انشاءاللہ"
یعنی اگر خدا نے چاہا تو میں ایسا کروں گا اور مسلمانوں
کے لیے شرعی حیثیت سے بھی اس جملے کا استعمال بہت
اہمیت رکھتا ہے۔ اس جملے کو اس قدر عمومیت حاصل ہے
کہ بعض پرانی تہذیب کے ہندو تک بول دیتے ہیں۔

اِنشراح۔ کھلنا۔ کشادہ ہونا۔ عربی۔ مصدر
مذکر۔ غیر فصیح۔

قول فیصل۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کر بولا جاتا ہے
جیسے انشراح خاطر وغیرہ۔ صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ
بھی کبھی بولتا ہے۔ اردو میں عام طور پر مستعمل نہیں۔

اِنشقاق۔ پھٹنا۔ شق ہونا۔ عربی۔ مصدر
مذکر۔ غیر فصیح۔

پانی پانی ہوں گے طبقات زمیں
پر گئی جس دم انشقاقِ آسماں — تعشق

قول فیصل۔ اردو میں بہت کم مستعمل ہے۔

اِنشور۔ بیمہ کرنا۔ انگریزی۔ رائج۔

محل صرف۔ میں بھی عنقریب اپنی لائف انشور
کرانے والا ہوں۔

قول فیصل۔ پڑھے لکھے لوگ عام طور پر بیمہ کرانے
کے بجائے انشور ہی استعمال کرنے لگے ہیں۔ انشورنس (بیمہ
کے معنی میں) اور انشورنس کمپنی بھی (بیمہ کمپنی کے معنی میں)
عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

اَنصار۔ مددگار۔ عربی (ناصر کی جمع) فصیح۔ رائج۔
مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

حاضر دولت میں ہیں سب یار و انصار
کوئی توکر باندھتا ہے اور کوئی ہتھیار — دبیر

قول فیصل۔ رسول خدا صلعم کے وہ اصحاب جنہوں
نے زمانۂ ہجرت میں آنحضرت کو مدینے میں مدد پہنچائی
نیز حضرت امام حسین علیہ السلام کی میدان کربلا میں جن
لوگوں نے نصرت کی ان کو بھی انصار کہتے ہیں۔ اعزازات
میں داخل نہیں۔ وہ لوگ جو انصار رسول کی نسل سے
ہیں اپنے کو انصاری کہتے ہیں۔

اِنصاف۔ داد۔ احقاق حق۔ عربی۔ مصدر۔
فصیح۔ رائج۔ مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی مؤنث۔

دوست گر میرا ترا انصاف محشر میں نہ ہو
اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائے گا — غالب

قول فیصل۔ انصاف پسند اور انصاف پسندی بھی
(منصف مزاج اور منصف مزاجی کے معنوں میں) بولتے
ہیں۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ زیادہ ہے۔ جیسے

آنکھیں جو روتے روتے جاتی رہیں بجا ہے
انصاف کر کہ کوئی دیکھے ستم کہاں تک — جرأت

انصاف چکانا بھی بولتے ہیں لیکن غیر فصیح ہے۔

جاہد انصاف چکا خلق کا اے داورِ حشر
پھر قیامت ہے جو وہ شوخ ستمگر آیا — شہیدی

انصاف سے دیکھنا بھی (حق پر نظر کرنے کے معنوں
میں) بولتے ہیں جیسے

دل تم کو دیا جان بھی اب کرتے ہیں قربان
انصاف سے دیکھو کہ ہمارا یہ جگر ہے — اسیر

انصاف کا خون کرنا بھی (نا انصافی کرنے کے معنوں میں)
مستعمل ہے۔ انصاف کی نظر سے دیکھنا اور انصاف کی
نظر کرنا بھی مستعمل ہے جیسے

اک نظر انصاف کی کیجئے ذرا سودے رشید
عاشقانہ اب غزل کیا ہو سکے مجھ پیر سے — منیر

"انصاف کی رو سے" بھی بولتے ہیں جیسے انصاف
کی رو سے اگر دیکھو تو غلطی تمہاری ہی تھی۔
حرام انصاف کرنے والے کے معنی میں "انصاف"
بھی بول دیتے ہیں جیسے "وہ بڑے انصاف ور ہیں کہ
آتے تھے مگر ذرا سا جھگڑا نہ چکا سکے"!

پر لگایا جائے۔ انگریزی، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

محلِ صرف:۔ ہندوستان میں جس شخص کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ کی ہوتی ہے اس کو سو روپیہ سالانہ بطور انکم ٹیکس سرکار کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

قولِ فیصل:۔ انکم کے معنی آمدنی اور ٹیکس کے معنی محصول کے ہیں۔ جاہل عوام ہر قسم کے ٹیکس کو ٹِکّس کہتے ہیں اُردو میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے کوئی لفظ یا الفاظ رائج نہیں اس بنا پر اسکو اُردو زبان میں داخل کیا جا سکتا ہے۔

اَنْکْنا:۔ جانچا جانا۔ تخمینہ لگنا۔ ہندی فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

محلِ صرف:۔ آج بازار بند ہے اس مال کا انکنا مشکل ہے۔

قولِ فیصل:۔ اس کا فعل متعدی "انکوانا" بھی مستعمل ہے جیسے "پہلے اس مکان کو انکوالو پھر خریدار ٹھہراؤ"۔

صاحب امیر اللغات نے انکنا کے ایک معنی عمل ذخیرہ سے گلٹی کو اچھا کرنے کے بھی لکھے ہیں لیکن اب ان معنوں میں مستعمل نہیں۔ اس محل پر اب "جھاڑنا" استعمال کرتے ہیں جیسے "ملّا جی کے جھاڑنے سے دو ہی دن میں گلٹی بیٹھ گئی"۔

کثرت استعمال سے اُردو بھی ہے۔

اَنْکھڑِیاں:۔ آنکھیں۔ ہندی، مؤنث غیر فصیح۔

ان انکھڑیوں میں اگر نشہ شراب آیا
سلام جھک کے کرونگا اگر حجاب آیا — انشا

قولِ فیصل:۔ معشوق کی آنکھوں کو پیار سے کہتے تھے لیکن اب متروک ہے۔ اسکا صرف جمع کی صورت ہی میں تھا۔ واحد (انکھڑی) استعمال نہیں ہوا۔

اَنکھ مُنْد:۔ (نون غنہ کے ساتھ) آنکھ بند کر کے، بغیر دیکھے بھالے۔ ہندی، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آموں کے درخت دیکھے بھی نہیں اور دام لگا دیئے تم ہمیشہ یوں ہی انکھ مند سودا کر لیتے ہو اسی سے نقصان ہو جاتا ہے۔

اَنکھ مُنْدی:۔ (نون غنہ کے ساتھ) کنارہ کشی، ناسمجھی، بھول۔

انکھ مندی اور مر جاؤں تو باجی تماشا ہے سب
کھول کر آنکھیں جو دیکھا اور ہی دنیا خوب ہے — جالندھا

قولِ فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

اَنکھُوا:۔ (نون غنہ کے ساتھ) سوئی سا باریک اور سفید شے جو تخم سے بیج کے ساب سے پہلے پیدا ہوتی ہے اور جو بڑھ کر درخت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ہندی، مذکر فصیح، رائج مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قولِ فیصل:۔ اس کا صرف پھوٹنا، نکلنا، اور دینا کے ساتھ ہے۔ موجودہ دور میں بالعموم انکھوا بولتے ہیں۔

صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے کہ "آٹے کی ایک چیز شگوفے کے مثل بنا کر گھی میں پکاتے اور شیرہ میں ڈال کر کھاتے ہیں اور اکثر عورتیں دفع چشم بد کے لیئے اس پر نذر نیاز دلواتی ہیں" لیکن اب اس قسم کی کوئی چیز عام طور پر رائج نہیں ہے۔

اَنْ کہی:۔ نہ کہی ہوئی۔ نئی بات۔ ہندی مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

منہ حنا ہاتھوں سے لال کرے گا
ان کہی اس سے میں کہوں کیونکر — مسرور

قولِ فیصل:۔ کثرت استعمال سے اب اُردو بھی ہے عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

صاحب امیر اللغات نے یہ بھی لکھا ہے کہ "سنا ہے کہ ہندوؤں میں جب کوئی سختی نزع میں مبتلا ہوتا ہے تو اسکے وارث نزع آسان ہو جانے کے لیے اس سے کہتے ہیں کہ ان کہی کہہ اور ان کہی سے مقصود ایسی زبان میں وہ الفاظ ہوتے ہیں جو اللہ کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر دلالت کرتے ہیں"۔ واللہ اعلم۔

اَنکھیارا:۔ آنکھوں والا۔ اندھے کی ضد۔

لیکن ان میں عجب تماشا ہو
ایک انکھیارا ایک اندھا ہو — قدر
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب متروک ہے۔

اَنکھیاں:۔ آنکھیں، ہندی، مؤنث، غیر فصیح۔

سُرخ لاتی ہیں نشے بیچ جو ڈورے انکھیاں
دل زخمی پہ دکھاتی ہیں ٹکورے انکھیاں — ولی

قولِ فیصل:۔ پرانی زبان ہے۔ اب بہت عرصے سے متروک ہے۔

اُن کے بِچھوؤں میں گھسے ہیں:۔ ان کے دل میں گھر کر لیا ہے۔ بہت عزیز ہیں۔ اُردو مشکل

صورت خال ہیں زلف سیہ کار تمام
ان کے بچھوؤں میں گھسے ہیں خدا نام — نخوت

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

اُن کے پیشاب سے چراغ جلتا ہو:۔ ایسی

اپنے دونوں ہاتھ اوپر کو بلند کر کے جسم کو ایک خاص طریقے سے کھینچتا ہے۔ عام طور پر سو کے اٹھنے کے بعد انگڑائی آتی ہے یا دیگر سستی اور کسل کے اوقات میں یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اور اس سے کسی قدر سستی رفع ہو جاتی ہے۔

انگڑائی آنا بھی بولتے ہیں جیسے "اس وقت طبیعت کچھ گری گری سی ہے، بار بار انگڑائی آتی ہے" (دیکھئے انگڑائی توڑنا) بھی بولتے ہیں یعنی انگڑائی میں اپنے ہاتھ کسی دوسرے کے کندھے پر رکھ کے اپنے جسم کا بوجھ ڈالنا جیسے "اور پھر انگڑائی نہ توڑا کرو ورنہ تمہارے قریب بیٹھنا چھوڑ دوں گا۔"

اس کو منحوس سمجھا جاتا ہے اور جس پر انگڑائی توڑی جاتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ گویا انگڑائی توڑنے والے کی ساری سستی اس میں پیدا ہو جائے گی اور اسی وجہ سے وہ شخص دو چار مرتبہ تھو تھو کر دیتا ہے یعنی تھتکار دیتا ہے جس کے بعد اس کے اعتقاد کے موافق وہ سستی اس پر اثر نہیں کرتی۔

مجازاً بیکاری میں زیادہ وقت گزارنے کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے "وہ دن بھر گھر میں بیٹھے انگڑائیاں توڑا کرتے ہیں باہر نکل کے کام کاج تلاش ہی نہیں کرتے۔" لیکن ان معنوں میں بہت کم بولا جاتا ہے۔

انگڑائیاں بہت زیادہ مستعمل ہے ؎

انگڑائیاں جو لیں کسی نے پئے ناز
جوبن نکل گئی شانہ تنگ بھی — رند

انگڑ کھنگڑ :- کاٹھ کباڑ، خانہ داری کا بیکار سامان، متفرق پھیلی ہوئی بیکار چیزیں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

انگش بنگش :- اول جلول، اہل واہیات، خرافات، بے تکا نے۔ اردو، (دیکھئے اگڑم بگڑم)

عمل صرف :- انکی بات کبھی ٹھکانے کی نہیں ہوتی یوں ہی انگش بنگش اڑایا کرتے ہیں۔

قول فیصل :- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

انگشت :- انگلی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

لطف انگشت سلیمان کا نہیں بے خاتم
قدر کیا یار کی کیا دل سے نشاں دور رہے — یکتا

انگِشت :- (گاف کے زیر کے ساتھ) - فارسی، غیر فصیح۔

سونا چاندی تو کیا انگشت میں کام آتا ہے
کام لیں سب سے وہ جن کو کوئی کام آتا ہے — جرأت

قول فیصل :- اب اردو زبان میں مستعمل نہیں ہے۔

انگشتانہ :- ربڑ یا پیتل کا ایک خول جو عام طور پر چھنگلیا کے پاس کی انگلی میں کپڑا سینے کے وقت پہن لیتے ہیں تاکہ ٹانکا لینے میں سوئی انگلی میں نہ چبھے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

عمل صرف :- آج انگشتانہ نہیں پہنا تو دیکھو ٹوپی سینے میں انگلی زخمی ہو گئی۔

قول فیصل :- اس قدر کثرت سے مستعمل ہے کہ اردو زبان میں داخل ہو گیا ہے۔

ہڈی یا سینگ کے بنے ہوئے اس خانہ کو بھی کہتے ہیں جس کو تیر انداز تیر لگاتے وقت ہاتھ کے انگوٹھے میں پہن لیتے ہیں۔

انگشت بدنداں ہونا :- حیرت سے دانتوں میں انگلی دبا لینا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھئے
ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہئے — غالب

انگشت بلب ہونا :- ہونٹوں پر انگلی رکھنا، خاموش رہنے کا اشارہ۔ اردو۔

(دیکھئے انگشت بدنداں ہونا)

چپ، خامشی کی یہ جا ہے مومن
انگشت لب حیلے ہے — مومن

انگشتری :- انگوٹھی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

انگشتری اپنی اس سے بدلی
مہر خط عاشق سے بدل — گلزار نسیم

قول فیصل :- انگشتری میں یائے تحتانی زائد ہے۔ انگشتر کے معنی خود انگوٹھی کے ہیں لیکن اردو میں بہت کم مستعمل ہے۔

جز دو میں ہے نقش ہے ایسا تمہارا نام پاک
کوئی انگشتر جہاں میں بے نگیں ملتی نہیں — ناسخ

انگشت شہادت :- سبابہ، کلمہ کی انگلی، داہنے ہاتھ کی وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہوتی ہے۔ فارسی، (دیکھئے انگشتری)

خون عاشق کی گواہی کے لیے محشر میں
تیغ جلاد کی انگشت شہادت ہوگی — صبا

قول فیصل :- اس کو یہ نام دیے جانے کی یہ وجہ ہے کہ مسلمان کلمہ شہادت پڑھتے وقت اسی انگلی کو اٹھاتے ہیں۔ اور چونکہ اسی انگلی سے کسی چیز کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں اسلئے اسکو انگشت اشارت یا انگشت اشارہ بھی کہتے ہیں۔

انگشت ششم :- وہ زائد انگلی جو بعض لوگوں کی چھنگلیا میں لگی ہوتی ہے۔ فارسی (دیکھئے انگشتری)

ہاتھ کھینچے ہوئے ہوں رنگ سے پانی کا فقط
قلم انگشت ششم ہو کف افسوس ورق — محسن

قول فیصل :۔ اس کو عوام چھنگی انگلی کہتے ہیں یہ انگلی کام کی نہیں ہوتی جس شخص کے یہ چھنگی انگلی چھٹی ہیں لگی ہوتی ہے اسکو عوام چھنگا کہتے ہیں۔

اَنگشتِ نر :۔ انگوٹھا، فارسی، مذکر، غیر فصیح۔

قول فیصل :۔ عام طور سے ہر خاص و عام کی زبان پر "انگوٹھا" ہی ہے۔ عنفیے یا ہر مزگی کی گفتگو کے وقت عورتیں اس کو ٹھینگا بھی کہتی ہیں۔

اَنگشت نما :۔ بدنام، رسوا، مطعون خلائق وہ شخص جس پر انگلیاں اٹھیں۔ فارسی، فصیح مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

> آہ تو ابرِ شے پُرخم کے چڑھا نے پر چڑھا
> نیگروا اب اُسے انگشت نما جانے دو — امیر

قول فیصل :۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔ مذکورۂ بالا شعر انگشت نما کرنے کی مثال میں تھا۔ "انگشت نما ہونا" کے معنی میں جیسے :۔

> اٹھ وزیر اس کو لگا یا نہیں
> نفت میں انگشت نما ہو گیا — وزیر

انگشت نمائی بھی بولتے ہیں، اس کا صرف بھی کرنا اور ہونا کے ساتھ (بدنام کرنے اور بدنام ہونے کے معنوں میں) ہے جیسے "اس وقت دنیا ان کے فعلوں پر انگشت نمائی کر رہی ہے لیکن ان پر مطلق اثر نہیں"۔ یا "امتحان میں فیل ہو جانے سے تھوڑی بہت انگشت نمائی تو ہوئی لیکن آئندہ کے لیے کان بھی ہو گئے" "کرنا" یا "ہونا" کے بغیر بھی بولتے ہیں جیسے ان کی انگشت نمائی کا ڈر ہے تو وہ ایسے کام میں ہاتھ ہی کیوں ڈالتے"۔

اُنگَل :۔ (اُن گَ ل) انگلی کی چوڑائی کی مقدار، اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

> دھیان تھا ہم کو وہ بھیجیں گے سفر سے تحفہ
> چار انگل کا بھی پرزہ کبھی بھیجا نہ گیا — ضیا

قول فیصل :۔ سنسکرت میں انگل (اَن گُ ل) کہتے ہیں بجوار لکھنؤ تلفظاً استعمال کرنے سے احتیاط کرتے ہیں۔

اُنگل بید کرنا :۔ عاجز کرنا، پریشان کرنا، ستانا، انگلیانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جو نیا نوکر آتا ہے اسکے تم ایسا انگل بید کرتے ہو کہ چار ہی دن میں بھاگ جاتا ہے۔

قول فیصل :۔ بازاری زبان عام طور پر انگل بیت زبانوں پر ہے۔ بعض لوگ انگل بونت بھی بولتے ہیں۔ اور یہی زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ بونتنے کے معنی ناپنے کے ہیں اور اگر انگل سے کسی مقام کو ناپا جائے تو ضرور باعث ذلت و تکلیف ہوگا۔

اِنگلستان :۔ انگریزوں کا وطن، ولایت انگلینڈ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

قول فیصل :۔ انگریزی داں طبقہ انگلینڈ ہی بولتا ہے، اور عوام نیز عورتیں ولایت کہتی ہیں۔

اِنگلش :۔ (اِن گ ل ش) انگلستان کی طرف منسوب، انگلستان کے باشندے، انگریز قوم، انگریزی زبان۔ انگریزی، صفت، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اردو میں صرف انگریزی زبان کے معنی میں مستعمل ہے جیسے "سالانہ امتحان میں وہ انگلش میں فیل تھے اس وجہ سے درجہ نہیں دیا گیا"، انگریزی داں حضرات بالعموم زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر انگریزی ہی مستعمل ہے گزشتہ زمانے میں پنشن کے معنی میں بھی مستعمل تھا لیکن اب متروک ہے۔

اُنگلی :۔ (اُن گ ل ی) انگشت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

> کہاں یہ لطف جیسے منکر یا اگر چلی
> تمہارے ہونٹ چلے انگلیاں تنک کر چلی — رنگ

اُنگلیانا :۔ ستانا، پریشان کرنا، عاجز کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ادھر وہ آیا ادھر تم نے انگلیانا شروع کر دیا۔ تمہاری وجہ سے اب وہ آنا چھوڑ دیگا۔

قول فیصل :۔ ابھارنے اور رغبت دلانے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے "تم نے انگلیا کے اُس نے اتنی بڑی رقم لاٹری میں لگا دی کہ بیچارہ آج بھیک مانگ رہا ہے" مذکورۂ بالا ہر دو معنی میں انگلی کرنا بھی بولتے ہیں۔ ستانے کے معنی میں جیسے "وہ تم سے چھوٹا سہی لیکن جب ہر وقت تم انگلی کروگے تو کسی وقت وہ بھی تم کو جواب ضرور دے گا۔ تمہارا برا ماننا بیجا ہے۔

ابھارنے کے معنی میں جیسے "تمہیں نے انگلی کر کر کے انکی شادی کرائی اور پڑھنا چھڑوا دیا"

بازاری عوام کی زبان، صاحبانِ تہذیب کبھی نہیں بولتے۔

صاحب جامع اللغات نے "انگلا دینا" اور "انگلانا" بھی (انگلی بجانا، چغت دلانا، ٹھینگا دینا کے معنوں میں) لکھا ہے لیکن لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

انگلیاں اٹھنا:- رسوا اور مطعون شخص کی طرف اشارے ہونا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

اک زمانہ ترا عاشق مجھے جتنا اٹھا
انگلیاں اٹھتی تھیں جب نام مرے آتا تھا

قول فیصل۔ نمایاں اور غیر معمولی قابل فخر چیز کی طرف اشارہ ہونے کی جگہ بھی بولتے ہیں، جیسے ؎

تری انگوٹھیوں پر کیوں نہ انگلیاں اٹھیں
لگے ہیں لعل ترے ہاتھ نگینوں کو (جگر)

مطلق اشارے کیلئے بھی بولتے ہیں جیسے ؎

مغرورت کچھ تو کم نہیں ہو جائے قتل کی
یہ طرح اٹھنے لگی ہیں جانب سر انگلیاں (وزیر)

اس کا فعل متعدی یعنی "انگلیاں اٹھانا" بھی مستعمل ہے۔ ۱۔ مطلق اشارہ کرنے کی جگہ۔ جیسے ؎

باغ میں گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
انگلیاں سرو اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں (رشک)

۲۔ رسوا اور مطعون شخص کی طرف اشارہ کرنے کی جگہ بھی بولتے ہیں جیسے "اب تو وہ جدھر جاتے ہیں لوگ انگلیاں اٹھاتے ہیں لیکن ان کو غیرت نہیں آتی"۔

انگلیاں چٹکانا:- انگلیوں کو اس طرح کھینچنا یا دبانا کہ چٹ چٹ آواز نکلے۔ اردو۔ محاورہ

(دیکھئے "انگلیاں اٹھنا")

ہماری بات سے تیری ادا یہ واقف
تنے چٹخنے ہیں ہم پر انگلیاں چٹکا (جگر)

قول فیصل:- اس کا فعل لازم "انگلیاں چٹکنا" بھی مستعمل ہے۔ کوسنے کاٹنے اور کوسنے دینے کے وقت کسی کی بلائیں لے کر عورتیں اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں کنپٹیوں پر رکھ کر اس طرح دباتی ہیں کہ انگلیاں چٹک جاتی ہیں۔ اس مفہوم کو بھی "انگلیاں یا انگلی چٹکنے" سے ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے ؎

شانے سے کبھی ایک چٹکتی نہیں انگلی
زلفوں کی کبھی لیتے بلائیں ہیں چٹاچٹ (قدر)

عام طور پر بول چال میں کسی کسی جگہ "خ" (یعنی چٹخنا اور چٹخانا) بولتے ہیں۔ انگلیاں چٹخانے کے معنی میں "انگلیاں توڑنا" بھی مستعمل ہے لیکن اب غیر فصیح ہے عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

درد اعضا میں ہوا اس نے جو لی انگڑائی
انگلیاں یار نے توڑیں تو مرا دل توڑا (اسیر)

چٹکانا یا چٹکنا کا صحیح تلفظ "چ" کے فتح کے ساتھ ہے۔ اور اسی طرح فصحا بولتے ہیں۔ عوام "چ" کو زیر سے کر بولتے ہیں۔

انگلیاں چٹکانا:- غصے میں یا خوشی و تمسخر کے وقت ہاتھ کی انگلیوں کو مٹکا کر بات کرنا۔ اردو، غیر فصیح۔

پھر تجھے کر دکھاتا ہے بہت ناز سے
انگلیاں تو بھی نچا سے وہ منہ چڑا بتی

قول فیصل:- زیادہ تر عورتیں یا زنانے اس طرح بات کرتے ہیں۔ اب اس کی جگہ "انگلیاں مٹکانا" زیادہ بولا جاتا ہے۔

"انگلی چٹکانا" بھی بولا جاتا تھا لیکن اب بہت قلیل الاستعمال ہے ؎

مسکرا کر وہ حد غمزے سے
انگلی چٹکا کے بولی ٹھینگے سے (شوق)

"انگلیاں نچانا" بھی انہیں معنوں میں مستعمل ہے ؎

قیمت کے پوچھتے ہی نچاتے ہیں انگلیاں
زلفے ہزار لیتے ہیں پٹے ہیں تو دکے (منیر)

انگلیاں دانتوں میں دبانا:- انتہائی افسوس کرنے یا حیرت میں پڑ جانے کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو، محاورہ، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

انگلیاں دانتوں میں دبا کر بلبلیں
نہیں آتیں گنڈیریاں جو نظر (منیر)

قول فیصل:- اصل محاورہ "دانتوں میں انگلی دبانا" یا "دانت تلے انگلی دبانا" ہے۔

انگلیاں کاٹنا:- انتہائی حسرت و ملال ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو۔ غیر فصیح۔

منہ آئینے میں جو دیکھے وہ غیرت پری
ادھر یہ اور ادھر عاشق انگلیاں کاٹے

(از نور اللغات)

قول فیصل:- اصل محاورہ "اپنے دانتوں سے اپنی انگلیاں کاٹنا" ہے۔ حسرت و افسوس کے ساتھ عاجزی و مجبوری ظاہر کرنے کی جگہ بھی بولتے ہیں جیسے "ان کا ایک ہی لڑکا تھا وہ بھی آوارہ نکل گیا بیچارے اپنے دانتوں سے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں"

قول فیصل:- اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

انگلیاں کانوں میں دینا:- پناہ مانگنے

یا بیزاری ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔ اُردو، محاورہ، غیر فصیح۔

اے مؤذن چپ بھی رہ تو پکار چکا اسلام سے
انگلیاں کانوں میں دیئے خدا کے نام سے
(شوق قدوائی)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر "کانوں پر ہاتھ رکھنا" بولتے ہیں جیسے "وہ اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ خدا کی پناہ، مجھے اُن کی باتوں سے کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے۔"

اُنگلی پکڑتے پہونچا پکڑنا:۔ ذرا سا سہارا پاکر پاؤں پھیلانا، تھوڑے ہی سے التفات پر بڑھ چلنا، معمولی بات پر کسی کو خاموش پاکے ذرا ہی بڑی بات کی ہمت کر جانا۔ اُردو، مثل، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

محلِ صرف:۔ ابھی تم سے اُن سے چار دن کی ملاقات ہے۔ ایک کام کی تم اُرادہ کر چکے ہیں اور آج ہی پھر تم اتنے بڑے کام کے لئے کہنے جا رہے ہو کہیں انکار نہ کر دیں۔ تمہاری تو وہی مثل ہے کہ "اُنگلی پکڑتے پہونچا پکڑتے ہو۔"

قول فیصل:۔ بعض لوگ بجائے اس کے اضافہ کے ساتھ (اُنگلی پکڑتے ہی پہونچا پکڑنا) بھی بولتے ہیں۔

پہونچا ہندی میں کلائی کو کہتے ہیں۔

اُنگلی توڑنا:۔ ذلت کے ساتھ نقصان پہونچانا، عاجز کرکے مغلوب کرنا، مجبور کرکے شکست دینا۔ اُردو، محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ گونگے پہلوان کی جوڑ پانچ ہی منٹ میں چھڑا دی گئی اگر دو سے آدھے گھنٹے ہو جاتی تو اُنگلی توڑ دیتا۔

قول فیصل:۔ بازاری زبان۔ بعض پست تر مذاق رکھنے والے "گاڑنا میں اُنگلی توڑنا" بھی بول دیتے ہیں جیسے "تم مجھ سے بچتے نہیں تو کسی دن گاڑنا میں اُنگلی توڑ دوں گا۔"

توڑنا، گھسیڑنے کے معنی میں بولا گیا ہو۔

اُنگلیٹ:۔ جُثہ، جسم کی خلقی بناوٹ، ہندی، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ کثرتِ استعمال سے اُردو بھی ہے۔

اُنگلی دکھانا:۔ معمولی طریقہ سے ڈرانا، دھمکانا۔ اُردو، محاورہ، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

محلِ صرف:۔ نئے محلہ میں مکان لیا ہے تو ڈرنے کی کیا بات ہے کوئی اُنگلی دکھائے تو اُس کی آنکھیں نکلوا دوں۔

قول فیصل۔ اس محل پر آنکھ دکھانا زیادہ بولتے ہیں۔

اُنگلی رکھنا:۔ نکتہ چینی کرنا، عیب لگانا۔ اُردو، محاورہ، غیر فصیح۔

اُنگلی ہر ایک سے، وہ مصرعِ موزون بلند
اُنگلی رکھ سکتے نہیں جس پہ کہیں اہلِ سخن
(نفتہ)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔ اس محل پر "اب اُنگلی اُٹھانا" بولتے ہیں جیسے "اُن کا لڑکا ایسا سیدھا اور نیک ہے کہ اس پر کوئی اُنگلی نہیں اُٹھا سکتا۔" عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ اسی محل پر اُنگشت رکھنا اور اُنگشت اُٹھانا بھی بولا گیا ہے۔ ~

لکھتا ہوں اسد سوزشِ دل سے سخنِ گرم
تا رکھ نہ سکے کوئی مرے حرف پہ اُنگشت
(غالب)

اُنگشت نما ضعف سے ہوں غش میں ہر ....
اک خلق ہے میری طرف اُنگشت اُٹھائے (ظفر)

لیکن اب نہیں بولتے۔

اُنگلی سرکانا:۔ اُنگلی کرنا، ذلیل کرنا، نقصان پہونچانا، دھوکے میں یا بےبس کرکے شکست دینا۔ اُردو، محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان کو کوئی خاک نوکری دلوائے جو لا کے اُن کے ساتھ شفقت سے پیش آیا اُسی کو انھوں نے اُنگلی سرکائی۔

قول فیصل:۔ بازاری عوام کی زبان ہے۔

اُنگلی میں لہو لگا کے شہیدوں میں داخل ہونا:۔ بھی کام میں ذرا سا دخل پاکر مدعی یا حقدار بن جانا۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب صرف "لہو لگا کے شہیدوں میں داخل ہونا" بولتے ہیں اور اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کوئی شخص کسی کام میں برائے نام سی شرکت کرکے اپنے کو اس منزلت کا مستحق سمجھے جو اُن لوگوں کو حاصل ہو جنھوں نے تمام و کمال شرکت کی ہو جیسے محلے میں ایک اسپتال کھولا جا رہا تھا سب نے بڑی بڑی رقموں سے اعانت کی انھوں نے اتنے بڑے آدمی ہو کر صرف چار آنے پیسے دیئے گویا لہو لگا کے شہیدوں میں داخل ہوگئے۔ لہو لگا کے شہیدوں میں نام کرنا (یا ہونا) بھی بولتے ہیں:

اِنگلینڈ:۔ انگلستان، انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔ عوام نیز عورتیں ولایت کہتی ہیں۔

اُنگلی نہ لگانا:۔ ذرا بھی دخل نہ دینا، کنارہ کش رہنا، ہاتھ نہ چھونا۔ اُردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

انگی جو ہوا دست درازی کو تیار عدل
پڑانے سے پھر کسی کو انگلی نہ لگائی — اختر

قول فیصل :- یہ محاورہ دہلی کا ہے۔ لکھنؤ میں اس محل پر ہاتھ نہ لگانا بولتے ہیں۔

انگلیوں پر نچانا :- بنانا، ستانا، ذلیل و خفیف کرنا۔ حسب خواہش نہ لانا، مذاق اڑانا۔ اُردو محاورہ، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

انگلیوں پر چرخ نیلی کو نچایا اس قدر
تخت فیروزے کا چھلا دور گردوں ہو گیا — منیر

قول فیصل :- مذکورۂ بالا شعر مذاق اڑانے کی مثال میں ہے ذلیل و خفیف کرنے کی مثال یہ

شیخی اتنی نہ کر اے شیخ کہ رندانِ جہاں
انگلیوں پر تجھے چاہیں تو نچا سکتے ہیں — نجم

اٹھواں مہینا :- حمل کا آٹھواں مہینہ۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

دوگا اجان تمہیں اٹھواں مہینا ہے
نکھا و بیگم نگوڑا اچار ہوتا ہے — جان صاحب

قول فیصل :- اٹھواں کی اصل ان گنا ہے (ان ہندی میں علامت نفی یعنی نہ گننے کے قابل۔ عورتوں کے اعتقاد کے موافق آٹھواں مہینہ نحس ہوتا ہے۔ (نجوم وہاں میں آٹھواں حسابِ موت کا ہے) اور اٹھوانسا (یعنی آٹھویں مہینہ کا پیدا) بچہ بھی کم زندہ رہتا ہے اس بنا پر مہینے کے عدد (آٹھواں) کے بجائے اٹھواں کہتی ہیں نیز آٹھویں اور اٹھارھویں، سال کو (آٹھ کے ہندسے کی مناسبت سے نحوست کی بنا پر) اٹھا سال یا اٹھا برس کہتی ہیں۔ بچوں کے آٹھویں سال کو بعضوں نے اٹھا برس بھی لکھا ہے جیسے

"بہر کیف جیتا کسی نہ کسی طرح خدا کے فضل سے پل پلا کر بڑا ہوا یہاں تک کہ اٹھا برس بھی خیر کے ساتھ گذرا" (نسانۂ مبتلا) لیکن اہل لکھنؤ اٹھواں صرف مہینے کے ساتھ بولتے ہیں۔

مہینہ کا، بلا قاعدہ کے اعتبار سے الف کے ساتھ (مہینا) ہی صحیح ہے لیکن بلحاظ ہائے مختفی کے ساتھ (مہینہ) رائج ہو گیا ہے

انگنائی :- (بروزن تنہائی) مکان کا صحن، آنگن۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

رنگ یہ خانہ نشینی میں دیا وحشت نے
گھر کی انگنائی رہ دامن صحرا نکلی تنگ

قول فیصل :- ہندی میں کاف کے زیر کے ساتھ (انگنائی) ہے۔

انگوٹھا :- انگشت نر۔ ہاتھ یا پاؤں کی وہ انگلی جو سب سے موٹی اور چھنگلیا کے مقابل دوسرے سرے پر ہوتی ہے۔ اُردو، مذکر، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

قول فیصل :- اس کو عربی میں ابہام، فارسی میں انگشت نر، سنسکرت میں انگشٹھ اور ہندی میں انگوٹھا کہتے ہیں لیکن اُردو میں اس کثرت سے مستعمل ہے کہ داخلِ زبان ہو گیا ہے۔ عورتیں اس کو ٹھینگا بھی کہتی ہیں۔ فصحاء انگوٹھا (وزن شہ اور واو معروف کے ساتھ) بروزن فعولن بھی بولتے ہیں۔ انگوٹھا دکھانا بھی مستعمل ہے یعنی ناز یا تمسخر کے ساتھ کسی بات سے انکار کرنے یا بے پروائی ظاہر کرنے کی جگہ عورتیں ہاتھ کا انگوٹھا دکھاتی ہیں۔

کہا جو پریزاد نے نہ تھا لا
انگوٹھا دکھا کر کہا نہ جا — میر حسن

لیکن یہ صرف اہل دہلی کا ہے لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ٹھینگا دکھانا بولتی ہیں۔

انگوٹھے باندھنا بھی بولتے ہیں یعنی آداب میت کے لحاظ سے آدمی کا دم نکل جانے کے بعد اُس کے پیروں کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیے جاتے ہیں۔

انگوٹھے چوسنا بھی مستعمل ہے یعنی شیر خوار بچے کبھی اس ہاتھ کا کبھی اُس ہاتھ کا انگوٹھا منہ میں ڈال کر چوستے ہیں۔ کنایۃً اس شخص کے لیے جو سن تمیز کو پہنچ چکا ہو اور بچوں کی سی بات کرے طنز سے کہتے ہیں کہ "یہ تو ابھی انگوٹھے چوستے ہیں"۔ انگوٹھے چومنا۔ اہلسنت حضرات اس کو کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلعم کا نام پاک سنتے ہیں تو تعظیماً اپنے ہاتھوں کے انگوٹھے چومتے ہیں۔

انگوٹھی :- انگشتری، ہاتھ کی انگلیوں میں پہننے کا زیور جو مرد بھی استعمال کرتے ہیں اور عورتیں بھی۔ اُردو، مؤنث۔

(دیکھیے انگوٹھا)

لے بیا ہے دل سے دل ایسا کہ گھر میں
جڑ ہے محبت کی انگوٹھی میں وہ نگینہ جگر

قول فیصل :- فصحاء (جیسو جی یعنی فعولن) کے وزن پر بولتے ہیں۔ ہندی ہے لیکن کثرتِ استعمال سے اُردو زبان میں داخل ہے۔

انگوچھا :- (بروزن سروتا) وہ چھوٹی لنگی یا کپڑے کا بغیر سیا ہوا ٹکڑا جو کبھی نہانے کے وقت باندھتے ہیں اور کبھی جسم پونچھنے کے لیے

استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندی، غیر فصیح، رائج
مشترک عوام لکھنؤ دہلی۔

ایک مرزائی اور ایک پگڑی
ایک انگرکھا بھی اور دو عوق بھی — منیر

قول فیصل:۔ کثرت استعمال سے اردو
بھی ہے۔

انگور (۱) :۔ (بواو معروف) ایک مشہور
میوہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج، مشترک
خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

دل کا یہ احوال ہے غم سے ترے اے رشک ناز
جیسے مرجھایا ہوا دانہ کوئی انگور کا — مشفق

قول فیصل:۔ عربی میں عنب کہتے ہیں
ہندوستان میں ہوتا ہے مگر بد ذائقہ۔ عراق،
ایران، افغانستان وغیرہ میں بکثرت
اور مختلف اقسام کا نہایت خوش ذائقہ ہوتا
ہے تر و تازہ کھایا جاتا ہے۔ مزاج پہلے درجہ
میں گرم و تر ہے۔ خشک ہو جانے کے بعد اسی کو
منقے کہتے ہیں۔

انگور (۲) :۔ زخم کے وہ کھانے جو سرخی مائل
ابھرتے آتے ہوں، مندمل ہونے کی حالت میں
زخم کے منھ پر تنا ہوا دانہ دار سرخ گوشت۔
اردو۔ (دیکھئے انگور (۱))

بسملوں سے وارثِ تیغ جو جدا ہو گیا
خود بخود ہر زخم کا انگور میٹھا ہو گیا — منیر

قول فیصل:۔ انگور بندھنا بھی (زخم کے
قریب بہ اندمال ہونے کے معنی میں) مستعمل ہے

زخم سے بے قید ہو تیرا جو وابستہ مزاج
تاگرہ انگور کی ہو بند عقدِ زخم پر انگور کے بذات

(۱) **انگور پھٹنا** :۔ پھٹ جانا، ابھرتے ہوئے
زخم کا پھٹ جانا یا زخم کے کنارے کا ابھر دینا

پھر تیری تیغ ناز نے تڑپا دیا ہے دل
پھر سیکڑوں کے زخم کا انگور پھٹ گیا — واقف

انگور پھوٹ بہنا، ابھرتے ہوئے زخم کے شق ہو کر
اس سے مواد بہنے کو کہتے ہیں ؎

جس جگہ پھوٹ بہا زخم جگر کا انگور
سیکڑوں کوس تلک دل خنجر تاک اگے — انشا

انگور کا گچھا، خوشۂ انگور کو کہتے ہیں اور انگوری
شراب اس شراب کو جو انگور سے کشید کر کے
بنائی گئی ہو۔

انگوری بیل اس بیل کو کہتے ہیں جو انگور
کی بیل کے نمونے پر کسی کپڑے پر بنی ہو یا چھاپ کر
کاڑھی گئی ہو ؎

الغرض رنگ پری بیل انگوری ہے
بیل بھی کیا جو دوپٹے میں تر انگوری ہے — تند

اَنگھڑ :۔ ۱۔ بدقطع، بے ڈول، ناموزوں
(فقرہ) یہ دھوتی بہت انگھڑ چیز بنا ہے۔
۲۔ بے سلیقہ، بے ڈھنگا، اَنیلا، بیہودہ
(فقرہ) چار خدمتگار ہیں چاروں انگھڑ۔
(امیر اللغات)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں نہیں بولا جاتا۔

اَنگھڑت بات :۔ بے تکی اول جلول
بات۔

بت نہ گڑھ نہ بھے زرگری بول
زباں کو انگھڑت باتوں پہ مت کھول
(امیر اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

انگیا :۔ عورتوں کے بالائی حصۂ جسم پر پہننے
کا ایک خاص لباس۔ ہندی، مؤنث، فصیح،
رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد

لائے پڑی تو نے جو پہنی ہے سنہری انگیا
آج آتی ہے نظر سونے کی چڑیا بلبل — ناسخ

قول فیصل:۔ فارسی میں اس کو سینہ بند کہتے
ہیں۔ مشہور ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
دہلی کی بیٹی زیب النسا اس کی موجب ہے۔ قدیم زمانے
میں کثرت سے پہنی جاتی تھی اب کمی کے ساتھ
استعمال کی جاتی ہے۔ پنجابنوں، گوجروں
وغیرہ کی عورتیں اس کو اب بھی اصلی لباس کے
طور پر استعمال کرتی ہیں لیکن با تہذیب گھروں
کی عورتیں سینے کی مخصوص حفاظت کے لئے کسی
قدر لمبے اور باز لباس کے نیچے پہنتی ہیں اس کی
لمبان سینے سے ناف سے کچھ اوپر تک ہوتی ہے
اور پشت پر صرف بند باندھے جاتے ہیں جس سے
پیٹھ کا پورا حصہ برہنہ رہتا ہے۔ انھیں وجوہ
سے اس کو تنہا پہننا معیوب سمجھا جاتا ہے

انگیا کا بنگلا :۔ انگیا کی کٹوری، بڑی پر تکلف
صورتوں سے مصالحہ ٹانکا جاتا ہے۔ اگر چوکور
پھانکا ٹانکا جائے تو بنگلہ کہلاتا ہے۔ اردو،
مذکر، (دیکھئے انگیا)

بند پیچے کہ کٹوروں سے ملا دیں چھاتیاں
آئینوں سے بچ رہا بنگلا تری پوشاک کا — بحر

قول فیصل:۔ انگیا میں بجائے مذکورہ طریقہ
کے سینے پہ چوپھانکے کے علاوہ اگر دس بارہ
پھانکیں بنائی جائیں تو اس کو خربوزہ اور اگر
ماہی پشت یا جلیبیوں کی وضع کا حلقہ نما کام
بنایا جائے تو اس کو چکر کہتے ہیں۔ بنگلا کا املا
قاعدے کے اعتبار سے الف ہی کے ساتھ صحیح ہے
لیکن عام رسم الخط میں ہ کے ساتھ (بنگلہ) رائج ہے۔

لکھیر بکائی جتن سے چرخہ دیا جلا
آیا کنکی لگا تو بیٹھی دسموں بجا — امیر خسرو

جس دور میں رواج تھا لوگ بولتے اور سمجھتے تھے اب نہ کوئی بولتا ہے نہ سمجھتا ہے۔ لہٰذا متروک ہے۔

اَنملی کی کھُسل:۔ دعوام) یعنی جب تک نہیں ملتے جب ہی تک خیریت ہے۔ نوراللغات میں لکھا ہوا ہے۔ باہم سخت مخالفت ہونے کی جگہ کہتے ہیں۔ (از امیر اللغات)

قول فیصل:۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

اَنمول:۔ بیش بہا، نادر، جو بیش قیمت۔ اردو فصیح، رائج، مشترک خاص و عام لکھنؤ دہلی عورت مرد۔

جو جنس دل تھی اپنی گرہ میں سو کھو دی
انمول چیز مجھ سے بے مول تول دی — جرأت

قول فیصل:۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے عوام بکثرت بولتے ہیں۔

ان مولوں کیا مہنگا ہے:۔ اسی طرح یا اسی صورت سے حاصل ہو تو کیا مضائقہ ہے۔ اردو مقولہ، رائج، مشترک عوام لکھنؤ دہلی، عورت مرد۔

قول فیصل:۔ ان مولوں مہنگا نہیں بھی بولتے ہیں۔

اَنَنّاس:۔ ایک مشہور پھل جو لیمو سے بہت بڑا اور بڑے خربوزے سے کچھ چھوٹا یا برابر، اکثر بیضوی اور بعض چھوٹا اور گول بھی ہوتا ہے۔ ہندی، مذکر۔

قول فیصل:۔ مرزا قلیچ صاحب نے اس لفظ کو اپنی ڈکشنری میں پرتگالی لکھا ہے۔ اور فیلن صاحب نے ہندی لکھا ہے۔ گورکھپور اور بنگالے کی طرف کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اسکے کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ اوپر کا سخت چھلکا چھیل کر ایک سیاہ سی چیز جو اس کے جوڑ کے اندر ہوتی ہے نکال ڈالتے ہیں (اسے آنکھیں بھی کہتے ہیں) اور نمک پانی سے دھو کر اور ایک قاش تراش کر پھینک دیتے ہیں تاکہ اسکی تیزی اور شوریت ہو گلے کو تکلیف دیتی ہے کم ہو جائے اسکے بعد قاشیں تراش کر تنہا یا نمک و شکر کے ساتھ کھاتے ہیں۔

اَنند کے تار بجانا:۔ عیش و آرام سے بسر کرنا۔ اردو، فصیح، رائج، مشترک خاص و عام دہلی عورت مرد۔

کہیں ہے نغمۂ قانون، کہیں چنگ ستار
بجا رہے ہر اک بزم میں انند کے تار — برکت

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

اَن نَین کا ہی لیکھو وہ بھی دیکھا یہی دیکھو دنیا کے انقلابات کے متعلق کہتے ہیں خصوصیت سے جب راحت کے بعد تکلیف ہو۔ اردو، مقولہ، غیر فصیح۔

قول فیصل:۔ اب بہت کم بولتے ہیں۔

اَنوار:۔ بہت سے نور، روشنیاں، عربی، مذکر، نور کی جمع، فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

لکھو زہ مطلع روشنی بخشے جو مثل آفتاب
جلوہ گر ہو کثرت انوار مضموں سے جواب — تسلیم

اَنواسنا:۔ کورے برتن کو کھنگالنا، ہندی، غیر فصیح۔

قول فیصل:۔ اردو سے اسکا تعلق نہیں۔

اَنواسی:۔ کنواری کی ضد جو باکرہ نہ ہو۔ ہندی، غیر فصیح۔

ہیں یہ انواسی دُلہن کو ڈھکیا ہے
زرد جا بہرا کورا پچھتا ہے — قلق

قول فیصل:۔ اب اردو زبان میں داخل نہیں۔

اَنواع اَقسام:۔ قسم قسم طرح طرح کے عربی، مرد، جمع نوع، غیر فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی

وہ بہار زندگی آگے آ رہی ہے۔ جو انواع اقسام
بکھیڑوں سے بھری ہوئی ہے (مرآۃ العروس)

قول فیصل:۔ اردو زبان اسکی متحمل نہیں۔

اَنوٹ:۔ ایک زیور جسے ہندو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں۔ ہندی، مذکر، غیر فصیح۔

چھلے پاؤں نکالے ہیں کچھ اب تو تم نے
تھوریا ہم نے جو انوٹ کو تو پہنچا کھینچا — بحر

قول فیصل:۔ قدیم زمانہ میں یہ لفظ استعمال ہوتا تھا اردو زبان میں داخل نہ ہو سکا۔

لکھنؤ میں انوٹ کا استعمال ان معنی میں ہے یعنی وہ کام ایک چوٹ مگر عوام کی زبان جیسے کہا انوٹ ہو۔ یا انوٹ باد ہو

اَنوکھا:۔ (چھوٹے کی ضد) وہ کھانے کی چیز جس میں کسی نے کھایا نہ ہو۔ جیسے انوکھا۔

چالیس چلتے ہوئے کہ نہ دیکھی نہیں
سب انوکھی ہیں انوکھی ہیں تمہاری باتیں — منتظر

قول فیصل:۔ صاحب امیر اللغات نے لکھا ہے کہ اب اہل لکھنؤ انوکھا زیادہ بولتے ہیں۔ انوکھا نہ پہلے اہل لکھنؤ بولتے تھے نہ اب بولتے ہیں۔ اہل دہلی پہلے بھی انوکھا بولتے تھے اور اب بھی یہی کہتے ہیں۔

اَنوَر:۔ بہت روشن۔ نورانی۔ عربی۔ صیغہ افعل التفضیل۔ فصیح، رائج، مشترک خواص لکھنؤ دہلی۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

صاحبانِ ذوق وادب

آجتک اتنا مکمل لغت آپ کی نظر سے نہ گذرا ہوگا جو سولہ جلدوں میں منقسم ہو اور پوری زبان کا ذمہ دار ہو واقعاً آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا، برابر اعلانات کیے گئے کہ اب مہذب اللغات شائع ہونے والا ہے اور اب منظر عام پر آنے والا ہے، لیکن چونکہ انقلابات کا بڑھتا ہوا طوفان آتا رہا اور آیا ہوا ہے اس لیے ہمارے صدر انجمن محافظ اردو حضرت مہذب مدظلہ اپنے ارادوں میں ناکامیاب ہوتے رہے۔ مگر داد دی ہمت کہ ارادوں کا استحکام ایک حال پر باقی رہا، کوششیں جاری رہیں۔ کارساز عالم نے آج اس قابل کر دیا کہ انجمن محافظ اردو کی طرف سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ مہذب اللغات دن رات طبع ہو رہا ہے۔ یہ لغت سولہ جلدوں میں منقسم ہے۔ اور ہر جلد ایک ہزار صفحات کی ہے، چنانچہ جلد اول یعنے الف ممدودہ و مقصورہ کے ایک ہزار صفحات ہیں۔ خیال تھا کہ مکمل جلد شائع کی جائے گی جس کی قیمت مجلد عشہ اور غیر مجلد عشہ رہوگی۔ چونکہ گرانی کا دور ہے اور بہترین کاتبوں سے کتابت کرائی جا رہی ہے اور عمدہ سے عمدہ کاغذ استعمال کیا جا رہا ہے لہذا قیمت کے اضافے کا اعلان کرنا پڑا۔ اب مجلد عشہ اور غیر مجلد عشہ ہیں۔ چونکہ کمی سرمایہ ہے اس لیے یہ لغت قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ ہر ماہ میں ایک سو صفحات انشاء اللہ بالالتزام شائع ہوں گے اور ہر قسط پر خوشنما ٹائٹل بھی ہوگا۔

دستور العمل } ا۔ ہر ماہ کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں سو صفحات یعنی ۵ جز شائع ہوں گے۔ ۲۔ جو حضرات پیشگی بیس روپے مرحمت فرمائیں گے انھیں ہزار صفحات دس ماہ میں پہونچائے جائیں گے اور خرچہ ڈاک بذمہ دفتر رہے گا۔ ۳۔ جو حضرات ماہ نہ وی پی منگائیں گے ان کے لیے دو روپے قیمت اور خرچہ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

جلد سے جلد خط بھیج کے ممبر بن جائیے اور اپنی منظوری سے مطلع فرمائیے۔ مکمل جلد کے ہزار صفحات پہونچنے پر لاجواب ٹائٹل اور شرح کے سو صفحات مع بلاک آپ کی خدمت میں روانہ کیے جائیں گے۔ پہلی قسط یکم اگست سنہ کو شائع کی جائے گی۔ سردست ہر ماہ سو صفحات شائع ہوں گے آئندہ انشاء اللہ دو سو صفحات ہر ماہ شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ لغت جلد شائع ہو جائے۔ صرف دوسری قسط دو ماہ کے فصل سے شائع ہوگی یعنے ماہ اکتوبر سنہ میں شائع ہوگی اس کے بعد ماہ بماہ اقساط شائع ہوتے رہیں گے۔ (ادارہ)

(پتہ) دفتر انجمن محافظ اردو منصور نگر نیا محل لکھنؤ

(مطبوعہ سرفراز پریس لکھنؤ)